

وَمِنْ جَعَلَ الرَّسُولَ فِقْهًا طَلَبًا وَكَرَامًا
اور میں نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا (الفرقان)

مشکوٰۃ شریف (مترجم)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ انخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۲۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ بھہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

(مترجم: بخاری شریف، سنن ابوداؤد شریف، سنن ابن ماجہ)

فریدی پبلشرز
۳۸۔ اردو بازار لاہور

March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

طلبہ:

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ
شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

مدرسہ کا
اسٹاف

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

DONATION



www.facebook.com/markazuloom



<https://www.waseemziyai.com>



<https://www.youtube.com/waseemziyai>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (الکلمہ)
جس رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا،
(ترجمہ کنز الایان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد دوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۲۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

(مترجم بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فریدی بک سٹال - ۳۸ - اردو بازار لاہور ۲

Copyright ©

All Rights reserved

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرہہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔



نام کتاب : مشکوٰۃ المصابیح (۳ جلد - مترجم)
تصنیف : امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و تصحیح : مولانا محمد عبد الکریم خاں اختر شاہ جہا پوری قدس سرہ
تصحیح : محمد عالم محمد مختار حق
تصحیح بار دوم : قاری فیض الرسول، حافظ محمد شاہد اقبال
خوشنویس : محمد خلیل الرحمان
مطبع : گنج شکر پرنٹرز، لاہور
طبع بار اول : جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ / فروری ۱۹۸۶ء
طبع بار دوم : جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ / فروری ۱۹۹۹ء

Farid Book Stall®

Phone No: 092-42-7312173-7123435

Fax No. 092-42-7224899

Email: info@faridbookstall.com

Visit us at: www.faridbookstall.com

فرید کتب خانہ (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵

فیکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹

ای۔میل: info@faridbookstall.com

ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم، جلد دوم

صفحہ	مضامین ابواب	صفحہ	مضامین ابواب
۶۲	میراث کا بیان	۳	فہرست
۶۷	وصیتوں کا بیان	۷	۱۲۔ کتاب البیوع
۶۹	۱۳۔ کتاب النکاح	۱۱	کمانا اور رزقِ حلال تلاش کرنا
۷۲	منکیر کو دیکھنا اور ستر کا بیان	۱۳	معاملے میں نرمی برتنا
۷۷	نکاح کے ولی اور عورت سے اجازت لینے کا بیان	۱۵	اختیار کا بیان
۷۹	نکاح کے اعلان کا بیان	۱۶	سود کا بیان
۸۳	محرمات کا بیان	۲۱	تجارت میں جن باتوں سے منع فرمایا گیا ہے
۸۷	مباشرت کا بیان	۲۸	دیگر متعلقہ امور کا بیان
۹۰	سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات	۳۰	بیع سلم اور رہن رکھنے کا بیان
۹۱	مہر کا بیان	۳۲	ذخیرہ اندوزی کا بیان
۹۳	ولیمہ کا بیان	۳۳	مفلسی اور مہلت دینے کا بیان
۹۶	عورتوں کی باری کا بیان	۳۹	شرکت و وکالت کا بیان
۹۸	عورتوں سے حسن معاشرت کا بیان	۴۱	غصب و عاریت کا بیان
۱۰۵	خلع اور طلاق کا بیان	۴۵	شفعہ کا بیان
۱۰۹	جس کو تین طلاقیں دے دی گئیں	۴۷	مساقات اور مزارعت کا بیان
۱۱۱	سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات	۴۹	مزدوری کا بیان
۱۱۲	لعان کا بیان	۵۱	ہجر زمین کو آباد کرنا
۱۱۸	عدت کا بیان	۵۵	عطیات کا بیان
۱۲۱	استبراء کا بیان	۵۶	سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات
۱۲۲	نان نفقہ اور مملوک کا حق	۶۰	گری ہوئی چیز کا بیان
۱۲۸	چھوٹے بچے کا بائع ہونا اور بچپن میں اُس کی پرورش کرنا		

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۲۰۹	ہجڑوں اور شہادتوں کا بیان	۱۳۰	۱۴۔ کتاب العتق
۲۱۵	۱۸۔ کتاب الجہاد	۱۳۱	مشترک غلام کو آزاد کرنا
۲۳۲	سامان جہاد کی تیاری کا بیان	۱۳۵	خریدنا اور مرض میں کسی کو آزاد کرنا
۲۳۷	۱۹۔ کتاب آداب السفر	۱۳۸	قسموں اور نذروں کا بیان
۲۴۳	کفار کے لیے خط لکھنا اور انہیں دعوتِ اسلام دینا	۱۴۲	نذروں کا بیان
۲۴۸	جہاد میں معرکہ آراء ہونا	۱۵۰	۱۵۔ کتاب القصاص
۲۵۲	قیدیوں کے حکم کا بیان	۱۵۶	دیتوں کا بیان
۲۵۸	امن دینے کا بیان	۱۶۰	جن زخموں کا تاوان نہیں ہے
۲۶۱	مالِ غنیمت کی تقسیم اور اُس میں حیات کرنا	۱۶۱	قسامت کا بیان
۲۶۴	جزیرہ کا بیان	۱۶۶	بزدلوں اور فساد کی کوشش کرنے والوں کو قتل کرنا
۲۶۶	صلح کا بیان	۱۶۶	۱۶۔ کتاب الحدود
۲۸۰	یہود کو جزیرہ عرب سے نکلانے کا بیان	۱۷۵	چوری پر ہاتھ کاٹنا
۲۸۲	فحی کا بیان	۱۷۹	حدود میں سفارش کرنے کا بیان
۲۸۵	۲۰۔ کتاب الصيد والذبايح	۱۸۰	شراب کی حد کا بیان
۲۹۱	گتے کا بیان	۱۸۲	جس پر حد جاری ہو اُسے بددعا نہ دی جائے
۲۹۲	کن چیزوں کا کھانا حلال ہے اور کن کا حرام؟	۱۸۴	تعزیر کا بیان
۳۰۰	عقیقہ کا بیان	۱۸۵	شراب کا بیان اور شرابی کے لیے وعید
۳۰۲	۲۱۔ کتاب الاطعمہ	۱۸۹	۱۷۔ کتاب الامارۃ والقضاء
۳۱۶	ضیافت کا بیان	۲۰۱	حکام کے لیے ضروری ہے کہ آسانی پیدا کریں
۳۲۰	مجبور کے کھانے کا بیان	۲۰۳	قضا کا کام کرنا اور اُس سے ڈرنے کا بیان
		۲۰۶	حکام کی روزی اور ان کے تحفوں کا بیان

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۳۳۵	وعدے کا بیان	۳۲۱	پینے کی چیزوں کا بیان
۳۳۷	خوش مزاجی کا بیان	۳۲۵	نقیع اور نیمذ کا بیان
۳۳۹	دوسروں سے اونچا بننا اور تعصب برتنا	۳۲۷	برتنوں کو ڈھانپنے کا بیان
۳۴۲	نیکی اور صلہ رحمی کا بیان		
۳۵۰	مخلوق پر شفقت و مہربانی رکھنا	۳۲۹	۲۲- کتاب اللباس
۳۶۰	اللہ سے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے محبت کرنا		
۳۶۵	تعلق قطع کرنے اور عیب ڈھونڈنے کی ممانعت	۳۴۲	انگوٹھی کا بیان
	کا بیان -	۳۴۶	جوتوں کا بیان
۳۷۰	مخاطب رہنا اور کاموں میں دُور اندیشی سے کام لینا -	۳۴۸	کنگھی کرنے کا بیان
۳۷۳	نرمی، حیا اور خوش خلقی کا بیان	۳۶۰	تصویروں کا بیان
۳۷۸	غصے اور تکبر کا بیان	۳۶۵	۲۳- کتاب الطب والرقي
۳۸۱	ظلم کا بیان	۳۷۵	فال اور تنگن کا بیان
۳۸۴	نیک باتوں کا حکم دینا	۳۷۸	کمانت کا بیان
		۳۸۱	۲۴- کتاب الرؤیا
۳۹۰	۲۶- کتاب الرقاق	۳۸۸	۲۵- کتاب الآداب
۵۰۵	فقر کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طرز زندگی -		
۵۱۳	ہوا و حرص کا بیان	۳۹۶	سلام کا بیان
۵۱۶	اطاعت کی وجہ سے مال اور عمر سے محبت رکھنا	۳۹۹	اجازت طلب کرنے کا بیان
۵۱۹	توکل اور صبر کا بیان	۴۰۲	مصافحہ اور منافقہ کا بیان
۵۲۴	بڑائی کے لیے دکھانے اور سنانے کا بیان	۴۰۴	کسی کے لیے کھڑے ہونے کا بیان
۵۲۹	رونے اور خوف کا بیان	۴۰۸	بیٹھنے، سونے اور چلنے کا بیان
۵۳۴	لوگوں کے بدل جانے کا بیان	۴۱۱	پھینک اور جمائی لینے کا بیان
۵۳۷	ڈرانے اور بچانے کا بیان	۴۱۲	سننے کا بیان
۵۴۰	جدول	۴۱۸	ناموں کا بیان
۵۴۱	قطعہ تاریخ طباعت	۴۲۳	بیان اور شعر کا بیان
			زبان کی حفاظت اور غیبت و بدکلامی

کتاب البیوع ۱۲۔ تجارت کا بیان

بابُ الْکَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

۲۲۵۔ کمانا اور رزقِ حلال تلاش کرنا

پہلی فصل

حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بیشک اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھایا کرتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہیں قبول فرماتا مگر پاک کو اور بیشک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اسی بات کا حکم فرمایا ہے جس کا رسول کو حکم دیا تھا یعنی فرمایا: اے رسولو! پاک چیزوں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو (۵۱:۲۳) اور فرمایا: اے ایمان والو! پاک چیزوں سے کھاؤ جو تم نے تمہیں روزی دی (۱۴۲:۲) پھر ایک آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کرتا ہے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلودہ ہیں۔ اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے: اے رب! اے رب! اہا! کہ اس کا کھانا حرام اس کا پینا حرام اس کا لباس حرام اور اسے حرام غذا کھلائی جاتی ہے۔ بھلا اس کی التجا کیسے قبول کی جائے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جبکہ آدمی پروا نہیں کرے گا کہ وہ جو حاصل کر رہا ہے وہ حلال سے ہے یا حرام سے۔ (بخاری)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں

۲۴۳۹ عَنْ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدَيْهِ وَإِنْ نَبِيَ اللَّهُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ يَدَيْهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ طَيَّبَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ لِسْفَرًا شَعَتْ أَغْبَرِيْمَتًا يَدِيرُ إِلَى السَّمَاءِ يَارِبِّ يَارِبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعَنْ عَدَى بِالْحَرَامِ فَإِنِّي يُسْتَجَابُ لَذَلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ مِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۴۲ وَعَنِ الثُّمَامِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى

الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ بَيْنَهُمْ وَعَرَضَهُمْ وَمَنْ دَقَّ فِي
الشُّبُهَاتِ دَقَّ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَدْعِي حَوْلَ الْحِمَى
يُوشِكُ أَنْ يَبْرُتَ فِيهِ إِلَّا دَانَ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى إِلَّا
رَأَى حِمًى اللَّهِ مُحَارِمَةً إِلَّا دَانَ فِي الْجَسَدِ مُضَغَةً
إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ
الْجَسَدُ كُلُّهُ إِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۴۳ وَعَنْ زَافِعِ بْنِ حَدِيَجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَيْعِ
خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۴ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ
مَهْرِ الْبَيْعِ وَحُلُومِ الْكَاهِنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۴۵ وَعَنْ أَبِي جَحِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدِّمْرِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَيْعِ
وَلَعَنَ أَكْلَ الرِّبْوِ وَمَوْلَاهُ وَالْوَأْسَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
وَالْمَصُورَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۴۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْعٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامُ الْقَنَحِ وَهُوَ بَيْكَةٌ إِنْ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخَزِيرِ وَالْأَهْتَامِ
فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ تَطْلَى
بِهَا الشُّفْنُ وَيَنْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِغُ بِهَا
النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ
اللَّهُ إِلَهُهُ دَانَ اللَّهُ لَهَا حَرَّمَ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهَا
ثُمَّ بَاعُوهَا فَآكَلُوا ثَمَنَهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جانتے جو مشتبہ چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو
کو بچایا اور جو مشتبہ امور میں پڑا وہ حرام میں پھنس جائے گا جیسے
چرواہا چراگاہ کے نزدیک چرائے تو خطرہ ہے کہ اُس میں جاچیں آگاہ
رہو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے خیر دار ہو جاؤ کہ اللہ کی چراگاہ
حرام امور میں معلوم ہونا چاہیے کہ جسم میں ایک ٹوٹھرا ہے۔ وہ ٹھیک
رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور وہ خراب ہو جائے تو سارا
جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خیر دار رہو کہ وہ دل ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا برکت کی قیمت پلید
ہے۔ زانیہ کی کمائی پلید ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی
پلید ہے۔ (مسلم)۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع
فرمایا اور زانیہ کی کمائی سے اور کاہن کی فیس سے۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون کی قیمت سے منع فرمایا اور کتے
کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے نیز لعنت فرمائی ہے سود
کھانے والے، کھلانے والے، گودنے والی، گدوانے والی
اور تصویر بنانے والے پر۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو فتح کے سال مکہ مکرمہ میں فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اس
رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت کو حرام فرمادیا
ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے متعلق کیا ارشاد ہے؟
کیونکہ وہ کشتیوں پر ملی جاتی ہے اور اس کے ساتھ کھائیں چکائی
جاتی ہیں اور لوگ اُس سے چراغ جلاتے ہیں۔ فرمایا نہیں، وہ تو حرام
ہے۔ پھر اس کے ساتھ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ جب
اللہ نے اُن پر اُن کی چربی حرام کی تو وہ اُسے پھیل لیتے، پھر اُسے فرو
کر کے اُس کی قیمت کھالیا کرتے۔ (متفق علیہ)۔

۲۶۴۷ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ الْيَهُودُ حَرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسُّتُورِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَخَفُّوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے کہ جب ان پر حیرتی حرام کی گئی تو وہ اُسے پھلاتے اور فروخت کر لیا کرتے (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تو آپ نے اسے ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اُس کے مالکوں سے فرمایا کہ اُس کے ٹیکس میں کمی کر دیں۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پاک تمہارا وہ کھانا ہے جو تمہاری کمائی سے ہو اور بیشک تمہاری اولاد بھی کمائی سے ہے (ترمذی نسائی ابن ماجہ) نیز ابو داؤد اور دارمی کی روایت میں ہے کہ آدمی جو کھائے اُس میں سب سے پاک وہ ہے جو اُس کی کمائی سے ہو اور بے شک اُس کی اولاد بھی اُس کی کمائی سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ حرام مال کمائے اور اُس میں سے صدقہ کرے تو قبول کر لیا جاتا ہے اور اُس میں خرچہ نہ کرے اور وہ اُس کے پاس بڑھتا رہے تو اُسے سپانڈن کے لئے نہ چھوڑے گا مگر وہ جہنم کی طرف لے جانے کا سامان ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بُرائی کو بُرائی سے نہیں مٹاتا بلکہ بُرائی کو سُکی سے مٹاتا ہے اور بیشک ناپاکی دوسری ناپاکی کو دور نہیں کرتی (احمد شرح السنہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام سے پیدا ہوا ہے اور ہر وہ گوشت جو حرام سے پیدا ہوا ہے اُس کے لیے جہنم ہی زیادہ مناسب ہے۔ (احمد، دارمی، بیہقی نے شعب الایمان میں۔)

۲۶۵۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَدْلَاكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رَوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ -

۲۶۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيَقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْفَعُ مِنْهُ فَيُبَارِكُ لَهُ فِيهِ وَلَا يَنْزُكُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادًا إِلَى التَّارِيقِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَمَحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ إِنَّ الْخَبِيثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَكَذَا فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

۲۶۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ الشَّجَرِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ الشَّجَرِ كَانَتْ التَّارُوقُ لِي (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۶۵۳ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا مَا يُرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَإِنَّ الصَّدَقَ طَمَئِنْتُ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ -

۲۶۵۴ وَعَنْ دَايِصَةَ بِنِ مَعْبِدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا دَايِصَةُ جِئْتُ تَسْأَلُ عَنِ الْيَدِّ وَالْإِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمْعُ أَصَابِعٍ فَضْرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ اسْتَفْتَيْتَ نَفْسَكَ اسْتَفْتَيْتَ قَلْبَكَ ثَلَاثًا الْيَدُ مَا أَطْمَأْنَنْتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَأَطْمَأْنَنْتَ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۶۵۵ وَعَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَدًّا رَأَى مَا بِهِ بَأْسٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۶۵۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِمَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَارِكِلَ ثَمَرِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَى لَهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۶۵۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِمَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۶۵۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَصِيصَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَجْرَةِ الْحَجَّامِ فَتَنَهَا -

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کو یاد رکھا ہے کہ جو بات تجھے شک میں ڈالتی ہے اُسے چھوڑ کر اُس بات کی طرف ہو جا جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی کیونکہ سچائی میں اطمینان اور جھوٹ میں شک ہے۔ (احمد، ترمذی، نسائی، دارمی نے صرف پہلی بات)

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وابصہ! تم نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے آئے ہو، میں عرض گزار ہوں، ہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے انگشت مبارک جمع فرمائی اور انھیں میرے سینے پر مارتے ہوئے تین دفعہ فرمایا: اپنے ضمیر سے پوچھو، اپنے دل سے پوچھو۔ نیکی وہ ہے جس سے جان و دل کو اطمینان پہنچے اور گناہ وہ ہے جو ضمیر کو کھٹکے اور سینے میں تردد پیدا کرے، خواہ لوگ تمہیں کچھ فتویٰ دیں۔ (احمد، دارمی)۔

حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اُس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک قباحت والے کاموں کو چھوڑ کر اُن میں نہ لگے جن میں کوئی مضائقہ نہیں (ترمذی، ابن ماجہ)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اُس کے بنانے والے، بنوانے والے پیٹنے والے، اٹھانے والے، جس کے لیے اٹھا کر لائی جائے، پلانے والے، فروخت کرنے والے، اُس کی قیمت کھانے والے، خریدنے والے اور جس کے لیے خریدی جائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت فرمائی اور اُس پر بھی جو اسے پئے، پلائے، بیچے، خریدے، بنائے، بنوائے اٹھائے اور جس کے لیے اٹھاٹی جائے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت مجیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی اجرت لینے کی اجازت مانگی، تو آپ

نے اسے روک دیا۔ میں برابر اجازت طلب کرتا رہا تو فرمایا کہ اسے اپنے اونٹ اور غلام کو کھلا دینا۔
(مالک ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور گانے والی کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گانے بجانے والی نوٹریوں کو نہ بیچو، نہ انہیں خریدو اور نہ انہیں یہ کام سکھاؤ کیونکہ ان کی قیمت حرام ہے اور ایسی ہی باتوں کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی گئی ہے: اور لوگوں میں سے جو خریدتے ہیں یہودہ بات (۷: ۳۱) اسے روایت کیا احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی حدیث میں ضعف پیدا کر رہا ہے اور اَشْتَرَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِہِم بَاب مَا یَحِلُّ اَکْلُہٗ میں حدیث جابر پیش کریں گے کہ بلی کی قیمت سے منع فرمایا گیا ہے۔

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: روزی کا حلال ذریعہ تلاش کرنا فرض کے بعد فرض ہے۔ (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کتابت قرآن مجید کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ الفاظ کی صوتیں بناتے ہیں اور بیشک وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے ہیں۔

(رزین)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کونسا ذریعہ معاش پاکیزہ ہے؟ فرمایا کہ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر جائز تجارت۔

(مسند احمد)

حضرت ابوبکر بن ابیہریم کا بیان ہے کہ حضرت مقدم بن سنان

فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ اَعْلَفْتُ كَاَصْحَكَ وَ اَطْعَمُهُ رَقِيقَكَ - (رواہ مالک و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۲۶۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الرَّمَاةِ - (رواہ فی شرح السنہ)

۲۶۶۰ وَعَنْ أَبِي إِمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَلَى ابْنِ يَزِيدٍ الرَّادِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَنَدُ كَرُوحٍ حَدِيثُ جَابِرٍ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْبَهْرَةِ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

۲۶۶۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ -

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۲۶۶۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَحْبَبِ كِتَابَةٍ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُونَ وَإِنَّمَا يَأْكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ -

(رواہ رزین)

۲۶۶۳ وَعَنْ زَافِعِ بْنِ حَدِيَجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَ كُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ -

(رواہ احمد)

۲۶۶۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ

لِمَقْدَامَيْنِ مَعْدِيكَرَبَ جَارِيَةٍ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ
الْمَقْدَامَتَيْنِ فَوَيْلٌ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ أَتَبِيْعُ اللَّبَنَ
وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَأْسٌ بِذَلِكَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَيْفَتَيْنِ عَلَى
النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الذِّيسَارُ وَ
السِّدَارُ هُمْ -

(رواه أحمد)

۲۴۶۵ وَعَنْ تَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أَجْهَرُ إِلَى الشَّامِ
وَالِىَ مِصْرَ فَجَهَرْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَتَيْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أَجْهَرُ إِلَى
الشَّامِ فَجَهَرْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا
لَكَ وَلَمْ تَجِرْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَبَّ اللَّهُ أَحَدًا كُفِّرْ دَرَاهِمَ قَاوِمٍ
وَحَبِ فَلَإِيْدَعُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهْ أَدِيْتَتُكَ لَهْ - (رواه
أحمد وابن ماجه)

۲۴۶۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ
يُجَرِّحُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَمَاءُ
يَوْمًا شَيْءٌ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَذَرْنِي
مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكْتُمُهُ
لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا أَحْسَنُ الْكُهُنَةَ إِلَّا أَنِّي
خَدَعْتُ فَلَقِيْنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي
أَكَلْتُ مِنْهُ قَالَتْ فَادْخُلْ أَبُو بَكْرٍ يَدُهُ فَقَاءَ كُلَّ
شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ -

(رواه البخاري)

۲۴۶۷ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غَدَا
بِالْحَرَامِ -

۲۴۶۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَاعْجَبَ قَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ آيِنَ

کی ایک نوڈی تھی جو دودھ بیجا کرتی اور حضرت مقدم دودھ کی قیمت
سے لیا کرتے۔ اُن سے کہا گیا کہ سُبْحَانَ اللَّهِ آپ دودھ بیچ کر اُس
کی قیمت لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں اور اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں پر وہ
زمانہ بھی ضرور آئے گا جس میں فائدہ نہیں پہنچائیں گے مگر دینار و درہم
(مسند احمد)

نافع کا بیان ہے کہ میں شام اور مصر کی طرف اپنا مال تجارت بھیجا
کرتا تھا۔ میں نے عراق کی طرف مال بھیجنے کی تیاری کی تو حضرت عائشہ
صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے اُم المؤمنین! میں
شام کی طرف مال تجارت بھیجا کرتا تھا مگر اب عراق کی طرف بھیج رہا
ہوں؟ فرمایا کہ ایسا نہ کرو تمہیں اپنی نفع بخش تجارت سے کیا دشمنی ہے
جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کے لیے روزی کا ایک سبب بنادے تو اُسے نہ چھوڑے
جب تک اُس میں رکاوٹ نہ اُسے یا نقصان نہ ہونے لگے (احمد ابن ماجہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر
کا ایک غلام تھا جو انھیں خراج دیا کرتا تھا اور حضرت ابو بکر اُس کے خراج
سے کھا لیا کرتے تھے۔ ایک روز وہ کوئی چیز لایا تو حضرت ابو بکر نے
وہ کھالی۔ غلام نے اُن سے کہا: معلوم ہے یہ کیا چیز تھی؟ فرمایا: کیا تھی؟
کہا کہ دور جاہلیت میں ایک آدمی کی میں نے قسمت بنائی تھی اور میں کہانت
میں ماہر نہیں تھا، بلکہ اُسے دھوکا دیا تھا۔ وہ مجھے بلا تو اُس نے مجھے یہ
چیز دی، جس میں سے آپ نے کھائی ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے
کہ حضرت ابو بکر نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا اور جو کچھ پیٹ میں تھا سب
کی قے کر دی۔ (بخاری)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم جنت میں داخل نہیں ہوگا جو
حرام روزی سے پلا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
دودھ پیا اور اُسے پسند فرمایا۔ پلانے والے سے فرمایا کہ یہ دودھ

لَكَ هَذَا اللَّذِينَ قَاخَبَهُ أَتَى وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَدَّ
فَإِذَا نَحَمُّ مِنْ نَحَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا
بِئِ مِنَ الْبَابِ نَهَا فَبَعَلَتْهُ فِي سِقَاتِي وَهُوَ هَذَا فَأَدْخَلَ
عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ.

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۶۶۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِحَشْرَةٍ
دَرَاهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ
صَلَاةٌ مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَصَبِيٍّ فِي أَذُنَيْهِ وَ
قَالَ صَبَّحْتَ إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ).

ترم نے کہاں سے حاصل کیا، اُس نے آپ کو بتایا کہ میں ایک پانی کی جگر سے
گزرا، جس کا نام بھی بیا توروہاں زکوٰۃ کے اوٹٹ تھے جنہیں لوگ پانی
پلا رہے تھے، اُنھوں نے میرے لیے اُن کا دودھ دو ہاتھوں نے اپنے
برتن میں ڈال لیا۔ یہ وہی تھا۔ پس حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ اندر داخل کیا
اور اُس کی تفتے کر دی۔ (بہیقی شعب الایمان)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس نے دس درہم کا
پیرا خرید اور اُس میں ایک درہم حرام کا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی نماز قبول
نہیں کرے گا جب تک وہ اُس کے جسم پر رہے گا۔ پھر اپنی دو انگلیاں
اپنے دونوں کانوں میں داخل کر کے فرمایا کہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں اگر
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہی فرماتے نہ سنا ہو۔ روایت کیا
اسے احمد اور بہیقی نے شعب الایمان میں اور کہا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

معاملے میں نرمی برتنا

پہلی فصل

بَابُ لِمُساهَلَةٍ فِي الْمُعَامَلَةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جو بیچے، خریدے
اور تقاضا کرتے وقت نرمی اختیار کرے۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانے کے ایک آدمی کے پاس فرشتہ
اُس کی روح قبض کرنے کے لیے آیا، اُس سے کہا گیا کہ تو نے کوئی نیکی
کی ہے۔ کہا کہ میرے علم میں تو کوئی نہیں کہا گیا کہ پھر غور کر۔ کہا کہ میرے
علم میں ایسی کوئی چیز نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت
کیا کرتا تھا تو مال راہی کو ڈھیل دیتا اور تنگ دست سے درگزر کیا کرتا تھا
پس اللہ تعالیٰ نے اُسے جنت میں داخل کر دیا (متفق علیہ) مسلم کی دوسری
روایت میں حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابوسعود انصاری سے ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا اس باک میں اس زیادہ حق داروں فرشتہ امیر بندے سے درگزر کر دے۔
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۶۷۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا أَبَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَ
إِذَا اقْتَضَى.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۶۷۱ وَعَنْ حَدِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ رَجُلًا كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ
لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ
مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ فَاَنْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ
أَبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأَجَارِيهِمْ فَاَنْظُرِ الْمَوْسِرَ
وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَحْسَرِ فَأَدْخَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَرَأَى
مَسْعُودِي الْأَنْصَارِي فَقَالَ اللَّهُ أَنَا أَحَقُّ بِدَا مِنْكَ
تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي.

۲۶۷۲ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تجارت میں زیادہ قسم کھانے سے بچو کہ رواج ہو جاتا ہے، پھر برکت کو ختم کر ڈالتی ہے۔
(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قسم مال کے رواج کا باعث اور برکت کو مٹانے والی ہے۔ (منفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ حضرت ابوذر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ محروم اور غصہ پانے والے کون ہیں؟ فرمایا کہ ازار لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنے مال کو پھیلانے والا (مسلم)۔

دوسری فصل

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر بیسویں صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔ روایت کیا ہے اسے ترمذی، دارمی، قطنی، ابن ماجہ نے اسے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت قیس بن ابو غزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہمیں سمسارہ کہا جاتا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمارا اُس سے اچھا نام لیتے ہوئے فرمایا: اسے تاجروں کے گروہ تجارت فضول بات اور قسم کو بلا لیتی ہے تو تم اُس میں صدقہ کو ملایا کرو۔
(ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عبید بن راعہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تاجر قیامت کے روز نافرمان اٹھائے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثَوْرِيَهُمْ.

(رواہ مسلم)

۲۶۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلْبَيْعِ وَمَنْفَقَةٌ لِلْبُرْكِ. (مَنْفَقَةٌ عَلَيْهِ)

۲۶۴۴ وَعَنْ أَبِي ذَرِّعٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ أَبُو ذَرِّعٍ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُم يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسِيلُ وَالْمَتَانُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعْتَ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۴۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ عَرَبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۶۴۶ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَزْزَةَ قَالَ كُنَّا سَمِعًا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاوَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّائًا يَا سَمُوهُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضَرُ الْغَرُّ وَالْحَلْفُ فَتُؤْبَهُ بِالصَّدَقَةِ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۶۴۷ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّجَارُ يَحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

فَبَارَأَ الْإِمَانِ اثْنَى وَبَرَّ وَصَدَقَ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

جاہل گے ماسوائے اُس کے جس نے تقویٰ، نیکی اور سچائی کو اختیار کیا (ترمذی)
ابن ماجہ، دارمی، اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت براء سے روایت
کی اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ الْخِيَارِ

پہل فصل

اختیار کا بیان

۲۶۷۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايَعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى
صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِي رَوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَا الْمُتَبَايَعَانِ فَكُلُّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا
أَوْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ
خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ فِي رَوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ الْبَيْعَانِ
بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا فِي الْمُتَّفَقِ
عَلَيْهِ أَوْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا لَصَاحِبِهِ اخْتَرَيْدَلْ
أَوْ يَخْتَارَا -

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں میں سے ہر ایک کو اپنے
ساتھی پر اختیار ہے جب تک ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں سوائے
اختیار والی بیع کے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب بائع اور
مشتری نے سودا کر لیا تو ہر ایک کو اُن دونوں سے اپنے سودے کا اختیار ہے
جب تک جُدا نہ ہوں یا اُن دونوں کا سودا اختیار والا ہو۔ جب اُن کا سودا
اختیار والا ہو تو اُسی طرح واجب ہو گیا اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے
کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک دونوں جُدا نہ ہوں یا
اختیار رکھا ہو۔ بخاری و مسلم میں ہے یا ایک اُن میں سے اپنے ساتھی سے
کی جگہ اختیار دیا کہ وہ۔

۲۶۷۹ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ
يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُرْكَ لَّهُمَا فِي بَيْعِهِمَا
وَأَنْ كَتَمَا وَكَدَّ بَا مُحِقَّتْ بُرْكَهُمَا بَيْعِهِمَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سودا کرنے والے دونوں کو اختیار ہے
جب تک جُدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے سچائی اور صاف گوئی سے کام لیا تو
اُن کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انھوں نے چھپایا اور
غلط بیانی کی تو اُن کی تجارت سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔ (متفق علیہ)

۲۶۸۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَخْذَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ
إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ
يَقُولُ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ تجارت میں مجھے دھوکا دیا
جاتا ہے۔ فرمایا کہ جب تم سودا کر و تو کہہ دیا کہ وہ دھوکا مناسب نہیں ہے
پس وہ آدمی یہی کہہ دیا کرتا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

عمر بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جہانہ ہوں مگر جب اختیار کی شرط کی ہو اور اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے ساتھی سے اقالہ کے مطالبہ سے ڈرتا ہوا جدا ہو جائے (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں جہانہ ہوں مگر رضا مندی کے ساتھ۔ (ابو داؤد)

۲۶۸۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةٌ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۶۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقُ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو سودے کے بعد اختیار دیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۲۶۸۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ -

سود کا بیان

پہلی فصل

بَابُ الرِّبْوِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھانے والے، اُسے کھنے والے اور اس کا گواہ بننے والے پر لعنت کی اور فرمایا کہ وہ سارے برابر ہیں۔ (مسلم)

۲۶۸۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْلَ الرِّبْوِ وَمُؤْكَلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدِيَهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجوروں کے بدلے کھجوریں اور نمک کے بدلے نمک، ایک دوسرے کی مثل، برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ ہوں۔ جب ان کی قسمیں مختلف ہوں تو جس طرح چاہو فروخت کرو جبکہ دست بدست لینا دینا ہو (مسلم)۔

۲۶۸۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّهَبُ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْتَمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ سَوَاءٌ سَوَاءٌ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ فَبَيْعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجوروں کے بدلے کھجوریں اور نمک کے بدلے نمک جبکہ برابر برابر اور دست بدست ہوں جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود لیا دیا۔ لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ایک کو دوسرے سے زیادہ نہ کرو اور اُس میں سے غائب چیز کو موجود کے ساتھ فروخت نہ کرو۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت نہ کرو مگر جبکہ وزن برابر ہو۔

حضرت عمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا: اناج کے بدلے اناج برابر برابر ہو۔ (مسلم)۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ چاندی کے بدلے چاندی سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ گندم کے بدلے گندم سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ۔ جو کے بدلے جو سود ہے مگر ہاتھوں ہاتھ اور کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر ہاتھوں ہاتھ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیر کا عامل مقرر فرمایا۔ وہ عمدہ کھجوریں لے کر حاضر بارگاہِ نبویؐ آتا آپ نے فرمایا: کیا خیر کی ساری کھجوریں ابھی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم نہیں، ہم نے یہ دو صاع کے بدلے ایک صاع اور تین صاع کے بدلے دو صاع لی ہیں فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو مگر تمام کھجوریں دہیوں سے بیچ دیا کرو اور پھر عمدہ کھجوریں دہیوں سے خرید لیا کرو اور تولی کے متعلق فرمایا کہ وہ برابر ہو۔ (متفق علیہ)۔

۲۶۸۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّهَبُ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدَايِي فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ آرَبَى الْأَخْذُ وَالْمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الدَّهَبَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْتَرُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرَقَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْتَرُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِحَاضِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ لَا تَبِيعُوا الدَّهَبَ إِلَّا بِالدَّهَبِ وَلَا الْوَرَقَ إِلَّا بِالْوَرَقِ إِلَّا دَرَنًا يَوْمَرَيْنِ -

۲۶۸۸ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۸۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّهَبُ بِالدَّهَبِ رِبًّا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالْوَرَقُ بِالْوَرَقِ رِبًّا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًّا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًّا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ رِبًّا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۹۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَآبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرٍ فَجَاءَهُ بِشَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ أَكُلْ تَمْرَ خَيْرٍ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ بِالذَّاهِمِ ثُمَّ ابْتَعَ بِالدَّاهِمِ جَنِيْبًا دَ قَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلُ ذَلِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۹۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرِّي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آيِنَ هَذَا قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبَحْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ قَالَ أَوَّهَ عَيْنُ الرِّبْوِ عَيْنُ الرِّبْوِ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعِ الْخَرْتَمِ اشْتَرِيهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۶۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ بِبَايَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِي فَأَشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يَبَارِهِ أَحَدًا أَبْعَدَهُ حَتَّى يَسْأَلَ عَبْدًا هُوَ أَوْ حُرٌّ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۹۳ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يَبْعُوكُمُ مِثْلَتَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسْتَشْيِ مِنَ التَّمْرِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۶۹۴ وَعَنْ فَصَالَةَ بِنِ ابْنِ عَبِيدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِأَثْنِي عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرٌّ فَفَضَّلْتَهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ أَثْنِي عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت بلال بنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ کہاں سے ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس خراب کھجوریں تھیں۔ میں نے وہ ایک صاع کے بدلے دو صاع کے حساب سے بیچ دیں۔ فرمایا اُف! یہ تو بالکل سود ہے، بالکل سود، البیانہ کیا کرو بلکہ خریدنا چاہو تو کھجوریں بیچ دو اور اس رقم سے دوسری کھجوریں خرید لو۔ (مشقی علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک غلام نے اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت پر ہجرت کی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ غلام ہے۔ اُسے لے جانے کے لیے اُس کا مالک آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے یہ فرمایا کہ یہ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ پس آپ نے اُسے دو کالے غلاموں کے بدلے خرید لیا اور اس کے بدلے کسی کو ہجرت نہ فرمایا یہاں تک کہ اُس سے پوچھ لیتے کہ غلام ہے یا آزاد۔ (مسلم)۔

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ڈھیر کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جن کی تول معلوم نہ ہو، ایسی کھجوروں کے بدلے جن کی تول بتا دی جائے۔

(مسلم)

حضرت فضالہ بن عبید کا بیان ہے کہ میں نے غزوہ خیبر کے وقت ایک بار بارہ دینار میں خریدا جس میں سونا اور نیکینے تھے میں نے انہیں جلا کیا تو سونا بارہ دینار سے زائد پایا میں نے اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا: ہر فروخت نہ کرنا جب تک جدا نہ کر لو۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا جبکہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا۔ اگر نہیں کھائے گا تو اس کے بخارات ضرور بیچ جائیں گے۔ اور ایک روایت کہ اُس کا غبار ہیشہ

۲۶۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيِّتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبْوَ فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ وَيُرْدِي مِنْ عُبَارِهِ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ

وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۲۶۹۶ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الدَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمَرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ عَيْنًا بَعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلَكِنْ يَبِيعُوا الدَّهَبَ بِالْوَرَقِ وَالْوَرَقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمَرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ - (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۲۶۹۷ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي دَقَاقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شَرَى التَّمْرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ أَيْنَقُصُ الرُّطْبُ إِذَا بَيْسَ فَقَالَ نَعَمْ فَهَمَّاهُ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

۲۶۹۸ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُوسَلًّا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَّوَانِ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ مِنْ مَّيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ -

۲۶۹۹ وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَّوَانِ بِالْحَيَّوَانِ فِسْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ -

۲۷۰۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُجَهَّزَ جَيْشًا فَتَفْدَتِ الْإِذِلُّ فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى قُلَاصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

جلاتے گا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے فروخت نہ کرو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے اور نہ گندم کو گندم کے بدلے اور نہ جو کو جو کے بدلے اور نہ کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے اور نہ مک کو مک کے بدلے مگر برابر برابر نقد بہ نقد اور ہاتھوں ہاتھ۔ ہاں سونے کو چاندی کے بدلے، چاندی کو سونے کے بدلے، گندم کو جو کے بدلے، جو کو گندم کے بدلے، کھجوروں کو مک کے بدلے اور مک کو کھجوروں کے بدلے دست بدست جس طرح چاہو فروخت کرو۔ (شافعی)۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھٹک کھجوروں سے تازہ کھجوریں خریدنے کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کیا تازہ کھجوریں سوکھنے پر گھٹ جاتی ہیں؟ عرض کی گئی، ہاں۔ پس آپ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ (مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔

سعد بن مسیب سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوشت کو مویشی کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سعید نے فرمایا کہ یہ عہد جاہلیت والوں کا جو آٹھا۔

(شرح السنۃ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایک لشکر کا سامان درست کرنے کا حکم فرمایا تو اونٹ کم رہ گئے تو آپ نے حکم دیا کہ زکوٰۃ کے اونٹوں کے وعدے پر لے لو، پس وہ ایک اونٹ کے بدلے زکوٰۃ کے دو اونٹوں کے وعدے پر لیتے رہے۔

(ابوداؤد)

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

فرمایا کرتے تھے۔ (نسائی)۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سود کے متعلق آخری آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور اُس کی تفسیر ہمارے لیے بیان نہ فرمائی لہذا سود اور شبہ والی چیز کو چھوڑ دیا کرو۔ (ابن ماجہ دارمی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے اور مقررہ اُس کے لیے ہدیہ بھیجے یا جانور پر اُسے سوار کرے تو سوار نہ ہو اور نہ وہ ہدیہ قبول کرے مگر جبکہ اُن دونوں کے درمیان پہلے سے ایسا لین دین جاری ہو۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جب آدمی کسی کو قرض دے تو اس کا ہدیہ نہ لے۔ اسے بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت کیا اور اسی طرح مستفیق میں ہے۔

ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو حضرت عبد اللہ بن سلام سے میری ملاقات ہوئی۔ اُنھوں نے فرمایا کہ تم ایسی سز میں ہو جہاں سود عام ہے، لہذا جب تمہارا کسی پر حق ہو اور وہ تمہاری طرف بھٹس کے ریشے برابر یا جو برابر یا گھاس کے تیکے کے برابر بھی ہوتا ہے تو نہ لو کیونکہ وہ سود ہے۔ (بخاری)

۲۴۰۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ اخْرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعَا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ۔

۲۴۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدَى إِلَيْهِ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبِلْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْتَةٍ وَبَيْتَةٍ قَبْلَ ذَلِكَ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۴۰۹ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا يَأْخُذْ هَدِيَّةً۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِمْ هَكَذَا فِي الْمُسْتَفْقِ)

۲۴۱۰ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَلَامٍ فَقَالَ لَاتَكْ بِأَرْضٍ فِيهَا الرِّبَا فَاشْ فَإِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدِ إِلَيْكَ حِمْلَ تَيْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تجارت میں جن باتوں سے منع فرمایا گیا ہے

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزانبہ سے منع فرمایا ہے کہ اپنے باغ کے پھل نیچے جائیں اگر وہ کھجور ہوں تو خشک کھجوروں کے بدلے، انگوروں تو کشمش کے بدلے جوئی ہوئی ہوں اور امام مسلم کے نزدیک اگر چہ وہ کھیتی ہو اور اُسے اناج کی تول کے بدلے نیچے۔ ایسی ہر تجارت سے منع فرمایا ہے (متفق علیہ) اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ مزانبہ سے منع فرمایا ہے اور مزانبہ یہ ہے کہ کوئی اپنی درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں کی معلوم

۲۴۱۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَابَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرًا حَاطِطًا كَانَ مَحْلًا يَتَمَرُ كَيْلًا وَلَوْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كَيْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ لَهَا نَهَى عَنِ الْمَزَابَةِ قَالَ وَالْمَزَابَةُ أَنْ يَبِيعَ مَا فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمَرٍ يَكِيلُ مُسَمًّى إِنْ سَرَادَ

قُلِي وَلَنْ نَقْصَ فَعَلَىٰ -

۲۴۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَخَابِرَةِ وَالْمَحَاقِلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمَحَاقِلَةِ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرْقٍ حَنْطَةٍ وَالْمَزَابِنَةِ أَنْ يَبِيعَ الشَّمْرَ فِي رُؤْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرْقٍ وَالْمَخَابِرَةَ كِرَاءَ الْأَرْضِ بِالثَّلَاثِ وَالزَّرْبِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۱۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَخَابِرَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمَحَاقِلَةِ وَالْمَحَاقِلَةِ وَنَهَى النَّشِيئَ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۱۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنْتَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رَطْبًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ - أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَدَقَ دَاوُدُ ابْنُ الْحَصْبِيِّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمَشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهَوْ وَنَهَى السَّنْبِيلَ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ -

۲۴۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى تَزْهَوْ قِيلَ وَمَا تَزْهَوْ قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَ بِمَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَا لَاحِظٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قول کے بدلے فروخت کرے کہ اگر بڑھ جائیں تو غیر ادا کم ہیں تو باقی میں دوزخ لگا۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مخابرہ، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ محاقلہ یہ ہے جیسے کوئی آدمی اپنی کھیتی کو سو فراق گندم کے بدلے فروخت کرے اور مزابنہ یہ ہے جیسے کوئی درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو سو فراق میں بیچے اور مخابرہ تھالی یا چوتھائی حستے پر زمین کو دینا ہے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، اور مخابرہ، معاومہ اور نشیاء سے منع فرمایا اور عریا کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

(مسلم)

حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کی کھجوروں کے ساتھ تجارت سے منع فرمایا مگر عرب کی اجازت مرحمت فرمائی کہ اندازے سے کھجوریں بیچی جائیں اور مالک تازہ کھجوریں کھائیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عریا میں اجازت مرحمت فرمائی کہ اپنی کھجوریں پانچ وسق کے بدلے اندازے سے بیچی جائیں یا پانچ وسق میں۔ اس میں داؤد بن حصین کو شک ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو کھیتی کا مہر ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک جائیں اور بالیلوں والی فصل کو یہاں تک کہ سفید ہو جائے اور آفت کے دور سے نکل جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک جائیں بعض لگائی کہ پکنے کی کیا نشانی ہے؟ فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں اور فرمایا کہ غور کرو والدہ تعالیٰ پھلوں کو روکے تو تم میں سے کوئی اپنے پھال کا مال کس چیز کے بدلے لے گا؟ (متفق علیہ)

۲۴۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَآمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَارِحِ.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ شِمْرًا فَأَصَابَتْهُ جَارِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بَوَاقًا خَذَ مَا لَ أَخِيكَ يَخِيَرُ حَتَّى -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۲۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَأَعَوْنَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّرُوقِ فَيَبِيعُونَ فِي مَكَانِهِ فَتَهَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْفَلُوهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَوْثَرُ أَحَدُهُ فِي الضَّعِيفَيْنِ)

۲۴۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ وَ فِي رَوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتَّى يَكْتَالَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا نُصْرًا وَ الْإِلِيلَ وَ الْغَتَمَ فَمَنْ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ فِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنْ اشْتَرَى شَاةً

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سالہا سال کی بیع سے منع فرمایا اور قدرتی نقصان کو وضع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بھائی کے ہاتھوں پھل فروخت کرو۔ پھر اُن پر قدرتی آفت آجائے تو تم اسے لیے اُس کے بدلے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے۔ بھلا تم اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے بیٹے ہو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگ بازار کے بالائی جانب اناج خریدتے اور اس جگہ اُسے فروخت کر دیا کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی جگہ بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اُسے منتقل کر دیا جائے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور میں اسے صحیحین میں نہیں پاتا۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اناج خریدے تو اُسے فروخت نہ کرے جب تک پورا نہ کر لے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جب تک وزن پورا نہ کر لے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ ایسا اناج ہے جس کو قبضہ کرنے سے پہلے بیچا جائے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میرے نزدیک ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خریدنے کے لیے قافلے سے جا کر نہ ملو اور کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور ملاوٹ نہ کیا کرو اور شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچو اور اُڑٹنی یا بکری کا دودھ مخنوں میں نہ روکا کرو جس نے کوئی ایسا جانور خرید لیا تو دواستے ہیں کہ دوسرے کے بعد اگر اُسے پسند کرے تو رکھ لے اور ناپسند کرے تو اُسے دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت

مَصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمَرَ لَهُ -

۲۴۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاسْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا آتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۲۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُهْبِطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسِيمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ الْمَسْلُومِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۲۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَايَدٍ دَعَا النَّاسَ يَوْمَئِذٍ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۲۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِّسْتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ تَنَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمَلَامَسَةِ لِمَسِّ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ يَبِيدُهُ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْبَلُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ شَيْئًا وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْعًا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَ اللَّيْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالصَّمَاءِ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدٍ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ

میں ہے کہ جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی تو تین دن تک اسے اختیار ہے۔ اگر اسے واپس لوٹائے تو ایک صاع نالج بھی دے گا۔
اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قافلے سے آگے جا کر نہ ملو۔ جو آگے جا کر بلا اور اُس سے کوئی چیز خریدی تو جب بازار میں اُس کا آقا آئے تو اُسے اختیار ہوگا۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگے جا کر مال نہ خریدو یہاں تک کہ وہ بازار میں اتار لیا جائے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنا پیغام بھیجے مگر جبکہ وہ اُسے اجازت دے۔ (مسلم)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہر ہی دیہاتی کے ہاتھوں فروخت نہ کرے۔ لوگوں کو آزاد چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعے بعض کو رزق دیتا ہے۔ (مسلم)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے یعنی تجارت میں ملامسہ اور منابذہ سے۔ ملامسہ یہ ہے کہ ایک آدمی رات یا دن میں دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگاتا ہے اور اُسے اُٹھاتا ہے مگر ہاتھ لگاتا ہے منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینکتا ہے اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا ہے اور یہ اُن کی بغیر دیکھے اور بغیر رضامندی کے تجارت ہوتی ہے اور دو لباسوں میں سے ایک اشتمال الصماء ہے کہ آدمی اپنے ایک کندھے پر ڈالے اور ایک حصّہ نکالے اُس

شَقِيَّةٌ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللَّبَسَةُ الْاُخْرَىٰ اِحْتِبَاءٌ
بِثَرِيٍّ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَىٰ فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۳۰ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ
الْعَرْرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعًا
يَتَّبَعُهُ أَهْلُ الْعَامِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ
الْجُرْدُورَ لِيَأْتِيَ النَّجَجَ ثُمَّ يَنْسُجُ الْبُرْدَ فِي
بَطْنِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۳۲ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ عَسَبِ الْفَحْلِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ
وَالْأَرْضِ لِيَتَحَرَّثَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۳۴ وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۳۵ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيَبَاعَ بِرِ الْكَلَاءِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۳۶ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَادْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَتَاكَتْ
أَصَابِعُهُ بَلَدًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ
أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَ فَوْقَ
الطَّعَامِ حِثِّي يَرَاهُ النَّاسُ مِنْ غَشٍّ فَلَيْسَ

پر کپڑا نہ ہوا اور دوسرا لباس یہ ہے کہ بیٹھے ہوئے اپنے کپڑے میں
یوں پیٹ جائے کہ اس کی نظر نگاہ پر کچھ نہ ہو۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع حصاة اور بیع عرر سے منع فرمایا
ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبل الجبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے دو جہا ہلیت
والے اس قسم کی تجارت کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی اونٹ خریدتا
یہاں تک کہ اونٹنی بچہ دے اور پھر وہ بچہ جنے جو اس کے پیٹ
میں ہے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے زکوٰۃ پر چڑھانے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔
(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ کے جفتی کرانے کی اجرت
سے منع فرمایا اور اُس پانی سے جو کھیتی کو دیا جائے۔

(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے زائد پانی کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زائد پانی کو نہ بیچے کہ اُس کے
ساتھ گھاس بیچی جائے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا گزرنے کے ایک ڈھیر کے پاس سے ہوا۔ آپ نے اُس
میں دست مبارک داخل کیا تو مبارک انگلیوں میں نمی محسوس
فرمائی۔ فرمایا کہ اے ناز والے ایسا کیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا
رسول اللہ! اس پر بارش پڑ گئی تھی۔ فرمایا کیا اس نلے کے بغیر

مِتّٰی۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ دیکھ لیتے۔ جس نے دھوکا دیا وہ مجھ سے نہیں ہے (مسلم)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشتہار سے منع فرمایا مگر جبکہ طے کر لیا جائے۔ (ترمذی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ سیاہ ہو جائیں اور انانج کی بیع سے یہاں تک کہ سخت ہو جائے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابو داؤد نے حضرت انس سے اور مصابیح میں جو زیادتی ہے وہ یہ ارشاد ہے کہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ پختہ ہو جائیں۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس بیع سے منع فرمایا جس میں دونوں جانب ادھار ہو (دارقطنی)

عمر بن شعبہ کے والد ماجد نے اُن کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عربان سے منع فرمایا ہے۔ (مالک ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع مضطر اور بیع غرر سے منع فرمایا اور پکنے سے پہلے پھلوں کی بیع سے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بنی کلب کے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جفتی نر کی اجرت کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے منع فرمادیا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اونٹ کو بچاتے ہیں تو ہمیں انعام دیا جائے پس آپ نے اُسے انعام کی اجازت مرحمت فرمائی۔ (ترمذی)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وہ چیز بیچنے سے منع فرمایا جو میرے

۲۴۳۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّيْءِ إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۴۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعَنْبِ حَتَّى يَسْوَدَ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ هَكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَدَوْدُ بْنُ أَبِي لَيْسٍ عَنْهُمَا بِرِوَايَتِهِ عَنْ أَنَسٍ وَالزِّيَادَةُ الَّتِي فِي الْمَصَابِيحِ وَهِيَ قَوْلُهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى تَزْهَوَا تَمًّا ثَبَتَ فِي رِوَايَتِهِمَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّخْلِ حَتَّى تَزْهَوَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

۲۴۳۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِيِّ بِالْكَالِيِّ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطَيْبِيُّ)

۲۴۴۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعَرَبَانِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۴۴۱ وَعَنْ عَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۴۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ كَلْبٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسَبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَطْرُقُ الْفَحْلَ فَتُكْرَمُ وَتُحَصَّنُ لَهُ فِي الْكِرَامَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۴۴۳ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي رَوَايَةٍ لَهُ وَلِإِبْنِ دَاوُدَ وَالشَّافِعِيِّ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا تَيْبِي الرَّجُلُ فَيُرِيدُ مَوْتِي
الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِي فَاَبْتَاكَ لَهُ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا
تَبِعَ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ -

۲۴۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ (رَوَاهُ مَالِكٌ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ)

۲۴۴۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ
فِي صَفَقَةٍ وَاحِدَةٍ - رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّتَّةِ -

۲۴۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا
رَبْعٌ مَالٌ يُمْنَنُ وَلَا بَيْعٌ مَالٍ لَيْسَ عِنْدَكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالْبُخَارِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ)
۲۴۴۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ
بِالدَّنَائِيْرِ فَاخَذَ مَكَانَهَا الدَّارُ هُوَ وَأَبِيعُ بِالدَّارِ هُوَ
فَاخَذَ مَكَانَهَا الدَّنَائِيْرِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا
بِسَعْدِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَغْتَرَقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالشَّافِعِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۴۴۸ وَعَنْ الْعَدَاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ أَخْبَرَنِي
كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ مِنْ
مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ
عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خَبَثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ
الْمُسْلِمِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۴۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَاعَ جَلَسًا وَقَدْ خَافَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْجَلَسَ
وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اخَذَ هُمَا بِيَدَيْهِمَا فَقَالَ السَّيِّئُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَيَّ دِرْهَمًا فَأَعْطَاهُ

پاس نہ ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور اُسی کی ایک روایت نیز ابو داؤد
اور نسائی میں ہے کہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! ایک شخص میرے پاس
آکر وہ چیز خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ پس میں اُسے بازار سے
خرید دیتا ہوں۔ فرمایا: کہ وہ چیز نہ بیچو جو تمہارے پاس نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو قیمتوں سے منع فرمایا ہے۔
(مالک، ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چیز کی دو قیمتوں سے منع فرمایا ہے۔
(شرح السنہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُدھار
اور بیع جمع کرنا جائز نہیں اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں کرنا اور نہ وہ نفع جس
کی ضمانت نہ ہو اور نہ اُس چیز کی بیع جو تمہارے پاس نہ ہو (ترمذی، ابو داؤد،
نسائی)۔ ترمذی نے کہا کہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نفع کے اندر میں دنیاویوں کے
بدلے اونٹ فروخت کیا کرتا اور اُن کے درہم لے لیا کرتا اور درہم کے ساتھ بیچ
کرتا کی جگہ دینار لے لیا کرتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر آپ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ تم اُس
روز کے بھاؤ سے لو اور دونوں کے جدا ہوتے وقت کسی کی طرف کچھ بقیہ نہ
ہو۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی)

حضرت عد ابن خالد بن ہوزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تاجر بڑھکالی کی یہ چیز
عد ابن خالد بن ہوزہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خریدی ہے انھوں
نے آپ سے غلام خرید لیا۔ یہ بالونڈی، جس میں نہ کوئی بیماری ہے نہ دھوکا بازی
اور نہ کوئی ظاہری خرابی بلکہ سچ سالم کی بیع ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور
کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ بیچنا تھا۔ فرمایا کہ یہ ٹاٹ اور پیالہ کون خریدتا
ہے؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں (ا) دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دوسرے

اُدی نے دُورِ ہم دیے تو آپ نے دونوں چیزیں اُسے فروخت کر دیں۔
(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)

رَجُلٌ دَرَهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِثْلَهُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت واثر بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے عیب والی چیز بیچی اور وہ عیب نہ بتایا تو وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یا ہمیشہ فرشتے اُس پر لعنت کرتے رہیں گے۔ (ابن ماجہ)

۲۷۵۰ عَنْ وَائِلَةَ ابْنِ الْأَسْقَمِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُبَيِّنْ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

دیگر متعلقہ امور کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پھل لگنے کے بعد کھجور کے درخت خریدے تو پھل بیچنے والے کے ہیں مگر جب خریدنے والا شرط کر لے اور جو غلام کو خریدے تو غلام کا مال بیچنے والے کے لیے ہوگا مگر جب خریدنے والا شرط کر لے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے اور بخاری نے صرف پہلی بات روایت کی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے اونٹ پر سوار تھا، جو تھک گیا تھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاس سے گزرے تو اُسے کچھ مال دے دیا۔ تیر چلنے لگا کہ کبھی نہیں چلا تھا پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ میں اسے میرے اونٹوں بیچ دو۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے فروخت کر دیا اور گھر گھر سوار ہونے کی شرط کر لی۔ جب میں مدینہ منورہ میں پہنچا تو اونٹ لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے مجھے قیمت مرحمت فرمادی۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے اُس کی قیمت دے دی اور اونٹ بھی مجھے واپس دے دیا۔ (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت بلال سے فرمایا: انھیں قیمت دے دو اور کچھ زیادہ دینا چنانچہ انھوں نے قیمت کے ساتھ ایک قیراط زیادہ دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بربرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے تو اوقیہ پر کتابت کر لی ہے یعنی سالانہ ایک اوقیہ۔ آپ میری مدد کریں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں انھیں ایک ہی دفعہ کتابت ادا کر کے انہیں آزاد کر دوں اور تمہاری ولائ میرے لیے ہوگی۔ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو

۲۷۵۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَفَمَرَّتْهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا وَكَانَ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْأَوَّلَ وَحَدَّثَ)

۲۷۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَى فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَضَرَبَهُ فَسَارَّ سِرًّا لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِي بِوَقْتِي قَالَ فَبِعْتُهُ فَاسْتَنْتَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدْتُ ثَمَنَهُ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّكَ عَلَيَّ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِيْلَالٍ بِأَقْصَمَ وَرَدَّكَ فَأَعْطَاهُ وَزَادَهُ قِيرَاطًا -

۲۷۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بِرَبِيعَةَ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتِبْتُ عَلَى نِسْعٍ أَوَاتٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَوَقْتُ فَاعْيَنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَحَبَّ أَهْلِكَ أَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَأَعْتَقَكَ فَعَلْتُ وَكَيُونُ وَلَا عَوْدَ لِي

فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُذِيهَا وَ
أَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّخَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ
فَمَا بَالُ رَجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ
اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ
بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ
وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ -

(مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ)

۲۷۵۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبَّتِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ)

انہوں نے لکھا کیا ہوائے اس صورت کے کہ ولاد ان کے لیے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا :-
اما بعد لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں مانگتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ کی کتاب میں نہ ہو وہ باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ برحق اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے جبکہ ولاء اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ولادہ اور ہمہ کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

مُحَمَّد بن حُفَاف کا بیان ہے کہ میں نے ایک غلام خرید لیا اور اُس کی کمائی لیتا رہا۔ پھر میں اُس کے ایک عیب سے مطلع ہوا تو اُس کا مقدمہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کی بارگاہ میں پیش کیا۔ انھوں نے میرے متعلق غلام کو واپس کرنے اور اُس کی کمائی واپس دینے کا فیصلہ فرمایا۔ میں نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں بتایا تو فرمایا: ”میں پچھلے پہر اُن کے پاس جاؤں گا اور انھیں بتاؤں گا کہ تجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے بگڑے میں فیصلہ فرمایا کہ کمائی ضمانت کے بدلے میں ہے۔ حضرت عمرؓ اُن کے پاس تشریف لے گئے تو انھوں نے میرے متعلق فیصلہ فرمایا کہ کمائی اُس کے واپس لے لوں جس کو ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔“ (شرح السنہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کی بات مانی جائے گی اور خریدار کو اختیار ہو گا (ترمذی) نیز ابن ماجہ اور دارمی کی ایک روایت میں فرمایا: جب بائع اور مشتری دونوں اختلاف کریں اور مال نجارت اُسی حالت میں قائم ہو اور دونوں کے درمیان کوئی شہادت نہ ہو تو بیچنے والے کی بات مانی جائے گی یا دونوں بیع کو رد کر دیں۔

٢٤٥٥ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُفَّاءٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا
فَاسْتَعْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ
فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى
عَلَيَّ بِرَدِّ عَلَيْهِ فَاتَيْتُ عُرْوَةَ فَاخْبَرْتُهَا فَقَالَ ارْجِعِي
إِلَى الْعَشِيَّةِ فَاخْبَرِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ
الْخُرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَأَيْتُ عُرْوَةَ فَقَضَى لِي أَنْ
أُخْذَ الْخُرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ-

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

٢٤٥٤ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ
فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ (رواهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيْعَانِ إِذَا
اخْتَلَفَا وَالْمَبِيعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ
ذَلِكَ قَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَدِيرَ أَدَانِ الْبَيْعِ)

۲۴۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رواه أبو داود وابن ماجه وفي شرح السنه بإلفاظ المصايرج عن شريح الشامي مؤسلا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان سے آفاک کرے تو اللہ تعالیٰ اُس سے آفاک کرے گا یعنی قیامت کے روز اُس کی نشتیں مٹا کر مٹے گا (ابو داؤد ابن ماجہ) اور شرح السنہ میں معاصی کے لفظوں کیساتھ شرح شامی مرفوعہ ہے۔

تیسری فصل

۲۴۵۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِمَّنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَزَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ أَبْتَاعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَعَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ لَنِي تَعَاكَمَا إِلَيَّ الْكُفَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِي عُلَامَةٌ قَالَ الْأَخْرَجِي جَارِيَةً فَقَالَ انْكُحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَانْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا - (متفق عليه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک نے دوسری آدمی سے زمین خریدی۔ خریدار نے اُس زمین میں ٹھیلیاں جس میں سونا تھا مشتری نے بائع سے کہا کہ مجھ سے اپنا سونا لے لیجیے کیونکہ میں نے آپ سے زمین خریدی ہے سونا نہیں خریدا۔ زمین بیچنے والے نے کہا کہ میں نے آپ کو زمین اور جو کچھ اُس میں ہے، سب فروخت کر دیا۔ وہ ایک آدمی کے پاس فیصلہ کروانے گئے تو فیصلہ کرنے والے نے کہا: کیا تمہاری اولاد ہے۔ ایک نے کہا کہ میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میرے لڑکی لڑکی ہے۔ اُس نے کہا کہ لڑکے لڑکی کا نکاح کر دو اور اُس میں سے دونوں پر خرچ کر دو اور باقی خیرات کر دو۔ (متفق علیہ)۔

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

بیع سلم اور رهن کا بیان

پہلی فصل

۲۴۵۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ وَهِيَ لَيْسَلْفُونَ فِي الثَّمَارِ السَّنَةِ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَيْسَلْفٌ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوزنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَحَدٍ مَعْلُومٍ - (متفق عليه)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو وہ لوگ پہلوں میں سال، دو سال اور تین سال کی بیع سلم کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کسی چیز میں سلف کرے تو تول، وزن اور قیمت مقرر ہونی چاہیے۔ (متفق علیہ)۔

۲۴۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِمَّنْ يَهْرُدِي إِلَى الْحَبِ وَرَهْنًا دِرْعَالَهُ مِنْ حَرِيدٍ - (متفق عليه)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو وہ لوگ پہلوں میں سال، دو سال اور تین سال کی بیع سلم کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کسی چیز میں سلف کرے تو تول، قیمت مقرر ہونی چاہیے (متفق علیہ)۔

۲۴۶۱ وَعَنْهَا قَالَتْ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَجْعَةَ مَرْهُونَةٍ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُرُ يُرْكَبُ بِتَفَقُّتِهِ إِذَا كَانَتْ مَرْهُونًا وَلَكِنَّ الدَّارَ يُشْرَبُ بِتَفَقُّتِهِ إِذَا كَانَتْ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ التَّفَقُّتُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہن رکھی ہوئی چیز رہن رکھنے والے کا نفع بند نہیں کرتی۔ اُس چیز کا نفع اور تاوان اُسی کے لیے ہے۔ اسے شافعی نے مسطور روایت کیا ہے اور اسی کے مانند روایت کی یا منہا اسی طرح کی جو اس کی مخالفت نہیں کرتی اور حضرت ابوہریرہ سے منقول مروی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہا پ مدینہ منورہ والوں کی ہے۔ اور تول مکہ مکرمہ والوں کی۔ (ابوداؤد - نسائی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مانپنے اور تولنے والوں سے فرمایا: رہتا رہا سپرد دوا ایسے کام کیے گئے ہیں جن دونوں کے باعث تم سے پہلی اُمّیں ہلاک ہوئیں۔ (ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی چیز میں سلف

۲۴۶۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا

يَصْرِفُهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ -

(رواه أبو داود وابن ماجه)

کرے تو قبضہ کرنے سے پہلے اسے کسی دوسرے کی طرف نہ پھیرے۔

(ابن داؤد، ابن ماجہ)

بَابُ الْإِحْتِكَارِ

ذخیرہ اندوزی کا بیان

پہلی فصل

۲۴۶۷ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ احْتَكَرَ فَهُوَ خَالٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ سَنَدُ كُرْحَيْثِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ فِي بَابِ الْفَقَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطا کار ہے۔ (مسلم) اور عنقریب ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بنی نضیر کے مالوں کے بارے میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

دوسری فصل

۲۴۶۸ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْدُودٌ وَالْمَحْتَكِرُ مَلْعُونٌ - (رواه ابن ماجه والدارمي)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تاجر کو واپس دی جاتی اور ذخیرہ اندوز پر لعنت کی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ، دارمی)۔

۲۴۶۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَرَ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَائِضُ الْبَاسِطُ الرَّاغِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنَّ الْفَقَى رَقِيٌّ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِطَلْمِيَّةٍ يَدِمُ دَلَامًا - (رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجه والدارمي)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مہنگائی ہوئی تو لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمارے لیے بے جا و سقراط فرمادیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بھاؤ سقراط کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی رزق دینے میں تگلی اور فراخی کرتا ہے جبکہ میں یہ انداز رکھتا ہوں کہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہو جو مجھ پر جان و مال میں ظلم کرنے کا مطالبہ کرے۔ (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

۲۴۷۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ صَرَبَهُ اللَّهُ بِالْحَدِّ أَمْ دَارِ الْفَلَاسِ (رواه ابن ماجه وأبي يعقوب في شعب الإيمان ودرزين في كتابهم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمانوں کے کھانے والے اناج کو روک کر ذخیرہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس پر کوڑھ اور غربت کو مسلط کر دیتا ہے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے نیز بیہقی نے شعب الایمان اور درزین نے اپنی کتاب میں۔

۲۴۷۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ احْتَكِرَ طَعَامًا اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثَرِيًّا
بِهِ الْخَلَاءَ فَقَدْ بَرَّ مِنَ اللَّهِ وَبَرَّيَ اللَّهُ مِنْهُ -
(رَوَاهُ رِزَيْنٌ)

۲۴۴۲ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَسُّ لِعَبْدٍ لَمْ يَحْتَكِرْ رَاحَ
اَرْخَصَ اللَّهُ الْاَسْعَارَ حَزَنَ وَلَانَ اَعْلَاهَا فَرِحَ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرِزَيْنٌ فِي كِتَابِهِ)
۲۴۴۳ وَعَنْ اَبِي اَمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ احْتَكِرَ طَعَامًا اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ
تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ -
(رَوَاهُ رِزَيْنٌ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ضرورت کا اناج....
مہنگائی کے انتظار میں چالیس دن روکا تو وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق
ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اُس سے لاتعلق ہو گیا۔ (رزین)
حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ذخیرہ اندوزی آدمی ہے کہ بھاؤستا
ہو جائے تو غمگین ہوتا ہے اور مہنگائی ہو جائے تو خوش ہوتا ہے۔ اسے یہ بھی
نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے۔
حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چالیس روز اناج روکا
پھر اُس سے خیرات کی تو اس سے اُس گناہ کا کفارہ ادا نہیں ہوگا۔
(رزین)

مفسر اور مہلت دینے کا بیان

پہلی فصل

بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ

۲۴۴۴ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ قَادَرَكَ رَجُلٌ قَالَ
يَعِيْنُمْ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۴۵ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ اُصِيبَ رَجُلٌ فِي
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارٍ اَبْتَاعَهَا
فَكَتَرَدَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ
ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَعَنَ مَا رَأَيْتُمْ خُنًا وَمَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذَلِكَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۶ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَدَّ اِيْنُ النَّاسِ فَكَانَ يَقُولُ
لِفَتَاةٍ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَبَا وَرَعْنَهُ لَعَلَّ اللَّهَ اَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مفلس ہو جائے۔ پھر
دوسرا آدمی اُس کے پاس بیعہ اپنا مال پائے تو دوسرے کی نسبت
وہ اُس مال کا زیادہ مستحق ہے۔ (متفق علیہ)
حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو بنی کر پہلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں پھل خرید کر نقصان ہو گیا اور
اُس پر بہت قرضہ چڑھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اسے صدقہ دو۔ لوگوں نے اُسے صدقہ دیا لیکن انسان نہ ہوا کہ قرض
ادا ہو جاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے قرض
خواہوں سے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور عتیں بس یہی ملے گا۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا
کرتا تھا۔ وہ اپنے نوکر سے کہتا کہ جب تمہارے پاس کوئی غریب

يَتَجَاوَزَعْنَا قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَعَهُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۴۷ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يُجِيبَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَلْيَنْتَفِسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ دَمَعَهُ عَنْهُ أَنْجَاهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۴۹ وَعَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ دَمَعَهُ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۵۰ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا وَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا أَجِدُ إِلَّا جَمَلًا خَيْرًا أَرْبَاعِيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ حَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۴۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرَوْا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سَيِّئِهِ قَالَ اشْتَرَوْهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ حَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۵۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَرِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِلْيَةٍ فَلْيَتَّبِعْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُسے تو اس سے درگزر کرنا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔ فرمایا کہ جب اُس نے وفات پائی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کی تکلیف سے نجات دے تو اُسے چاہیے کہ تنگ دست کو مہلت دے یا قرض معاف کر دے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اُس کا قرضہ معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کی تکلیف سے بچا لے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو الیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ اُدھا خرید لیا۔ آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آ گئے۔ حضرت ابو رافع کا بیان ہے کہ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اُسے جوان اونٹ دے دوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں تو ان میں اُس سے بہتر یعنی سات سالہ اونٹ ہی پاتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اُسے یہی دے دو کیونکہ اچھا آدمی وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کیا اور تلخ کلامی کی۔ آپ کے اصحاب اُس پر ٹوٹنے لگے تو فرمایا: جانے دو کیونکہ حق دار کو بولنے کا حق ہے اس کے لیے ایک اونٹ خریدو اور اسے دے دو عرض گزار ہوئے کہ ہمیں نہیں ملتا مگر اُس سے کمتر عمر والا۔ فرمایا کہ وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں اچھا آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مال دار کا ناخیر کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کوئی صاحب استطاعت کے حوالے کیا جائے تو اُسے قبول کر لینا چاہیے۔ (متفق علیہ)

حضرت کعب بن مالک نے حضرت ابن ابی حذرہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد کے اندر قرض کا تقاضا کیا۔ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیں۔ جو اپنے کانناں اقدس میں تھے۔ آپ ان کی طرف نکلے یعنی حجرے کا پردہ ہٹا کر حضرت کعب بن مالک کو آواز دی کہ اے کعب! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ دست مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ اپنا نصف قرض صاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا کر دیا۔ دوسرے صحابی سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور یہ قرض ادا کر دو۔ (متفق علیہ)۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے اُس پر نماز جنازہ پڑھنے کی گزارش کی تو فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی: نہیں۔ چنانچہ اُس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی: گئی ہاں۔ فرمایا کہ کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ عرض کی: گئی کہ تین دینار چھوڑے ہیں۔ آپ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر تیسرے کو لایا گیا تو فرمایا کہ کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی: گئی کہ نہیں۔ فرمایا کہ تین دینار قرض ہے۔ فرمایا کہ کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی: گئی کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے، اس کا قرض میں ادا کر دیں گا۔ پس آپ نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی۔ (بخاری)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں سے مال لے اور ادا کرنے کا ارادہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ادا کر دے گا اور جو ضائع کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ تعالیٰ اُس سے ضائع کر دے گا۔ (بخاری)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں جبکہ صبر کے ساتھ، ثواب کی نیت سے، دُوبدل و لڑتا رہا ہوں اور پیٹھ نہ دکھائی ہو تو کیا اللہ تعالیٰ میری خطاؤں کو مٹا دے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ جب اُس نے پیٹھ پھیری تو اسے آواز دے کر فرمایا: ہاں مگر حکم قرض نہ ہو کہیں کہ جبرئیل نے ایسا ہی کہا ہے۔ (مسلم)

۲۴۸۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ تَقَاصَى ابْنُ أَبِي حَذْرَةَ دِينًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَتْ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَتَبَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ مَعَ الشَّطْرَمِ دِينَكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ فَا قُضِيَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۸۴ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةٌ دَنَانِيرُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةٌ دَنَانِيرُ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ عَلَى دِينِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ اتِّلَافَهَا اتَّلَفَ اللَّهُ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۴۸۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ تَكْفَرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرْنَا دَاةً فَقَالَ نَعَمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ جَبْرَيْلُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًا سَخِيًّا كَانَ لَا يَمْسُكُ شَيْئًا فَلَمَّا بَزِلَ يَدًا أَنْ حَتَّى اعْتَرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ لِيَكْلَمَهُ عُمَاءُ فُلُو تَرَكُوا رَاحِدٍ لَتَرَكُوا الْمُعَاذَ لِأَجْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ مُرْسَلًا ۲۴۹۲/۱ وَعَنْ الشَّرِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَاجِدَ يُجِلُّ عَرْضَهُ دَعْفُوبَتَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُجِلُّ عَرْضَهُ يُخْلِطُ لَهُ دَعْفُوبَتَهُ يُحْبَسُ لَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَا النَّسَائِي)

۲۴۹۳/۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تَبَصَّرَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ دَفَاقٍ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى دَيْنِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ فَكَانَ اللَّهُ رَهَانَكَ مِنَ التَّارِكِ مَا فَكَّكَ رَهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَانَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۲۴۹۴/۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبَرِ وَالْخُلُولِ وَالْدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۴۹۵/۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَعْظَمَ الذُّنُوبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَرِ أَلَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ تَمُوتَ رَجُلٌ دَعَا عَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدْعُهُ لَهُ قَضَاءٌ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ)

نہیں پاتا۔ نیز عبدالرحمن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نوجوان سخی تھے۔ کوئی چیز پاس ٹھہرنے نہیں دیتے تھے، لہذا ہمیشہ قرض لیتے رہے یہاں تک کہ اُن کا سارا مال قرض میں غرق ہو گیا۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اُن سے آپ گفتگو فرمائیں تاکہ ان میں سے کوئی حضرت معاذ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ چھوڑ دے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کی غا طان کا مال بیچ دیا یہاں تک کہ حضرت معاذ لکھے تو پاس کچھ نہ تھا۔ اسے سید نے اپنی سنن میں مسطور روایت کیا ہے حضرت تشریف لے گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مال دار آدمی کا حیل و حجت کرنا اسی کی بے حرمتی اور سزا کو حلال کرنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: بے حرمتی یہ کہ اُس سے سخت کلامی کی جائے اور سزا یہ کہ اُسے قید کیا جائے (ابوداؤد۔ نسائی)۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز پڑھنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک جنازہ پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کیا اُس کے برابر مال چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کا قرضہ میں اپنے اُوپر لے لیا ہوں۔ پس آپ نے اُس پر نماز پڑھی۔ ایک روایت میں معنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے آزاد کرے جیسے تم نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن چھڑائی ہے۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے بھائی کا قرض ادا کرے۔ مگر قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے آزاد کر دے گا۔

(شرح السنن)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس حالت میں فوت ہوا کہ کبر، خیانت اور قرض سے بچا ہوا تھا تو جنت میں داخل ہو گیا۔

(ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ یہ ہے جس کے ساتھ بندہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو، کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اس حالت میں مرے کہ اُس پر قرض ہو اور ادا کرنے کے لیے مال نہ چھوڑے۔ (احمد، ابوداؤد)

۲۴۹۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَدْرِ بْنِ الْمَذَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَةُ حَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ
إِلَّا صَلَاتًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ
عَلَى شُرُوطِهِمْ لَا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابُودَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَاؤُهُ
عِنْدَ قَوْلِهِ شُرُوطِهِمْ)

حضرت عمر بن عوف مزی بنی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں صلح کرنا جائز ہے سوائے
ایسی صلح کے جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے مسلمان اپنی شرطوں پر
ہیں سوائے اس شرط کے جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے یہ روایت
کیا اسے ترمذی وابن ماجہ نے اور ابو داؤد کی روایت لفظ شُرُوطِهِمْ
پر ختم ہو جاتی ہے۔

تیسری فصل

۲۴۹۷ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَ
مَخْرَفُ الْعَبْدِيِّ بَرًّا مِّنْ هَجَرَ قَاتِلِنَا بِمَكَّةَ
فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي
فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلٍ فَبَعَاكَ وَتَمَّ رَجُلٌ بِلَاغٍ فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنْ وَارْجِعْ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
۲۴۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي -

حضرت سويد بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اور مخرفہ
عبدی نے حج سے تجارت کے لیے کپڑا خریدا اور ہم مکہ مکرمہ میں حاضر ہو گئے
پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے
اور ہم سے ایک شلوار کا سودا کیا ہم نے وہ کپڑا فروخت کر دیا ایک آدمی
مزوری پر نکلا کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا
تو لو اور بھگنا ہوا نکلا کرو۔ (احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی۔)
اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم پر میرا قرض تھا۔ آپ نے وہ ادا کیا اور اس سے زیادہ بھی مرحمت فرمایا۔
(ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجھ سے بطور قرض چالیس ہزار درہم لیے۔ جب آپ کے پاس
مال آیا تو ادا کر دیے اور دعا فرمائی: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال اور
مال میں برکت دے۔ بیشک اوشاک کا بدلہ شکریہ ادا کرنا اور دعا کرنا
ہے۔ (نسائی)۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کسی آدمی پر حق ہو اور وہ
اُسے مہلت دے تو ہر دن کے بدلے میں اُسے صدقے کا ثواب ہے۔

(احمد)

حضرت سعد بن اطلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا بھائی فوت
ہو گیا تو اُس نے تین سو دینار اور نافع بچے چھوڑے میرا ارادہ ہوا کہ رقم

۲۴۹۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ سَتَقِضَ
مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَهُ
مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي أَهْلِكَ
وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ -
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۲۸۰۰ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ
حَقٌّ فَمَنْ أَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۸۰۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَطُولِ قَالَ مَاتَ أَخِي وَ
تَرَكْتُ ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ وَتَرَكْتُ وَلَدًا صَغِيرًا فَارَدْتُ أَنْ

ان سچوں پر غریب کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تنہا رہائی قرض کے باعث مقبوس ہے لہذا اس کا قرض ادا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُس کا قرض ادا کر دیا۔ میں پھر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں نے سب کا قرض ادا کر دیا کوئی باقی نہیں رہا سوائے ایک عورت کے جو دو دینار کا دعوٰی کرتی ہے اور اُس کے پاس شہادت نہیں ہے۔ فرمایا کہ اُسے دے دو کیونکہ وہ سچی ہے۔ (احمد)۔

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر آسمان کی طرف اٹھائی پھر نگاہیں جھکا لیں اور دستِ اقدس اپنی مبارک پیشانی پر رکھ کر فرمایا: کتنی سختی نازل فرمائی گئی ہے۔ میں ہم اُس روز اور ساری رات خاموش رہے اور ہم نے صبح تک بھلائی ہی دہلی۔ حضرت محمد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا سختی نازل فرمائی گئی ہے؟ فرمایا کہ قرض کے متعلق۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، اگر ایک آدمی اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، پھر زندہ ہو اور اُس پر قرض ہو تو جنت میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے اور یہی مضمون شرح السنہ میں ہے۔

أُتِفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكَ مَجْبُوسٌ بِيَدَيْنِهِمَا فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْنِ إِلَّا امْرَأَةً تَدَّعِي دَيْنَ رَيْنٍ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ أَعْطَاهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ۔ (رواهُ أَحْمَدُ)

۲۸۰۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوَضَّعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَاطَا بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الشَّيْءِ قَالَ فَكُنْتُنَا يَوْمَئِذٍ وَلَيْكُنَّا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدَّيْنِ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ۔ (رواهُ أَحْمَدُ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ نَحْوُهُ)

شُرکت وکالت کا بیان

پہلی فصل

بَابُ الشَّرْكَهِ وَالْوَكَالَةِ

زہرہ بن مہدی سے روایت ہے کہ وہ اپنے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا کرتے جو غلہ خرید کرتے تھے۔ انھیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر ملا کرتے تو کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لیجیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ پس وہ انھیں شریک کر لیتے۔ بعض اوقات وہ منافع میں ایک اونٹ کا بوجھ غلہ گھر بھیجا کرتے کیونکہ حضرت عبداللہ بن ہشام کو

۲۸۰۳ عَنْ زُهْرَةَ بِنِ مَعْبِدٍ أَنَّهَا كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبُرْكَ فَيُشْرِكُهُمْ قَرِيبًا أَصَابَ التَّرَاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ

ذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَهٖ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۰۴ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمِعْنَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا الْغَيْلِ قَالَ لَا تَكُونُنَا الْمُؤَنَّةَ وَنَشْرُكُمْ فِي الشَّرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۰۵ وَعَنْ عُرْوَةَ بِنِ ابِي الْجَعْدِ الْبَارِقِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَاتَاكَ بِشَاةٍ رَّدِيْنَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِهِ بِالْبُرْكَهٖ فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى تَرْابًا لَتَرَبَّحَ فِيْهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

سے کر ان کی والدہ ماجدہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تھیں تو آپ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ان کے لیے دعا برکت فرمائی تھی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انصار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ کھجور کے درختوں کو ہمارے مہاجرین بھائیوں کے درمیان تقسیم فرما دیجیے۔ فرمایا نہیں، تمہارے لیے ہماری محنت کافی ہے لہذا ہم تمہارے پھلوں میں شریک ہو جاتے ہیں انصار عرض گزار ہوئے کہ ہم نے سُن لیا اور مان لیا۔ (بخاری)

حضرت عروہ بن ابوالجعد باریقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایک دینار عطا فرمایا کہ آپ کے لیے ایک بکری خرید لائیں۔ انھوں نے آپ کے لیے دو بکریاں خرید لیں، جن میں سے ایک بکری ایک دینار میں بیچ دی۔ یوں بکری اور ایک دینار لے کر حاضر بارگاہ ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے تجارت میں برکت کی دعا فرمائی، لہذا وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع ہوتا۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو دوسا بھیلوں کے ساتھ قیسریں ہوتا ہوں جب تک اپنے ایک ساتھی سے خیانت نہیں کرتا جب کوئی ایک خیانت کرتا ہے تو میں دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور زین نے بھی کہا کہ شیطان آجاتا ہے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت ادا کرو جس نے تمہیں امانت دار سمجھا اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خیبر کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، سلام کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں خیبر کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم میرے وکیل کے پاس پہنچو تو اس سے پندرہ وقت کھجوریں لے لینا۔ اگر وہ تم سے نشانی طلب کرے تو اس کے ملحق پر ہاتھ رکھ دینا۔ (ابو داؤد)

۲۸۰۶ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَوْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا اخَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَرِزْقٌ وَجَعَاءُ الشَّيْطَانِ)

۲۸۰۷ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا الْاَمَانَةُ اِلَى مَنْ اٰمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۸۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اِلَى خَيْبَرَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اِنِّي اَرَدْتُ الْخُرُوجَ اِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اتَيْتَ وَكَيْلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسُقَا فَإِنْ ابْتَغَى مِنْكَ اَيَّةَ قَضَعُ يَدَكَ عَلٰى تَرْفُوتِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

تیسری فصل

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے۔ بیع مدت مقرر کر کے، مضاربت اور تجارت کے لیے نہیں بلکہ اپنے کھانے کے لیے گندم اور جو کو لا لینا۔ (ابن ماجہ)۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایک دینار دے کر قربانی کا جانور خریدنے کے لیے بھیجا۔ پس انھوں نے ایک دینار کا مینڈھا خرید لیا اور اسے دو دینار میں فروخت کر دیا۔ پس واپس گئے اور ایک دینار میں قربانی خرید لی۔ چنانچہ قربانی کا جانور اور ایک دینار لے کر حاضر بارگاہ ہو گئے۔ دوسرے دینار سے بچ گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ دینار نصیحت کر دیا اور ان کے لیے تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۲۸۰۹ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيهِمْ الْبَرَكَةُ الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ الْمَقَاضَةُ وَإِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعْبِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۸۱۰ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ يَدْيَنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ أُنْحِيَةً فَاشْتَرَى كَبْشًا يَدْيَنَارٍ وَبَاعَهُ يَدْيَنَارَيْنِ فَرَجَحَ فَاشْتَرَى أُنْحِيَةً يَدْيَنَارٍ فَبَاءَ بِهَا وَيَا لَدْيَنَارٍ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرَى فَتَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

غضب و عاریت کا بیان

بَابُ الْغَضَبِ وَالْعَارِيَةِ

پہلی فصل

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک بالشت زمین بھی چھینی تو اُس جگہ کی ساتویں زمین تک کی مٹی کا قیامت کے روز اُس کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی کسی کے مویشی کا دودھ اُس کی اجازت کے بغیر نہ دے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اُس کے بالائے پر اُسے، کھٹے کو توڑ دے اور نلکے کو کھجور دے۔ یہ بات انھیں نگیں کرے گی کیونکہ ان کے مویشیوں کے صحن اُن کی خوراک کے گودام ہیں۔ (مسلم)

۲۸۱۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ غُلْمًا فَكَانَتْ يَطْوِقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۱۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَحَدٌ مَأْشِيَةً أَوْ مَرْعًى بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَوْ يَحِبُّ أَحَدٌ كَوْمَانٍ يَتَوَقَّى مَشْرُوبَتَهُ فَتُكْسَرُ خِزَانَتُهُ فَيَنْتَقِلَ طَعَامُهُ وَلَا تَمَّا يَخْزَنُ لَهُمْ مَرْعُومٌ وَلَا مَأْشِيَةٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تھے تو دوسری ام المومنین نے ایک پلیٹ بھجی جس میں کھانا تھا۔ جن کے گھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے اُنہوں نے خادم کے ہاتھ پر کچھ ارا تو تعالیٰ کر کر ٹوٹ گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعالیٰ کے شکرؤں کو جمع کیا، پھر اُس کھانے کو جمع کرنے لگے جو اُس تعالیٰ میں تھا اور فرما رہے تھے کہ تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے۔ پھر خادم کو روک لیا، یہاں تک کہ ایک تعالیٰ اُن کے گھر میں سے لائی گئی جن کے مکان عرش آستان میں آپ جلوه افروز تھے۔ صحیح سالم تعالیٰ اُن کے لیے بھیج دی جن کی تعالیٰ توڑی گئی تھی اور ٹوٹی ہوئی اُن کے گھر میں رکھی جنہوں نے توڑی تھی۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈاکہ زنی اور منکھ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج کو گرہن لگا، جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی لوگوں نے چھ رکعتیں پڑھیں چار سجدوں کے ساتھ۔ جب آپ لوٹے تو سورج سابقہ حالت پر آگیا تھا۔ فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ مگر میں نے اُسے اس ناز میں دیکھ لیا ہے۔ جنہمیرے پاس لائی گئی تھی اس وقت کہ تم نے مجھے پیچھے بٹھا ہوا دیکھا، اس خوف سے کہ میں مجھے اُس کی لپٹ نہ پہنچے، یہاں تک کہ میں نے اُس میں لمبی لاشی والی (عروبن لاشی) کو دیکھا کہ جنہم میں اپنی آستریاں پھینک رہا تھا۔ وہ اپنی لمبی اور بڑھی لاشی سے عاجیوں کا سامان چرایا کرتا تھا۔ اگر بچہ اُجھاتا تو کہتا کہ میری ٹیڑھی سی لاشی میں اُنک لگی تھی اور کوئی نہ دیکھتا تو بے جاتا۔ میں نے اُس میں بلی والی عورت بھی دیکھی جس نے وہ باندھ رکھی تھی نہ اُسے جھلاتی اور نہ چھڑتی تاکہ زمین کے بیڑے کو ٹسے کھلے۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ پھر میرے پاس جنت لائی گئی جبکہ تم نے مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ میں اپنی جگہ پر لکھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے ارادہ کیا کہ اُس کے چل توڑوں پھر میری رائے ہوئی کہ ایسا نہ کروں (مسلم)۔

وَسَلَّمَ عَنْ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ أَلْفِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْحَادِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَأَنْفَلَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَ الصَّحْفَةَ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْحَادَ حَتَّى أَتَى بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ أَلْفِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَقَّ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى أَلْفِي كَسَرَتْ صَحْفَتَهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ أَلْفِي كَسَرَتْ۔

(رواہ البخاری)

۲۸۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُنْهَبَةِ وَالْمُنْكَلَةِ۔

(رواہ البخاری)

۲۸۱۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ أَصْنَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تَوَعَّدُونَهُ إِلَّا قَدَرَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ لَقَدْ جِئْتُ بِالنَّارِ وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبًا لِمَحَجِّنٍ يَجُرُّ قَصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمَحَجِّنِهِ فَإِنْ قُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمَحَجِّنِي وَإِنْ عُقِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهَيْرَةِ الَّتِي رَبَطَهَا فَلَمْ تَطْوِعْهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِئْتُ بِالْحَبَّةِ وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقْدَمُ مَتٌ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَإِنَّا أَرِيدُ أَنْ أَتَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِنَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَأَ أَنْ لَا أَعْمَلَ۔

(رواہ مسلم)

۲۸۱۶ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ
فَزَعًا بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَاذَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَدَسَّاهُ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَدْدُ وَبِ قُرَيْبٍ
فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْتُكَ مِنْ شَيْءٍ وَانْ وَجَدْتُكَ
لَبَحْرًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں ایک خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالب سے گھوڑا مستعار لیا جس کو
مندوب کہا جاتا تھا۔ پس آپ سوار ہو گئے۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو
کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور اسے ہم نے دریا کی طرح رواں پایا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۸۱۷ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَ
لَيْسَ لِعِدَّتِي ظَالِمٌ حَقٌّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَدُوَّةَ مَرْسَلًا قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بجز زمین کو آباد کیا وہ
اُسی کی ہے اور کسی ظالم لگ کا اُس میں کوئی حق نہیں۔ اسے احمد اور
ترمذی نے روایت کیا اور مالک نے عروہ سے مرسل روایت کی ہے
اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن مغرب ہے۔

۲۸۱۸ وَعَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَا تَظْلِمُوا إِلَّا لَا
يَجِلُ مَا لَمْ أَمْرٌ إِلَّا يَطِيبُ نَفْسٌ مِّنْهُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالدَّارِ قُطَيْبِيُّ فِي الْمُجْتَبَى)

ابو حریرہ رقاشی نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی پر ظلم نہ کرو۔ معلوم ہونا
چاہیے کہ کسی دوسرے کا مال حلال نہیں ہوتا مگر جبکہ وہ اپنی خوشی سے
دے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبىٰ میں روایت کیا ہے۔

۲۸۱۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا شِغَارَ
فِي الْإِسْلَامِ وَمِنْ أَنْتَهَبَ نَهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ دُور سے لانا جائز اور نہ
دُور سے جانا جائز اور اسلام میں بدلے کا نکاح نہیں ہے اور جو
ڈاکہ مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)۔

۲۸۲۰ وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا
أَخِيهِ لَاعِبًا جَاذًا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرْدِّهَا
إِلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَرَوَيْتُهُ إِلَى
قَوْلِهِ جَاذًا)

سائب بن یزید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی
کی لاشی مذاق میں رکھنے کے لیے نہ لے۔ اگر کسی نے اپنے بھائی کی
لاشی لی ہے تو وہ اُسے واپس کر دے۔ روایت کیا اسے ترمذی
اور ابوداؤد نے جبکہ اس کی ایک روایت صرف جاذاً تک ہے۔

۲۸۲۱ وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالٍ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ
أَحَقُّ بِهِ وَيَتْبَعُ الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنا مال کسی دوسرے کے پاس بیعینہ
پائے تو وہ اُس کا زیادہ مستحق ہے۔ دوسرا اُس کا پیچھا کرے جس نے اُس
کے ہاتھوں اُسے بیچا۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نادان اُس چیز کے لینے پر ہے جو سپرد کر دی جائے۔
(ترمذی - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حرام بن سعد بن مجہم سے روایت ہے کہ حضرت ہریر بن عازبؓ کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہو گئی اور نقصان کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن میں باغوں کی حفاظت کرنا اُن کے مالکوں کی ذمہ داری اور مویشی رات کے وقت جو نقصان کریں تو اُن کے مالک نقصان پورا کریں۔

(مالک - ابو داؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قدم معاف ہے اور فرمایا کہ آگ معاف ہے۔ (ابو داؤد)۔

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہ شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مویشیوں کے پاس آئے تو اُن میں اگر اُن کے مالک موجود ہو تو اُس سے اجازت طلب کرے۔ اگر وہ اُن میں نہ ہو تو تین دفعہ آواز دینی چاہیے اگر کوئی جواب دے تو اُس سے اجازت لینی چاہیے اور اگر کوئی بھی جواب نہ دے تو دودھ کر دودھ پی لے اور اٹھا کر نہ لے جائے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی باغ میں داخل ہو تو پھیل کھا لے لیکن جھولی میں نہ لے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

امتیہ بن صفوان نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے غزوہ حنین کے لیے زرہیں مستعار لیں۔ انھوں نے کہا کہ اسے محمدؐ ایسا غضب کرنے کے لیے؟ فرمایا: ضمانت کے ساتھ اُدھار لے رہا ہوں۔ (ابو داؤد)۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مستعار لی ہوئی چیز واپس کر دی جائے۔ دودھ پینے کیلئے یا بھرا جائے واپس لوٹایا جائے گا قرض ادا کیا جائیگا اور ضمانت نادان دیگا۔ (ترمذی ابو داؤد)

۲۸۲۲ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اخَذْتَ حَتَّى تُؤَدِّيَ۔
(رواه الترمذی و ابو داؤد وابن ماجہ)

۲۸۲۳ وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ مُحَيْصَةَ أَسْ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَ حَارِطًا فَأَفْسَدَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَارِطِ حِفْظَهَا بِأَلْفَتَهَا وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِ اللَّحْلِ مَنَامٍ عَلَى أَهْلِهَا۔

(رواه مالك و ابو داؤد وابن ماجہ)

۲۸۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ جَبَّارٌ وَقَالَ النَّارُ جَبَّارٌ۔
(رواه ابو داؤد)

۲۸۲۵ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَى أَحَدَكُمْ عَلَى مَا شِئْتِ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيَصُوتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَجِبْ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔
(رواه ابو داؤد)

۲۸۲۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَارِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ (رواه الترمذی و ابن ماجہ و قال الترمذی هذا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۸۲۷ وَعَنْ أُمِّتِيَّةَ بِنْتِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِثْلَ أَدْرَاعَةٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اغْصَبَا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ۔
(رواه ابو داؤد)

۲۸۲۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَارِيَةُ مُؤَذَّاهٌ وَالْمُنْحَةُ مُرَدُّوَةٌ وَاللَّابِنُ مُقْضَى وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔
(رواه الترمذی و ابو داؤد)

حضرت رافع بن عمر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں لڑکا تھا اور انصار کے مجوروں پر تنہا مارا کرتا تھا۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے لڑکے اہم مجوروں کو تنہا کیوں مارتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ کھانے کے لیے۔ فرمایا کہ تنہا مارا کر دیکھو ان کے نیچے گر پڑا کر لیا انھیں کھایا کر دیکھو میرے سر پر دست کرم پھیرا اور دعا فرمائی: اے اللہ! اسے شکم سیر فرما۔ روایت کیا اسے ترمذی، ابو داؤد و ابن ماجہ نے اور غریب ہم عمر و بن شعیب کی حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ باب انقطع میں پیش کریں گے۔

تیسری فصل

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غھوڑی سی زمین بھی بغیر حق کے حاصل کی تو قیامت کے روز اسے ساتویں زمین تک دھنسیا جائے گا۔ (بخاری)۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بغیر اپنے حق کے کوئی زمین حاصل کی تو محشر میں اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس کی مٹی اٹھائے۔ (احمد)۔

اُن کا ہی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بالشت بھر زمین بھی غلطی سے حاصل کی تو اللہ تعالیٰ اسے مجبور کرے گا کہ ساتویں زمین تک اسے کھودے پھر قیامت تک وہ اس کے گلے کا طوق رہے گی، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب کتاب ہو جائے۔ (احمد)۔

شفعہ کا بیان

پہلی فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر اُس چیز میں شفیعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہ کی گئی ہو جب حد دو قائم ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو شفیعہ نہ رہا (بخاری)

۲۸۲۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ عِمْرٍ وَالْغِفَارِيِّ قَالَا كُنْتُ عِلْمًا مَا أَرْمِي نَحْلَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّحْلَ قُلْتُ الْكُلُّ قَالَ فَلَا تَرْمُو كُلَّ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَسَنَدُهُ كَوَحِيدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ شُعَيْبٍ فِي بَابِ اللَّقْطَرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى)

۲۸۳۰ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا يَغْيِرُ حَقِّهِ خُصِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۳۱ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا يَغْيِرُ حَقَّهَا كَلَّفَ أَنْ يَحْمِلَ ثَرَابَهَا الْمَحْشَرُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۸۳۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ خُصِفَ اللَّهُ عَذْرَ وَجَلَّ أَنْ يَحْفَرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

بَابُ الشُّفْعَةِ

۲۸۳۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ يُقْسَمُ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَضَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفَعَةِ فِي كُلِّ شَرِكَةٍ لَمْ تُقَسَّمْ رِبْعَةً أَوْ حَاطًا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَمْسِيَهُ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ اخْتَدَا وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذَنَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۳۵ وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارَةٍ أَنْ يُعْزِمَ خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جَعَلْ عَرْضُ سَبْعَةٍ أَذْرَعًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن کا یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر مشترک چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کر لی جائے، خواہ مکان ہو یا باغ۔ اُس کا بیچا جائز نہیں جب تک ساتھ اجازت نہ دے۔ اگر وہ چاہے خود لے اور چاہے چھوڑ دے۔ جب فروخت کر دی جائے اور وہ اجازت نہ دے تو وہی زیادہ حق دار ہے۔ (مسلم)۔

حضرت ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ نزدیک کے باعث زیادہ حق دار ہے۔ (بخاری)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ ہمسائے کو اپنی دیوار میں لکڑی کاٹنے سے منع نہ کرے۔ (متفق علیہ)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے راستے کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو اُس کی چوڑائی سات لمٹھ رکھ لی جائے۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت سعید بن حریش کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو تم میں سے گھر یا زمین بیچے وہ اسی لائق ہے کہ اُسے برکت نہ دی جائے مگر جب کہ وہ رقم اُسی کی شکل میں لگائے۔ (ابن ماجہ، دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیادہ اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ غائب ہو تو اُس کا انتظار کیا جائے، جبکہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسایہ شفعہ کا مستحق ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے (ترمذی) اور ابن ابی ملیکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے مسطور روایت کیا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

۲۸۳۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَرْيِثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا قِيمَ أَنْ لَا يَمْلِكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۸۳۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يَنْتَظِرُ بِهَا وَارِثٌ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۸۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ) ۲۸۴۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جو بیری کا درخت کاٹے اللہ تعالیٰ اُسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا (ابوداؤد) اور کہا کہ یہ حدیث محقر ہے یعنی بیری کے اُس درخت کا کاٹنا مراد ہے جو جنگل میں ہو۔ مسافر اور چروائے اُس سے سایہ حاصل کرتے ہوں لیکن ظلم و ستم سے اپنے حق کے بغیر کاٹے تو اللہ تعالیٰ اُسے سر کے بل جہنم میں ڈالے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِطْعِ سِدْرَةٍ صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ لِيَعْنِي مَنْ قِطْعَ سِدْرَةٍ فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ غَشَمًا وَظُلْمًا يَغْيِرُ حَقَّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ۔

تیسری فصل

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب زمین میں حدود واقع ہو جائیں تو اُس میں شفعہ نہیں نیز کنوئیں اور کھجور کے درخت میں شفعہ نہیں۔ (مالک)

۲۸۷۱ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي الْأَرْضِ فَلَا شَفْعَةَ فِيهَا وَلَا شَفْعَةَ فِي بَيْتٍ وَلَا فِجْلٍ النَّخْلِ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

مساقات اور مزارعت کا بیان

پہلی فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے باغات اور وہاں کی زمینیں اس شرط پر دیں کہ وہ اُن میں کام کریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اُن کے نصف چل ہوں گے۔ (مسلم) بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود کو خیبر اس شرط پر دیا کہ وہ اُس میں کام اور زراعت کریں اور جو اُس سے حاصل ہو اُن کے لیے اُس میں سے نصف ہو گا۔

انھوں نے ہی فرمایا کہ ہم کھیتی باڑی کرتے اور اس میں کوئی مضا نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع بن خدیج نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس اُس وقت سے ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ (مسلم)۔

۲۸۷۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيُزْعِمُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۲۸۷۳ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَخَابِرُ وَلَا نَزِي بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى رَفَعَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۷۴ وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَايُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا نَبَتْ عَلَى الْأَرْضِ جَاءَ أَوْشِيٌّ يَسْتَشِيرُ صَاحِبَ الْأَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھے میرے دو چچاؤں نے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کر لے پر زمین دیا کرتے تھے اُس کے بدلے جو مایوں پر لگ آئے یا جس کو زمین والا مستثنیٰ کر لے پس نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ پس یہ درہم دینار کے بدلے کیسا ہے؟ فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس میں جس صورت سے منع فرمایا گیا ہے اگر صاحب فہم اس میں غور کرے حلال و حرام کو تدبیر نظر رکھ کر تو اسے جائز قرار نہیں دے گا کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ والے اکثر کھیتی باڑی کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین کو کھڑے پر دیتا تو کھیتا کر یہ کھیت میرے لیے ہے اور وہ تمہارے لیے۔ بعض اوقات یوں بھی ہوتا کہ اس سے پیداوار حاصل ہوتی اور اس سے نہ ہوتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا۔ (متفق علیہ)

عمر و کامیان ہے کہ میں نے طاؤس سے عرض کی کہ آپ مزارعت چھوڑ دیں کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا تھا۔ فرمایا اے عمر! میں انہیں زمین دینا اور ان کی مدد کرتا ہوں اور بے شک مجھے ان سے بڑے عالم دین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتلایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو زراعت کے لیے زمین دے چھوڑے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا کوئی معین کر لیا یہ وصول کرے (متفق علیہ)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو تو وہ اس میں خود زراعت کرے یا کھیتی باڑی کے لیے اپنے بھائی کو دے رکھے اگر وہ انکار کرے تو اپنی زمین کو روکے رہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے بل اور آلات زراعت میں سے کوئی چیز دیکھی تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے یہ چیز کسی قوم کے گھر میں داخل نہیں ہوتی مگر ذلت داخل ہوتی ہے۔ (بخاری)۔

دوسری فصل

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے لوگوں کی اجازت کے

ذَلِكَ فَكُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَفَيْتُ هِيَ بِالدَّارِ هُوَ وَاللَّاتَانِ
فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَ الَّذِي يُهَيَّ عَنْ ذَلِكَ مَا
لَوْ نَظَرْنِي دَوَّ النَّهْمُ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يَجِزْ
لِمَا فِيهِ مِنَ الْمَخَاطَرَةِ۔

(متفق علیہ)

۲۸۴۵ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْرِى أَرْضَهُ فَيَقُولُ
هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذَهَبًا
وَلَمْ تَخْرُجْ ذَهَبًا فَهَذَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(متفق علیہ)

۲۸۴۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِمَ دَسَّ لَوْ تَرَكْتَ
الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو! إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعْطِيهِمْ
وَلَنْ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنَى ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ تَبْنِيَهُمْ أَحَدًا
أَخَاهُ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَأْخُذَ عَلَيْهِ خَدَجًا مَعْلُومًا۔

(متفق علیہ)

۲۸۴۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا أَوْ لِيَمَحْهَا
أَخَاهُ فَإِنَّ ابْنِي فَلْيَمْسِكْ أَرْضَهُ۔

(متفق علیہ)

۲۸۴۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ رَأَى سَكَّةَ وَشَيْئًا مِنْ
الَّذِي احْتَرَتْ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الدَّلَالُ۔
(رواه البخاری)

۲۸۴۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضٍ قَوْمٍ يَغِيرُ إِذْ نَبَهُمْ فَلَيْسَ لَهُ

مِنَ الرَّحْمِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ)

بنی ان کی زمین میں کاشت کی تو پیداوار سے اُس کے لیے کچھ نہیں اُسے صرف خرچ ملے گا
اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ابونزیم نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

۲۸۵۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ
مَا يَأْتِي الْمَدِينَةَ أَهْلُ بَيْتِ هَجْرَةَ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى
الثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ وَزَارِعَ عَلَيْهِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ عَبْدُ
اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَ
عَدُوَّةُ وَالِ ابْنِ بَكْرِ وَالِ عُمَرُ وَالِ عَلِيُّ بْنُ سِيرِينَ
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسودِ كُنْتُ أَشَارِكُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ فِي الرَّحْمِ وَعَامِلُ عَمَلِ النَّاسِ عَلَى
أَنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَدْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشُّطْرُ وَأَنْ جَاءَ
بِالْبَدْرِ فَلَهُمْ كَذَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ ابو جعفر (امام محمد باقر) نے فرمایا
کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر البیانہ تھا جو تنہائی یا چوتھائی حصے
پر کاشتکاری نہ کرتا تھا۔ حضرت علی، حضرت سعد بن مالک، حضرت
عبداللہ بن مسعود، عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عدوہ، آل ابوبکر، آل عمر، آل
علی اور ابن سیرین نے کاشتکاری کروائی۔ عبدالرحمن بن اسود نے فرمایا کہ
میں عبدالرحمن بن یزید کے ساتھ کاشتکاری میں شرکت کر لیا کرتا تھا
اور حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ کیا تھا کہ اگر عمر بیچ اپنے
پاس سے دے تو نصف پیداوار اُس کے لیے اور اگر کاشتکار
بیچ لائیں تو ان کا اتنا حصہ ہوگا۔

(بخاری)

مزدوری کا بیان

بَابُ الْإِجَارَةِ

پہلی فصل

۲۸۵۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ
الضُّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الْمَزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۵۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فَأَعْطَى الْحُجَّامَ أَجْرَهُ دَأْسَ عَطَى -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَحَى الْغَنَمَ فَقَالَ
أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْحَى عَلَى قَرَارِيطَ
لِأَهْلِ مَكَّةَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن مغفل کا بیان ہے کہ حضرت ثابت بن ضحاک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزارع
سے منع فرمایا اور اجرت پر کام کروانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی
خرچ نہیں ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اجرت عطا فرمائی اور
نسوار لی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اُس
نے بکریاں چرائیں۔ صحابہ کرام عرض گزار ہوئے کہ آپ نے بھی؟ فرمایا، ہاں میں چند
قیراط پر مکہ مکرمہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

۲۸۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ عَدَّرَ رَجُلًا بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَحَدًا فَأَسْتَوَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۵۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيحٌ أَوْسَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِّنْ رَّاقٍ إِنِّي فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَّدِيغًا أَوْسَلِيمًا فَأَنْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَرَهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا اخْذْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدْ مَوَّاهِ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْذْ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَخْذُ مَا أَخَذَ ثُمَّ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رَوَايَةٍ أَصْبَحْنَا أَصْبَحْنَا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا -

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز میں جھگڑوں گا۔ ایک وہ جو میرے نام پر وعدے کرے پھر وعدہ شکنی کر دے۔ دوسرا وہ جو کسی آزاد کو بیچ کر اُس کی قیمت کھا جائے۔ تیسرا وہ جو کسی مزدوری پر رکھے۔ کام اُس سے پورا لیا اور اُسے اُس کی مزدوری نہ دے۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کاگز لیک سستی کے پاس سے ہوا جن کے کسی آدمی کو کچھ بویا ساپ نے ڈس لیا تھا پس سستی والوں میں سے ایک آدمی نے اُن سے آکر کہا کہ کیا آپ میں کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ سستی کے ایک آدمی کو کچھ بویا ساپ نے ڈس لیا اُن میں سے ایک آدمی چلا گیا اور چند بکریوں کی شرط پر سورہ فاتحہ پڑھ دی تو وہ تندرست ہو گیا چنانچہ بکریاں بے کر اپنے ساتھیوں میں آگئے۔ ساتھیوں نے اُسے ناپسند کیا اور کہا کہ آپ نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ انھوں نے اللہ کی کتاب پر مزدوری لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں پر تم اُجرت لیتے ہو ان میں سب سے زیادہ حق دار اللہ کی کتاب ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور ایک روایت میں ہے کہ تم نے ٹھیک کیا تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لانا۔

دوسری فصل

۲۸۵۶ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أَنْبَيْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِّنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقِيَّةٍ فَإِنِ عِنْدَنَا مَعْتَرَاهَا فِي الْقَبُودِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَجَاءَ دَوَابِعُ مَعْتَرِهِ فِي الْقَبُودِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عُدَّةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بَرَأَنِي ثُمَّ أَتَفَلَّ قَالَ فَكَأَنَّمَا أُشْطِرَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْنِي جُعَلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّ فُلَحْمٍ لِي لِمَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتُ بِرُقِيَّةٍ حَقٍّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

خارجہ بن الصلت سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے روانہ ہوئے تو پہلا عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزر ہوا۔ انھوں نے کہا: ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم اُس بھلائی والے شخص (رسول خدا) کے پاس سے آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے کیونکہ تمہارے پاس ایک جھڑا بکرا دیوانہ ہے۔ ہم نے کہا: ہاں۔ روای کا بیان ہے کہ وہ جھڑے ہوئے دیوانے کو لے آئے۔ پس میں نے تین روز تک صبح و شام اُس پر سورہ فاتحہ پڑھی۔ میں اپنا خشک جمع کر کے اُس پر پھنکار دیتا۔ چنانچہ اُس کی گویا سب کھل گئیں۔ انھوں نے مجھے انعام دیا۔ میں نے کہا: نہیں لوں گا جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں۔ آپ نے فرمایا: میری عمر کی قسم کھا لو۔ لوگ ہیں کہ باطل کلام سے دم کر کے کھاتے ہیں جبکہ تم نے بے حق کلام سے دم کر کے کھایا ہے۔ (احمد، ابوداؤد)۔

وَأَبُو دَاوُدَ

۲۸۵۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مزدور کو پسینہ خشک ہونے سے پہلے اُس کی مزدوری دے دیا کرو۔ (ابن ماجہ)۔

۲۸۵۸ وَعَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي الْمَصَابِيحِ مُرْسَلٌ)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر آئے۔ اسے اُھراؤ اور دُور نہ لے روایت کیا اور مصابیح میں مرسل ہے۔

تیسری فصل

۲۸۵۹ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ النُّدَرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طَسْمَ حَتَّى بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى قَالَ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ عَشْرًا عَلَى عَقَّةٍ فَرَجَحَ وَطَعَامٍ بَطْنِهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عتبہ بن ندر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے تو آپ نے سورہ طسم پڑھی، جب ذکر موسیٰ تک پہنچے تو فرمایا: بے شک موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس برس اپنے آپ کو مزدوری پر لگائے رکھا کہ شرم گاہ کی حفاظت ہو اور پیٹ کے لیے کھانا ملتا ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

۲۸۶۰ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَى قَوْمٍ آمَنَ كُنْتُ أَعْلَمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بَيْتٌ فَارَحِي عَلَيْهِمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے گزار کیا: یا رسول اللہ! جس آدمی کو میں قرآن مجید سکھاتا ہوں اُس نے تحفے کے طور پر مجھے ایک کمان دی ہے، یہ مال تو ہے نہیں بلکہ اس کے ساتھ میں جہادوں میں تیر اندازی کیا کروں گا۔ فرمایا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہیں آگ کا طوق پہنایا جائے تو اسے قبول کر لو۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)۔

بَابُ أَحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشَّرْبِ

بَجَرِ زَمِينٍ كَوَّابًا وَرَسِيرًا كَرْنًا

پہلی فصل

۲۸۶۱ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسی زمین کو آباد کیا جو کسی کی نہیں تو وہی زیادہ حق دار ہے۔ سو وہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اسی کے تحت فیصلہ فرمایا۔ (بخاری)

۲۸۶۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَامَةَ

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ چراگاہ نہیں ہے مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔ (بخاری)

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر کا ایک انصاری سے نلے کے پانی سے متعلق جھگڑا ہوا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے زبیر! اپنے کھیت کو پانی دینے کے بعد اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دینا۔ انصاری نے کہا: ہر اس لیے کہ یہ آپ کے چھوٹی زاد ہیں۔ آپ کے پُر نور چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اسے زبیر! اپنے کھیت میں اب کر سنے کے بعد پانی کو روکے رکھنا یہاں تک کہ منڈیوں تک پہنچ جائے پھر اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑنا۔ اب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو پورا حق دیا جبکہ صریح حکم میں بھی انصاری نے ناراض کیا تھا حالانکہ آپ نے دونوں کو ایسا مشورہ دیا تھا جس میں دونوں حضرات کے لیے گنجائش نہ تھی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زائد پانی کو نہ روکو، اس غرض سے کہ زائد گھاس کو روک دو۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز نہ اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ ایک وہ آدمی جو قسم کھائے کہ مجھے اس چیز کی اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جسے میں دے رہا ہوں اور وہ جھوٹ بول رہا ہو۔ دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ ایسا کہے کہ کسی مسلمان کا مال کھینچ لے تبیرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روکے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جیسے تو نے زائد پانی کو روکا جو میرے غنوں کی کمائی نہیں ہے۔ (متفق علیہ) اور حضرت جابر کی حدیث باب منہی عنہا من البیوع میں پیش کی جا چکی ہے۔

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے زمین کے کسی قطعے کو گھیر لیا وہ اُسی کا ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو کھجور کے درختوں کا مقطعہ دیا۔ (ابوداؤد)۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حِيَ إِلَّا لِلَّهِ دَرَسُولِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) ۲۸۴۳ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شِرَاحٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَئِذْ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ اسْتَئِذْ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْحَدِّ رُتْمَةً أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظُ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَّهُمَا فِي سَعَةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِمِثْلِهِ فَضْلَ الْكَلَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۴۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَّفَدَّ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ بِدَاكٍ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ مَنْ مَنَعَتْ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ -

۲۸۴۶ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَاطَطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهَوَّلَهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۸۴۷ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ رِخِيَالًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۸۶۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حَضْرَ قَرَسِيمَ فَأَجْرَى قَرَسَهُ حَتَّى قَامَتْ رَهْلَى بِسَوَطٍ فَقَالَ اعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۸۶۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ أَرْضًا بِحَضْرَ مَوْتٍ قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطَهَا إِيَّاهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۸۷۰ وَعَنْ أَبِيصَ بَنِ حَمَّالٍ الْمَارِيَّ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمَلِكُ الَّذِي بِمَارَبَ فَأَقْطَعَ إِيَّاهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْجَدَّ قَالَ فَوَجَّعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ مَاذَا يُحْمِلُ مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَهُ تَنَلَّهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۸۷۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۸۷۲ وَعَنْ أَصْمَرَ بْنِ مُضَرَّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيَّ مُسْلِمٌ فَهَوَلَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۸۷۳ وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْبَبِي مَوَاتًا مِنَ الْأَرْضِ فَهَوَلَهُ وَعَادَتِي الْأَرْضُ مِنْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِثْرِي رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ دُرُورِي فِي شَرْحِ السُّنَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الْبَدْرَ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانِي عِمَارَةَ الْأَنْصَارِ مِنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو جاگیر دی جہاں تک اُن کا گھوڑا دوڑ سکے انھوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ کھڑا ہو گیا پھر انہوں نے اپنا گھوڑا پھینکا فرمایا کہ جہاں اُن کا گھوڑا پہنچا ہے وہاں تک کی زمین انھیں دے دو۔ (ابوداؤد)۔

علقمہ بن وائل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت موت میں انھیں ایک جاگیر عطا فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے ساتھ حضرت معاویہ کو بھیجا کہ وہ ان کے سپرد کر آؤ۔ (ترمذی - دارمی)

حضرت ابیص بن حمال ماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ وہ بطور نمائندہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور تک کی کان بطور جاگیر مانگی جو مارب میں تھی۔ آپ نے وہ عنایت فرمادی۔ جب وہ چلے گئے تو ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو انھیں پانی کا چشمہ بھی عنایت فرمادیا۔ پس وہ اُن سے واپس لے لیا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ کس قدر پہلو چڑھا گاہ بنا کے جائیں۔ فرمایا کہ جہاں اونٹوں کے پیر نہ پہنچیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں یعنی پانی، گھاس اور آگ میں۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت اسم بن مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا: جو کسی چٹنے پر قبضہ کرے جس پر کسی مسلمان نے قبضہ نہ کیا ہو تو وہ اسی کا ہے۔ (ابوداؤد)

طاؤس نے مرسل روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بنجر زمین کو قابل کاشت بنایا تو وہ اُسی کی ہے اور غیر ملوکہ زمین اللہ اور اُس کے رسول کی ہے، پھر میری طرف سے وہ تمہاری ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے اور شرح السنہ میں یوں مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کو مدینہ منورہ میں مکانات بطور جاگیر عنایت فرمائے، جو

انصار کے مکانات اور باغ کے درمیان تھے بنو عبد نہرہ عرض گزار ہوئے کہ اُمّ عبد کے بیٹے کو تم سے دو کر دیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کس لیے مبعوث فرمایا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اُس جماعت کو پاک نہیں فرمائا جس میں کمزور آدمی کو اُس کا حق نہ دلایا جاتا ہو۔

عمر بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہزور نامے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اُسے روک لیا جائے یہاں تک کہ ٹخنوں تک پانی ہو جائے۔ پھر اوپر والا نیچے والے کے لیے چھوڑ دے۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری کے باغ میں اُن کے کھجور کے چند درخت تھے اور وہ اہل عیال سمیت رہتے تھے حضرت سمرہ اُس میں داخل ہونے تو اُن کو تکلیف ہوتی تھی۔ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رادی کو بلایا کہ اُن درختوں کو بیچ دیں۔ انھوں نے انکار کیا۔ مطالبہ کیا کہ دوسرے درخت تباد میں لے لو۔ انکار کر دیا۔ فرمایا کہ انھیں سب کر دو جس کا تمہیں اتنا ثواب ہوگا اور رغبت والی تب بھی انکار کر دیا۔ فرمایا کہ تم ضرر پہنچانے والے ہو اور انصار سے فرمایا کہ جا کر ان درختوں کو کاٹ دو۔ (ابوداؤد) اور حدیث جابر میں نے بخزین آباد کی باب الغضب میں مذکور ہے اور حدیث ابوصہم ہم مغرب باب ما یمنہی من التہاجر میں پیش کریں گے کہ جو کسی کو تکلیف پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اُسے تکلیف پہنچائے گا۔

تیسری فصل

روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کس کس چیز کا روکنا جائز نہیں؟ فرمایا کہ پانی، نمک اور آگ کا۔ فرمایا کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! پانی کے متعلق تو ہم جانتے ہیں لیکن نمک اور آگ کی وجہ؟ فرمایا کہ اسے جمبر اور جس نے آگ دی گویا اُس نے وہ تمام چیزیں صدقہ دیں جو اس آگ سے بھائی گئیں اور جس نے نمک دیا گویا اُس نے وہ تمام چیزیں صدقہ

الْمَنَازِلِ وَالْتَّخْلِ فَقَالَ بَنُو عَبْدِ ابْنِ زُهْرَةَ تَكَبَّ عَنَّا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعْتَنِي اللَّهُ إِذَا لَاتَ اللَّهُ لَا يَقْدِرُ أُمَّةٌ لَا يَرْخُنُ لِلضَّعِيفِ فِيهِمْ حَقُّهُ

۲۸۴۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يُمَسَّكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسَلَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۸۴۵ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّكَ كَانَتْ لَهُ عَصَا مِنْ تَخْلٍ فِي حَاطِطٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَأَذَى بِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبَيِّحَهُ فَأَبَى فَطَلَبَ أَنْ يُنَاقِضَهُ فَأَبَى قَالَ فَهَبْ لَهُ ذَلِكَ كَذَا أَمْرًا رَغَبَ فِيهِ فَأَبَى فَقَالَ أَنْتَ مُصَنِّدٌ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ أَذْهَبَ فَأَقْطَعُ تَخْلَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ ذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ مِنْ أَحِبِّي أَرْضًا فِي بَابِ الْغَضَبِ بِرَوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَسَنَدُ كُرْحَدِيثٍ إِيَّيْهِ مِنْ صَنَائِدِ أَصْحَابِ اللَّهِ فِي بَابِ مَا يُسْهَى مِنَ التَّهَاجِرِ -

۲۸۴۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنَعُهُ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالتَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بِالْمِلْحِ وَالتَّارِ قَالَ يَا حَمِيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى تَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْصَجَتْ تِلْكَ التَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ

دیں جن کو اُس نمک نے ذائقہ دار بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ
ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی ملتا نہ ہو تو اُس نے گویا اُسے زندہ کیا۔
(ابن ماجہ)

الْمِلْحُ وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرِبَهُ مِنْ مَّاءٍ حَيْثُ يُوجَدُ
الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرِبَهُ
مِنْ مَّاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا أَحْيَاَهَا۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

عطیات کا بیان

پہلی فصل

بَابُ الْعَطَايَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر
کو خیبر کی کچھ زمین ملی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے خیبر کی کچھ
زمین ملی ہے اور میرے سارے مال میں میرا اُس سے نفیس مال اور کوئی
نہیں۔ آپ اُس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا اگر چاہو تو اصل
کو روک لو اور جو اُس سے حاصل ہو اُسے صدقہ کر دو۔ پس حضرت
عمر نے آمدنی صدقہ کر دی کہ اصل نہ بیچی جائے، نہ ہبہ کی جائے، نہ کوئی
وارث بنے اور پیداوار غریبوں، قربت داروں، گردن چھڑانے والوں، مجاہدوں
مسافروں اور مہانوں کے لیے ہے۔ مثنوی کے لیے مضائقہ نہیں دستور کے
مطابق اُس میں سے کھائے یا ایسے کو کھلائے جو بچنے والے نہ ہو۔ ابن
سیرین نے کہا ہے مال جمع کرنے والا نہ ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھر بھر کے لیے دینا جائز ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر عمری اُس کے وارثوں کے لیے
میراث ہے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: جس نے کوئی چیز بطور عمری دی تو وہ اُس کی اور اُس کے
وارثوں کی ہے کیونکہ یہ اسی کی ہے جس کو دے دی گئی اور دینے
والے کی طرف نہیں لوٹے گی کیونکہ وہ اس طرح دے چکا جس میں میراث
واقع ہو جاتی ہے۔ (متفق علیہ)

۲۸۴۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أَصِبْ مَا لَا قَطْعَ أَنْفُسٍ
عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ
أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَتَكَ لَا
يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا
فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَالصَّيْفِ لَأَجْنَحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ
يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مَمْلُوكٍ قَالَ ابْنُ
سِيرِينَ غَيْرَ مَمْلُوكٍ مَالًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ الْعُمَرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۵۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِيبِهِ فَإِنَّهَا
لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ إِلَى الذِّي أُعْطَاهَا لِأَنَّهُ
أَعْطَى عَطَاءً دَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ وہ عمری جس کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمائی کہ کوئی کہے: یہ تیرے لیے اور تیرے پس ماندگان کے لیے ہے لیکن جب کہایہ تیرے لیے ہے جب تک تو زندہ رہے تو وہ چیز اپنے مالک کی طرف لوٹے گی۔ (متفق علیہ)۔

۲۸۸۱ عَنْهُ قَالَ إِنَّمَا عُمَرَى الَّتِي أَحْزَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِيكَ فَمَا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عَشْتُ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو رقبیٰ اور عمری کے طور پر کوئی چیز نہ دو کیونکہ جو چیز رقبیٰ یا عمری کے طور پر دی گئی ہو وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہوگی (ابوداؤد) اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری جائز ہے اُس کے مالک کے لیے اور رقبیٰ جائز ہے اُس کے مالک کے لیے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد)۔

۲۸۸۲ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِيُوا وَلَا تُعْمَرُوا فَمَنْ أُرْقِيَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَ فِيهِ لِرَثَّتِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۸۸۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرَّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مال کو محفوظ رکھا کرو۔ اور ان میں خرابی پیدا نہ کرو۔ کیونکہ جس نے بطور عمری کوئی چیز دی تو وہ اُس کی ہے جس کو دی گئی جب تک زندہ ہے اور مرنے کے بعد اس کے وارثوں کی ہے۔ (مسلم)۔

۲۸۸۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُنْسِدُوا وَهًا فَإِنَّ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى فِيهِ لِلَّذِي أَعْمَرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِيكَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو بھول پیش کیا جائے تو اُسے واپس نہ کرے کیونکہ اُس کا بوجھ کم اور غم شہور اچھی ہے۔ (مسلم)

۲۸۸۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رِيحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرَّيْحِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غم شہور لینے سے انکار نہیں کیا کرتے تھے۔ (بخاری)۔

۲۸۸۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۸۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ربہ کی جوٹی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو کھا جاتا ہے۔ یہ مثال ہمارے لیے بڑی نہیں ہے۔

(بخاری)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد انھیں ساتھ لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے۔ فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایک غلام دیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو واپس لے لو۔ ایک روایت میں ہے کہ کیا یہ تمہارے لیے باعث مسرت ہے کہ تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں وہ برابر ہو؟ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں۔ فرمایا تو پھر ایسا نہ کرو۔ دوسری روایت میں حضرت نعمان نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے روضہ میں راضی نہیں ہوں جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنایا جائے۔ پس وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: میں نے اپنے عمر بنت رواحہ والے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کو گواہ بناؤں۔ فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسی جیسی چیز دی ہے؟ عرض گزار ہوئے: نہیں۔ فرمایا کہ اللہ سے درو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنا عطیہ واپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔ (مشفق علیہ)۔

دوسری فصل

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی اپنی ربہ کی جوٹی چیز کو واپس نہ لے مگر جو باپ نے اپنے بیٹے کو دی۔

(نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ عطیہ دے کر اسے واپس لوٹائے سوائے باپ کے جبکہ اُس نے بیٹے کو کوئی چیز دی ہو اور اُس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر واپس لوٹائے کتے جیسی ہے جو کھائے اور پیٹ بھرنے پر قے کر کے اُسے پھر کھا لیتا ہے۔ روایت کیا ہے ابو داؤد و ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی نے اس کی تصحیح کی ہے۔

اللہ علیہ وسلم العائد فی ہیبتہ کا کلب یعود فی قیبتہ
کیس لکنا مثل السوء۔

(رواہ البخاری)

۲۸۸۸ وَعَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا عِلْمًا فَقَالَ أَكُلْ وَلَكَ نَحَلْتُ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ دَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ تَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا دَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرُو بْنُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضَى حَتَّى تَشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ نَحَلْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرُو بْنِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَأَوْتُ وَلَكَ مِثْلُ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَارْجِعْ فَدَعَا عَطِيَّةً دَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۸۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هَيْبَةٍ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ۔

(رواہ النسائی و ابن ماجہ)

۲۸۹۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ وَمِثْلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمِثْلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ فَأَعْتَمَّ عَادَ فِي قَيْتِهِ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و صحیح الترمذی)

۲۸۹۱ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَحْمَدَ ابْنًا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَحَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّخَذَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَحَوَّضْتُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَتَّيْبِكَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ -**

(رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی)

۲۸۹۲ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى عَطَاءً فَوَجَدَ فَلَْيْ جَزِيْبٍ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَتَيْنِ فَإِنَّ مَنْ أَتَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبِي زُورٍ -**

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۲۸۹۳ **وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُودٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ -**

(رواہ الترمذی)

۲۸۹۴ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ -**

(رواہ احمد و الترمذی)

۲۸۹۵ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبَدَلْ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَرْنَا بِالْمُؤْنَةِ وَاشْكُرْنَا فِي الْهَمِّ حَتَّى لَقَدْ خَفْنَا أَنْ يَنْدُ هُبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِمْ فَقَالَ لَمْ يَسُوِّعَ اللَّهُ لَكُمْ وَأَشْتَبَكُمْ يَوْمًا - (رواہ الترمذی و صححه)**

۲۸۹۶ **وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی بخشے کے طور پر دی۔ اُس کے بدلے آپ نے چھ جان اونٹیاں اُسے عطا فرمائیں وہ تب بھی ناخوش رہا یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا: فلاں نے مجھے ایک اونٹنی بخشے کے طور پر دی اور میں نے چھ اونٹیاں اُس کے بدلے اُسے دیں۔ پھر بھی وہ ناخوش رہا۔ لہذا میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ اب تحفہ قبول نہیں کروں گا، مگر قرشی، یا انصاری یا ثقفی یا دؤسی کا۔

(ترمذی - ابوداؤد - نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو کوئی عطیہ دیا جائے وہ اگر طاقت رکھتا ہے تو اس کا بدلہ دے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دینے والے کی تعریف کرے۔ کیونکہ جس نے دینے والے کی تعریف کی اُس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے اُسے چھپایا یا اُس نے ناشکری کی اور جو غلط بیانی کرے کہ مجھے فلاں چیز دی گئی ہے تو اُس نے جھوٹ کے ڈوکیرے پہن لیے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ساتھ نیکی کی گئی اور وہ نیکی کرنے والے سے جزاک اللہ خیراً کہہ دے تو اُس نے پوری تعریف کر دی۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے۔ وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ (احمد، ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کو اپنی تشریف آوری سے نوازا تو مہاجرین آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں ہم نے اس سے بڑھ کر خرچ کرنے والی کوئی قوم نہیں دیکھی انھوں نے ہماری محنت کو کافی سمجھتے ہوئے ہمیں منافع میں شریک کر لیا جس سے ہمیں خطر محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں سارا ثواب وہی نہ لے جائیں فرمایا کہ ایسا نہیں ہوگا جب تک اُن کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو گے اور اُن کی تعریف کرتے رہو گے نزدیکی نہ اسے واجب کیا اور اس کی تصحیح کی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدْيَةَ تَذْهَبُ الصَّغَائِنَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۸۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدْيَةَ تَذْهَبُ وَحَدَّ الصَّدْرَ وَلَا تَحْفَرَنَّ جَارَةً لِبَارَتِهَا وَلَوْ شَقَّ فَرَسٌ شَاةً -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۸۹۸ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالذُّهْنُ وَاللَّبَنُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قِيلَ أَرَادَ بِالذُّهْنِ الطَّيِّبَ -

۲۸۹۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّجَاحُ فَلَا يُرْدُهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو کیونکہ تحفے کو رتوں کو دور کرتے ہیں۔ (محل البیاض، ترمذی)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو کیونکہ تحفہ سینوں کی گندگی کو دور کرتا ہے اور ایک ہمسائی دوسری ہمسائی کو حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کے کھر کا ایک حصہ ہی بھیجا ہو۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں واپس نہ کی جائیں: نیکی، نسیل اور دودھ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث غریب ہے۔ کہا گیا ہے کہ نسیل سے خوشبو مراد ہے۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو پھول پیش کیا جائے تو اسے واپس نہ کرے کیونکہ وہ جنت سے نکلا ہے۔ اسے ترمذی نے مرسلًا روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت بشیر کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ میرے بیٹے کو اپنا غلام دے دیجیے اور میری خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا لیجیے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ اپنا غلام اُس کے بیٹے کو دے دوں اور کہا ہے کہ میری خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنائیے۔ فرمایا کیا اُس کے اور بھائی ہیں؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ جو تم نے اُسے دیا کیا سب کو اسی طرح دیے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: نہیں۔ فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے اور میں حق کے سوا اور بات پر گواہ نہیں بنا کرتا۔ (مسلم)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ کی خدمت میں کوئی نیا بھل پیش کیا جاتا تو اسے اپنی مبارک آنکھوں اور مقدس ہونٹوں سے لگا کہتے: اے اللہ! جیسے تو نے یہ ہمیں دنیا میں دکھایا اسی طرح آخرت میں دکھانا پھر جو آپ کے قریب بچہ ہوتا تو اسے غنائت فرماتے۔ اسے بیہقی نے دعوات الکبیر میں روایت کیا ہے۔

۲۹۰۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بَشِيرَ ابْنِ عُمَرَ غَلَامًا وَاشْهَدِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحِلَ أَبْنَاهَا غَلَامًا وَقَالَتْ أَشْهَدُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ أَخُوهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلَحُ هَذَا وَلَئِنْ لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِبَاكُورَةِ الْفَاكِهِةِ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلًا فَأَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عَنْدهُ مِنَ الصَّبْيَانِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

بَابُ اللَّقْطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

پہلی فصل

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر لقطہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اُس کے بن بن اور اُس کے سر بن بن کو پہچان لو پھر ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو خیر ورنہ نہیں اُس کا اختیار ہے عرض گزار ہوا کہ گم شدہ بکری، فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بیڑے کے لیے ہے۔ عرض کی کہ گم شدہ اونٹ، فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا سروکار وہ اپنا مشکیزہ اور بچاؤ رکھتا ہے۔ پانی پئے گا اور دھتور کے پینے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُس سے آئے گا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو، پھر اُس کا سر بن بن اور اُس کا بن بن پہچان لو پھر اسے اپنے گھر میں لے دو اگر اُس کا مالک جائے تو اسے ادا کرو۔ اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تشہیر کیے بغیر گم شدہ چیز کو اپنے پاس رکھے وہ گمراہ ہے۔

(مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن عثمان تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کو اٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکلے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا جو ضرورت مند اُن میں سے لے جبکہ بھولی بھرنے والا نہ ہو تو اُس پر گناہ نہیں اور جو اُن میں سے لے نہ لگا گیا تو اس پر گناہ تاوان اور سزا بھی ہے اور جو اُن میں سے خرمن میں پہنچے پھر چرائے اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو انہ کا مٹا جائے گا۔ گم شدہ اونٹ اور بکری کے بارے میں وہی ذکر کیا جو دوسرے

۲۹۰۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ أَعْرِضْ عَنْهَا وَهَذَا وَكَأَنَّهَا ثُمَّ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَلَا فَشَأْنُكَ بِهَا قَالَ فَضَالَةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِاخِيكَ أَوْ لِلَّذِ نَبِيٌّ قَالَ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ مَالُكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحَدَاثُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رُبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً ثُمَّ أَعْرِضْ وَكَأَنَّهَا وَهَذَا وَكَأَنَّهَا ثُمَّ اسْتَنْفَقَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رُبُّهَا فَأَدِّهَا لِلْبَيْتِ۔

۲۹۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدَّى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَهُ يُعَرِّفُهَا۔

(رواہ مسلم)

۲۹۰۴ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ النَّاسِجِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ لِقْطَةِ الْحَاكِي (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۰۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ حُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ حَرَمَ بَشْيَ مِنْهُ فَعَلَيْهِ عَذَابُ مِثْلِهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُكْوِيَ الْخَبْرَيْنِ فَلَهُ ثَمَنٌ مِنَ الْمَجْنِ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ

وَالْغَنَمَ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ
مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمَيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ
فَحَرَّهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدْفَعْهَا إِلَيْهِ
وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِي
فَفَيْدٌ وَفِي التَّرْكَازِ الْخُمْسُ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى
أَبُو دَاوُدَ وَدَعْنُ مِنْ قَوْلِهِ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ إِلَى
الْخَيْرِ)

۲۹۰۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ
أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَ عَنْهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رِزْقِي اللَّهُ فَأَكَلَ مِنْهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا
كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْتِ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَدَّ الدِّينَارَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۹۰۷ عَنْ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ -
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۹۰۸ عَنْ عِيَّاصِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيَسْهَدْ
ذَاعِلًا أَوْ ذَوِي عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمُ وَلَا يُخْبِئُ فَإِنْ وَجَدَ
صَاحِبَهَا فَلْيُرِدْهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَشَاءُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۹۰۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِ
يَلْتَقِطُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ
حَدِيثُ الْمَقْدَامِيِّ مَعْدِيكَرِبَ إِلَّا لَا يَحِلُّ فِي
بَابِ الْأَعْتَصَامِ)

راہوں نے کیا ہے۔ گری ہوئی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: جو آدمی گرفت
کے راستے اور قصبے میں ملے تو سال بھر اس کا اعلان کرو۔ اگر اس کا مالک
جائے تو اس کے سپرد کر دو اور نہ آئے تو تمہارے لیے ہے اور جو چیز
ویران جگہ سے ملے تو اس میں اور دھینے میں پانچواں حصہ ہے۔ روایت
کیا ہے اسے نسائی نے اور ابو داؤد نے اُن سے ہی دُسیل عَنِ
اللُّقْطَةِ سے آخر تک روایت کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
علی کو ایک دینار ملا وہ اُسے حضرت فاطمہ کے پاس لائے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اللہ کا رزق ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس میں سے کھایا نیز حضرت علی اور حضرت فاطمہ نے۔
اس کے بعد ایک عورت دینار کو تلاش کرتی ہوئی آئی تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے علی! دینار ادا کرو۔
(ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی گم شدہ چیز انگ کی چنگاری ہے۔
(دارمی)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گری ہوئی چیز پائے تو ایک یا دو
منبر آدمیوں کو گواہ بنائے۔ نہ اُس چیز کو چھپائے اور نہ اُسے غائب
کرے۔ اگر اُس کا مالک آجائے تو اُس کے سپرد کر دے ورنہ وہ خدا
کا مال ہے جس کو چاہے دے۔ (احمد، ابوداؤد، دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ہمیں لاشمی، کوڑا، رستی اور ان جیسی چیزوں کی اجازت حمت
فرمائی کہ آدمی ایسی چیز پڑی ہوئی پائے تو اُس سے فائدہ حاصل کر سکتا
ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور حضرت مقدم بن معیکر
کی آلا لا یحسل والی حدیث باب الاعتصام میں مذکور ہوئی

بَابُ الْفَرَائِضِ

میراث کا بیان

پہلی فصل

۲۹۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَفَاءً فَعَلَى قَضَاءِكَ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَشْتَهُ وَفِي رَوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَا تَنِي فَإِنَا مَوْلَاهُ وَفِي رَوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَشْتَهُ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا -

(متفق علیہ)

۲۹۱۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ -

(متفق علیہ)

۲۹۱۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ -

(متفق علیہ)

۲۹۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْتَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ -

(رواہ البخاری)

۲۹۱۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْقَوْمِ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثٌ عَائِشَةَ إِنَّهَا أَوْلَاهُ فِي بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَامِ وَسَنَدُ كُرْحَيْثِ الْبَرَاءِ الْخَالَةِ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِصَانَتِهِمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں میں مسلمانوں سے اُن کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہوں۔ پس جو فوت ہو جائے اور اُس پر قرض ہو جس کے برابر وہ مال نہ چھوڑے تو اُس کا اداکر نامیری ذمہ داری ہے اور جو اُس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جس نے قرض چھوڑا یا مال بچے تو وہ میرے پاس آئیں کیونکہ اُن کا سرپرست میں ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کا ہے اور جس نے بوجھ چھوڑا وہ ہم پر ہے (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مقررہ میراث اُس کے حصہ داروں کو دو اور جو باقی بچے تو وہ اُس کے زیادہ قریب مرد کے لیے ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا آزاد کردہ غلام بھی اُن میں سے ہے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا بھانجا بھی اُن میں سے ہے (متفق علیہ) اور اِنَّمَا الْوَلَاءُ والی حدیث عائشہ باب السلم سے پہلے باب میں پیش کی جا چکی اور حدیث برادر عن قریب ہم باب بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِصَانَتِهِمْ میں اِنْ شَاءَ اللَّهُ تعالیٰ بیان کریں گے کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے۔

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ردو مختلف دین رکھنے والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے۔ روایت کیا اسے ابو داؤد و ابن ماجہ نے اور زراریت بھی اسے ترمذی نے حضرت جابر سے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مقاتل میراث نہیں پاتا۔
(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت بربیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دادی اور نانی کا چٹھا حصہ مقرر فرمایا جبکہ میت کی مال زندہ نہ ہو۔ (البوداؤد)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ حیض تو اُس پر نازِ جنازہ پڑھی جائے اور وارث بنایا جائے۔ (ابن ماجہ، دارمی)

کثیر بن عبد اللہ کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کا آزاد کردہ غلام اُن میں سے ہے۔ قوم کا حلیف اُن میں سے ہے۔ اور قوم کا بھانجا اُن میں سے ہے۔ (دارمی)

حضرت بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہر مسلمان سے اُس کی جان کی نسبت زیادہ قریب ہوں۔ پس جو قرض یا مال بچے چھوڑے وہ ہماری ذمہ داری ہے اور جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور میں اُس کا والی ہوں جس کا کوئی والی نہ ہو۔ اُس کے مال کا وارث ہوں گا اور اُس کے قیدی کو چھڑاؤں گا اور اُموں اُس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو اُس کے مال کا وارث ہو گا اور اُس کے قیدی کو چھڑائے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ میں اُس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اُس کی طرف سے دین ادا کروں گا اور اس کی میراث لوں گا یا مال اُس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اُس کی طرف سے قیمت دیکھا اور میراث لیکھا۔ (ابوداؤد)

حضرت وانکر بن اسفغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت نین مزید میراثوں کو سمیٹتی ہے۔

٢٩١٥ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَارِثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ)

۲۹۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۹۱۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ الشُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمًّا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۹۱۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ الصَّبِيَّ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَوَرِثَ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

٢٩١٩ وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ
مِنْهُمْ وَخَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ
مِنْهُمْ- (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۹۲۰. وَعَنْ الْبُقْعَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ تَفْسِمٍ مِّنْ
 تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ
 وَأَنَا مُوَلَّىٰ مَنْ لَا مُوَلَّىٰ لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفْكَ عَانَهُ
 وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَعْفُ
 عَانَهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ
 عَنْهُ وَارِثُ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ
 وَيُورِثُهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۹۲۱ عَنْ وَائِلَةَ ابْنِ الْأَسْقَمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 ۱۲
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُمُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ عَتِيقَهَا

وَكَيْفَ طَهَا وَوَلَدَهَا الْكِنْدِي لَاعَنْتَ عَنْهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۹۲۲ وَعَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
۱۳ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ
بَحْرَةً أَوْ أَمَةً قَالُوا لَوْ كَدَّ وَلَدُ زَيْنًا لَا يَبْرُثُ وَلَا يُورَثُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۹۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَبِيبًا
وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ قَرَبَتِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۹۲۴ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ خُرَاعَةَ
۱۵ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ
الْقَسْوَاةُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدْ وَآلَهُ وَارِثًا وَلَا
ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ
الْكُبْرَى مِّنْ خُرَاعَةَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ قَالَ
انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِّنْ خُرَاعَةَ)

۲۹۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّمَا تَقْرَعُونَ هَذِهِ الْأَيَّةَ
۱۶ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّتِهِ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دِينَ وَلَئِنْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ بِالدَّيْنِ قَبْلَ تَوْصِيَّتِهِ وَإِنْ
أَعْيَانُ بَنِي الْأَرْمَنِ تَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ الرَّجُلُ
يَبْرُثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمُّهُ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ - (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِّلدَّارِمِيِّ قَالَ لِإِخْوَةٍ
مِّنَ الْأَرْمَنِ تَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ إِلَى الْخِيَرَةِ)

۲۹۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ سَعْدِ بْنِ
۱۷ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِّنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاتَانِ
ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ
شَهِيدًا وَإِنِّي عَتَمْتُهُمَا أَخَذَ مَا لَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا

اپنے آزاد کردہ غلام کی، جو بچہ اُسے پڑا ہوا ملا ہوا اور جس بچے پر اُس نے
بھان کیا ہو - (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ) -

عمر بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی آزاد عورت یا
نؤمدی سے بدکاری کی تو وہ بچہ چرائی ہے لہذا نہ یہ بچہ اس کا وارث اور
نہ یہ اُس بچے کا وارث - (ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا، جس نے کچھ مال
چھوڑا لیکن اُس کا قرابت دار کوئی نہ تھا اور نہ اولاد تھی - چنانچہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی میراث اس کے گاؤں والوں
میں سے کسی شخص کو دے دو - (ترمذی، ابو داؤد)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ خُزاعہ سے ایک
آدمی فوت ہو گیا تو اُس کی میراث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس
لائی گئی - فرمایا کہ اس کا کوئی وارث یا ذی رحم تلاش کرو - چنانچہ اُس کا
وارث اور ذی رحم کوئی نہ ملا - رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ خُزاعہ کے سر دار کو دے دو (ابو داؤد) - ان کی دوسری روایت میں
ہے کہ فرمایا: خُزاعہ میں سب سے بڑے شخص کو دیکھو -

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم اس آیت کو پڑھتے
ہو، جو وصیت تم کو جادو اور قرضہ نکال کر... (۱۲: ۴) اور بے شک
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض ادا کرنے
کا فیصلہ فرمایا اور حکم فرمایا کہ سگے بھائی میراث پائیں گے نہ کہ علاقائی -
آدمی اپنے اُس بھائی کا وارث ہوگا جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے
ہو (ترمذی، ابن ماجہ) اور دارمی کی روایت میں فرمایا: ماں جائے بھائی
بہن ایک دوسرے کے وارث ہوں گے نہ کہ علاقائی بھائی الخ -

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سعد بن ربیع کی
اہلیہ محترمہ حضرت سعد والی اپنی دونوں بیٹیوں کو لے کر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ!
یہ دونوں حضرت سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں - ان کے والد ماجد حضور کا
ساتھ دیتے ہوئے غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے - ان کے چھپانے

تَنَكَّحَ اِنْ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللهُ فِي ذَالِكَ
فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ لِابْنَتِي سَعْدَ الثَّلَثَيْنِ
وَاعْطِ اُمَّهُمَا الثَّمَنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۲۹۲۷. وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ سَأَلَ اَبُو
مُوسَى عَنِ ابْنَةِ وَبْنَتِ ابْنِ وَاحْتٍ فَقَالَ لِلْبَنَتِ
النِّصْفِ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَابْنُ ابْنِ مَسْعُودٍ فَيُنْتَابِعُنِي
فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَآخِرُ يَقُولُ ابْنُ مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ
ضَلَلْتُ اِذَا مَا اَنَا مِنَ الْمُهْمِلَيْنِ اَفْضَى فِيْهَا بِمَا
قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَنَتِ النِّصْفُ
وَلِلْبَنَةِ ابْنِ السُّدُسِ تَكْمِلَةُ الثَّلَثَيْنِ وَمَا بَقِيَ
فَلِلْاُخْتِ فَاتَيْنَا اَبَا مُوسَى فَآخَرْتَاهُ يَقُولُ ابْنُ مَسْعُودٍ
فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۹۲۸. وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِي
مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِّيرَاثِهِ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وُلِيَ
دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ اُخَرُ فَلَمَّا وُلِيَ دَعَاهُ قَالَ اِنَّ
السُّدُسَ الْاُخَرَ طَعَمٌ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
ابُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

۲۹۲۹. وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنِ دُوَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَنَّةُ
اِلَى ابْنِ بَكْرِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَا لَكَ فِي كِتَابِ
اللهِ شَيْءٌ وَمَا لَكَ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَارْجِعِي حَتَّى اَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ
الْمُعَاوِيَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ ابُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ
غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُعَاوِيَةُ

ان کا مال لے لیا اور ان کے لیے ذرا مال نہیں چھوڑا اور ان کا نکاح
نہیں ہو سکا جب تک ان کے پاس مال نہ ہو۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کا
فیصلہ فرمائے گا۔ چنانچہ آیت میراث نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو بلا کر فرمایا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو
دونہائی مال دو اور اٹھواں حصہ ان کی والدہ کو۔ جو باقی بچے وہ تمہارا ہے
(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن وغریب ہے۔
حضرت ہزبل بن شراحبیل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ سے بیٹی،
پوتی، اور بہن کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ نصف بیٹی کے لیے اور نصف
بہن کے لیے ہے۔ تم حضرت ابن مسعود کے پاس جاؤ، وہ میری مطابقت
ہی کریں گے۔ حضرت ابن مسعود سے پوچھا اور حضرت ابو موسیٰ کا جواب
بتایا گیا تو کہا کہ تب تو میں بھٹک جاؤں گا اور راستہ پانے والوں سے
نہ رہوں گا۔ میں اس کا وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کیا۔ بیٹی کا آدھا حصہ اور پوتی کا چھٹا حصہ دونہائی پورا کرنے کو
اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے۔ پس میں حضرت ابو موسیٰ کے پاس آیا اور
انھیں حضرت ابن مسعود کا فیصلہ بتایا۔ فرمایا کہ جب تک یہ جتید عالم تم میں
موجود ہیں مجھ سے نہ پوچھا کرو۔ (بخاری)۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرا
بیٹا فوت ہو گیا ہے اُس کی میراث سے میرا کتنا حصہ ہے؟ فرمایا کہ
تمہارا چھٹا حصہ ہے۔ جب واپس لوٹنے لگا تو اُسے بلا کر فرمایا: تمہارے لیے چھٹا
حصہ اور ہے جب پٹھیا بھیجی تو بلا کر فرمایا: دوسرا چھٹا حصہ عصبہ کے طور پر
ہے (احمد، ترمذی، ابوداؤد)۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت قبصہ بن دویب کا بیان ہے کہ ایک دادی یا نانی حضرت
ابوبکر کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی میراث کا سوال کیا۔ آپ نے
فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کی کتاب میں کچھ نہیں اور رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں بھی تمہارے لیے کچھ نہیں ہے تم جاؤ تاکہ
میں لوگوں سے مزید دریافت کر لوں۔ پس آپ نے پوچھا تو حضرت
منیرہ بن شہب نے کہا کہ میری موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اُسے چھٹا حصہ دیا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا: کیا آپ کے ساتھ

فَإِنَّمَا لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتْ الْجِدَّةُ الْأَخْزَى
إِلَى عُمَرَ تَسْأَلُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذَلِكَ الشَّدُّسُ فَإِنْ
اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَإِيتَكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا -
(رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّارِخِيُّ
وَابْنُ مَاجَةٍ)

۲۹۳۰ **وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجِدَّةِ مَعَ ابْنِهَا**
إِثْنَا أَوَّلَ جِدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سُدَّ سَامِعَ ابْنِهَا وَابْنَهَا حَتَّى -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّارِخِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعْفًا)

۲۹۳۱ **وَعَنْ الصَّخَّاءِ بْنِ سَفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ تَرِثَ امْرَأَةً
أَشِيمَ الضَّبَّائِي مِنْ وَبِيَةِ زَوْجِهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو
دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنِ مَحَبَّتِهِ)

۲۹۳۲ **وَعَنْ تَيْمِيزِ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّتَةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ
أَهْلِ الشَّرِكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
فَقَالَ هُوَ أَوَّلَى النَّاسِ بِمَحَبَّتِهِ وَمَمَاتِهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةٍ وَالتَّارِخِيُّ)

۲۹۳۳ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَهُ يَدَعٌ**
وَارِثًا لَا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ
فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةٍ)

۲۹۳۴ **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَدُ مَنْ
يَرِثُ الْمَالَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ
إِسْنَادِهِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ)

دوسرا تھا حضرت محمد بن مسلمہ نے بھی اسی طرح کہا جو حضرت مغیرہ نے کہا تھا۔
حضرت ابو بکر نے اُس کے لیے حکم صادر فرما دیا۔ پھر دوسری دادی یا نانی حضرت
عمر کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی میراث کا سوال کیا۔ فرمایا کہ وہی چھٹا حصہ ہے
اور اگر تم دونوں (دادی اور نانی) جمع ہو جاؤ تو وہ تم دونوں کا ہے اور اُن میں
جو اکیلی ہو تو وہ اُسی کا ہے۔ (مالک، احمد، ترمذی، ابو داؤد، دارمی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دادی جس کو
اُس کے بیٹے کیساتھ پہلے پہل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ
دلوایا، اُس کے بیٹے کے ساتھ جبکہ اُس کا بیٹا زندہ تھا۔ روایت کیا اسے
ترمذی اور دارمی نے جبکہ ترمذی نے اس کی تضعیف کی ہے۔

حضرت منہاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی طرف لکھا کہ اشم ضیابی
کی بیوی کو اُس کے خاوند کی میراث دلائی جائے۔ اسے ترمذی
اور ابو داؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مشرکوں میں سے اُس شخص کے
بارے میں سنت کیا ہے جس نے کسی مسلمان کے ہاتھوں پر اسلام قبول
کیا ہو؟ فرمایا کہ اُس کی زندگی اور موت میں وہ لوگوں کی نسبت زیادہ
قریب ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص فوت
ہو گیا اور وارث کوئی نہ چھوڑا اسول نے ایک غلام کے جس کو اُس نے آزاد کر
دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس کا کوئی ہے؟ لوگ
عرض گزار ہوئے کہ نہیں سوائے ایک غلام کے جس کو اس نے آزاد کر دیا
تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی میراث اُسی غلام کو دی (ابو داؤد و ترمذی)
عمر بن شعیبہ کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ولادہ کا وارث
وہی ہے جو مال کا وارث ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور
کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

تیسری فصل

۲۹۳۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ قِسْمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيرَاثٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۹۳۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَبًا لِلْحَمَّةِ تَوَرَّثَتْ وَلَا تَرِثُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۲۹۳۷ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی میراث مہد جاہلیت میں تقسیم ہوئی تو وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہی رہے گی اور جس میراث کو عہد اسلام نے پالیا تو وہ اسلامی طریقے پر تقسیم کی جائے گی۔

(ابن ماجہ)

محمد بن ابوبکر بن حزم نے اپنے والد ماجد کو بار بار فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: ہر چھوٹی پر تعجب ہے کہ بھتیجا اُس کی میراث پاتا ہے لیکن وہ اُس کی میراث نہیں پاتی۔

(مالک)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فرائض (میراث) کا علم حاصل کرو۔ حضرت ابن مسعود نے یہ بھی فرمایا: طلاق اور حج کا بھی نہ کیونکہ یہ تمہارے دین سے ہیں۔ (دارمی)

وصیتوں کا بیان

بَابُ الْوَصَايَا

پہلی فصل

۲۹۳۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقَّ أَمْرِي مُسْلِمًا شَيْءٌ يُؤْصِي بِهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتٌ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۳۹ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامًا فَفَتَحَ مَرَضًا أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَعُوذَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي مَا لَا كَثِيرًا وَلَيْسَ بِي شَيْءٌ إِلَّا ابْنَتِي أَفَاَوْصِي بِعَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَتُكَلِّمِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْثُلُثُ قَالَ الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرِي وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ اُس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز ہو اور دُور اُن سے بھی گزارے مگر اُس کے پاس لکھی ہوئی وصیت ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: فرج مکہ کے سال میں ایسا بیمار ہوا کہ موت کے منہ تک پہنچ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس کافی مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اپنے دو تہائی مال کی؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کی کہ نصف کی؟ فرمایا: نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ تہائی کی؟ فرمایا: تہائی کی اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

اگر تم اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو اس سے بہتر ہے کہ انھیں غربت میں چھوڑو اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائیں اور تم کوئی ایسا خرچ نہیں کرو گے جس سے تم کو کوئی نقصان نہ ہو۔ (متفق علیہ)

عَالَةً يَتَكَفَّغُونَ النَّاسَ وَاتَّكَ لَنْ تَنْفَعَكَ نَفَقَةُ بَنِيكَ بِهَا وَجَّهَ اللَّهُ إِلَّا أُجِدَّتْ بِهَا حَتَّى الْفُقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری عیادت فرمائی جبکہ میں بیمار تھا۔ فرمایا کیا تم نے وصیت کر دی ہے؟ عرض گزار ہوا ہاں فرمایا کہ کتنے کی؟ عرض کی کہ اللہ کی لہ میں اپنے سارے مال کی فرمایا کہ اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ مال کے ساتھ غنی ہیں۔ فرمایا کہ دسویں حصے کی وصیت کرو۔ میں برابر کم شمار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: تنہائی کی اور تنہائی بھی زیادہ ہے (ترمذی)۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے خطبے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق طے کو اس کا حق دیا ہے لہذا وارث کے لیے وصیت نہیں ہے۔ روایت کیا اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے۔ ترمذی نے یہ بھی بیان کیا: اگر کس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے جس نے ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وارث کے لیے وصیت نہیں ہے مگر یہ کہ دوسرے وارث چاہیں۔ یہ منقطع ہے اور یہ مصابیح کے لفظ ہیں اور دارقطنی کی روایت میں ہے کہ فرمایا: وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے مگر جبکہ دوسرے وارث چاہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اور عورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ساٹھ سال تک عمل کرتے رہیں، پھر دونوں کو موت آجائے اور وصیت میں وہ نقصان پہنچائیں تو دونوں کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ نے یہ آیت پڑھی: مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دِينَ غَيْرِ مَصْدَرٍ سے ذَلِكَ الْغَوْ نُ اعْظِمُ مُتَّكَ - (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

۲۹۲۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ عَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكُمْ قُلْتُ بِمَا لِي قُلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لَوْلِكَ قُلْتُ هُمَا غَنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعَشْمِ فَمَا زِلْتُ أَنَا قَصَصُهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثَّلَاثِ دَالِثُ كَثِيرٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۹۲۱ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ دَنِيٍّ حَقَّ حَقِّهِ فَلَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ دِيرُ دِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لَوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ مُنْقَطِعٌ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَفِي رَوَايَةِ الدَّارِ قُطْنِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ لَوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ -

۲۹۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ يُطَاعَةُ اللَّهُ سِتِينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَاذَانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَحِبُّ لِهَمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دِينَ غَيْرِ مَصْدَرٍ إِلَى قَوْلِهِ وَذَلِكَ الْغَوْ نُ اعْظِمُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وصیت کر کے فوت ہوا وہ سیدھے راستے اور سنت پر فوت ہوا۔ پر سبز گاری اور شہادت پر فوت ہوا۔ بختا ہوا فوت ہوا۔ (ابن ماجہ)

عمر بن شیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ عاص بن داؤد نے وصیت کی کہ اُس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیے جائیں۔ پس اُس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیے۔ چنانچہ اُس کے بیٹے حضرت عمرؓ نے باقی پچاس آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میرے باپ نے وصیت کی کہ اُن کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ ہشام نے اُن کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے اور اُن پر پچاس باقی رہے۔ کیا میں اُن کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اُس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اُسے ثواب پہنچ جاتا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے وارث کی میراث کا حصہ کاٹے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جنت سے اُس کا حصہ کاٹ لے گا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور یہی فقہی نے شعب الایمان میں اسے حضرت ابوہریرہ سے نقل کیا ہے۔

نکاح کا بیان

پہلی فصل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے نوجوانوں کی جماعت اجو تم میں سے عورت رکھنے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے نکاح کرنا چاہیے کیونکہ یہ نظر کو بھگاتا اور شرم کا وہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا

۲۹۴۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلِ وَسْطَةٍ وَمَاتَ عَلَى ثَقَى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مُحْفُورًا لَهُ۔ (رواهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۹۴۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصِمَ بْنَ دَاوُدَ أَدَّى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنَ هِشَامٍ وَخَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُ عَمْرٍو أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي أَدَّى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتَهُ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتَهُ عَنْهُ أَوْ حَبَسْتَهُ عَنْهُ لَكُنَّا بِكَ ذَاكَ۔ (رواهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۲۹۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيرَاثَ وَارِثِهِ قَطَعَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ (رواهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

کتاب النکاح

۲۹۴۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةُ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْنَى لِلْبَصَرِ وَأَحْسَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ

ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اُس کے لیے خفی کرنا ہے (متفق علیہ)۔
 حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون کے مجذور رہنے کو پسند نہیں فرمایا۔ اگر آپ انھیں اجازت مرحمت فرمادیتے تو ہم اپنے آپ کو خفی کر لیتے (متفق علیہ)۔
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اُس کے مال، اُس کے حسب و نسب، اُس کے حسن و جمال اور اُس کے دین کے باعث تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں تو دین والی کو ترجیح دے (متفق علیہ)۔
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر ساری دنیا ہی دولت ہے اور دنیا کی بہترین دولت نیک بیوی ہے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عورتیں اُنہوں پر سوار ہونے والی ہیں: نیک قریش کی عورتیں ہیں جو اپنی اولاد پر اُن کے بچپن میں شفیق اور خائفہ و حوالہ اُن کی تحویل میں ہوں اُس کی محافظ ہوتی ہیں۔ (متفق علیہ)۔
 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ ضرر پہنچانے والا ہو (متفق علیہ)۔
 حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا منیٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلافت دینے والا ہے۔ پس دیکھو کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ دنیا سے محتاط رہو اور عورتوں سے محتاط رہو کیونکہ بنی اسرائیل میں جو فتنہ سب سے پہلے آیا وہ عورتوں میں تھا۔ (مسلم)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بد قسمتی عورت، گھر اور گھوڑے میں ہوتی ہے (متفق علیہ) اور ایک روایت میں ہے کہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے: عورت، راس النش کا گاہ اور سواری میں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک غزوہ میں

وَجَاءَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۴۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ النَّبْتُ لَوْ أَدْرَكَ لَهْ لَخْتَصِمْنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْكِحُ الْمَرْأَةَ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَافْظُرِي دَايَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدِّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحَاتُ نِسَاءٍ قَرْنَيْنِ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۵۱ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضُرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَلَئِنْ اللَّهُ مَسَخَلَكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ بَيْنِي وَبَيْنَ إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۵۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّومُ فِي الْمَرْأَةِ وَالنَّارُ وَالْقَرْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةِ الشُّومُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَشْكَنِ وَالنَّائِبَةِ۔

۲۹۵۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم کہنے لگے کہ مدینہ منورہ کے قریب آگئے تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے نکاح کیے ہوئے چند روز ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ تم نے نکاح کر لیا ہر عرصہ کی بیاں۔ فرمایا کہ کنواری ہے یا شوہر دیدہ ہر عرصہ گزار ہوا کہ شوہر دیدہ۔ فرمایا کہ کنواری سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے دل بہلاتے اور وہ تم سے؟ جب ہم داخل ہونے ہی واسے تھے تو فرمایا: ہر ذرا ٹھہرو کیونکہ ہم رات میں یا عشاء کے وقت داخل ہوں گے تاکہ کچھ بے ہوشی ہوں والی سنبھلی کرے اور جن خاوند موجود نہ تھے وہ مٹے زیر ناف کی صفائی کریں (ترمذی)

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ مکاتیب جو کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ نکاح کا خواہش مند جو عفت کو بچانا چاہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ترمذی نسائی ابن ماجہ) ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں کوئی نکاح کا پیغام دے جس کے دین اور اخلاق سے تم خوش ہو تو اس سے نکاح کرو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ برپا ہوگا اور لمبا چوڑا فساد ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت مغفل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: محبت کرنے والی عورت سے نکاح کیا کیا کرو تاکہ میں تمہاری کثرت کے باعث دوسری امتوں پر فخر کریں۔ (نسائی) عبد الرحمن بن سالم بن عقیل بن عقیل بن ساعدہ النخعی کے والد ماجد نے ان کے جد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری لڑکیوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ وہ منہ کی مینہ ٹھی زیادہ بچے جننے والی اور ٹھوڑی چیز پر راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں۔ ابن ماجہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نکاح کی طرح دو محبت کرنے والے نہیں دیکھے ہوں گے۔

وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَعَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُورٍ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ابْكُوا مَثِيبُ قُلْتُ بَلْ شَيْبُ قَالَ فَهَلَّا يَكْرَأُ تِلْكَ عِمَامًا وَتِلْكَ عِيَالٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْ هَلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَوْ عِشَاءً لَكِي تَمْشِي الشَّعْبَةَ وَتَسْتَعِدُّ الْمَغِيبَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ الْمَكَاتِبُ الَّتِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّكَاحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعِفَّافَ وَالْجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) ۲۹۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْمِزُونَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرُجُوهُ إِنْ لَا تَعْمَلُوهُ كُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۹۵۷ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوُدُودَ فَإِنَّهُ مُكَاتِبٌ لَكُمْ الْأُمَمِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) ۲۹۵۸ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَوْيَمٍ عَنْ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَغْدَابُ أَوْهَا وَأَنْتُمْ أَرْحَامُ مَا دَارَ الْأَرْضَ بِالْيَسِيرِ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا)

۲۹۵۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِ الْمُنْتَحَابِينَ مِثْلَ النِّكَاحِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رجس اللہ تعالیٰ سے پاک صاف حالت میں ملنا چاہیے اُسے چاہیے کہ آزاد کنواری عورتوں سے نکاح کرے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: یہ مومن نے اللہ کے تقویٰ کے بے نیکی بیوی سے بہتر کوئی بھلائی حاصل نہیں کی اگر اُسے حکم دے تو اطاعت کرتی ہے، اس کی طرف دیکھے تو خوش کرتی ہے، اگر اُس پر قسم ڈالے تو پورا کر دیتی ہے اور اگر وہ غائب ہو تو جان و مال میں اُس کی خیر خواہی کرتی ہے۔ مذکورہ مینوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندے نے نکاح کر لیا تو نصف دین کو اُس نے مکمل کر لیا اور باقی نصف کے لیے اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نکاح اتنا ہی زیادہ برکت والا ہے جس میں محنت جتنی کم ہو ان دونوں مذکورہ حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۲۹۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مَطْهُرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَّ أَوَّحَرًا۔

۲۹۴۱ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا اسْتَرْتَهْ وَإِنْ أَتَمَّ عَلَيْهَا ابْتَرَتْهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ۔

۲۹۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي۔

۲۹۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُ مَوْفَتْهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَخْطُوبَةِ وَبَيَانِ الْعَوْرَاتِ

منگیترو دیکھنا اور ستر کا بیان

پہل فصل

حضرت ابوسرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا کہ اُسے دیکھو کہ کونسا انصاری کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہوتی ہے۔ (مسلم)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت دوسری سے جسم نہ لگائے کیونکہ وہ اپنے خاوند سے اُس کی خوبی بیان کرے گی تو یہ اُسے دیکھنے کی طرح ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابوسعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۹۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)۔

۲۹۴۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَاشِرِ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ فَتَنْتَعِثَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔

۲۹۴۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے کی عورت کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کا ستر دیکھے اور نہ دو مرد ایک ہی کپڑے میں بہٹ کر سوئیں اور نہ دو عورتیں ہی ایک کپڑے میں بہٹ کر سوئیں۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رخصہ دار کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے مگر جبکہ وہ خاوند یا ذی محرم ہو (مسلم)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بعد توئوں کے پاس جانے سے پرہیز کیا کرو۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! دیور کے باسے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ انہیں پچھنے لگاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں وہ اُن کا رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکا تھا۔ (مسلم)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیر لیا کرو۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت شیطان کی صورت میں آتی اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت پسند آجائے اور اُس کی صورت دل میں سما جائے تو اُسے اپنی بیوی کے پاس جا کر اُس سے صحبت کرنی چاہیے کیونکہ ایسا کرنا اُس کے ولی خیال کو دُور کر دے گا۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو جس کو نکاح کا پیغام دیا ہے اگر اُسے دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے۔ (ابوداؤد)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضَى الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۴۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَايَ بَيْنَ رَجُلٍ عِنْدَ امْرَأَةٍ تَيْبٍ إِلَّا أَنْ تَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مُحْرَمٍ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۴۸۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْكُمُ وَالِدُخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْحَمَوُ قَالَ الْحَمَوُ الْمَوْتُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۴۹۔ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَامَةِ فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّكَ كَانَتْ لَهَا هَامِنُ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلَمْ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۵۰۔ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرَفَ بَصَرِي۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۵۱۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ الْمَرْأَةُ ثَقِيلٌ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ وَثَقِيلٌ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ إِذَا أَحَدُكُمْ أَحْبَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ إِلَى امْرَأَتِهِ فَلْيُؤَاقِعْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَزِيدُ مَا فِي نَفْسِهِ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۵۲۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ۔ (رواهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۲۹۴۳ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَاَنْظُرِيَهَا فَإِنَّ أُخْرَى أَنْ يُؤَدِمَ بَيْنَكُمَا۔ (رواهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۹۴۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَإِنَّهُ سَوَّدَ وَهِيَ تَصْنَعُ طِيبًا وَعِنْدَهَا نِسَاءٌ فَأَخْلَبَتْهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا الْجُلُ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا۔

(رواهُ الدَّارِمِيُّ)

۲۹۴۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْءُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجْتَ اسْتَشِرْهَا الشَّيْطَانُ۔ (رواهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۹۴۶ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأَوَّلَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔

(رواهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۹۴۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ذَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمْتَهُ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى عَوْرَتِهَا وَفِي رَوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرَنَّ إِلَى مَا دُونَ السَّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ۔

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۹۴۸ وَعَنْ جَرَّهْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْفَخْدَ عَوْرَةٌ۔

(رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۲۹۴۹ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فُحْدَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فُحْدِ حِجِّي ذَرَّ مَيِّتٍ۔

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اُسے دیکھ لیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ اُسے دیکھ لو کیونکہ دیکھنا تم دونوں کے درمیان محبت کا باعث ہوگا۔ (احمد ترمذی نسائی ابن ماجہ دارمی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا جو پسند آئی۔ آپ حضرت سودہ کے پاس نقشہ لے لائے جو غزل بنو ہاشم ہی تھیں اور اُن کے پاس عورتیں تھیں۔ آپ نے اُن سے خلوت کے لیے فرمایا اور اُن سے اپنی حاجت پوری کی پھر فرمایا جس شخص کو کوئی عورت پسند آجائے تو اُسے اپنی بیوی کے پاس مانا جا چاہیے کیونکہ اس کے پاس بھی وہی چیز ہے جو اُس کے پاس تھی۔ (دارمی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے گھوڑنا ہے۔ (ترمذی)۔

حضرت بربدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اچانک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا کیونکہ پہلی نظر صاف ہے اور دوسری صاف نہیں ہے۔

(احمد، ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

عمر بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے نکاح کر دے تو اُس کے ستر کی طرف نہ دیکھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ناف کے نیچے اور گھٹنے سے اوپر بالکل نہ دیکھے۔

(ابو داؤد)

حضرت جرہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران ستر ہے۔

(ترمذی، ابو داؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اسے علی اپنی ران نہ لے کر لے کر کسی زندہ یا مردہ کی ران کو نہ دیکھنا۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ)

حضرت محمد بن مجش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عمر کے پاس سے گزرے جن کی رائیں کھلی ہوئی تھیں۔ فرمایا: اے عمر! اپنی رائیں چھپا لو کیونکہ رائیں بھی سنز ہیں (شرح السنہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بزرگے مرنے سے پہلے رہو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ بھی رہتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے سولے فضا کے حاجت کے اور جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ پس اُن سے جیا کر وادُر اُن کی عزت کرو۔ (ترمذی)۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت میمونہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم اندر داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں ان سے پردہ کرو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ کیا یزنا مینا نہیں ہیں جو ہمیں نہیں دیکھتے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں اندھی ہو؟ کیا تم دونوں انہیں نہیں دیکھتی ہو؟۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

بہز بن حکیم کے والد ماجد نے اُن کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی شرم گاہ کی حفاظت کیا کرو سوائے اپنی بیوی اور اپنی لونڈی کے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جب آدمی تنہائی میں ہو؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ غنی دار ہے کہ اُس سے جیا کی جائے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں ہونا مگر اُن کے ساتھ قیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (ترمذی)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کہ جن کے خاوند مودود نہ ہوں اُن کے پاس نہ جایا کرو۔ کیونکہ شیطان تمہارے لیے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے بہم من گواہ ہو۔ یا رسول اللہ! کیا آپ میں بھی؟ فرمایا: مجھ میں بھی خونائیکن اللہ نے میری مدد فرمائی تو میں سچا ہوا ہوں (ترمذی)۔

۲۹۸۰ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَخَذَا مَعَهُ شَوْفَتَانِ قَالَ يَا مَعْمَرُ غِطِّ فخذك فَإِنَّ الفخذَ بين عورة۔ (رواه في شرح السنّة)

۲۹۸۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُمْ وَالشَّعْرَى فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَارِطِ وَحِينَ يُعْضَى الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَجِبُوهُمْ وَأَكْرَمُوهُمْ۔ (رواه الترمذی)

۲۹۸۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِيمُونَةُ إِذَا قَبِلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُ نَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا اسْتَحْتُمَا تَبْعَرَا مِنْهُ۔

(رواه أحمد والترمذی وأبو داود)

۲۹۸۳ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَعَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَإِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ۔

(رواه الترمذی وأبو داود وابن ماجّة)

۲۹۸۴ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوتُ رَجُلٌ بِأَمْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَلَاثُهُمَا الشَّيْطَانُ (رواه الترمذی)

۲۹۸۵ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْجُوا عَلَى الْمَخِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمَنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَمِي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْكُو۔ (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غلام لے کر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے گئے جو آپ نے انھیں ہمہ فرمایا تھا اور حضرت فاطمہ کے اوپر ایک کپڑا تھا جس سے سر کو چھپاتیں تو پیروں تک نہ پہنچتا اور جب اپنے دونوں پیروں کو چھپاتیں تو ان کے سر نہ پہنچتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی دشواری دیکھی تو فرمایا: تمہارے لیے کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ یہاں تھارے باپ اور تمہارا غلام ہی ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تھے اور گھر میں ایک مٹھنٹ تھا جس نے حضرت ام سلمہ کے بھائی حضرت عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا: اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے کل آپ حضرات کو طائف پر فتح دی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی بناؤں گا جو آتی ہے تو چار بل پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے پاس اندر نہ آیا کریں۔ (متفق علیہ)

حضرت مسور بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بہت وزنی پتھر اٹھایا ہوا تھا۔ میں جا رہا تھا کہ میرا ایک کپڑا گر گیا، جس کو میں پکڑ نہ سکا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر مجھ سے فرمایا: اپنا کپڑا اوپر لے لو اور ننگے نہ چلو۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نظر نہ کی یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شرم گاہ نہیں دیکھی۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کسی عورت کے حسن و جمال کو پہلی نظر میں دیکھنے پر اپنی نگاہ نیچی کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسی عبادت مقرر فرمائے گا جس کی حلاوت اُسے حاصل ہوگی۔ (احمد)

حسن بصری نے مرسل فرمایا: مجھ سے تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی دیکھنے والے

۲۹۸۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۳
أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَ لَهَا وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ
إِذَا تَنَعَّتْ بِهِ رَأَسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا حَذَا غَطَّتْ بِهِ
رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلَفَى قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ بِأَمْرٍ إِنَّمَا
هُوَ أَبُوكَ وَغُلَامُكَ - (رواه أبو داود)

۲۹۸۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۴
كَانَ عِنْدَهَا فِي الْبَيْتِ مُخْتَلِفٌ فَقَالَ لِعَبْدٍ لِلَّهِ بْنِ
إِبْنِ أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ
عَدَا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غِيلَانَ فَانْهَ
تُعْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِسِمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءُ عَلَيْكُمْ - (متفق علیہ)

۲۹۸۸ وَعَنْ الْمُسَوْرِبِ بْنِ مَخْدَمَةَ قَالَ حَلَّتْ حَجْرًا
۲۵
ثَقِيلًا فَبَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي فَلَمْ أَسْتَطِعْ
أَخْذَهُ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لِي خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً - (رواه مسلم)

۲۹۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ أَوْ مَا رَأَيْتُ
۲۶
فَرَجَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ
(رواه ابن ماجه)

۲۹۹۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
۲۷
وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مُحَارِسِينَ امْرَأَةٍ أَوَّلَ
مَرَّةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَثَ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ
حَلَاوَتَهَا - (رواه أحمد)

۲۹۹۱ وَعَنْ الْحَسَنِ مُوسَى قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ
۲۸
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ النَّازِلَ وَالْمَنْظُورَ

إِبْرَہِیْمَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

پر اور جس کی طرف دیکھا جائے۔ اسے بھیقی نے شعبہ ایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ لَوْلِيٍّ فِي النِّكَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَةِ نکاح کے ولی اور عورت سے اجازت لینے کا بیان پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ کسی کنواری کا نکاح کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لی جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ ولی کی نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اس کی ذاتی رائے لی جائے گی اور عاشری اس کی اجازت ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ شوہر دہرہ اپنے نفس کا ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کا باپ اس کی ذاتی رائے لے گا اور عاشری ہو جانا اس کا اجازت دینا ہے۔

(مسلم)

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جب وہ بیوہ تھیں تو ان کے والد ماجد نے ان کا نکاح کر دیا اور وہ اسے ناپسند کرتی تھیں۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں اور اپنے اس نکاح کو رد فرمایا۔ (بخاری روایت کیا اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ان کے باپ کیسے نکاح کرے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا جبکہ وہ سات سال کی تھیں اور نو سال کی تھیں تو زفاف ہوا اور ان کی گڑیاں ان کے ساتھ تھیں اور حضور کا وصال ہوا تو یہ اٹھا رہی سال کی تھیں۔ (مسلم)

۲۹۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْكِحُوا الْأَيِّمَ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوهُ وَلَا تَنْكِحُوا الْبُكَرَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْأَلَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۹۹۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تَسْتَأْذِنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا مِمَّا نَهَا فِي رِوَايَةٍ قَالَ النَّبِيُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَرِوَايَةٌ قَالِ النَّبِيُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا إِذْنُهَا سَكَوْنُهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ النَّبِيُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ كَسْتَأْذِنُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۹۹۴ وَعَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خَدَّامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ يَتِيمَةٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَنْتَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ أَبِيهَا -

۲۹۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِينَ وَزَوَّجَ الْيَتِيمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ لَعِبَها مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِي عَشْرَةَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۲۹۹۶ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم نے فرمایا، رولی کے بغیر نکاح نہیں ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے اپنے دلی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے اُس کا نکاح باطل ہے اُس کا نکاح باطل ہے اگر مرد نے اُس سے محبت کر لی تو عورت کو اس تاہر ملے گا کہ قینا اُس کی شرم گاہ سے فائدہ اٹھایا ہے اگر لوگ اختلاف کریں تو جس کا کوئی دلی نہ ہو تو اس کا دلی سلطان ہے (احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بدکار عورتیں وہ ہیں جو اپنا نکاح بغیر گواہوں کے کریں زیادہ صحیح یہ ہے کہ حدیث حضرت ابن عباس پر موقوف ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یتیم لڑکی سے اُس کی ذاتی رضی دریافت کی جائے اگر وہ خاموش ہے تو یہ اُس کی اجازت ہے اگر وہ انکار کرے تو اُس پر جبر کرنا جائز نہیں (ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور اسے دارمی نے حضرت ابو یوسف سے روایت کیا ہے۔)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ بدکار ہے (ترمذی، ابو داؤد، دارمی)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک کنواری لڑکی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ذکر کیا کہ اس کے والد ماجد نے اس کا نکاح کر دیا جس کو وہ ناپسند کرتی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اختیار دیا (ابو داؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے کیونکہ زنا کار وہی ہے جو اپنا نکاح خود کر دیتی ہے (ابن ماجہ)

قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۹۹۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِهَا اسْتَحْلَ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ اشْتَجَرُوا فَالْسلطانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۹۹۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْغَايَا النَّبِيِّ يَنْكِحُنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۹۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّتِمَمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَلَمَوْلُذُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَجَوَازُ عَلَيْهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّنْسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى)

۳۰۰۰ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۰۰۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ جَارِيَةٌ بَكَرًا اتَّتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِيَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۰۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْوِجُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ وَلَا تَزْوِجُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تَزْوِجُ نَفْسَهَا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۰۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِدَ لَهُ وَلَدًا فَلْيَحْسِنْ اسْمَهُ وَادِّبْ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيَرْزُقْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يَرْزُقْهُ فَاصَابَ إِثْمًا فَإِذَا اشْتَدَّ عَلَى أَبِيهِ -

۳۰۰۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبٌ مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ اثْنَتَى عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يَرْزُقْهَا فَاصَابَتْ إِثْمًا فَإِذَا اشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوسعید اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے گھر لڑکا پیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھے اور اسے ادب سکھائے۔ جب بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے اگر بالغ ہونے پر اس کا نکاح نہ کرے اور اس نے کچھ کیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔

حضرت عمر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نکاح نہ کرے۔ اگر وہ گناہ میں مبتلا ہوئی تو گناہ باپ پر ہوگا۔ مذکورہ دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخُطْبَةِ وَالشَّرْطِ نکاح کے اعلان کا بیان پہلی فصل

حضرت ربیع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب میری شھنمی ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے بستر پر جلوہ افروز ہوئے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو۔ ہماری بیچیاں دف بجا کر اپنے ابا و اجداد کے مرثیے بیان کرنے لگیں جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ جب ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم میں ایسا نبی جلوہ افروز ہے جو کل کی بات جانتا ہے تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑو اور وہی بات کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت رخصت ہو کر اپنے انصاری خاوند کے پاس گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی کھیل نہیں تھا کیونکہ انصاری کھیل کو پسند کرتے ہیں (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوال کے سنیے میں مجھے اپنے نکاح میں لیا اور سوال کے سنیے میں ہی میرے ساتھ زفاف فرمایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کون سی زوجہ مطہرہ حضور کو مجھ سے زیادہ محبوبہ ہے؟ (مسلم)

۳۰۰۵ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ مُعَوَّذٍ عَنْ عَمْرٍاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَيْثُ بَيْنِي عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مَعِيَ فَجَعَلَتْ جَوَازِييَاتٍ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالْأُتُقِ وَيَسْدُبْنَ مَنْ قَتَلَ مِنَ الْبَنَاتِ يَوْمَ بَدْرٍ أَدَقَّتْ أَحَدَهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعْنِي هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتَ تَقُولِينَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَفَّتْ أَمْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۰۷ وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَوَالٍ وَتَنَى بِي فِي سَوَالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْطَى عِنْدَهُ مِنِّي - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۰۸ وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُؤْفُوا بِمَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ آخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا لِيَسْتَفْرِغَ مَحَقَّتُهَا وَلِيَنْكِحَ فَإِنَّ لَهَا مَا قَدَّرَ لَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّعَارِ وَالشَّعَارِ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْاُخْوَابُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شُعَارَ فِي الْإِسْلَامِ -

۳۰۱۲ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ مُتَعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْإِسْيَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۱۳ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامًا أَوْ طَاسٍ فِي الْمُتَعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام شرطوں میں وہ شرط پوری کی جانے کی زیادہ مستحق ہے جس کے ذریعے تم نے شرم گاہوں کو حلال کیا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔ (متفق علیہ)۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے پیالے کو ناروغ کر دے۔ چاہیے کہ نکاح کرے اور جو اس کے مقدر میں ہے وہ اس کا مکمل جائیگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدلے کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔ بدلے کا نکاح یہ ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس لیے دے کہ دوسرا اسے اپنی بیٹی دے اور دونوں کے درمیان ہر کوئی نہ ہو (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اسلام میں بدلے کا نکاح نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیمہ کے روز عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (متفق علیہ)۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ ادھاس کے سال تین دن کے لیے متعہ کی اجازت دی پھر اس سے منع فرمادیا۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اور حاجت کے لیے نشتر سکھایا۔ فرمایا کہ نماز کا نشتر یہ ہے: تمام زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اسے نبی آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ ہم پر اللہ کا سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود گمراہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بند اور اس کے رسول ہیں۔ حاجت کا نشتر یہ ہے: تمام تمغیہ اللہ کے لیے ہیں۔ ہم اس سے مدد چاہتے ہیں اور بخشش طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی بُرائی سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں جس کو اللہ ہدایت دے

۳۰۱۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُُّدُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالتَّحِيَّاتُ لِلرَّسُولِ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشَهُُّدُ فِي الْحَاجَةِ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ نُسَبِّحُهُ وَنُشْكِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ وَنُفَسِّتُهُ مِنْ يَمِينِهِ اللَّهُ فَلَ

اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہی میں پڑا رہنے سے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی مبدع مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور اُس رسول ہیں اور یہ نبی آیتیں پڑھے۔ اسے ایمان والو! اللہ سے ڈرا جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مانگو مسلمان کی حالت میں (۱:۲۰۳) اُسے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی میں سے اُس کا بطن بنا یا اور اُن دونوں سے بہت م و عورت پھیلا دیے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔ بے شک اللہ تمہیں ہر وقت دیکھ رہا ہے (۱:۴) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بیباکی بات کرو۔ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اُس نے بڑی کامیابی پائی۔ (۴۰:۳۰-۴۱) روایت کیا اسے احمد ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی نے اور جامع ترمذی میں ترمذی آیتوں کی سفیان ثوری نے تفسیر کی۔ ابن ماجہ رحمہ اللہ کے بعد بخاری بھی ہے اور میں شُرُوْرَ اَنْفُسِنَا کے بعد مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ہے اور دارمی میں عَظِيْمًا کے بعد ہے کہ پھر اپنی حاجت بیان کرے بزرگ السنہ میں حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ خطبہ حاجت یعنی خطبہ نکاح وغیرہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ خطبہ جس میں نشہ نہ ہو وہ کٹے ہوئے لہجہ کی طرح ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن فریب ہے۔ اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بڑا کام جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے وہ ناقص ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کا اعلان کیا کرو اور یہ کام مسجدوں میں کیا کرو اور اس موقع پر دفن بجایا کرو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت محمد بن حاطب جمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال اور حرام نکاح کے درمیان آواز اور دفن کا فرق ہے۔

(احمد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلَيَقْرَأَنَّكَ آيَاتُ يَٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ كَسَا لَوْنَ بَ وَالْاَحْجَامَ لَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَفُوْا قَوْلًا رَّيْدًا اَيُّصْلَحْ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا - (رواهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ فَسَّرَ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ زَادَ ابْنُ مَاجَةَ بَعْدَ قَوْلِهِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَبَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا وَالدَّارِمِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ عَظِيْمًا ثُمَّ يَتَكَلَّمُ بِحَاجَتِهِ وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي خُطْبَةِ الْحَاجَةِ مِنَ التَّكَلُّمِ وَغَيْرِهِ)

۳۰۱۵ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيْهَا تَهْنِئَةٌ فِیْهَا كَالْبِدِ الْجُمْلَةِ - (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ)

۳۰۱۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ امْرِءٍ بَالٍ لَا يَبْدُ اُفِيْهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ - (رواهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۰۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَنُوا هَذَا التَّكَاثُرَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاصْرُبُوا عَلَيْهِ بِاللُّفُوْفِ -

(رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

۳۰۱۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجَمْعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ الصَّوْتِ وَالدَّفْعِ فِي النِّكَاحِ -

(رواهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میرے پاس انصار کی ایک لڑکی تھی جس کا میں نے نکاح کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اسے عائشہ! تم گانے نہیں گاتیں جبکہ انصار کے اس قبیلے والے گانے پسند کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے ایک لڑکی کا اُس کی قرابت دار انصاری سے نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: یہ لڑکی بھیج دی؟ سب عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا کہ اُس کے ساتھ گانے والی بھیج دینے جو کہتی: ہر تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، ہم زندہ رہیں اور تم بھی زندہ رہو۔

(ابن ماجہ)

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کا نکاح ڈوولی کریں تو وہ پہلے کے بیٹے ہے اور جو چیز ڈو آدمیوں کو بیچی گئی تو وہ اُن میں سے پہلے کی ہے۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی)

تیسری فصل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں جہاد کرنے تو ہمارے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں۔ ہم نے کہا کہ ہم قصی نہ ہو جائیں تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ پھر ہمیں منفعہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ پس کوئی ہم میں سے ایک پڑے کے بدلے مدت مقرر کر کے کسی عورت سے منفعہ کر لیتا۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی: اے ایمان والو! اجماع قرار نہ دو اُن پاک چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال ٹھہرائی ہیں (مشفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: منفعہ کی اجازت شروع اسلام میں تھی۔ آدمی جب کسی شہر میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو جتنے دن وہاں ٹھہرنا ہوتا اسے عرصے کے لیے کسی عورت سے نکاح کر لیتا جو اُس کے سالانہ کی حفاظت کرتی اور اُس کا کھانا پکاتی، یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی: سوا اپنی بیویوں اور شرعی نوٹدیوں کے (۶:۲۳)۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ان دونوں کے سوا ہر شرم کا حرام ہے۔ (ترمذی)۔

۳۰۱۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَا تُغَيِّينَ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ
يُحِبُّونَ الْغَنَاءَ۔ (رواه)

۳۰۲۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ
قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدِيْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَرْسَلْتُمْ
مَعَهَا مَنْ تُغَيِّى قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزْلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ
مَعَهَا مَنْ يَقُولُ آتَيْتُكُمْ آتَيْتُكُمْ فَحَيًّا نَا وَحَيًّا كُمْ۔
(رواه ابن ماجہ)

۳۰۲۱ وَعَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلَيْتَانِ فِيهِ لِلأَوَّلِ
مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ تَحْلِيلٍ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا
(رواه الترمذی، ابو داؤد، النسائی، الدارمی)

۳۰۲۲ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَعْزُو أَمَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلَا
نُحْتَوِي فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَسْتَمْتِعَ
فَكَانَ أَحَدُنَا يَنْكِحُ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى أَجْلِ ثُمَّ قَرَأَ
عَبْدُ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَعْرُوا حَيْبَاتِ مَا
أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ۔ (متفق علیہ)

۳۰۲۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ الْمُتَعَةِ
فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدُمُ الْبَلَدَةَ لَيْسَ لَهُ
بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ يَقْدَرُ مَا يَرَى أَنْ يَقْبَلَ
فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلِحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتَّى إِذَا انْزَلَتْ
الْآيَةُ إِلَّا عَلَى أَرْوَاحِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ۔ (رواه الترمذی)

عامر بن سعد کا بیان ہے کہ ایک شادی میں شرکت کرنے میں حضرت قمر بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری کی خدمت میں حاضر ہوا تو کچھ بچیاں گارہی تھیں میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بدمعاشی ہو! آپ کی موجودگی میں ایسا کام کیا جاتا ہے؟ دونوں نے فرمایا کہ اگر چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو اور اگر چاہتے تو جا سکتے ہو کیونکہ شادی کے وقت لہو دہب کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے۔

(نسائی)

۳۰۲۲ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قُرْظَةَ ابْنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ لَاصْطَارِي فِي عُرْسٍ إِذَا جَوَارِ يُغْتَبَيْنَ فَقُلْتُ أَحَى صَاحِبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ بَدَارٍ يُفَعِّلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَادْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رُحِّصَ لَنَا فِي اللَّهِوَ عِنْدَ الْعُرْسِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

محرمات کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو اور اُس کی بھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ کسی پوتے اور اُس کی خالہ کو۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا برضاوت سے بھی وہی رشتہ حرام ہوتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں (بخاری)۔

اُن کا ہی بیان ہے کہ میرا رضاعی چچا آیا اور مجھ سے اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا کہ جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت نہ کروں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا فرمایا کہ وہ نہ کہ ہے چچا میں انہیں اجازت دے دینا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا کسی مرد نے تو نہیں پلایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں، وہ تمہارے پاس آ سکتے ہیں اور یہ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد کا واقعہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ کو اپنے چچا حضرت حمزہ کی صاحبزادی میں رغبت ہے؟ وہ فرمیں گی حسین زین لڑکی ہے۔ آپ نے اُن سے فرمایا کیا نہیں معلوم نہیں کہ حمزہ میرے رضاعی تھا۔ تھے اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہ رشتہ حرام کر دیا جو نسب حرام فرماتے ہیں (مسلم)

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

۳۰۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۲۷ وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَجِي مِنَ الرِّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَقَالَ لَأَنَّهُ عَمَّتُكَ فَأَذِنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَرْضَعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمَّتُكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا صُرِبَ عَلَيْكَ الْحَبَابُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۲۸ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بَيْتِ عَمَّتِكَ حَمْرَةٌ فَإِنَّهَا أَجَلُ فَنَاءَةٍ فِي قُرْبَيْشٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْرَةَ أَحَى مِنَ الرِّضَاعَةِ وَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۲۹ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ أَوْ الرِّضْعَتَانِ وَفِي رِوَايَةٍ عَالِشَةَ قَالَتْ لَا تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ وَالْمَصَّتَانِ وَفِي أُخْرَى رَأْمُ الْفَضْلِ قَالَتْ لَا تُحَرِّمُ الرِّضْعَةَ أَوْ الرِّضْعَتَانِ هَذِهِ رِوَايَاتُ لِمُسْلِمٍ -

۳۰۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمُ مَنْ تَوَلَّعْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْمَا يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۳۱ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَانَتْ كَرَةً ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ أَنْظُرِي مَنْ أَخَوَانُكَ فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۳۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ تَزْوِجَ ابْنَتِهِ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَزِيزٍ فَاتَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتَ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا فَوَكَّبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَدِيسٍ فَلَقُوا أَعْدَاءَ أَفْقَاتِهِمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَانَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غَشْيَانِهِمْ مِنْ أَجْلِ أَدْوَاهِهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَانْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دو گھونٹ دودھ پینا حرمت پیدا نہیں کرتا ایک روایت میں حضرت عائشہ سے ہے کہ حرام نہیں کرتیں ایک یا دو چسکیاں ایک اور روایت حضرت اُمّ الفضل سے ہے۔ فرمایا: ایک یا دو دفعہ پستان منہ میں دینا حرام نہیں کرتا۔ یہ تینوں روایتیں مسلم کی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قرآن مجید میں حکم نازل ہوا تھا کہ دس دفعہ کا دودھ پینا حرمت پیدا کرتا ہے پھر حکم پانچ دفعہ پینے سے منسوخ ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے وفات پائی اور یہ حکم قرآن مجید میں اسی طرح پڑھا جاتا تھا۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور اُن کے پاس ایک آدمی تھا گویا آپ نے اُسے ناپسند فرمایا۔ یہ عرض گزار ہوئیں کہ میرا بھائی ہے۔ فرمایا کہ دیکھ لیا کرو تمہارے بھائی کون ہیں کیونکہ دودھ پینا ایام شبیر خوارگی کا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے ابوالباب بن عربز کی صاحبزادی سے نکاح کیا تو ایک عورت اگر کہنے لگی کہ میں نے عقبہ اور اُس کی منکوحہ کو دودھ پلایا ہے۔ حضرت عقبہ نے اُس سے کہا: مجھے تو معلوم نہیں کہ آپ نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے مجھے بتایا۔ پس آل ابوالباب سے دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا گیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں کوئی علم نہیں کہ ہماری لڑکی کو دودھ پلایا ہے۔ وہ سوار ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نکاح کیسا جبکہ وہ کہہ رہی ہے۔ پس حضرت عقبہ نے اُسے جواب دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے بعد ایک لشکر ادھار کی طرف روانہ فرمایا۔ جب دشمنوں سے ان کا مقابلہ ہوا تو یہ غالب آئے اور انھیں غور نہیں ہاتھ آئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے بعض نے اُن کے ساتھ صحبت کرنے سے گریز کیا کیونکہ اُن کے مشرک خاوند زندہ تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم نازل فرمایا: اور غور توں سے خاوند والی حرام ہیں مگر کافروں کی

عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں (۲۴:۴) یعنی وہ تمہارے لیے حلال ہیں جبکہ ان کی عدت پوری ہو جائے۔

(مسلم)

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَوْ قَبْلَ لَهْمٍ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ -
(رواہ مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عورت پر اس کی بھوپھی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا بھوپھی پر بھتیجی کے ساتھ اگر کسی عورت پر اس کی خالہ سے یا خالہ پر اس کی بھانجی سے۔ نکاح نہ کیا جائے بڑی پر چھوٹی سے اور نہ چھوٹی پر بڑی سے۔ اسے ترمذی، ابو داؤد اور دارمی نے روایت کیا اور نسائی کی روایت بنتِ اُختہ تک ہے۔

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میرے ماموں جان حضرت ابوہریرہ بن نیا میرے پاس سے گزرے جن کے ساتھ جھنڈا تھا میں نے کہا کہ آپ کہاں جاتے ہیں؟ فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے تاکہ اس کا سر آپ کے حضور لاؤں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں ہے۔ جھنڈے نے مجھے حکم فرمایا کہ اس کی گردن اڑا دوں اور اس کا مال لے آؤں اور اس روایت میں ماموں جان کی جگہ چچا جان ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ پینا حرام نہیں کرنا مگر چھاتی کے اُسی دودھ سے جو آنٹوں کو کھولے اور یہ بات دودھ چھلانے سے پہلے ہوتی ہے۔ (ترمذی)

حجاج بن حجاج اسلمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھ سے کون سی چیز رضاعت کا حق ادا کر دے سکتی ہے؟ فرمایا کہ غلام یا نوٹھی کی پیشانی۔

(ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی)۔

حضرت ابوطیف غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک عورت آئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی مبارک چادر بچھا دی، یہاں تک کہ وہ اس پر بیٹھ گئی۔

۳۰۳۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَالْمَرْأَةُ عَلَى خَالَاتِهَا أَوْ الْخَالَاتُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا لَا تُنْكَحُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى - (رواہ الترمذی و ابو داؤد و الدارمی و النسائی و روایتی إلى قوله بنتِ اُختِها)

۳۰۳۵ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَرَنِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لَوْاءُ فَقُلْتُ أَيْنَ تَذْهَبُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبْيَرَأَتِي بِرَأْسِهِ (رواہ الترمذی و ابو داؤد و فی روایتی له و للنسائی و ابن ماجہ و الدارمی و فامرني أن أمرب عنته و أخذ ماله و فی هذه الرواية قال عنتي بدل خالي)

۳۰۳۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الرِّمَاعُ فِي الشَّوْءِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ - (رواہ الترمذی)

۳۰۳۷ وَعَنْ حُجَّاجِ بْنِ حُجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَذْهَبُ عَنِّي مِنَ الرِّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَمْدًا أَوْ أَمَةً -

(رواہ الترمذی و ابو داؤد و النسائی و الدارمی)

۳۰۳۸ وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَبِلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا

ذَهَبَتْ فَبَلَ هَذِهِ أَرْضَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۰۳۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ
أَسْلَمَهُ وَكَعْثَرُ نِسْوَةٍ فِي النَّجَاحِ لَيْتَةٍ فَاسْلَمْنَ مَعَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ
مَآثِرَهُنَّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۰۴۰ وَعَنِ تَوْفِيلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَسْلَمْتُ دَ
تَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا فَعَمِدْتُ إِلَى أَدْرَمِ مَتَى
صُحْبَةً عِنْدِي عَاقِرٌ مِّنْهُنَّ سِتِينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهُمَا رَوَاهُ
فِي شَرْحِ السُّنَنِ -

۳۰۴۱ وَعَنِ الصَّنْعَانِيِّ بْنِ فَيْرُوزٍ زَالِ النَّبِيِّ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي اخْتَابَ
قَالَ اخْتَارِيَهُمَا شِئْتَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۰۴۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ
فَتَزَوَّجْتُ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَعَلِمْتُ
بِإِسْلَامِي فَأَنْتَ تَزَوِّجُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ زَوْجِهَا الْآخِرِ دَرَدَهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَفِي رِوَايَةٍ
أَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِيَ فَزَوَّجْتُهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَنِ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّ هُنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلَى الْأَوَّلِ

عَنْهُ اجْتِمَاعُ الْإِسْلَامِيِّينَ بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّينِ وَالنَّارِ
مِنْهُمْ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ مَخْبَرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ ابْنِ
أُمَيَّةَ فَاسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ فَبَعَثَ
إِلَيْهِ ابْنُ عَمِّهِ وَهَبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمَّا نَا صَفْوَانُ فَلَمَّا قَدَّمَ جَعَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً أَرْبَعَةً أَشْهَرَهُنَّ حَتَّى أَسْلَمَ

جب وہ چلی گئی تو کہا گیا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا
تھا۔ (ابوداؤد)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت غیلان بن
سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے نرآن کی دس بیویاں تھیں دو رجائیت سے۔
وہ بھی ان کے ساتھ مسلمان ہو گئیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے
فرمایا کہ چار کو رکھ لو اور باقی سب بیویوں کو جدا کر دو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)
حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسلمان ہوا تو میری
پانچ بیویاں تھیں پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو
آپ نے فرمایا: ایک کو جدا کر دو اور چار کو رکھ لو۔ چنانچہ میں نے سب سے پہلی
کا قصہ کیا جو ساٹھ سال سے میرے پاس بانجھ تھی۔ لہذا اسے جدا کر دیا۔
(شرح السنہ)۔

ضحاک بن فیروز دلمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں
عش گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو
سگی بہنیں ہیں۔ فرمایا کہ ان میں سے ایک کو چن لو۔
(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک عورت مسلمان
ہو گئی اور اس نے نکاح کر لیا۔ اس کا پہلا خاوند آ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں مسلمان ہو گیا تھا اور
اس کو میرے اسلام کا علم تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے

دوسرے خاوند سے جدا کر کے پہلے خاوند کی طرف ٹوٹا دیا۔ دوسری روایت میں
ہے کہ اس نے کہا: یہ میرے ساتھ ہی مسلمان ہوئی تھی۔ لہذا عورت اسے واپس
دے دی (ابوداؤد) شرح السنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کتنی ہی عورتوں کو پہلے نکاح کے باعث ان کے خاوندوں کی طرف

ٹوٹا دیا تھا جبکہ دونوں اسلام میں اکٹھے ہو گئے اختلاف دین و ممالک کے بعد
ایسی عورتوں میں سے ایک بنت ولید بن مغیرہ ہیں جو صفوان بن امیہ کے نکاح
میں تھیں اور فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئیں۔ ان کا خاوند اسلام سے ڈر کر کھاگ
گیا۔ ان کے چچا زاد بھائی حضرت وہب بن عمیر نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی چادر مبارک سمیت بھیجا کہ صفوان کو امان ہے۔ جب وہ آیا تو رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار بہنیں پھرنے کی مہلت دی۔ یہاں تک کہ

وہ مسلمان ہو گیا اور یہ اُن کے پاس رہنے لگیں۔ مگر وہ بنی ابوجہل کی پیری ام حکیم بنت حارث بن ہشام بھی فتح مکہ کے روز مسلمان ہو گئی تھیں اور ان کا خاندان اسلام سے ڈر کر بھاگ گیا تھا۔ یہاں تک کہ یمن جا پہنچا۔ حضرت ام حکیم اُس کی طرف روانہ ہوئیں یہاں تک کہ یمن میں اُس کے پاس جا پہنچیں اور اسلام کی دعوت دی۔ وہ مسلمان ہو گئے اور دونوں اپنے سابقہ نکاح پر برقرار رہے۔ اسے امام مالک نے ابن شہاب سے مسند روایت کیا ہے۔

فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ وَاسْلَمَتْ اُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَاةٌ عَزْمَةٌ ابْنِ اَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاسْلَمَ فَبَنَّا عَلَى نِكَاحِهِمَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُّرْسَلًا)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نسب کے ذریعے سات عورتیں حرام کی گئی ہیں اور سات ہی کسراں کے رشتے سے۔ پھر یہ آیت پڑھی: حرام کی گئی ہیں تم پر تمہاری ماہیں (۴: ۲۳ - بخاری)۔

۳۰۴۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ مِّنَ الصَّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

عمر بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے جدِ ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور صحبت بھی کر لی تو اُس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا اُس کے لیے حلال نہیں ہے اور اگر صحبت نہیں کی ہے تو اُس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے۔ جس نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اُس کے لیے حلال نہیں ہے کہ اُس کی ماں سے نکاح کرے خواہ اُس سے صحبت کر لی ہو یا نہ کی ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ اپنی اسناد کی جانب سے صحیح نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ اور ثعلبی بن صباح نے عمر بن شعیب سے روایت کیا جبکہ حدیث میں دونوں ہی ضعیف ہیں۔

۳۰۴۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَاِنْ لَّمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَيْتَنِي ابْنَتُهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي هَذَا احَدِيَّتٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قَبْلِ اسَدِهِ اِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهْيَعَةَ وَالثَّمَنِيُّ ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ -

مباشرت کا بیان

پہلی فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی سے آگے کے بجائے پیچھے کی طرف سے صحبت کرتا تو یہ ہود کا کرتے کہ بچہ پھینکا ہو گا چنانچہ بیان نازل فرمایا گئی: تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو جودھر سے چاہو اپنی کھیتوں میں آؤ (۲۳: ۲۲۳ - متفق علیہ)۔ اُن سے ہی روایت ہے کہ ہم عزل کیا کرتے اور قرآن مجید نازل ہو رہا تھا متفق علیہ مسلم میں یہ بھی ہے۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی پہنچی لیکن آپ نے یہی منع نہ فرمایا۔

۳۰۴۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ اِلَيْهِمْ هُودٌ تَقُولُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ لِحَوْلٍ فَزَلَّتْ نِسَاءُ وَكُفِّرَتْ لَكُمْ فَاتَوَّحَرْتُمْ اَتَى شُعْمٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) ۳۰۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعَزِلُ وَالْقُرْآنُ يُنْزَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَبْلَهُ ذَالِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَمْنَعْهُمَا -

ان سے ہی روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے۔ میں اس سے صحبت کرتا ہوں لیکن یہ ناپسند کرتا ہوں کہ اسے حمل ہے۔ فرمایا کہ عزل کر لیا کرو اگر چاہو کیونکہ جو اس کی قسمت میں ہے وہ ضرور آئے گا کچھ عرصے کے بعد وہ پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ لونڈی حاملہ ہو گئی ہے فرمایا کہ میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ آکر رہے گا۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم غزوہ بنی مصطلق کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہمیں عرب کی لونڈیاں ہاتھ آئیں جبکہ ہمیں عورتوں کی ضرورت تھی اور تنجہ وہم پڑ شکل گزار رہا تھا۔ ہم عزل کو پسند کرتے تھے لہذا ہم نے عزل کا ارادہ کیا تو کہا: ہم عزل کریں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں تو پوچھنے سے پہلے کہوں کریں۔ ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ایسا نہ کرنے میں بھی مضائقہ نہیں کیونکہ کوئی جان ایسی نہیں جس نے پیدا ہونا ہے مگر وہ پیدا ہوگی۔

(متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: پانی کا بچہ نہیں بنتا بلکہ جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ہوتا ہے تو کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔

(مسلم)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ایسا کیوں کرتے ہو؟ وہ عرض گزار ہوا کہ اس کی اولاد سے ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ نقصان دہ چیز ہوتی تو ایران اور روم کو نقصان پہنچتا۔ (مسلم)

حضرت جدامہ بنت دہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو لوگوں کے درمیان آپ فرما رہے تھے: میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں۔ جب روم اور ایران کے حالات دیکھے تو وہ اپنی اولاد میں غیلہ کرنے میں اور یہ پیران کی اولاد کو ذرا بھی ضرر نہیں پہنچاتی پھر آپ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ

۳۰۴۷ وَعَنْهُ قَالَ إِنْ رَجُلًا آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لِي جَارِيَةٍ هِيَ خَادِمَتُنَا وَأَنَا أَطُوفُ عَلَيْهَا وَأَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ فَإِنَّ سَيِّئَتِهَا مَا قَدَّرَ لَهَا فَلَيْتَ الرَّجُلُ نَحَرًا أَنَا فَقَالَ إِنْ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ سَيِّئَتِهَا مَا قَدَّرَ لَهَا۔ (رواه مسلم)

۳۰۴۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصْبَحْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبْيِ الْحَرْبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَاحْبَبْنَا الْعِزْلَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبِيلَ أَنْ نَسْأَلَ فَنَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَانَتْ۔ (متفق علیہ)

۳۰۴۹ وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعِزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ۔

(رواه مسلم)

۳۰۵۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لِي عِزْلٍ عَنِ امْرَأَتِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْفَقْتُ عَلَى وَلَدِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذَلِكَ صَارًا خَصًّا فَارِسَ وَالرُّومَ۔ (رواه مسلم)

۳۰۵۱ وَعَنْ جَدَامَةَ بِنْتِ وَهَبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْاسٍ تَهْوِي قَوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمْلِي عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يَبْكُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذَلِكَ شَيْئًا نَسَأَلُوهُ عَنِ الْعِزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خفیہ زندہ دلوں کو کرنا ہے جو یہ ہے: اور جب پوچھی جائے گی جس کو زندہ دلوں کو کیا گیا۔ (۸۱: ۸- مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز بہت بڑی امانت ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے روز مرتبہ کے لحاظ سے وہ آدمی بہت بُرا ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور وہ اس کے پاس آئے پھر اُس کا لانا فاش کرے (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی زمانی گئی: تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتوں میں (۲۳: ۲) آگے یا پیچھے سے لیکن منعہ اور حیض والی سے بچتے رہنا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا لہذا عورتوں سے اُن کی دُبروں میں صحبت نہ کیا کرو۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس اُس کی دُبر میں آئے (احمد، ابو داؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی بیوی کے پاس اُس کی دُبر سے آئے گا اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر کرے نہیں فرمائے گا۔ (شرح السنہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جو کسی آدمی یا عورت کے پاس اُس کی دُبر سے آئے۔ (ترمذی)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنی اولاد کو خفیہ طریقے پر قتل نہ کرو کیونکہ غیل سوار کو پالیتا ہے تو اُسے گھوڑے سے بچھا دیتا ہے۔ (ابو داؤد)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَادُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوءُ وَوَدَةُ سُئِلَتْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۵۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي رِوَايَةٍ إِنْ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَشْرُسُ رَهًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۵۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْحَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَكُفِّرَتْ كُفْرًا تَوَّأَ حَرْثُكُمْ الْآيَةَ أَقِيلَ وَأَدْبَرُ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۰۵۴ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِبُ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي دُبُرِهِنَّ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۰۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَتَ فِي دُبُرِهَا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ)

۳۰۵۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الذَّيْ يَأْتِي امْرَأَتَ فِي دُبُرِهَا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنْتَرِ)

۳۰۵۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۰۵۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيَدْعُوهُ عَنْ فَرْسِهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

۳۰۵۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الْحَرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا (رَوَاهُ ابْنُ مَالٍجَةَ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آزاد عورت سے عزل کیا جائے مگر اُس کی اجازت سے۔ (ابن ماجہ)۔

سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات

پہلی فصل

۳۰۶۰ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي بَرِيرَةَ خَذَنِيهَا فَأَعْتَقْتُمَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يَخِيَّرْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ کے متعلق اُن سے فرمایا: اُنھیں سے کر آزاد کر دو اور اُس کا خاوند غلام تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو اختیار دیا تو اُس نے اپنی ذات کو اختیار کیا۔ اگر وہ آزاد ہوتا تو عورت کو اختیار نہ دیا جاتا۔ (متفق علیہ)۔

۳۰۶۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَانِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا فِي سَكَاكِ الْمَدِينَةِ يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لَحْيَتَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ لَا تَجْعَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتُمَا لَوَجَعْتُمَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَأَحْلَجَهُ لِي فِيهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ بریرہ کا خاوند کالا غلام تھا جس کو مغیث کہا جاتا تھا گویا میں اُسے اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں اُس کے پیچھے روتا ہوا پھر رہا ہے اور اُنسوا اُس کی دارِ مہی پر رہ رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا: اے عباس! کیا تیں مغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مغیث سے نفرت حیران نہیں کرتی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برا چھا ہے اُس کی طرف رجوع کرو۔ عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں سفارش کر رہا ہوں۔ عرض گزار ہوئی کہ مجھے اُس کی حاجت نہیں ہے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(بخاری)

دوسری فصل

۳۰۶۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تُعْتَقَ مَمْلُوكَتَانِ لَهَا زَوْجٌ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَبْدَأَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے دو مملوک آزاد کرنے کا ارادہ کیا جو آپس میں میاں بیوی تھے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: عورت سے پہلے مرد سے ابتدا کی جائے۔ (ابوداؤد - نسائی)۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۰۴۳ وَعَنْهَا أَنَّ بَرِيرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُخِيبٍ
فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا
إِنَّ قَرْبَكَ فَلَاحِيَارَكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ بریرہ آزاد کی گئی تو وہ مغیبت کے پاس تھی۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو اختیار دیا اور فرمایا: اگر تم نے
اُسے قریب آنے دیا تو پھر تمہیں اختیار نہیں ہوگا۔ (ابوداؤد)۔

مہر کا بیان

پہلی فصل

بَابُ الصَّدَاقِ

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول
اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہبہ کر دی۔ وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک
آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں تو اس
کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کیا تمہارے پاس مہر کے لیے کوئی چیز ہے؟
عرض کی کہ میرے پاس نوازار کے سوا کچھ بھی نہیں۔ فرمایا کہ تلاش تو کرو خواہ لوہے کی
انگوٹھی ہی ہو۔ اُس نے تلاش کی تب بھی کوئی چیز نہ ملی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں قرآن مجید سے کچھ آتا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں فلاں
فلاں سورتیں۔ فرمایا کہ میں نے اس کا نکاح تمہاری قرآن خوانی کے بدلے تمہارے
ساتھ کر دیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جاؤ میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ
کر دیا، لہذا اسے قرآن کریم سکھانا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنا مہر دیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ کا
اپنی ازواجِ مطہرات کے لیے مہر بارہ اوقیہ اور نش ہوتا تھا۔ فرمایا کیا آپ جانتے
ہیں کہ نش کیلے؟ میں نے کہا، نہیں۔ فرمایا کہ نصف اوقیہ۔ پس یہ پانچ سو
درہم ہو گئے۔ اسے سلم نے روایت کیا نیز شرح السنہ اور اصول کی تمام کتابوں
میں نش پیش کے ساتھ ہے۔

دوسری فصل

۳۰۴۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ تَمَّ تَكُنْ لَكَ فِيهَا حَاجَةٌ
فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ نَصَدَّقُهَا قَالَ مَا عِنْدِي
إِلَّا زَارِي هَذَا قَالَ فَالْقَمَسُ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
فَالْقَمَسُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ
كَدَا أَوْ سُورَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقِي فَقَدْ زَوَّجْتُهَا بِفِعْلِهَا
مِنَ الْقُرْآنِ -

(متفق علیہ)

۳۰۴۵ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ
صَدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُ
لَا تَزَوَّجُهَا ثَلَاثِي عَشْرَةَ أَوْ قِيَّةً وَلَيْسَ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا
النَّشُ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أَوْ قِيَّةٍ فَتِلْكَ خُمْسُ مَائَةٍ
دِرْهَمٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَسَقُ بِالزَّيْعِ فِي شَرْحِ السُّنَنِ
وَفِي جَمِيعِ الْأَصُولِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خبر دار ابوہریرہ کے مہر بڑھایا نہ کرو
کیونکہ اگر یہ دنیا میں عزت کی اور اللہ کے نزدیک تقویٰ کی بات ہوتی تو آپ لوگ

۳۰۴۶ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَخَالُوا
صَدَاقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهُنَّ لَوَكَاتٌ مَكْرُومَةٌ فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ

سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے زیادہ مستحق تھے میرے علم میں تو نہیں کہ آپ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے نکاح کیا یا اپنی کسی صاحبزادی کا نکاح کیا اور ان کا ہم ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ ہو۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی بیوی کے ہمہ میں اپنی دونوں ہتھیلیاں بھر کر ستویا کھجوریں دے دیں تب بھی وہ حلال ہو گئی۔

(ابوداؤد)

حضرت عامر بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ کی ایک عورت نے دو جوڑوں کے بدلے نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس عورت سے فرمایا کہ تم اپنی جان مال کی طرف دو جوڑوں پر راضی ہو، اُس نے کہا، ہاں۔ آپ نے اُسے جائز رکھا۔

(ترمذی)

علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اُس مرد کے متعلق پوچھا جس نے کسی عورت سے نکاح کیا۔ اُس کا کوئی مہر مقرر نہ کیا اور نہ اُس کے ساتھ محبت کی اور فوت ہو گیا۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ وہ اپنی عورتوں کے برابر مہر کی حق دار ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ زیادہ نیز اُس پر قدرت ہے اور اُسے میراث ملے گی۔ چنانچہ حضرت مغفل بن سنان الشجعی نے کھڑے ہو کر کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک عورت برو ع بنت لاشق کا اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جیسا آپ نے کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود اس پر خوش ہوئے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

تیسری فصل

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں جو مہر میں حبشہ میں فوت ہو گئے۔ پس نجاشی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا اور آپ کی طرف سے چار ہزار مہر ادا کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ چار ہزار درہم اور انھیں

اللہ لکان اولاکم بها نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئاً من نساہ ولا انکم شیئاً من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرة اوقیۃ۔ (رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی)

۳۰۶۷. وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ مِثْلَ كَفْتِيرٍ سَوِيْقًا أَوْ تَمَرًا فَقَدْ اسْتَحَلَّ۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۰۶۸. وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَيْتِ مِنْ نَفْسِكَ وَمَالِكَ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاجَازَهُ۔

(رواہ الترمذی)

۳۰۶۹. وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ سَيْلَ عَنْ حُلٍّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرَضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ كَمَا مَثَلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا دَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْوَدْعَةُ وَلَهَا الْيَمِيرَاتُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سَنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرْدِ وَبِنْتِ دَاشِقٍ امْرَأَةً مِثْلًا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرَّحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد والنسائی والدارمی)

۳۰۷۰. عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لَحَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ أَلْفٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت شریح بن حسنہ کے ساتھ روانہ کر دیا۔ (ابوداؤد۔ نسائی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلمیہ نے حضرت امّ سلیم سے نکاح کیا اور دونوں کے درمیان اسلام ہی مہر تھا۔ حضرت امّ سلیم نے حضرت طلحہ سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ انھوں نے نکاح کا پیغام دیا تو انھوں نے کہا: میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، اگر آپ بھی مسلمان ہو جائیں تو میں آپ سے نکاح کر لوں گی پس وہ مسلمان ہو کر یہی ان دونوں درمیان مہر تھا (نسائی)

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شَرَحِبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)
۳۰۴۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سَلِيمٍ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ أَسْلَمَتْ أُمُّ سَلِيمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاسْأَلُو فَكَانَ صَدَاقَ بَيْنَهُمَا - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

ولیمہ کا بیان

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کے اوپر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ معنی گزار ہوئے کہ میں نے ایک عورت سے گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کر لیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ برکت دے، ولیمہ بھی کر لو خواہ ایک بکری سے ہو۔ (متفق علیہ)۔

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب کا کیا۔ ان کا ولیمہ ایک بکری سے کیا۔ (متفق علیہ)۔

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب سے زفاف فرمایا تو لوگوں کو روٹی اور گوشت سے شکم سیر کر دیا۔ (بخاری)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کر کے ان کے ساتھ نکاح کر لیا اور آزادی ان کا مہر قرار دیا۔ آپ نے حبس کے ساتھ ان کا ولیمہ کیا۔

(متفق علیہ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عجیب اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن ٹھہرے اور وہاں حضرت صفیہ سے زفاف فرمایا۔ آپ نے مسلمانوں کو دعوت ولیمہ دی اور اس میں روٹیاں تھیں اور نہ گوشت وغیرہ بلکہ

بَابُ الْوَلِيمَةِ

۳۰۴۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى ذَرْنِ نَوَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَدُلُّوكَ وَلَوْ بِشَاةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۴۳ وَعَنْهُ قَالَ مَا أَدُلُّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهِمْ مَا أَدُلُّكُمْ عَلَى زَيْنَبٍ أَدُلُّكُمْ بِشَاةٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۴۴ وَعَنْهُ قَالَ أَدُلُّكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَنَى بِزَيْنَبٍ بِنْتِ جَحْشٍ فَأَشْبَعَهُ النَّاسُ خُبْرًا أَوْ لَحْمًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۴۵ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَقَ صَفِيَّةً وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا وَأَدُلُّكُمْ عَلَيْهَا بِحَبْسٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۴۶ وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةٍ فَدَعَا الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ

آپ نے دسترخوان بچانے کا حکم فرمایا اور اُس پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھا گیا۔
(بخاری)

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض ازواجِ مطہرات کا دُورِ مدِجہ کے ساتھ ولیمہ کیا۔
(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ دی جائے تو اُس میں حاضر ہو جاؤ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ دعوتِ ولیمہ و غیرہ کو قبول کرنا چاہیے۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کے لیے بلایا جائے تو قبول کرنا چاہیے اگر چاہے تو کھائے اور چاہے چھوڑ دے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب کھانوں سے بُرا وہ ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار بولا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے جس نے دعوت قبول نہ کی اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انصار کے ایک آدمی کی کنیت ابو شعیب تھی جس کا ایک قصائی غلام تھا۔ اُس نے غلام سے کہا کہ میرے لیے کھانا پکا دو جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو تاکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدعو کروں اور آپ بھی اُن پانچوں میں ہوں۔ اُس نے تھوڑا سا کھانا پکایا۔ پھر وہ حاضر ہو کر آپ کو بلا لائے تو ایک آدمی اور پیچھے چلا آیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو شعیب! ایک آدمی ہمارے پیچھے آگیا ہے، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو اسے چھوڑ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں بلکہ میں نے اسے اجازت دے دی۔ (متفق علیہ)۔

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ستور اور کھجور سے حضرت صفیہ کا ولیمہ کیا۔
(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمْرًا لَا نَطَاعَ فَبَسَطَتْ
فَالْتَقَى عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَوْطُ وَالسَّمْنُ۔

(رواہ البخاری)

۳۰۷۷ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَدْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بَعْضَ نِسَائِهِ يَمْدَانِ مِنْ شَعِيرٍ۔
(رواہ البخاری)

۳۰۷۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ فِي رَدَائِهِ وَسَلَامِهِ فَلْيُجِبْ عَرَسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ۔

۳۰۷۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعَوْا وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔ (رواہ مسلم)

۳۰۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْهِنَاءُ وَيَتْرَكَ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔ (متفق علیہ)

۳۰۸۱ عَنْ أَبِي سَعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ عِلْمٌ لِعَامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَمْسَةً فَصَنَعَ لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَنَبِعَهُ هُوَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنْ رَجَلًا تَعَنَّا فَرَأَيْتَ شَيْئًا أَذْنْتُ لَهُ وَرَأَيْتَ شَيْئًا تَرَكَتُهُ قَالَ لَا بَلْ أَذْنْتُ لَهُ۔ (متفق علیہ)

۳۰۸۲ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْلَمَ عَلَيَّ صَفِيَّةَ بِسَوْتِي وَتَمْرٍ۔
(رواہ أحمد، الترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت سفیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت علی کا ہاتھ ہوا تو آپ نے اُس کے لیے کھانا تیار حضرت فاطمہ نے کہا: رکاش! ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی مدعو کریں تاکہ آپ ہمارے ساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ آپ کو بلا یا گیا تو آپ تشریف لائے۔ چنانچہ دونوں دست مبارک دروازے کے پہلوؤں پر رکھ لیے اور ایک پردہ دیکھا جو گھر کے ایک گوشے میں لٹکا ہوا تھا۔ چنانچہ لوٹ گئے حضرت فاطمہ آپ کے پیچھے گئیں اور عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! لوٹ کیوں آئے؟ فرمایا کہ میرے لیے یا نبی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ زمینت دے گھر میں داخل ہو (احمد ابن حنبلہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی دعوت کی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے اندر گیا وہ چور کی شکل میں داخل ہوا اور ڈاکو کی صورت میں باہر نکلا۔ (ابوداؤد)۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو دعوت کرنے والے جمع ہو جائیں تو اُس کی قبول کر جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے اور اگر ایک پہلے آئے تو اُس کی قبول کرو جو پہلے آیا۔

(احمد، ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے دن کا کھانا حق ہے۔ دوسرے دن کا کھانا سنت اور تیسرے دن کا کھانا دھوا ہے۔ جو دکھاوا کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کا دکھاوا کر دے گا (ترمذی)۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد) امام محی السنہ نے فرمایا: صحیح یہ ہے کہ اسے عکرمہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مسلاً روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دو شخص ضد سے کھانا کھلا رہے ہوں اُن کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ اُن کا کھانا کھایا جائے۔ امام احمد نے فرمایا کہ

۳۰۸۳ وَعَنْ سَفِيْنَةَ أَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآكَلْ مَعَنَا دَعَاؤُهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى عَصَا دَرِي النَّبَابِ فَرَأَى الْقَرَامَ قَدْ ضَرَبَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَجَمَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَنَتَبَعَتْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَدَاكَ قَالَ إِنَّ لَيْسَ لِي أَوْلِيَّيَّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَرُوقًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۰۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغَيَّرًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۰۸۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَجْمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاجِبُ أَقْرَبَهُمَا أَبَاؤًا وَنَسَبًا أَحَدُهُمَا فَاجِبُ الَّذِي سَبَقَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

۳۰۸۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُومٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۰۸۷ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِكَيْنِ أَنْ يُوَكَّلَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُجِيبُ السُّنَّةِ وَالصَّحِيحُ أَنَّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُوقًا)

۳۰۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَارِكَيْنِ لَا يُجَابَانِ وَلَا يُوَكَّلُ طَعَامُهُمَا قَالَ إِمَامُ أَحْمَدُ يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالصَّبِيحَةِ فَخَرَّ

قَرِيبًا۔

مراد مخمر اور باریکی خاطر چھکڑنے والے ہیں۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو اُس کے کھانے میں سے کھالے اور مزید کا سوال نہ کرے۔ اُس کے پینے کی چیزوں سے پی لے اور مزید کا سوال نہ کرے۔ ان مذکورہ تینوں چیزوں کو نہایت شنبہ ایمان روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اگر یہ صحیح ہے تو بایں صورت کہ اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان وہی چیز کھانا پلانا ہے جو اُس کے نزدیک حلال ہوتی ہے۔

۳۰۸۹ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِحَابَةَ طَعَامِ الْفَاسِقِينَ۔

۳۰۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْ رَدَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ الَّتِي تَقَعُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ قَالَ هَذَا إِنْ صَحَّ فَلَرَأَى الظَّاهِرَ أَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَطْعُمُهُ وَلَا يَسْقِيهِ إِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهُ۔

عورتوں کی باری کا بیان

بَابُ الْقَسَمِ

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تو ازواج مطہرات تھیں اور ان میں سے اکٹھ کی آپ نے باریاں مقرر فرمائی ہوئی تھیں۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سودہ جب بوڑھی ہو گئیں تو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں باری کا روز حضرت عائشہ کو دے دیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو دو دن مرحمت فرمائے۔ ایک اُن کا اپنا اور دوسرا دن حضرت سودہ والا۔ (متفق علیہ) اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اُس مرض میں پوچھا کرتے جس میں وصال فرمایا کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ کل میں کہاں ہوں گا؟ مراد حضرت عائشہ کی باری تھی۔ پس ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ جہاں چاہیں جلوہ افروز رہیں چنانچہ آپ حضرت عائشہ کے کاشانہ اقدس میں رہے یہاں تک کہ اُن کے پاس ہی وفات پائی۔ (بخاری)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کے نام قرعہ نکل آتا اُسی کو آپ اپنے ساتھ لے جاتے۔ (متفق علیہ)۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

۳۰۹۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مَوْتَهُنَّ لِمَا نَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبُرَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۹۳ وَعَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا عِدَا أَيْنَ أَنَا عِدَا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَإِنْ لَهَا أَزْوَاجٌ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۰۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۹۵ وَعَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ الشَّيْءِ إِذَا

سنت ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ پر کنواری عورت کے ساتھ نکاح کرے تو اُس کے پاس سات روز ٹھہرے اور پھر باری مقرر کرے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اُس کے پاس تین دن ٹھہرے، پھر باری تقسیم کرے۔ ابو قلابہ نے کہا: اگر میں چاہتا تو کہہ دیتا کہ حضرت انس نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (متفق علیہ)۔

ابو جبرین عبد الرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت ام سلمہ سے نکاح کیا اور اُن کے پاس رات گزاری تو اُن سے فرمایا: تمہاری رخصت سے تمہارے خاندان والوں کی تحفارت نہیں اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں اور دوسری ازواج کے پاس بھی سات سات روز اور اگر تم چاہو تو تین دن تمہارے پاس اور پھر باری سے تو انھوں نے تین دن کے لیے کہا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اُن سے فرمایا: کنواری کے لیے سات دن اور تنبیہ کے لیے تین دن۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں باری برابر رکھتے تھے اور کہتے: اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے جو میرے اختیار میں ہے لہذا مجھے اُس پر ملامت نہ کرنا جو میرے اختیار میں ہے اور میرے اختیار میں ہے (ترمذی ابو داؤد نسائی ابن ماجہ دارمی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کی دو بیویاں ہوں اور وہ اُن کے درمیان انصاف نہ کرے تو قیامت میں یوں حاضر ہوگا کہ اُس کا دھما جسم ٹیٹھا ہوگا۔ (ترمذی ابو داؤد نسائی ابن ماجہ دارمی)

تیسری فصل

عطا کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ صرف کے مقام پر حضرت میمونہ کے جنازے میں شامل ہوئے۔ فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ جب ان کے جنازے کو اٹھاؤ تو نہ بلانا اور نہ جنبش دین بلکہ نرمی کرنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوا ازواج مطہرات تھیں، جن میں سے آٹھ کی باریاں مقرر فرما رکھی تھیں، اور

تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الشَّيْبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَ قَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الشَّيْبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَسْأَدَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۰۹۶ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَ أَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكَ عَلَى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَ سَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَاثَتْ عِنْدَكَ وَ دَرْتُ قَالَتْ ثَلَاثٌ وَ فِي رِوَايَةٍ أَتَتْ قَالَتْ لَهَا لَلْبِكْرِ سَبْعٌ وَ لِلشَّيْبِ ثَلَاثٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۰۹۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيُعْدِلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تُلْمَنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۰۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ مَرَاتَانِ فَلَمْ يُعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۰۹۹ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرَ نَامِعُ ابْنُ عَتَابٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرَفٍ فَقَالَ هَذِهِ زَوْجَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تُزَعِّرُوهَا وَلَا تُزَكِّرُوهَا وَتُفَوِّهُوا أَفَاتَهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ مَسْجُورَةٍ كَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِحِمَانِ

ایک کی باری نہ تھی عطاء نے فرمایا کہ وہ جن کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باری مقرر نہیں فرمائی تھی، ہم تک یہ بات پہنچی کہ وہ حضرت صفیہ تھیں جو مدینہ منورہ کے اندر ان میں سے سب کے بعد فوت ہوئیں (متفق علیہ) زین نے کہا یہ عطاء کے سوا دوسرے حضرات نے کہا کہ وہ حضرت سودہ تھیں اور یہی زیادہ صحیح ہے کیونکہ انھوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں طلاق دینے کا ارادہ فرمایا تھا: یہ عرض گزار ہوئیں: ہر مجھے اپنے پاس ہی رکھیے اور میں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دی تاکہ جنت کے درمیں بھی آپ کی ازواج مطہرات میں شامل ہو۔

وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالِ عَطَاءُ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَاغًا أَتَتْهَا صَفِيَّةٌ وَكَانَتْ اخْرَجَتْ مَوْتًا مَاتَتْ بِالنَّسَبِ يَنْتَفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ زَيْنٌ قَالَ غَيْرَ عَطَاءُ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ أَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِينَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهُ أَسْكِنْنِي قَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ لَعَلِّي أَنْ أَكُونَ مِنْ تَسَاوِكَ فِي الْجَنَّةِ.

بَابُ عَشْرَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے حسن معاشرت کا بیان

پہلے فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے بارے میں بچی کی وصیت قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اور پسلی میں اوپر والا حصہ ٹیڑھا ہوتا ہے اگر اسے سیدھا کرنے چلو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اسے چھوڑے رہو گے تو ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، لہذا وصیت مانو۔ (متفق علیہ)

۳۱۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضَلْعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الصِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے لہذا تمہارے لیے کبھی سیدھی نہیں ہوگی۔ اگر تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو تو اس سے اور اس کی کچی ناکدہ اٹھاؤ۔ اگر اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ ڈالو گے اور اس کا توڑنا طلاق ہے۔

۳۱۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضَلْعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ فَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا ذَوِيهَا عَوَجٌ وَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسَرُهَا طَلَاقُهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت کسی مؤمنہ بیوی کو دشمن شمار نہ کرے اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہے تو دوسری سے خوش بھی ہوگا۔ (مسلم)

۳۱۰۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفِرُّكَ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةٌ إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا الْآخَرَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی خواب نہ ہوتا اور اگر حضرت حمانہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے کبھی خیانت نہ کرتی۔ (متفق علیہ)

۳۱۰۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَءِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَمَانَةُ لَمْ تَخْنِ أَنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے اپنی بیوی کو غلام کی طرح کوڑے نہ مارے، پھر دن کے آخر میں اُس سے صحبت بھی کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ تم سے کوئی ارادہ کرے تو اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے مارتا ہے اور شاید دن کے آخر میں وہ اُس سے ہم بستر بھی ہوتا ہے۔ پھر لوگوں کو ہوا خارج ہونے کی آواز پر منہ سے کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: کوئی تم میں سے اُس کام پر کیوں ہنسنا ہے جو وہ خود بھی کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی میری سیدیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں آپ انھیں میرے پاس بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلنے لگ جاتیں۔ (متفق علیہ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور حبشی مسجد میں نیزہ بازی کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے اپنی چادر مبارک سے چھپاتے تاکہ آپ کے مبارک گوش و دوش کے درمیان سے دیکھوں۔ پھر میری وجہ سے کھڑے رہتے یہاں تک کہ میں خود چلی جاتی۔ اسی سے نوکر ٹکیوں کی کھیل سے دلچسپی کا اندازہ خود کرو۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناخوش ہوتی ہو۔ میں عرض گزار ہوں کہ آپ یہ بات کس طرح پہچانتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم مجھ سے راضی ہو تو کہتی ہو: رب محمد کی قسم اور جب مجھ سے ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو: رب ابراہیم کی قسم۔ میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، بات ہی ہے لیکن میں نہیں چھوڑتی مگر صرف آپ کا اسم مبارک

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو یہ شخص میں رات گزارے۔ صبح تک فرشتے اُس عورت پر لعنت کرتے ہیں (متفق علیہ)

۳۱۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ أَحَدُكُمْ أَمْرًا تَجِلُّ الْعَبْدُ ثُمَّ يَجَامِعُهَا فِي الْيَوْمِ وَفِي رَوَايَةٍ يَحْمِلُ أَحَدُكُمْ فَيَجِلُّ أَمْرًا تَجِلُّ الْعَبْدُ فَكَلَعَهُ يُضَاجِعُهَا فِي الْيَوْمِ ثُمَّ دَعَطَهُمْ فِي ضُجْحِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ الْعَبُّ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاجِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَرَّعُنَ مِنْهُ فَيَسْرِبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۰۶ وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرِّي بِرِدَائِهِ لَا نَظَرَ إِلَى بَعْضِهِمْ بَيْنَ أَذْنِ وَعَارِيقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصُرُ فَأَقْدُرُ وَأَقْدَرُ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةَ السَّتْرَ الْحَرِيصَةَ عَلَى اللَّهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۰۷ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا أَكُنْتُ عَتَى رَاوِيَةً وَإِذَا أَكُنْتُ عَلَى غَضَبِي فَقُلْتُ مَنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا أَكُنْتُ عَتَى رَاوِيَةً فَأَذْكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا أَكُنْتُ عَلَى غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا أَسْمَكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضَبًا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَضُمَّ

دونوں کی ایک اور روایت میں فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی آدمی نہیں جو اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو آسمان کا مالک اُس سے ناراض ہوتا ہے، یہاں تک کہ اُس کا خاوند راضی ہو جائے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي مَرْوَاتٍ لَّهُمَا قَالِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَنَكَحَهَا إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاطِطًا عَلَيْهَا حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا.

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے، کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے اگر میں اپنے خاوند کی طرف وہ چیز منسوب کروں جو انھوں نے مجھے دی نہ ہو؟ فرمایا: اگر نہ دی چیز کا دعویٰ کرنے والا جھوٹ کے کپڑے پہننے والے جیسا ہے (متفق علیہ)۔

۳۱۰۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ الْمُنْتَشِبُ بِمَا لَمْ يُعْطِ كَلَامِيسَ تَوْبَى زَوْرٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ).

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا اہلیہ کیا اور آپ کے پیروں میں مویج اگئی تھی تو آپ بالاحسانے پُرانتیس دن حبوہ افروز رہے، پھر اتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کا اہلیہ کیا تھا؟ فرمایا: ہر مہینہ تیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

۳۱۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتْ أَنْعَكْتُ رَجُلًا فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنْ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ.

(بخاری)

(رواہ البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنے لگے۔ انھوں نے دیکھا کہ دروازہ پر کافی لوگ بیٹھے ہیں جن میں سے کسی کو بھی اجازت نہیں ملی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر کو اجازت دے دی اور وہ اندر داخل ہو گئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اگر اجازت مانگی تو انھیں اجازت دے دی گئی۔ انھوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں نمینگی اور خاموشی کی حالت میں اور گرد و ازواج مطہرات تھیں۔ دل میں کہا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑیں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! بنتِ خارجہ کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ مجھ سے خرچہ مانگا تو میں کھڑا ہوا اور اُس کی گردن موڑ دی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا کہ یہ جو میرے گردنم دیکھ رہے ہو یہ بھی مجھ سے خرچہ مانگ رہی ہیں۔ پس حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے کہ حضرت عائشہؓ کی گردن مروڑیں اور حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے کہ حضرت حفصہؓ کی گردن مروڑیں۔ دونوں فرما رہے تھے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ چیز مانگ رہی ہو جو ان کے پاس نہیں ہے۔ چنانچہ ہم عرض گزار ہوئیں: بخدا کی قسم ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبھی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گی جو آپ کے پاس نہ ہو۔ پھر آپ ایک مہینہ یا تیس دنوں سے کنارہ کش رہے۔ پھر یہ آیت نازل

۳۱۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوسًا يَبْتَائِبُونَ لِمَا يُؤْذَنُ لِأَحَدٍ مَهُمْ قَالَ فَإِذَا ذُنْ لَا يَبْكَرُ فَدَخَلَ ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَإِذَا ذُنْ لَهُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهُ نِسَاءٌ وَاجِمًا سَكَتًا قَالَ فَقَالَ لَا تَوَلُّنَّ شَيْئًا أَضْحَكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ رَأَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَأَلَتْنِي التَّفَقُّةَ فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَوَحَّاتٍ عَنْقَهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِي كَمَا تَرَى يَسْأَلُنَنِي التَّفَقُّةَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى عَائِشَةَ يُجَا عَنْقَهَا وَقَامَ عُمَرُ إِلَى حَفْصَةَ يُجَا عَنْقَهَا وَلَا هُمَا يَقُولُ تَسَالَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ وَاللَّهِ لَا نَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ شَيْءٌ اَعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَتْ

ہوئی برائے غیب کی خبریں بتانے والے اپنی بیویوں سے فرما دو... تم میں سے سبکی کرنے والیوں کے لیے بڑا ثواب ہے (۲۸: ۳۳) چنانچہ آپ نے حضرت عائشہ سے ابتدا کرتے ہوئے فرمایا: براہے عائشہ! میں تیس ایک بات کا اختیار دینے لگا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اُس میں تم جلدی نہ کرو گی بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لو گی عورت گزار ہو میں کیا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ چنانچہ آپ نے انھیں آیت پڑھ کر سنائی عرض گزار ہو میں: یا رسول اللہ! میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؛ بلکہ میں تو اللہ! اُس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں آپ سے سوال کرتی ہوں کہ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کو نہ بتائیں جو میں نے عرض کیا ہے۔ فرمایا کہ اگر کسی بیوی نے اُن میں سے پوچھا تو میں بتا دوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے غم پہنچانے والا اور غم میں گھلنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ معلّم اور مشکل کشا کر مبعوث فرمایا ہے۔

(مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اُن عورتوں پر غیرت کھاتی تھی جنہوں نے اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مہر کر دی تھی۔ میں نے کہا کہ کیا عورت اپنی جان مہر کر سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ترم اُن میں سے جس کو چاہو ہٹا دو اور جس کو چاہو اپنے پاس جگر دو اور جن کو تم نے دور کر دیا ہے اُن میں جس کو چاہو ہٹا دو کیونکہ تم پر کوئی گناہ نہیں (۱۱: ۱۳) عرض گزار ہوئی کہ میں آپ کے رب کو نہیں دیکھتی مگر وہ آپ کی خواہش کو پورا کرنے میں جلدی فرماتا ہے (متفق علیہ) اور حدیث جابر کہ عورتوں کے بلائے میں اللہ سے ڈرو جب وہ بلائے کے لیے بیان کیجیے۔

دوسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں انھوں نے فرمایا کہ میں نے آپ کے ساتھ دوڑ لگائی تو میں آگے نکل گئی جب میرا جسم بھاری ہو گیا اور دوڑ لگانے میں آپ مجھ سے آگے نکل گئے اور فرمایا: یہ تمہاری پہلی سبقت کا بدلہ ہو گیا۔ (البوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سکوں گا تاہم اُنوں اور جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اُس کا بیچا جھوڑ دو۔ اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا اور ابن ماجہ حضرت ابن عباس سے (اُھلیٰ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ حَتَّىٰ بَلَغَ لِّلْمُحْصَنَاتِ مِنْكُمْ أَجْرًا عَظِيمًا قَالَ فَبَدَأَ بِعَآئِشَةَ فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَمْرًا أَحَبُّ إِلَيَّ أَلَّا تَعْجَلِي فِيهِ حَتَّىٰ تَشْتَشِيرِي أَبَوَيْكَ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَلَا عَلَيْهَا الْآيَةُ قَالَتْ أَفِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْتَشِيرُ أَبَوَيَّ بَلْ اخْتَارَ اللَّهُ دَرَسُولَهُ وَالِدَارَ الْآخِرَةَ وَاسْأَلُكَ أَنْ لَا تُخَيِّرَ امْرَأَةً مِنْ تَسَاوَيْكَ بِالَّذِي قُلْتَ قَالَ لَا تَسْأَلُنِي امْرَأَةً مِنْهُنَّ إِلَّا أَخْبَرْتُهَا إِنْ لَمْ يَخْبُرْنِي مَعْنَى دَلَالًا مُتَعَبَتًا وَلَكِنْ بَعَثْنِي مُعَلِّمًا مَيَّسِرًا۔

(رواہ مسلم)

۳۱۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى النَّبِيِّ وَهَبَنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ أَنْفُسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَىٰ رَبِّكَ إِلَّا يَسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَفَقِّ عَلَيْهِ وَحَدِيثُ جَابِرِ اتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ ذَكَرَ فِي قِصَّةِ حُجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۳۱۱۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلِي فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُ فَسَبَقْنِي قَالَ هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبَقَةِ۔ (رواہ البوداؤد)

۳۱۱۴ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِمْ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ۔ (رواہ الترمذی والداری) وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى قَوْلِهِ (لِأَهْلِي)

۳۱۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

علیہ وسلم نے فرمایا: بر عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی نثرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کا حکم مانے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔ اسے ابو نعیم نے علیہ میں روایت کیا ہے۔

وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ إِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ آتِي أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ -

(رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحَلِيَّةِ)

۳۱۱۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ تَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۱۱۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتْ الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۱۱۸ عَنْ طَلْحِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَةٍ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۱۱۹ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتِي مِنَ الْفُجُورِ الْعَيْنِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُؤْثِرُكَ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۱۲۰ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْفُضَيْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ زَوْجَةٍ لِحَدِّ نَاعِلِيهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا اطْعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تُضْرِبَ الرَّجُلَ وَلَا تُقْبَحَ وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۱۲۱ عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِيَأْمُرُ فِي لِسَانِي شَيْءٌ يَعْنِي الْبَدَأُ قَالَ طَلَّقَهَا قُلْتُ إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا أَوَلَيْهَا مَحَبَّةٌ قَالَ فَهَرَهَا يَقُولُ عَظَمًا فَإِنَّ يَدَكَ فِيهَا خَيْرٌ فَسْتَقْبِلْ وَلَا تَضْرِبْ بَنَ طُعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمِّيَّتَكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو دوسرے کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔

(ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت فوت ہوگئی اور اُس کا خاوند اُس سے راضی ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگئی (ترمذی)۔

حضرت طلحہ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد اپنی حاجت کے لیے اپنی بیوی کو بلائے تو اُس کے پاس چلی جائے خواہ وہ تنور پر ہی مصروف ہو۔ (ترمذی)۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے تو حور عین سے اُس کی زوجہ کہتی ہے کہ اچھیں تکلیف نہ پہنچا، خدا تجھے عات کرے۔ یہ تو تیرے پاس چند روزہ مہمان ہیں، غنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائیں گے (ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حکیم بن قشیر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم پر ہماری بیویوں کا کیا حق ہے؟ فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو اُسے بھی کھلاؤ، جب پہنو تو اُسے بھی پہناؤ اور اُس کے منہ پر نہ مارو اور اُسے مہمانہ کرو مگر گھریں۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری بیوی زبان دراز ہے۔ فرمایا کہ اُسے طلاق دے دو عرض کی کہ میری اُس سے اولاد ہے اور ایک عرصہ صحبت رہی ہے۔ فرمایا تو اُسے نصیحت کرو، اگر اُس میں بھلائی ہوگی تو نصیحت قبول کرے گی اور اُسے لونڈی کی طرح نہ پیٹنا۔ (ابوداؤد)۔

۳۱۲۲ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللَّهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَرُونِ الْبَنَاتِ عَلَى أَرْوَاجِهِنَّ فَارْخَصَ فِي صُرْبِهِنَّ فَأُطِيعَ بِإِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً كَثِيرٌ يَتَشَكُّونَ أَرْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِإِلَى مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَتَشَكُّونَ أَرْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أَوْلَىكَ بِخِيَارِكُمْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) ۳۱۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا مِنْ خَبَبِ امْرَأَةٍ عَلَى رَوْحِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدَةٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۱۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَأَطْفَهَهُمْ بِأَهْلِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) ۳۱۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ نِسَاءَهُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَرَالِي قَوْلُهُ خُلُقًا)

۳۱۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْحَيْنَ وَفِي سَهْوَتِهَا سَتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السَّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لَعِبَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي دَرَايَ بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَجَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى دَسَطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتِ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا جَنَاحٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ایسا بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو ٹہریوں کو نہ پٹیا کر و حضرت عمر اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: عورتیں اپنے خاندانوں پر ولیہ ہو گئیں۔ لہذا آپ نے انھیں مارنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس کتنی ہی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاندانوں کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے محمد کے پاس کتنی ہی عورتوں نے جمع ہو کر اپنے خاندانوں کی شکایت کی ہے۔ یہ تمہارے اچھے آدمی نہیں ہیں۔ (ابوداؤد ابن ماجہ دارمی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو عورت کو اس کے خاندان اور غلام کو اس کے آقا کے خلاف ورغلائے۔ (ابوداؤد)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کامل ایمان والے وہ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے اور اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ (ترمذی) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کامل ایمان والے وہ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے اور تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو داؤد نے اسے تک روایت کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ خبین سے واپس تشریف لائے تو ان کے طاق پر پردہ لٹک رہا تھا۔ ہوا کا جھونکا آیا تو پردے کا ایک کنارہ ہٹ گیا جس سے حضرت عائشہ صدیقہ کے کھیلنے کی کڑیاں کھل گئیں۔ فرمایا کہ اسے عائشہ! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری کڑیاں اور آپ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے دو پر تھے۔ فرمایا کہ میں ان کے درمیان میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ عرض کی کہ گھوڑا۔ فرمایا کہ اس کے اوپر کیا ہیں؟ فرمایا کہ گھوڑے کے دو پر ہوتے ہیں؟ عرض گزار ہوئیں: بس کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمان کا گھوڑا پروں والا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ آپ ہنس پڑے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے دندان مبارک دیکھ لیے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حیرہ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ میں حیرہ میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ آپ زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کے لیے سجدہ کیا جائے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: بتاؤ اگر تم میری قبر کے پاس سے گزرو تو کیا اُسے سجدہ کرو گے؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ فرمایا تو ایسا نہ کرو اور اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ دوسرے کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں، اُس حق کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر اُن کا منکر فرمایا ہے۔ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور روایت کیا اسے احمد نے حضرت معاذ بن جبل سے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد سے اپنی بیوی کو مارنے کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی جبکہ ہم حاضر خدمت تھے تو عرض گزار ہوئی کہ میرے خاوند حضرت صفوان بن معطل مجھے مارتے ہیں جب میں نماز پڑھتی ہوں اور روزے چھڑا دیتے ہیں جب میں روزے رکھتی ہوں اور صبح کی نماز پڑھتے ہیں جب سورج طلوع ہو جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت صفوان حاضر خدمت تھے تو آپ نے عورت کی شکایات کے متعلق اُن سے پوچھا: عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب تک اس کی یہ بات ہے کہ نماز پڑھتی ہوں تو مجھے مارتے ہیں، تو یہ دو سورتیں پڑھتی ہے جن سے میں نے منع کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اگر ایک سورت ہوتی تو بھی لوگوں کو کفایت کرتی۔ اس کا یہ کہنا کہ روزے رکھتی ہوں تو روزے چھڑا دیتے ہیں۔ یہ برابر روزے رکھتی چلی جاتی ہے جبکہ میں جو ان آدمی ہوں لہذا صبر نہیں کر سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت روزے نہ رکھے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے۔ اس کا نیا یہ کہ وہ اس نماز میں پڑھتا کہ سورج نکلے تو حضور اہم ایسے گھر لائے ہیں کہ ہر متعلق عام منہ پر کہ ہم سیدائیں ہوتے مگر سورج طلوع ہونے پر فلاں کہ صفوان! جب تم سید رہاؤ تو نماز پڑھ لیا کرو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

۳۱۲۷ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يُسْجِدُونَ لِمَرْزَبَانَ لَهُمْ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَإْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يُسْجِدُونَ لِمَرْزَبَانَ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَمْتُ بِقَبْرِى أَكُنْتُ تُسْجَدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ الْمُرَاحِدَا أَنْ تُسْجَدَ لِأَحَدٍ لَمَرَمْتُ الرِّسَاءَ أَنْ يُسْجَدَ لَنَا وَرَأَيْتُ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقٍّ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ) ۳۱۲۸ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسَالُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۱۲۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ ذَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمَعْطِلِ يُضْرِبُنِي إِذَا أَصَلَّيْتُ وَ يُفِطِرُنِي إِذَا أَصَمْتُ وَلَا يُصَلِّيُ الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا قَوْلُهَا يُضْرِبُنِي إِذَا أَصَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ سُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةٌ لَكَفَفْتُ النَّاسَ قَالَ أَمَا قَوْلُهَا يُفِطِرُنِي إِذَا أَصَمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ نَصْرَمَ وَ أَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ ذَوْجِهَا وَأَمَا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أَصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ سَتِيْقَظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۱۳۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُيَا رَسُولَ اللَّهِ تَسْجُدُ لَكَ الْمُهَاجِرُ وَالْأَنْصَارُ فَذَنَحَ أَحَقُّ أَنْ تَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ أَعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَادْكُرُوا أَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ أَمْرًا أَحَدًا أَنْ تَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْءَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرًا إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَأَنْ يَنْبَغِيَ لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۱۳۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَا تُصَلِّعُهُمْ حَسَنَةُ الْعَبْدِ إِلَّا بَيْنَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَايِهِ فَيَضَعُ يَدَهُ فِي آيِدِيهِمُ الْمَرْءُ السَّالِطُ عَلَيْهِمَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتَّى يَصْحَوْ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۳۱۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ وَطَئِعَهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۳۱۳۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِي خَوْنًا فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

پہلی فصل

خُلْعٌ أَوْ طَلَاقٌ كَابَيَانِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو دی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی و رحمت فرمائی تھی۔ شکر ادا کرنے والا دل، نوکرت کرنے والی زبان، تکلیفوں میں صبر کرنے والا بدن اور پس پشت اپنی جان اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں جلوہ افروز تھے تو ایک اونٹ نے حاضر بارگاہ ہو کر آپ کو سجدہ کیا۔ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ کے لیے چار پائے اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں لہذا ہمارا زیادہ حق ہے کہ آپ کے لیے سجدہ کریں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو تمہارا رب ہے اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔ اگر وہ اسے حکم دے کہ زبرد پھاڑے گا پھاڑ کی طرف اور کالے پھاڑ سے سفید پھاڑ کی طرف لے جائے تو اس کے لیے مناسب یہی ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کرے (احمد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی نیکی اوپر اٹھتی ہے۔ قرار ہونے والا غلام یہاں تک کہ اپنے مالکوں کی طرف واپس لوٹے اور اپنا مال تنہا ان کے ہاتھوں میں رکھے۔ بدہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ نشے والا جب تک ہوش میں نہ لگے اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: کون سی عورت بہتر ہے؟ فرمایا وہ کہ جب خاوند اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے جب حکم دے تو تعمیل کرے اور جان و مال میں اس کا خلاف نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔ روایت کیا اسے نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو دی گئیں تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی و رحمت فرمائی تھی۔ شکر ادا کرنے والا دل، نوکرت کرنے والی زبان، تکلیفوں میں صبر کرنے والا بدن اور پس پشت اپنی جان اور خاوند کے مال میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتَةَ ابْنِ قَيْسٍ أَنَّ

علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت ثابت قیس کی اہلیہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! میں ثابت بن قیس کے اخلاق اور دین پر دھتکہ نہیں لگاتی لیکن میں اسلام کے اندر کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اپنا باغ والیس کر دو گی؟ عرض گزار ہوئیں: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باغ والیس لے لو اور انھیں ایک طلاق دے دو۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس بات سے نا راض ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے رجوع کرے۔ پھر پاک ہونے تک اُسے اپنے پاس رکھے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اب اگر طلاق کا ارادہ ہے تو ماتمک لگانے سے پہلے پاکی کی حالت میں طلاق دے۔ یہ وہ حدیث ہے جس کا عورتوں کو طلاق دینے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُس سے رجوع کرے اور پاکی یا حمل کی حالت میں طلاق دے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ اور اُس کے رسول کو اختیار کر لیا تو آپ نے اسے ہم پر کچھ بھی شمار نہ فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حرام ٹھہرانے میں کفارہ دے کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت میں پیروی کا اچھا نمونہ ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرنے اور ان کے پاس سے شربت پیتے۔ پس میں نے اور حضرت حفصہ نے منصوبہ بنا لیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریف لائیں تو کہے کہ مجھے آپ کے دہن مبارک سے منافقہ کی بو آ رہی ہے کیا آپ نے منافقہ کھایا ہے؟ حضور ہم میں سے ایک کے پاس شریف لائے تو اُس نے یہی بات کہی۔ فرمایا کہ منافقہ کوئی نہیں کیونکہ میں نے زینب بنت جحش کے پاس سے شربت پیا ہے آئندہ ایسا نہیں کروں گا میری قسم ہے اور کسی ایک کو نہ بتانا کیونکہ میں اپنی ازواج مطہرات کو راضی رکھنا چاہتا ہوں پس

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتَبَ عَلَيَّ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدُّينَ عَلَيَّ حَدِيثَكَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً

(رواه البخاری)

۳۱۳۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ طَلْقَ امْرَأَةٍ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرْاجِعْهَا ثُمَّ يُمَسِّكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضُ فَتَطْهَرُ فَإِنْ بَدَأَ أَنْ يَطْلُقَهَا فَلْيُطْلِقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمْسَسَهَا فَبَلَغَ الْعِدَّةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِي رَوَايَةٍ مَرَّةً فَلْيُرْاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطْلِقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا

(متفق علیہ)

۳۱۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعْذَرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

(متفق علیہ)

۳۱۳۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(متفق علیہ)

۳۱۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسِكُ عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَ هَلَسَلَا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنْ آيْتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقَلُّ رَأْيَ أَحَدٍ مِنْكَ رِيحٌ مَغَافِرٌ أَكَلْتُ مَغَافِرٌ فَدَخَلَ عَلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَتْ لَكَ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُوذَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرُنِي بِذَلِكَ أَحَدًا يَتَّبِعُنِي مَرْضَاتِ أَرْوَاجِهِمْ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

یہ آیت نازل ہوئی۔ اسے غیب کی خبریں بتانے والے اہم وہ چیز کیوں حرام قرار دیتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہے۔ تم اپنی بیویوں کی مرضی چاہتے ہو۔ (متفق علیہ)

لَمْ تَحَرِّمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبَتَّخِي مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) الْآيَةَ -

دوسری فصل

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے خاوند سے طلاق کا سوال کرے تو اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حلال چیزوں میں طلاق سب سے ناپسند ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے طلاق نکاح سے پہلے اور نہیں ہے آزاد کو انگوٹھ لکھنے کے بعد اور نہیں ہے روزوں کا طلاق اور نہیں ہے بیٹی کا طلاق اور جہانے کے بعد اور نہیں ہے رضا و دودھ چھڑانے کے بعد اور نہیں ہے دن کی خاموشی رات تک۔ (شرح السنہ)۔
عمر بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جدِ امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اُس چیز کی تداننا نہیں جس کا مالک نہ ہو اور اُس کا آزاد کرنا نہیں جس کا مالک نہ ہو اور اُس کی طلاق نہیں جس کا مالک نہ ہو۔ (ترمذی) نیز ابوداؤد میں یہ بھی ہے پر اور اُس میں بیع نہیں جس کا مالک نہیں۔

حضرت رکانہ بن عبد بنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی حضرت سہیمہ کو طلاق بتہ دی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دیتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ میرا ارادہ صرف ایک طلاق کا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ان کی طرف ٹوٹا دیں چنانچہ دوسری طلاق انھوں نے حضرت عمر کے اور تمیمی حضرت عثمان کے زمانے میں دی۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مکر دارمی نے دوسری اور تیسری طلاق کا ذکر نہیں کیا۔

۳۱۳۸ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَةٌ سَأَلَتْ رَوْجَهَا طَلَا قًا فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهَا رَأْسَ الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۱۳۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۱۴۰ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا عِتَاقَ إِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ وَلَا وَصَالَ فِي صِيَامٍ وَلَا يَتَمَّ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا رِصَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَلَا صَمْتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۳۱۴۱ وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيٍّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذَرُ الرَّبِّينَ أَدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عَتَقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا بَيْعَ إِلَّا فِيمَا يَمْلِكُ)

۳۱۴۲ وَعَنْ رُكَانَةَ بِنْتِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّهَا طَلَّقَتْ امْرَأَتَهُ سَهِيمَةَ الْبَيْتَةِ فَأَخْبَرَ بِنْتُ الْكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً فَدَرَدَهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّلَاثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا الثَّانِيَةَ وَالثَّلَاثَةَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن کا قصد بھی قصد ہے اور مذاق بھی قصد ہے وہ نکاح، طلاق اور رجعت ہیں۔ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمانے ہوئے سنا: نہ طلاق ہے نہ آزاد کرنا جبر کی حالت میں۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ کہا گیبہ کے لفظ غلطی سے موزرہ دینی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کی طلاق جائز ہے سوائے دیوانے اور مغلوب العقل کے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ عطاء بن عجلان راوی ضعیف اور بھول جانے والا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں سے قلم اٹھایا جاتا ہے سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔ بچے سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور دیوانے سے یہاں تک کہ عقل آجائے۔ اسے ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا جبکہ دارمی نے حضرت عائشہ سے اور ابن ماجہ نے اسے دونوں سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور اُس کی عدت دو حیض ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

تیسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی ذات کو نکاح سے نکالنے والیاں اور خلع کرنے والیاں منافق عورتیں ہیں۔ (نسائی)۔

نافع نے حضرت صفیہ بنت ابوعبیدہ کی مولاۃ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ہر ایک چیز کے بدلے اپنے خاوند سے خلع کیا اور حضرت عبداللہ بن عمر نے اس کا انکار نہ فرمایا۔ (مالک)

(مالک)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۳۱۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثُ جُدْهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدُّ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَالرَّجْعَةِ - (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۳۱۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيلَ مَعْنَى الْإِغْلَاقِ الْإِكْرَاهُ -

۳۱۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمُعْتَرَةِ الْمُغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ - (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجَلَانَ الرَّادِيُّ ضَعِيفٌ ذَاهِبٌ لِحَدِيثِ)

۳۱۴۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الثَّائِمِ حَتَّى يَسْتَقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ وَعَنِ الْمُعْتَرَةِ حَتَّى يَعْقِلَ - (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَاجَةَ عَنْهُمَا)

۳۱۴۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيفَتَانِ دَعَدَتْهُمَا حَيْضَتَانِ (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۱۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَرِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ أَمْنَاؤُفَاتُ - (رواهُ النَّسَائِيُّ)

۳۱۴۹ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ رَوْحِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يَنْكَرْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ -

(رواهُ مَالِكٌ)

۳۱۵۰ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شخص کے متعلق بتایا گیا کہ اُس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ ناراض ہو کر کھڑے ہو گئے، پھر فرمایا: کیا اللہ کی کتاب سے کھیلتے ہو اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اکرم! میں اُسے قتل کر دوں؟

(نسائی)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سوطا قیں دی ہیں۔ آپ کا میرے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: تین طلاقیں کے ساتھ وہ تم سے جدا ہو گئی اور ستائیس کے ساتھ تم نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا۔

(موطا امام مالک)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے رومے زمین پر کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی جو اُسے غلام آزاد کرنے سے پیاری ہو اور کوئی چیز رومے زمین پر اللہ تعالیٰ نے ایسی پیدا نہیں کی جو اُسے طلاق سے زیادہ ناپسند ہو۔ (دارقطنی)۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانٌ ثُمَّ قَالَ اِلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهَرُكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِلَّا اَقْتَدُهُ۔

(رواہ النسائی)

۳۱۵۱ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَمَاذَا نَدْوِي عَلَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَقْتَ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٍ وَتَسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُرُودًا۔

(رواہ فی الموطاء)

۳۱۵۲ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْوَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنَ الطَّلَاقِ۔

(رواہ الدارقطني)

جس کو تین طلاقیں دے دی گئیں

پہلی فصل

بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ ثَلَاثًا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے طلاق بتہ دے دی۔ پس اُن کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کر لی اور اُن کے پاس نہیں رہے مگر کپڑے کے پھندنے کی طرح فرمایا کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ عرض کی، ہاں فرمایا یہ نہیں ہوگا جب تک تم اُس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے (متفق علیہ)

۳۱۵۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَرَوُجْتُ بَعْدَهُ عَبْدًا الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمَامَعَا الْإِمْلُ هُدْبَةَ الثَّوْبِ فَقَالَ اتْرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عَسِيْلَتَهُ وَيَذُوقِي عَسِيْلَتَكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۱۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ

نے علامہ کرنے والے اور جس کے لیے علامہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے دارمی نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے اسے حضرت علی، حضرت ابن عباس اور حضرت عقیل بن عامر سلیمان بن یسار کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس سے کئی زیادہ اصحاب کو پایا تو سب فرماتے تھے کہ ایلاہ کرنے والے کو ٹھہرایا جائے (شرح السنہ)

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں سلمہ بن صخر بیاضی کہا جاتا تھا، اپنی بیوی کی بیٹھ کو اپنی ماں بھی کیا یہاں تک کہ رمضان گزر جائے جب نصف رمضان گزرا تو یہ رات کے وقت اُس سے صحبت کر بیٹھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ ایک گردن آزاد کر دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو نہیں ہے فرمایا تو متواتر دو مہینے کے روئے رکھ لو۔ عرض گزار ہوئے کہ اتنی طاقت نہیں ہے۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فروہ بن عمرو سے فرمایا کہ یہ عرق انہیں دے دو، جو پیمانہ ہے جس میں پندرہ یا سولہ صاع آتے ہیں تاکہ یہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دیں (ترمذی) اور ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی میں ہے کہ سلیمان بن یسار نے حضرت سلمہ بن صخر سے اسی طرح روایت کی۔ نیز فرمایا کہ میں عورتوں سے اس قدر صحبت کرتا تھا کہ کوئی دوسرا نہ کرتا ہوگا اور ان دونوں یعنی ابو داؤد اور دارمی کی روایت میں ہے کہ یہ ایک وسق کجوریں ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔

سلیمان بن یسار نے حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس ظہار کرنے والے کے متعلق جو کفار دینے سے پہلے صحبت کر بیٹھے، فرمایا کہ اُس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

(ترمذی ابن ماجہ)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلَّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ (رواه الدارمي)
 ۳۱۵۵ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَذْرَكْتُ بَضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُولُ يُوقَفُ الْمَوْلَى - (رواه في شرح السنّة)

۳۱۵۶ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ صَخْرٍ قِيلَ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهَرِ امِّهِ حَتَّى يَمُضِيَ رَمَضَانَ ذَلِكَ مَا مَضَى نِصْفُكَ مِنْ رَمَضَانَ دَقَّ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْنَتِ رَقَبَةً قَالَ لَا أَحَدُهَا قَالَ فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمُ سِتِّينَ مَسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفِرْوَةَ بْنِ عَمْرِوٍ وَأَعْطَمَ ذَلِكَ الْعَرَقُ وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِبَطْنِ سِتِّينَ مَسْكِينًا - (رواه الترمذي)
 رَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَأَةً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي وَفِي رَوَايَتِهِمَا أَعْنَى أَبَا دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ فَأَطْعِمُ سِتِّينَ مَسْكِينًا
 ۳۱۵۷ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَظَاهِرِ يَوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ -

(رواه الترمذي وابن ماجه)

تیسری فصل

عمرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ دینے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کر بیٹھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا۔

۳۱۵۸ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا حَلَلَكَ عَلَى ذَلِكَ

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حَجَلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ لِنَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ إِلَّا يَقْرَبَهَا حَتَّى يَكْفُرَ رَدَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٍ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ أَوْلى بِالصَّوَابِ مِنَ الْيُسْنَدِ -

تہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے چاندنی میں اُس کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھی تو اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا اور اُس کے ساتھ صحبت کر بیٹھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور انہیں حکم دیا کہ کفارہ ادا کرنے تک عورت کے نزدیک نہ جانا (ابن ماجہ) نیز ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور ابو داؤد و نسائی نے بھی اسی طرح مسنداً و مرسلً روایت کی ہے اور نسائی نے فرمایا کہ مسند سے مراد صحت کے زیادہ قریب ہے۔

سابقہ ابواب کے دیگر متعلقات

پہلی فصل

۳۱۵۹ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ جَارِيَةً كَانَتْ لِي تَرْحَلُ غَنَمًا لِي فَوَجَدْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاسْتَفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي أَدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَى رَقَبَةٍ أَفَاعَزَقْتُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فَقَالَتُ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقْتُهَا - (رَوَاهُ مَالِكٌ فِي رِوَايَةٍ مُسْنَدَةٍ قَالَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْحَلُ غَنَمًا لِي قَبْلَ أَحَدِ الْجَوَانِيَةِ فَاطْلَعَتْ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَاَ الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَأَنَا حُجِلٌ مِنْ بَنِي أَدَمَ اسْفَ كَمَا يَاسْفُونَ لَكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَةً فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَهُ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَعْتَقْتُهَا قَالَ اشْتَرِ بِهَا فَاتَيْتُ بِهَا فَقَالَ لَهَا آيَتُ اللَّهِ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقْتُهَا فَلَهَا مَوْمِنَةٌ -

صحبت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، میری ایک لونڈی میری بکریاں چراتی ہے میں اُس کے پاس گیا تو ریوڑ سے ایک بکری گم تھی۔ میں نے اُس کے متفق اُس سے پوچھا تو کہنے لگی کہ اُسے بھیڑ بکھا گیا ہے۔ مجھے غصہ آیا کیونکہ میں بھی آدمی ہوں اور اُس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ مجھ پر ایک گردن آزاد کرنا ہے، کیا میں اُسی کو آزاد نہ کر دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لونڈی سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اُس نے کہا: آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ عرض گزار ہوئی کہ آپ اللہ کے رسول میں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی کو آزاد کر دو۔ اسے امام مالک نے روایت کیا اور مسلم کی روایت میں ہے۔ فرمایا کہ میری ایک لونڈی تھی جو احد اور جواہنہ کی جانب میری بکریاں چراتی تھی۔ ایک روز مجھے معلوم ہوا کہ ریوڑ سے ایک بکری کو بھیڑ لے گیا۔ چونکہ میں بھی آدمی ہوں لہذا مجھے افسوس ہوا جیسے دوسرے لوگوں کو ہوتا ہے تو میں نے اُسے طمانچہ کھینچ مارا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا کیونکہ میں نے اسے بڑی زیادتی شمار کیا۔ اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اُسے آزاد نہ کر دوں؟ فرمایا کہ اُسے میرے پاس لے کر آؤ۔ میں اُسے لے کر آیا تو آپ نے لونڈی سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ آسمان میں۔ فرمایا کہ میں کون ہوں؟ عرض کی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا کہ اسی کو آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔

بَابُ اللَّعَانِ

لعان کا بیان

پہلی فصل

۳۱۴۰ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُمَيْرَ الْعَجَلَانِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَاءً فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ فِيكَ وَفِي صَلَاحَتِكَ فَادْهَبْ فَأَتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَا عَنَّا فِي الْمَسْجِدِ دَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَأًا فَرَعَا قَالَ عُمَيْرُ كَذَبْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُمَا فَطَلَعْتُمَا ثَلَاثَةَ أَثَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِمْ أَسْحَبًا أَدْعَبَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْبَتَيْنِ خَدَّيْهِ السَّاقَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ عُمَيْرًا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِمْ أَحْيَمَرُ كَاتٍ وَحَرَّةٌ فَلَا أَحْسِبُ عُمَيْرًا إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِمْ عَلَى النَّعْتِ الَّتِي نَعَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيقِ عُمَيْرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ -

(متفق علیہ)

۳۱۴۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَنَ بَيْنَ امْرَأَتِهِ فَأَنْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا لَوْلَا الْمَرْأَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثٍ لَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَّمَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الْآخِرَةِ ثُمَّ دَعَاها فَوَعَّظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الْآخِرَةِ أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ -

۳۱۴۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَلْمُتَلَاعِنَيْنِ حَسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عومیر عجلانی عرض گزار ہوئے کیا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کی کوپا کر قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے، لہذا وہ کیا کرے؟ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل ہو گیا ہے، جاؤ اسے لے آؤ۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ جب دونوں فارغ ہو گئے تو حضرت عومیر نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ بولا تھا لہذا اسے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھتے رہنا اگر لڑکا سیاہ رنگ، بڑی آنکھوں والا، موٹے سر بیوں والا اور موٹی پٹنڈیوں والا ہو تو میں یہی گمان کروں گا کہ عومیر نے عورت کے متعلق بیج کہا اور اگر وہ دھرمہ (بامنی) کی طرح سرخ رنگ کا ہو تو میرے خیال میں عومیر نے عورت پر جھوٹا الزام لگایا۔ پس وہ بچہ اُسی طرح کا پیدا ہوا جو اُس کا حلیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا، جس سے حضرت عومیر کی تصدیق ہو گئی اور بعد میں وہ لڑکا اُس کی ماں کی طرف منسوب کیا گیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اُس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا۔ اُس مرد نے عورت کے لڑکے سے انکار کیا تو دونوں کے درمیان تفریق کروادی گئی اور لڑکے کو عورت کے ساتھ ملا دیا (متفق علیہ) دونوں کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔ پھر عورت کو بلایا اور اُسے وعظ و نصیحت فرمائی اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت ہلکا ہے۔

اُن سے یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کے متعلق فرمایا: تم دونوں سے حساب اللہ نے لینا ہے جب کہ تم میں سے ایک جھوٹا

اب عورت پر تمہارا کوئی حق نہیں۔ عرض گزار ہوئے کیا رسول اللہ! میرا مال؟ فرمایا کہ تمہارے لیے کوئی مال نہیں۔ اگر تم نے عورت کے متعلق بیع کیا تو اُس کے بدلے اُس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال کیا اور اگر تم نے بھوٹ کیا تو یہ تم سے بہت دور بہت دور ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر حضرت شریک بن سحما کے ساتھ زانیہ تہمت لگائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری بیٹھ پر جہنم قائم کی جائے گی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے تو وہ گواہوں کو تلاش کرنے جائے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری بیٹھ پر جہنم قائم کی جائے گی۔ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھوٹ فرمایا، مگر اللہ تعالیٰ ایسا حکم نازل فرمائے گا کہ میری بیٹھ کو حد سے بڑی کرے گا پس حضرت جبریل نازل ہوئے اور یہ حکم آپ پر نازل کیا گیا۔ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں..... اگر وہ سچے ہیں (۶۴:۲) پس حضرت ہلال حاضر ہوئے اور گواہی دی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے رہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے پس تم دونوں میں سے کوئی تائب ہوتا ہے؟ پھر عورت کھڑی ہوئی اور اُس نے شہادت دی جبریل پانچویں گواہ پر پہنچی تو لوگوں نے اُسے ٹھہرایا کہ یہ واجب کرینے والی ہے حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ وہ ٹھہری اور لوٹی یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ رجوع کرے گی۔ پھر اُس نے کہا کہ میں جیشہ کے لیے اپنی قوم کو سوا نہیں کروں گی اور گز گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھتے رہنا اگر اس کے پیٹ سے سرگیں آنکھوں والا، بھاری سرخوں والا اور موٹی پنڈلیوں والا دکھائی دے تو وہ شریک بن سحما کا ہے چنانچہ اُس نے ایسا ہی دکھایا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر گز یہ اللہ کی کتاب میں حکم نہ ہوتا جو گزرا تو میرا اس عورت کے ساتھ سلوک کچھ اور ہوتا۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ عرض گزار ہوئے کہ اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے پاس پاؤں تو اُس سے ہاتھ نہ لگاؤں یہاں تک کہ چار گواہ لے آؤں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہرگز نہیں، قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ

سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ لَأَمَّا لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحَلَّكَ مِنْ فَحْشَاهَا وَلَنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبَدٌ وَأَبَدٌ لَكَ مِنْهَا۔ (متفق علیہ)

۳۱۶۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هَلَالَ بْنَ أُمَيَّةٍ قَذَى أَمْرًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشْرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَةُ أَوْ حَدًّا فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدًا عَلَى امْرَأَةٍ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيْتَةَ فَعَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيْتَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ هَلَالٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ فَلْيَبْرَأَنَّ اللَّهُ مَا يَبْرَأُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ قَتَلَ جَبْرِئِيلُ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَدْمُونَ أَرْوَاجَهُمْ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَجَاءَ هَلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنْتَ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوها وَقَالُوا لَهَا مَوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَلَّكَاتٍ وَنَكَصَتْ حَتَّى فَلَنَّا أَسْهًا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْصَحُ قَوْلِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِمِ الْحَلِ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْإِلَيْتَيْنِ خَدَّيْ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِبَشْرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِمِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ۔

(رواه البخاری)

۳۱۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ كَوُجِدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمْسَ حَتَّى إِنِّي بِأَرْبَعَةِ شَهَدَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأَعْسِجَلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ اَسْمَعُوْا اِلَى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ لَا تَاَنَ لَخِيُوْرًا وَّ اَنَا اَعِيْزٌ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَعِيْزٌ مِّمِّيْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۱۶۵ وَعَنْ الْمُغَيَّرَةِ قَالَتْ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مَصْفِيحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْعَجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَا نَا اَعِيْزٌ مِنْهُ وَاللَّهِ اَعِيْزٌ مِّمِّيْ وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدًا حَبَّ الْيَبْرِ الْخُدْرُ مِنْ اللَّهِ مِنْ اَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُنْدِرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ وَلَا اَحَدًا حَبَّ الْيَبْرِ الْمُدْحَةَ مِنْ اللَّهِ وَمِنْ اَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعَالَى يَغَارُ وَرَأَى الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ لَا يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۶۷ وَعَنْهُ أَنَّ اَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ رَأَيْتُ اَنَّا نَكْرَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبْلِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَأْنُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اُورَقٍ قَالَ إِنَّ فِيْهَا لَوُرَقًا قَالَ فَأَتَى تُرَايَ ذَلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هَذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يَرَحْصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَثْبُ ابْنِ أَبِي دَقَاصٍ عَمِدًا إِلَى اَخِيْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةَ زَمَعَةَ مِثِّيْ فَأَقْبَضْتُهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَ سَهْمًا فَقَالَ إِنَّهُ ابْنُ اَخِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ اَخِيْ فَتَسَا وَقَالَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مبعوث فرمایا: میں تو ایسا کرنے سے پہلے اُسے تلوار سے اڑا دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو کہ تمہارا رشتہ کیا کہہ رہا ہے بیٹیک یہ غیرت مند ہیں لیکن میں ان سے زیادہ مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے (مسلم) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عباد نے کہا کہ اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو تلوار سے اُسے ختم کر دوں گا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا: کیا تمہیں سعد کی غیرت پر تعجب نہیں ہوتا؟ خدا کی قسم! میں اُن سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیور ہے۔ اسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کا ظاہر و باطن حرام فرمایا ہے اور ایسا کوئی نہیں جو اللہ سے زیادہ مغضت کو پسند کرتا ہو اسی لیے اُس نے نبیوں کو ڈرانے اور بشارت دینے کے لیے مبعوث فرمایا اور کوئی ایسا نہیں جس کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند ہو، اسی لیے اُس نے ایسے شخص سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹیک اللہ تعالیٰ غیرت فرماتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اُن کاموں کے پاس نہ جائے جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائے ہیں۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میری بیوی نے کالا لڑکا جنم دیا ہے اور میں نے اُس کا انکار کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیسے ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ سُرخ۔ فرمایا کہ کیا اُن میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اُن میں خاکستری بھی ہے۔ فرمایا کہ یہ رنگ کہاں سے آیا؟ عرض کی کہ کسی رگ نے اُسے کھینچا ہو گا۔ فرمایا تو رگ کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہو گا اور آپ نے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ حضرت زمرہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت سعد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے پس دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!

میرے بھائی نے مجھ سے اس کے متعلق عہد لیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ عن عمرؓ کو گوارا ہوئے کہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ یہ عقبہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ پس انہوں نے آنحضرتؐ دم تک لڑکے کو نہیں دیکھا۔ دوسری روایت میں آپؐ نے فرمایا: اسے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا بھائی ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔

(متفق علیہ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش و خرم تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزہ مدینی آیا تو اُس نے اُسامہ اور زید کو دیکھا اور اُن کے اوپر چادر تھی جس سے دونوں کے سر ڈھکے ہوئے اور پیر کھلے ہوئے تھے۔ اُس نے کہا کہ ان میں سے ایک کے قدم دوسرے سے ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف جان بوجھ کر اپنی نسبت کرے تو جنت اُس پر حرام ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بالوں سے نہ بھرو اور جو اپنے باپ سے پھر تو اُس نے کفرانِ نعمت کیا (متفق علیہ) اور حدیث عائشہ کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیو نہیں باب صلوٰۃ الخسوف میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَخِي كَانَ عَمِدًا لِي فَيَرَى قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَأَبْنُ وَلِيدَةَ ابْنِي وَلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفَرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ يَدْنِي زَمْعَةَ احْتَجِي مِنِّي لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعَقْبَةٍ فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنِّي وَلِدْتُ عَلَى فِرَاشِ أَبِيكَ (متفق علیہ)

۳۱۶۹ وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَوْى أَنِّي مُجَزَّذٌ الْمَدَائِجِ دَخَلَ فَلَمَّا رَأَى أَسَمَةَ وَزَيْدًا أَوْ عَلِيَّهِمَا قَطِيفَةً قَدْ عَظُمَا دُورَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ (متفق علیہ)

۳۱۷۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبْنِ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ (متفق علیہ)

۳۱۷۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزْعَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ ذَكَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَعْيَرَ مِنَ اللَّهِ فِي بَابِ صَلَوةِ الْخُسُوفِ -

۳۱۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمَلَاعِنَةِ أَيْمَانًا مَرَدَّةً أَدَخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مِنْ كِبَرٍ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَكِنْ يَدْخُلُهَا اللَّهُ جَنَّتْ وَأَيْمَانُ رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْكَ احْتَجَبًا لِلَّهِ مِنْهُ وَفَضَحَةً عَلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب لعان کی آیت اُنہی تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی قوم میں اُس کو داخل کرے جو اُن میں سے نہیں تو اُس کا اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہا اور اللہ تعالیٰ اُسے اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا اور جو اپنے بیٹے کا انکار کرے اور وہ اُس کی طرف دیکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس سے عذاب فرمائے گا

رُوِيَ فِي الْخَلَاِثِ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْذَاهِرِيُّ)

۳۱۴۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لِي أَمْرًا لَا تَرُدُّ لِي لَأَمْسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْهَا فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا إِذَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ)

۳۱۴۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنْ كُلُّ مُسْتَلْحِقٍ اسْتَلْحَقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعَى لَهُ ادْعَاهُ وَرِثَتُهُ فَقَضَى أَنْ مَنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِهَا اسْتَلْحَقَ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قَسَمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ لَمْ يُقَسِّمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يَلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعَى لَهُ أَنْكَرُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أُمَّةٍ لَمْ يَمْلِكُهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَهَا فَاتَتْ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَلَنْ كَانَ الَّذِي يُدْعَى لَهُ هُوَ الَّذِي ادْعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زَيْنَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَتْ أَوْ أَمَةً -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۱۴۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَنِيكَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُبَيِّتُ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّبَةِ فَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِبَةٍ وَاتَّ مِنَ الْخِيَلِ مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللَّهُ فَأَمَّا الْخِيَلُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

نیز اگلی پور پھلی مخلوق کے سامنے اُسے ذیل کرے گا -

(ابو داؤد - نسائی - دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میری بیوی کسی چھونے والے کا ہاتھ نہیں روکتی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھے اُس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ پھر تو اُسے رکھ لو (ابو داؤد - نسائی - نسائی نے کہا کہ بعض راویوں نے اسے حضرت ابن عباس تک مرفوع کیا اور بعض نے نہ کیا جب کہ یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے اُن کے ہجد امجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر ملایا ہوا شخص جو کہ ملایا گیا ہو اُس باپ کے بعد جس کی جانب منسوب کیا جاتا تھا، وہ اُس کی میراث کا دعویٰ کرے تو فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ ایسی لونڈی سے ہے کہ صحبت کرنے کے روز اُس کی ملک میں تھی تو وہ اُسی سے مل گیا جس سے ملایا گیا تھا اور جو میراث اُس سے پہلے تقسیم ہو چکی اُس میں سے وہ کچھ نہیں پائے گا اور جو میراث تقسیم نہیں ہوئی اُس میں سے اُس کا حصہ ہے۔ اور نہیں ملایا جائے گا جب کہ جس باپ کی طرف اُسے منسوب کیا جاتا تھا اُس نے انکار کر دیا ہو۔ اگر وہ اُس لونڈی سے ہے جو اُس کی ملک نہیں یا آزاد سے ہے جس کے ساتھ زنا کیا تو اُسے نہیں ملایا جائے گا اور نہ میراث پائے گا خواہ اُس نے دعویٰ کیا ہو جس کی طرف منسوب کیا جا رہا تھا کیونکہ وہ زنا سے پیدا ہوا ہے خواہ آزاد سے ہو یا لونڈی سے۔

(ابو داؤد)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غیبت وہ بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور غیبت وہ بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے: پس جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ مشکوک کاموں سے شرمنا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے وہ غیر مشکوک کاموں سے شرمنا ہے اور غرور کے اکثر کام وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے اور جس غرور و ناز کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے وہ میدانِ جہاد کا ہے اور غیبت کے وقت کا غرور و ناز ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے وہ برتری ثابت کرنے کا غرور ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سرکشی کا۔

(احمد، ابو داؤد - نسائی)

تیسری فصل

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد نے فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزرا ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنے فلاں بیٹے کی ماں سے دو جاہلیت میں زنا کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں ایسا دعویٰ نہیں ہے جب کہ جاہلیت کے دور کی باتیں گزر گئیں۔ بیٹا! ستر والے کاہنے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

(ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کی عورتیں ہیں جن کے درمیان لعان نہیں ہے۔ نصرانیہ جو مسلمان کے تحت ہو۔ یہودیہ جو مسلمان کے تحت ہو۔ آزاد جو غلام کے تحت ہو۔ لونڈی جو آزاد کے تحت ہو۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دو لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا حکم دیا تو ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ پانچویں قسم کے وقت اُس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہنا کہ یہ واجب کرینے والی ہے۔

(نسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت میرے پاس سے نکلے تو مجھے اس بات پر غیرت آئی۔ تشریف لائے تو ملاحظہ فرمایا جو میں کر رہی تھی۔ فرمایا کہ عائشہ! کیا ہو گیا کہ تم نے غیرت کی! عرض گوار ہوئی کہ میرے جیسی بھلا آپ جیسے پر غیرت نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا تھا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور آپ کے ساتھ؟ فرمایا، ہاں لیکن اُس کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی کہ وہ مسلمان ہو گیا۔

(مسلم)

۳۱۷۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا ابْنَتِي عَاهَرْتُ بِأَمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

(رواه ابوداؤد)

۳۱۷۵ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مَلَاعَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ۔

(رواه ابن ماجہ)

۳۱۷۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حَيًّا أَمَرَ امْتَلَأْ عَيْنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِئِهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ۔

(رواه النسائي)

۳۱۷۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَخَرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ أَغْرَتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِنِّي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرِي شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ أَعَانَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ حَتَّى اسْلَمَ۔

(رواه مسلم)

بَابُ الْعِدَّةِ

پہلی فصل

عِدَّتِ کا بیان

ابو سلمہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عمرو بن حفص نے انہیں تین طلاقیں دے دیں جب کہ وہ غائب تھے اور اپنے وکیل کے ہاتھوں جو بھیجے تو یہ ناراض ہو گئیں۔ اُس نے کہا: خدا کی قسم، آپ کا ہم پر کوئی حق نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے اور انہیں حکم دیا کہ اُمّ شریک کے گھر میں عدت گزاریں۔ پھر فرمایا: وہ ایسی عورت ہے کہ اُس کے گھر میں میرے اصحاب کی آمد و رفت ہے لہذا تم ابن اُمّ مکتوم کے گھر عدت گزارو کیونکہ وہ نابینا ہیں اس لیے تمہارے گھر پر اتار سکو گی جب تم حلال ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب حلال ہو گئیں تو اس کا آپ سے ذکر کیا کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان اور حضرت ابوہریرہ نے مجھے پیغام دیے ہیں۔ فرمایا کہ ابوہریرہ تو اپنی لالچی کندھے سے نیچے رکھتے ہی نہیں ہے معاویہ تو وہ مفلس ہیں، اُن کے پاس مال نہیں، لہذا تم اُس امر بن زید سے نکاح کر لو میں نے اسے ناپسند کیا۔ پھر فرمایا کہ اُس امر سے نکاح کر لو تو میں نے اُن سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی بھلائی رکھی کہ مجھ پر رشک کیا جاتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ابوہریرہ ایسے آدمی ہیں جو عورتوں کو بہت پیٹتے ہیں، مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اُن کے خاوند نے انہیں میں طلاقیں دے دی تھیں۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے نفقہ نہیں ہے مگر جب کہ تم حاملہ ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ ویرانے کے ایک مکان میں تھیں جس کا ماحول خوف ناک تھا، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نقل مکانی کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ دوسری روایت میں انہوں نے فرمایا: فاطمہ کو کیا ہوا جو اللہ سے نہیں ڈرتی جب کہ نہ اُس کے لیے رہائش ہے اور نہ خرچہ۔ (بخاری)

سید بن مسیب نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ کو اُن کے دیوروں سے زبان دلازی کرنے پر منتقل کیا گیا تھا۔

(شرح السنہ)

۳۱۸۰ عَنْ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكَيْدُ الشَّعْبِ يَرْسَخُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكَ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَثَا فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ أَمْرَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي اعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّ رَجُلًا أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكَ فَإِذَا حَلَلْتَ فَأَذِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضُرُّ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ أَنْ يَكْبِيَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُ ثُمَّ قَالَ أَنْ يَكْبِيَ أَسَامَةَ فَتَكَمْتُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاعْتَبِطْتُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَالَ فَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَجَعَلَ صَرَّابًا لِلنِّسَاءِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَوْحًا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَامِلًا۔

۳۱۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحِشٍ فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلَمَّا لَكَ رَحَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَيَّنِي فِي الثَّقَلَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ إِلَّا تَتَّقِي اللَّهَ تَعَيَّنِي فِي قَوْلِهَا لَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةَ۔ (رواه البخاری)

۳۱۸۲ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا تَمَّ نَفَلْتُ فَاطِمَةَ لَطَوِيلَ لِسَانِهَا عَلَى أَحْمَارِهَا۔

(رواه في شرح السنّة)

۳۱۸۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طَلَفْتُ خَالَتِي ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ أَنْ تُجِدَّ نَحْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَىٰ فَجِدِّي نَحْلَكَ فَأَتَتْ عَلِيًّا أَنْ تَصْدَقَنِي أَوْ تَفْعَلَنِي مَعْرُوفًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۱۸۴ وَعَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سَبِيعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ تَفَسَّتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَبَأَتْ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ أَنْ تَسْرِكَ فَأَذِنَ لَهَا فَتَنَكَّحَتْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۱۸۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُرَوِّقِي عَنْهَا زَوْجَهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عِنْدَهَا أَفْئُكُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَدُّ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَنْكِحِي رَأْسَ شَهْرِ رُبْعٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ أَحَدًا مَكَّنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَسْرِي بِالْبَعْدَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۸۶ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۱۸۷ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَكْسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَلَا تَكْنُحُ وَلَا تَمْسُ طَبِيبًا إِلَّا إِذَا طَهَرَتْ بُنْدَةً مِّنْ قُسْطٍ أَوْ أَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَا تَخْتَضِبُ -

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری خالہ جان کو تین طلاقیں دے دی گئیں تو انہوں نے کھجور کے پھل کا ٹٹنے کا ارادہ کیا۔ ایک آدمی نے انہیں باہر نکلنے پر ڈانٹا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں۔ فرمایا کیوں نہیں، اپنے پھل تو دو کیونکہ شاید تم خیرات کرو یا نیکی کے دوسرے کام کرو۔

(مسلم)

حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سبیبہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے چند روز بعد بچہ بنا پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں تو آپ نے انہیں نکاح کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی لہذا انہوں نے نکاح کر لیا۔

(بخاری)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے، اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا میں اسے سرمہ لگا دوں۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ انکار فرمایا ہر دفعہ لفظ لا کہا۔ پھر فرمایا یہ صرف چار مہینے اور دس دن ہیں جب کہ دور جاہلیت میں عورت سال گزرنے پر میگوئیاں پھیلتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت ام حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کو تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کوئی عورت کسی میت کا سوگ تین دن سے زیادہ نہ کرے مگر خاوند کا چار ماہ دس دن ہے اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے مگر بناوٹی کے اور سرمہ یا خوشبو نہ لگائے مگر جب پاک ہو جائے تو قسطنطیا اظفار کا ایک ٹکڑا (متفق علیہ) ابو داؤد میں یہ بھی ہے: نہ مہندی لگائے۔

دوسری فصل

زینب بنت کعبؓ کی روایت ہے کہ حضرت فریدہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا جو حضرت ابوسعید خدریؓ کی بہن ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئیں کہ وہ بی خدرہ میں اپنے خاندان والوں کے پاس چلی جائیں کیونکہ ان کا خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلتا تھا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے خاندان والوں کے پاس چلے جانے کے متعلق پوچھا کیونکہ میرے خاوند اپنی ملکیت کا کوئی مکان اور نفقہ نہیں چھوڑا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ پس میں لوٹ آئی۔ یہاں تک کہ حجرے یا مسجد کے پاس ہی تھی تو مجھے بلا کر فرمایا، اپنے گھر میں ہی رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے عدت کے چار مہینے دس دن اُسی میں گزارے (مالک، ترمذی، ابو داؤد - نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب کہ حضرت ابوسعید فوت ہو گئے تھے اور میں نے چہرے پر مصبر لگایا ہوا تھا۔ فرمایا کہ اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ یہ مصبر ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ یہ چہرے کو رنگین تو کرتا ہے لہذا اسے نہ لگانا مگر رات میں اور دن میں دُور کر دینا اور خوشبو یا مہندی سے لگھی نہ کرنا کیونکہ یہ خضاب ہے۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کس چیز کے ساتھ لگھی کروں؟ فرمایا کہ بیری کے پتوں کا اپنے سر پر لپیٹ کر لینا۔ (ابو داؤد - نسائی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے اور نہ سُرخ رنگ کا، نہ زیور پہنے اور نہ خضاب یا سرمہ لگائے۔ (ابو داؤد - نسائی)

تیسری فصل

۳۱۸۸ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ الْفَرِيدَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَيْتِ خَدْرَةَ فَإِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْمَدٍ لَهُ أَبْغَرًا فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَدْرِكْنِي فِي مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فَانْصَرِفِي حَتَّى إِذَا كُنْتِ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَاكِ فَقَالَ أَمْكِنِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا - (رواه مالك والترمذي وأبو داود والنسائي وابن ماجه والدارمي)

۳۱۸۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوِّفِيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صِدْرٌ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ فَقَالَ إِنَّهُ يَشْبُ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزَعِيهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْسُطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحَنَاءِ فَإِنَّ خَضَابٌ قُلْتُ يَا أَيُّ شَيْءٍ أَمْسُطِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغْلِفِينَ بِهِ رَأْسَكَ - (رواه أبو داود والنسائي)

۳۱۹۰ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْتَوِئِّي عَنْهَا زَوْجَهَا لَا تَلْبَسُ لِمُعَصْفَرٍ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةِ وَلَا الْحُلِيِّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحُولُ - (رواه أبو داود والنسائي)

۳۱۹۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ ۱۲

سلمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص کا شام میں انتقال ہو گیا جب کہ

اُن کی بیوی کو بیسر سے حیض کا خون شروع ہوا اور انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہوئی تھی۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے حضرت زید بن ثابت سے اس کا حکم پوچھتے ہوئے لکھا۔ حضرت زید نے اُن کے لیے لکھا کہ جب وہ بیسر سے حیض کے خون میں داخل ہوگئی تو وہ خاوند سے اور خاوند اُس سے لا تعلق ہو گیا۔ نہ عورت اُس کی وارث اور نہ وہ اس کا وارث۔

(موطا امام مالک)

سعد بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو طلاق دی گئی، پس اُسے ایک یا دو حیض آگئے، پھر بند ہو گئے تو وہ نو مہینے انتظار کرے۔ اگر محل ظاہر ہو جائے تو بہتر ورنہ نو مہینے کے بعد پھر تین مہینے عدت گزارے پھر حلال ہوگی۔

(مالک)

حِينَ دَخَلَتْ امْرَأَتُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ أَنَّهُمَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرَّتْ مِنْهُ وَبَرَّ مِنْهَا لَا يَرْتُهَا وَلَا تَرْتُهَا۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۱۹۲ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّهَا امْرَأَةٌ طَلَقْتَ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتَهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَلَا إِلَكَ إِلَّا أَنْتَ تَنْتَظِرُ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ الْأَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

استبراء کا بیان

بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ

پہلی فصل

حضرت ابوذر اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک حاملہ عورت کے پاس سے گزرے تو اُس کے متعلق پوچھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فلاں کی لونڈی ہے۔ فرمایا کہ کیا اس سے صحبت کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اُس پر ایچی لعنت کروں جو قبر میں بھی اُس کے ساتھ جائے۔ وہ بچے سے کیسے خدمت لے سکتا ہے جبکہ وہ اس کیلئے حلال نہیں اور کیسے اُسے وارث بنانا ہے جبکہ وہ اس کیلئے حلال نہیں (مسلم)

۳۱۹۳ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ مُجَحِّجٍ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا أَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ أَيْلَحُ بِهَا قَالُوا لَعَنَهُ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهَا فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يَسْتَحْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَمْ كَيْفَ يُورَثُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت، کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ اوطاس کی لونڈیوں کے بارے میں فرمایا: کسی حاملہ سے صحبت نہ کی جائے جب تک پھر نہ جن لے اور نہ غیر حاملہ سے یہاں تک کہ اُسے حیض آجائے (احمد، ابو داؤد - داری)

حضرت روبیع بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

۳۱۹۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَبَايَا أَوْطَاسٍ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَجِيزَ حَيْضَتَهُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۱۹۵ وَعَنْ رُوَيْعِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْبَيْنِ لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَسْقِيَ مَلَأَةً زَرْعَ غَيْرِهِ
يَعْنِي الْإِنْيَانَ الْعَبَالِيَّ وَلَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ
الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَفْعَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتَّى يَسْتَبْرَأَ بِهَا
وَلَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَ
مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ زَرْعَ غَيْرِهِ)

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے روز فرمایا: ہر کسی شخص
کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اپنے پانی سے
دوسرے کی کھیتی کو سیراب کرے یعنی حاملہ سے صحبت کرنے اور کسی کے لیے جائز
نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ استبراء کرنے سے پہلے کسی قیدی
عورت سے صحبت کرے اور کسی کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر
ایمان رکھتا ہو کہ مالِ غنیمت کو تقسیم ہو جانے سے پہلے فروخت کرے (ابوداؤد)
افہ ترمذی نے اسے ابی زرع غیرہ تک روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۳۱۹۴ عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْأَمْوَاءِ بِحَيْضَتِهِ إِنْ كَانَتْ مِنْ حَيْضٍ
وَتَلَا شَهْرًا إِنْ كَانَتْ مِنْ لَحْيَةٍ وَيَنْهَى عَنْ سَقْيِ مَاءِ الْغَيْرِ -
۳۱۹۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وَهَبْتَ الْوَلِيَّةَ
الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بَاعْتَ أَوْ عَقِيقْتَ فَلَسْتِ بِرَجُلٍ رَجَمَهَا بِحَيْضَةٍ
وَلَا تَسْتَبْرِئُ الْعَدْرَاءُ -
(رَوَاهُمَا رِزْقِي)

امام مالک نے فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نوندیوں کو حیض کے ساتھ استبراء کا حکم فرمایا کرتے جب کہ اسے حیض آتا ہو تو تین
میسے تک اور اگر حیض نہ آتا تو دو مسے کی کھیتی کو سیراب کرنے سے منع فرمایا کرتے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ نونڈی کو جب ہمہ کیا جائے
جس سے صحبت کی جاتی ہو یا فروخت کیا جائے یا آزاد کیا جائے تو ایک حیض کے
ساتھ اس کا استبراء کر لیا جائے اور کنواری لڑکی کے استبراء کی ضرورت نہیں ہے۔ ان
دونوں حدیثوں کو رزقین نے روایت کیا ہے۔

بَابُ التَّفَقَّاتِ وَحَقِّ الْمَسْلُوكِ نان نفقہ اور مملوک کا حق

پہلی فصل

۳۱۹۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ ابْنَتَ عَتَبَةَ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيَنِي مَا
يَكْفِيَنِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ
خَدِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدِكَ بِالْمَعْرُوفِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
۳۱۹۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَى اللَّهُ أَحَدَكُمْ خَيْرًا
فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ہند بنت عتبہ عرض گزار
ہوئیں: یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک شجیعہ آدمی ہیں جو اتنا خرقہ نہیں دیتے کہ میری اولاد کے
لیے کافی ہو سوائے اُس کے جو انہیں بتائے بغیر میں خود لے لوں۔ فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی
ہو جو دستور کے مطابق تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو (متفق علیہ)
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائے تو خزانہ
کی ابتدا اپنی جان اور اپنے گھر والوں سے کرے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رکھنا اور پہننا مملوک کا حق ہے اور اُسے طاقت سے باہر کام کی تکلیف نہ دی جائے۔

(مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس تمہارے بھائی کو اللہ تعالیٰ تمہارا ماتحت کر دے تو جس کو اللہ تعالیٰ تمہارا مملوک بنا دے اُسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اُسے وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور ایسے کام کی اُسے تکلیف نہ دو جو اُس پر غالب آجائے اگر غالب آنے والے کام کی تکلیف دو تو اُس کی مدد کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا خزانچی ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: کیا لونڈی غلاموں کو ان کا کھانا کسے دیا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جاؤ ان کا کھانا دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: انسان کی بربادی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جن کی روزی اُس کے ذمے ہو اُسے روکے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آدمی کے تباہ ہونے کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جو روزی دی جاتی ہو اُس سے منافع کر دے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے لیے اُس کا خادم کھانا تیار کرے، پھر اُسے لے آئے جس کی خاطر وہ گرمی اور دھواں برداشت کر چکا ہے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا چاہیے۔ اگر کھانا تھوڑا ہو تو ایک دولہے اُس میں سے اُس کے ہاتھ پر رکھ دے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام اپنے آقا کا خیر خواہ رہے اور اچھی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو اُس کے لیے دو گنا ثواب ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام کے لیے یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اس حالت میں وفات دے کہ اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہو اور اپنا آقا کا حکم ماننا بھی اُس کی خوش نصیبی ہے۔ (متفق علیہ)

۳۲۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلِّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۰۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ مَنْ جَعَلَ اللَّهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَعْجَلُ فَإِنْ كَلَّفَ مَا يَعْجَلُ فَلْيَعِزَّهُ عَلَيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوَّتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَاذْطَلِقْ فَأَعْطَاهُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ تَيْمُكُ قُوَّتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوَّت۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَزْرَهُ وَدَخَانَهُ فَلْيَقْعُدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوعًا فَلْيَلَّا فَلْيَصْنَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أَكْلَةً أَوْ اكْلَتَيْنِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا انْصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمًا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَقَّاهُ اللَّهُ بِحَسَنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ نِعْمًا لَهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۰۶ وَعَنْ جَبْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْنُ الْعَبْدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ ابْنٌ فَقَدْ بَرَّتَ مِنْهُ الدِّمَ وَمُفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ ابْنٌ مِنْ مَوَالِيَةٍ فَقَدْ كَفَرًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ذَنْبٌ مَمْلُوكٌ وَهُوَ بَرٌّ مِمَّا قَالَ جِلْدُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۰۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا أَلَمَ يَأْتِهِ أَدْلُ طَمَ فَإِنَّ كَفَارَتَهُ أَنْ يَعْتِقَهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۰۹ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْعِي صَوْتًا أَعْلَمُ أَنَّ مَسْعُودَ اللَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ حُرٌّ لَوْ جَرَّ اللَّهُ فَقَالَ أَمَا لَوْلَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتُكَ التَّارَادَ لَمْ تَشْكُ التَّارَادَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام بھاگ جائے تو اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک اور روایت میں اُن سے ہے کہ فرمایا: جو غلام بھاگ گیا تو وہ ذمہ داری سے نکل گیا۔ اُن سے ہی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں سے بھاگ گیا وہ پکا ناشکر ہو گیا یہاں تک کہ اُن کے پاس لوٹ آئے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی اور وہ اُس کے الزام سے بری ہو تو قیامت کے روز آقا کو کوڑے لگائے جائیں گے مگر جب کہ وہ اُس کے کہنے کے مطابق ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے غلام کو حد مائے جب کہ اُس نے جرم نہ کیا ہو یا طمانچہ مائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے آزاد کرے۔ (مسلم)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے غلام کو پیٹ رہا تھا تو میں نے پیچھے سے آواز سنی: اے ابو مسعود! جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اس سے بھی زیادہ قدرت رکھتا ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ رضائے الہی کی خاطر آزاد ہے۔ فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں آگ جلاتی یا تمہیں آگ چھوتی۔ (مسلم)

دوسری فصل

عمر بن شعبہ، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد ماجد کو میرے مال کی ضرورت ہے فرمایا کہ تم اور تمہارا مال سب تمہارے والد کے ہے۔ بیشک تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ گمانی سے ہے لہذا اپنی اولاد کی گمانی سے کھاؤ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں غریب ہوں، میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے اور

۳۲۱۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي مَالًا وَرَبَّ الدُّنْيَا يَحْتَاجُ إِلَى مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لَوْلَاكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُّوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۱۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي فُقِيرًا لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي

يَتِيمٌ فَقَالَ كُلُّ مَنْ مَالَ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ
وَلَا مُتَنَائِلٍ - (رواه أبو داود والنسائي وابن ماجة)
۳۲۱۲ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الصَّلَاةَ وَمَا مَكَتَ
أَيُّهَاكُمْ - (رواه البيهقي في شعب الإيمان وروى
أحمد وأبو داود عن علي بن نجره -

۳۲۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِتْرُ الْمَلَكَةِ -
(رواه الترمذي وابن ماجة)

۳۲۱۴ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسَنُ الْمَلَكَةِ يَمْنُ وَشَوْءُ الْخَلْقِ
شَوْءٌ - (رواه أبو داود ورواه في غير المصابيح ما
زاد عليه في من قوله والصَّحْفَةُ تَمْنَعُ مِيتَةَ الشَّوْءِ
وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعَمَلِ)

۳۲۱۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ
فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ - (رواه الترمذي والبيهقي في شعب
الإيمان لكن عنده فليمسك بدل فارفعوا أَيْدِيَكُمْ -
۳۲۱۶ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا
فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحَبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -
(رواه الترمذي والدارقطني)

۳۲۱۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ
فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَدَّاهُ - (رواه الترمذي وابن ماجة)

۳۲۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَهَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ -
(رواه أبو داود منقطعاً)

میرے پاس ایک یتیم ہے۔ فرمایا کہ اپنے یتیم کے مال سے کھا لیکن اسراف نہ کرنا،
جلدی نہ کرنا اور مال جمع نہ کرنا۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں فرمایا کرتے: نماز اور جو تمہارے لونڈی غلام
ہیں۔ اسے پہنچتی ہے شعب الایمان میں روایت کیا ہے جب کہ احمد اور
ابوداؤد نے حضرت علی سے اسی طرح روایت کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے غلام سے بڑا سلوک کرنے والا جنت میں داخل
نہیں ہوگا (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت رافع بن میکث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام سے اچھا سلوک کرنا خوش بخجی ہے
اور بد خلقی سے پیش آنا بد بخجی ہے (ابوداؤد) میں نے مصابیح کے سوا
اس حدیث میں یہ بات نہیں دیکھی کہ صدقہ بری موت سے بچاتا ہے اور
نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو پیٹے اور وہ اللہ کو یاد کرے تو اس سے
اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان
میں لیکن ان کے نزدیک اپنے ہاتھوں کو اٹھا لو کی جگہ رگ جاوے ہے۔

حضرت ابویوب کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی والدہ اور اس کی اولاد کے درمیان جدائی
ڈالی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے اور اس کے چہیتوں کے درمیان جدائی
ڈال دے گا۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجھے دو غلام مرحمت فرمائے جو سگے بھائی تھے۔ میں نے ان میں سے ایک
کو فروخت کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اسے! اپنے
غلاموں کا کیا کیا؟ میں نے آپ کو بتایا۔ فرمایا: اُسے لوٹاؤ، اُسے لوٹاؤ (ترمذی ابن ماجہ)
ان سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بیٹے کو جدا کر
دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا لہذا انہوں نے
بیع فسخ کر دی۔ اسے ابوداؤد نے منقطعاً روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اندر تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اُس کے لیے موت کو آسان کر دیتا ہے اور اُسے اپنی جنت میں داخل فرماتے گا۔ کمزور کے ساتھ نرمی، والدین کے ساتھ مہربانی اور غلاموں سے سنی سلوک۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو ایک غلام عطا کیا اور فرمایا کہ اسے نہ مارنا کیونکہ مجھے نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا گیا ہے جب کہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ مصابیح کے الفاظ ہیں جب کہ دارقطنی کی مجتبیٰ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازیوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم خادم کو کہاں تک معاف کریں، آپ خاموش رہے۔ دوبارہ یہی بات پوچھی تب بھی آپ خاموش رہے جب تیسری دفعہ پوچھا تو فرمایا: روزانہ اُس سے ستر دفعہ درگزر کرو۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے غلاموں میں سے جو تمہاری مرضی کے مطابق ہو تو اُسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور ان میں سے جو تمہاری مرضی کے مطابق نہ ہو تو اُسے فروخت کر دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

(احمد، ابو داؤد)

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر اس کے پیٹ سے لگی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ ان بے زبان مویشیوں کے پاس سے اللہ سے ڈرو۔ اچھی حالت میں ان پر سواری کرو اور اچھی حالت میں چھوڑو۔

(ابو داؤد)

۳۲۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللَّهُ حَتْفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ رَفَقَ بِالصَّغِيرِ وَشَفَقَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاحْسَنَ إِلَى الْمَمْلُوكِ. (رواه الترمذی وقال هذا حديث غریب)

۳۲۲۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِعَلِيٍّ عِلْمًا فَقَالَ لَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَأَيْتُ يُصَلِّي هَذَا الْغُطَّ الْمَصَابِيحَ وَفِي الْمَجْتَبَى لِلدَّارِ قُطْنِي أَنْتَ عَمْرٍاءُ لَخَطَّارٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ.

۳۲۲۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ فَسَكَتَ ثُمَّ أَحَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَّتْ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةَ قَالَ اعْفُوا عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً. (رواه أبو داؤد ورواه الترمذی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ)

۳۲۲۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا تَمْلُوكُكُمْ مِنْ مَمْلُوكِكُمْ فَاطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاسْكُوهُمْ مِمَّا تَكْسُونَ وَمَنْ لَا يَلَا تَمْلُوكُكُمْ مِنْهُمْ فَبَيْعُوهُمْ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ.

(رواه أحمد و أبو داؤد)

۳۲۲۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِطُغْيَانٍ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُحْجَمَةِ فَارْكَبُوهَا صَالِحَةً وَاتْرَكُوهَا صَالِحَةً.

(رواه أبو داؤد)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ ان مویشیوں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقے سے (۵۲۴۶) اور ارشاد

۳۲۲۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا ۖ الْآيَةُ ۖ انْطَلَقَ
مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَّلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُ
مِنْ شَرَابِهِمْ فَإِذَا فُضِّلَ مِنْ طَعَامِ الْيَتِيمِ وَشَرَابِهِ شَيْءٌ
حَبَسَ لَهُ حَتَّىٰ يَأْكُلَهُ ۖ أَوْ يَشْرَبَهُ ۖ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ
فَذَكَرُوا الرَّسُولَ ۖ وَاللَّهُ عَلِيمٌ وَسَلَامٌ ۖ فَانْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَىٰ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ
خَيْرٌ ۚ وَإِنْ أَخْلَطْتُمْهُمْ فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ
يَطْعَامُهُمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ ۖ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۲۲۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَبَيْنَ الْوَلَدِ
وَبَيْنَ أَخِيهِ ۖ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۲۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِالسَّبْيِ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ
جَمِيعًا كَرَاهِيَةً أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ ۖ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَنْتُمْ بِشَرَارِكُمُ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ مَعَهُ
وَيَجْلِدُونَ عِبْدَهُ وَيَمْنَعُونَ رَقْدَهُ ۖ

(رَوَاهُ رِزْقِيُّ)

۳۲۲۸ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
سَيِّئُ الْمَلَكََةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ
هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَاغَى قَالَ نَعَمْ
فَاكْرُمُوهُمْ كَكْرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا
تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْيَا قَالَ فَدَرْسٌ
تَرْتَبِطُ ثِقَاتُكَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَمْلُوكٌ
يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخْوَكُ ۖ

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

باری تعالیٰ، وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں (۴: ۱۰) تو جس کے پاس بھی کوئی
یتیم تھا اُس نے اُس کا کھانا اور پینا اپنے کھانے اور پینے سے ایک طرف کر دیا جب یتیم کے
کھانے یا پینے کی چیز سے کچھ بچ رہتا تو اُسی کے لیے رکھ دیا جانا، یہاں تک کہ وہ کھا لیتا یا
خرباب ہو جاتا۔ یہ لوگوں پر گراں گزرا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس
کا ذکر کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، اور تم سے یتیموں کے متعلق پوچھتے ہیں
تم فرما دو کہ اُن کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا اُن کا خرچ ملا تو وہ تمہارے
بھائی ہیں (۲: ۲۲۰) پس لوگوں نے اُن کے کھانے پینے کی چیزیں اپنے
کھانے پینے کی چیزوں میں ملا لیں۔

(ابوداؤد - نسائی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اُس پر لعنت فرمائی ہے جو باپ اور بیٹے میں جدائی کرے یا دو سگے بھائیوں
کے درمیان۔ (سے ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب قیدی پیش کیے جاتے تو سارے گھروالے کسی کو کٹھے
عطا فرماتے کیونکہ اُن میں جدائی ڈالنا آپ کو ناپسند تھا۔

(ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم میں سے بُرے لوگ نہ بناؤں۔
وہ جو اکیلا کھائے، اپنے غلام کو کوڑے مارے اور اپنی بخشش کو
روکے۔ (رزق)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جو اپنے غلاموں
سے بُرا سلوک کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں
یہ نہیں بتایا کہ یہ اُمت دوسری اُمتوں سے زیادہ غلاموں اور یتیموں والی
ہوگی؟ فرمایا، ہاں لہذا اُن پر اُسی طرح مہربانی کرو جیسے اپنی اولاد سے
کرتے ہو اور اُسی سے انہیں کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے
کہ دنیا ہمیں کیا فائدہ دے گی؟ فرمایا کہ جس گھوڑے کو تم اللہ کی راہ میں
بھما دکر لے کر لے پالتے ہو اور غلام، وہ تمہیں کفایت کرے گا۔ جب
نماز پڑھے تو تمہارا بھائی ہے۔ (ابن ماجہ)

بَابُ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِ فِي الصَّغَرِ

چھوٹے بچے کا بالغ ہونا اور بچپن میں اُس کی پرورش کرنا۔

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا گیا جب کہ میری عمر چودہ سال تھی تو آپ نے مجھے واپس لوٹا دیا۔ پھر مجھے غزوہ خندق کے وقت پیش کیا گیا جب کہ میری عمر پندرہ سال تھی تو مجھے اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ مجاہدوں اور نابالغوں کی عمر میں یہی فرق ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روزین باتوں پر صلح کی۔ یہ کہ مشرکین میں سے جو آئے اُسے اُن کی طرف لوٹایا جائے۔ اور مسلمانوں میں سے جو اُن کے پاس جائے گا وہ نہیں لوٹائیں گے اور اُس میں اگلے سال داخل ہوں اور تین دن رہیں۔ جب اُس میں داخل ہوئے اور مدت گزرنے پر نکل آئے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی پیچھے سے پکارتی آئی: اے چچا جان! اے چچا جان! تو حضرت علی نے اُسے لے کر اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اُس کے باپ نے حضرت علی، حضرت زید اور حضرت جعفر میں اختلاف ہوا۔ حضرت علی نے کہا کہ میں نے اُسے لیا ہے اور یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ حضرت زید نے کہا کہ میری بیٹی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا فیصلہ اُس کی خالہ کے حق میں کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے۔ حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہواؤ میں تم سے ہوں۔ حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں مجھ سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے چیتے ہو۔ (متفق علیہ)

۳۲۲۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَدَّنِي ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ عَامَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ هَذَا فَتَرَقُّ مَا بَيْنَ الْمُقَاتِلَةِ وَالنَّارِثَةِ۔

(متفق علیہ)

۳۲۳۰ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنْ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرْدُوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَ أَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْ ابْنَتُ حَمْزَةَ تَنَادِي يَاعُو يَا عُمَرُ فَنَادَاهَا عَلَى فَاتَّخَذَ بِهَا فَاتَّخَصَمَ فِيهَا عَلَى وَزَيْدٍ وَجَعَفَرٍ فَقَالَ عَلَى أَنَا أَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرُ بِنْتُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدُ بِنْتُ أُمِّي فَقَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِّي أَنْتَ مَتَى وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لَجَعْفَرٍ أَشَبَّهْتَ خَلْقِي وَخَلْقِي وَقَالَ لَزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی

۳۲۳۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! میرا بیٹا، میرا بیٹا اس کے لیے برتن تھا، میرے پستان اس کے مشکیزے تھے اور میری گود اس کی آرام گاہ تھی۔ اس کے آبا جان نے مجھے طلاق دی اور چاہتے ہیں کہ اسے مجھ سے چھین لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس کا زیادہ حق ہے جب تک تم کسی سے نکاح نہ کرو۔ (راحمہ ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کو اس کے باپ اور ماں کے درمیان اختیار دیا۔

(ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو عرض گزار ہوئی: میرا خاوند میرے بیٹے کو مجھ سے لے جانا چاہتا ہے جب کہ یہ مجھے پانی پلاتا اور فائدہ پہنچاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں ہے، ان میں سے جس کا تم چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ اُس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا تو وہ اُسے لے گئی۔ (ابو داؤد، نسائی، دارمی)

تیسری فصل

ہلال بن اسامہ سے روایت ہے کہ ابو میمونہ سلیمان نے فرمایا جو اہل ینبہ کے مولیٰ تھے کریں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک ایرانی عورت آئی جس کے ساتھ اُس کا بیٹا تھا اور اُس کے خاوند نے اُسے طلاق دے دی تھی۔ پس اُس نے دعویٰ کرتے ہوئے فارسی میں کہا کہ اے ابو ہریرہ! میرا خاوند مجھ سے میرا بیٹا لینا چاہتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فارسی میں اُس سے کہا کہ قرعہ ڈال لو۔ پس اُس کا خاوند اگیا اور کہا کہ میرے بیٹے کے باسے میں مجھ سے کون جھگڑتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ بندہ خدا میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا تو ایک عورت حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرا خاوند چاہتا ہے کہ میرا بیٹا مجھ سے لے جائے جب کہ یہ مجھے فائدہ پہنچاتا اور ابو عبیدہ کے کنوئیں سے پانی پلاتا ہے۔ نسائی کے نزدیک بیٹھا پانی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا قرعہ ڈال لو۔ اُس کے خاوند نے کہا کہ میرے لڑکے کے باسے میں مجھ سے کون جھگڑتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

بْنِ عَمْرِوَاتٍ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءٌ وَحَجْرِي لَهُ حَوَاءٌ قَالَتْ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَارَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي۔ (رواہ احمد و ابو داؤد)

۳۲۳۲ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ غُلَامَيْنِ ابْنَيْ أُمِّهِ۔ (رواہ الترمذی)

۳۲۳۳ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ سَقَانِي وَنَفَعَنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْنُكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذِي بَيِّنَاتٍ مِمَّا شِئْتَ فَاخْذِي بَيِّنَاتٍ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

(رواہ ابو داؤد و الترمذی و الدارمی)

۳۲۳۴ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلَى لَاهِلِ الْمَدِينَةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَارْتَبَتْ مَعَهَا ابْنُهَا وَقَدْ طَلَقَهَا زَوْجُهَا فَادْعِيَاهُ فَرُطْنَتْ لَهُ تَقُولُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اسْتَمِئِمَا عَلَيْهِ رَطْنُ لَهَا بِذَلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُجَاثِقُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَزِلُ هَذَا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وَعَاءٌ وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءٌ وَحَجْرِي لَهُ حَوَاءٌ قَالَتْ أَبَاهُ طَلَّقَنِي وَارَادَ أَنْ يَنْزِعَهُ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِي۔ (رواہ ابو داؤد و الترمذی و الدارمی)

فرمایا: یہ تمہارا باپ ہے اور یہ تمہاری ماں ہے۔ ان میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو۔ پس اُس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا۔

(ابوداؤد۔ نسائی، دارمی)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدَيْهِمَا شِدَّتْ فَاخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

کتاب العتق

۱۴۔ آزاد کرنے کا بیان،

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کو بدلے اس کے اعضاء کو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اُس کی شرم گاہ کے بدلے اس کی شرم گاہ کو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اُس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کو زیادہ پسند ہو۔ عرض کی کہ اگر میں نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کام کرنے والے کی مدد کرو اور ناڈی کا کام کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر میں نہ کر سکوں؟ فرمایا تو لوگوں کو شر سے بچاؤ کیونکہ یہ صدقہ ہے جو تم اپنی جان کا صدقہ دو گے۔ (متفق علیہ)

۳۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوَةٍ مِنْهُ عَضْوَةً مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ تَرَجَّحَ بِفَرَجِهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۳۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَعْلَاهَا شِمْنَاً وَانْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعَيِّنُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشِّرْكِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: مجھے ایسا عمل سکھا دیجیے جو جہنم میں داخل کر دے۔ فرمایا کہ تم نے کلام مختصر کیا مگر سبب معنادار ہے۔ غلام آزاد کرو اور گردن چھڑاؤ۔ عرض کی کہ دونوں ایک نہیں ہیں؟ فرمایا، نہیں ہے آزاد کرنا مگر جب تم آزاد کرنے میں ایکلے ہو اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ تم اُس کی قیمت میں مدد دو اور دودھ دینے والا جانور دینا اور ظالم ذی رحم پر بھی مہربانی کرنا۔ اگر یہ نہ کر سکو تو بھوکے کو کھانا

۳۲۳۷ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمْتَنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ لَنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ أَعْتَبْتَ الشِّمَةَ وَفَكَ الرِّقَبَةَ قَالَ أَوَلَيْسَ وَاحِدًا قَالَ لَا عَتَقُ الشِّمَةَ أَنْ تَقْرُدَ بِعَتَقِهَا وَفَكَ الرِّقَبَةَ أَنْ تُعَيِّنَ فِي شَرِّهَا وَالْمِنْحَةَ الْوُكُوفَ وَالْفَيْ عَلَى ذِي الرَّحِمِ

کھلانا، پیاسے کو پانی پلانا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اپنی زبان پر نہ لاؤ مگر اچھی بات۔ اسے یہ بھی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد بنائی تاکہ اُس میں اللہ کا ذکر ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی جان کو آزاد کیا تو وہ بہنم سے اُس کے لیے فدیہ ہو جائے گا اور جو اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے تو قیامت کے روز اُس کے لیے نور ہو گا۔ (شرح السنہ)

الظَّالِمُونَ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَاطْعُوا الْحَاجَةَ وَاسْقَى الظَّمَانُ كَأَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطَقْ ذَلِكَ فَكُنْ لِسَانَكَ (الْأَمِنْ خَيْرٌ) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) ۳۲۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِدُنَاكَ اللَّهُ فِيهِ بَيْتٌ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتُهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نَوْمًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

تیسری فصل

غریف دینی کا بیان ہے کہ ہم حضرت وائلم بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: ہر ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجیے جس میں کمی بیشی نہ ہو وہ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم قرآن مجید پڑھتے ہو جو تمہارے گھروں میں لٹکا رہتا ہے تو کیا کمی بیشی کرنے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے: ہمارے ملازم ہیں کہ ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود بخود ہو۔ فرمایا کہ اپنے ایک ساتھی کے سلسلے میں جس پر قتل کے باعث بہنم واجب ہو گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ فرمایا کہ اُس کی طرف سے غلام آزاد کرو تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے اعضاء کو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ (ابوداؤد - نسائی)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ وہ سفارش ہے جس کے ذریعے کوئی گروں آزاد کروادی جائے۔ اسے یہ بھی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے

۳۲۳۹ عَنْ الْغُرَيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْنَا وَائِلَةَ بَنِ الْأَسْتَعِ فَقُلْنَا حَتَّى تَسَاحِدَنَا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَفْقَهُ وَمُصَحِّفٌ مَعَكُمْ فِي بَيْتِهِ فَنَزَيْدًا وَنَقْصًا فَقُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا لِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْزِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اعْتِقُوا عَنْ يَعْزِيَنَّ اللَّهُ بِكُلِّ حُضْوَمَةٍ حُضْوَمَتُهُ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۲۴۰ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُقْضَى الرَّقَبَةُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ إِعْتَاكِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشَرَى الْقَرِيبَ الْعَتَقَ فِي الْمَرَضِ

مُشْتَرَكٌ غَلَامٌ كَوَازِدُ كَرْنَا، رَشْتَهُ دَارَ كُوخَرِيدِنَا وَرَمَضَ فِيهِ كَسِي كَوَازِدُ كَرْنَا۔

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مشترک غلام سے اپنے حصے کا آزاد کیا، اگر اُس

۳۲۴۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَالَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ

کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور باقی حصہ درروں کو اُن کے حصے دیے جائیں گے اور غلام کو پوری طرح آزاد کر دیا جائے گا۔ ورنہ اتنا ہی آزاد ہو گا جتنا آزاد کیا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی غلام سے اپنے حصے کا آزاد کیا وہ پورے کو آزاد کر دئے جب کہ اُس کے پاس مال ہو۔ اگر اُس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کروائی جائے گی اُس کو مشقت میں ڈالے بغیر۔

(متفق علیہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی وفات کے وقت چھ غلام آزاد کیے جب کہ اُن کے سوا اُس کے پاس اور مال تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پاس بلایا، اُن کے تین حصے کیے۔ پھر اُن کے درمیان قرعہ ڈالا تو دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رکھا اور اُس آدمی سے سخت کلامی فرمائی (مسلم) نسائی نے بھی اُن سے روایت کی اور سخت کلامی فرمائی کی جگہ ذکر کیا ہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اُس پر نماز جنازہ نہ پڑھوں۔ ابو داؤد کی روایت میں فرمایا ہے: اگر اُس کو دفن کرنے سے پہلے میں پہنچ جاتا تو اُس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا مگر جب کہ وہ غلام ہو اور خرید کر اُسے آزاد کر دے۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصاریں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا اور اُس کے سوا اُس کے پاس اور مال نہ تھا جب بربات بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو فرمایا: مجھ سے اُسے کون خریدتا ہے؟ پس حضرت نفیم بن نضاح نے اُسے اٹھ سو درہم میں خرید لیا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت نفیم بن عبد اللہ عدوی نے اُسے اٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ یہ قیمت نے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے وہ اُس شخص کے سپرد کر دی۔ پھر فرمایا: اپنی جان سے ابتدا کیا کرو کہ اس

مَا لِي يَبْلُغَ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ الْعَبْدِ عَلَيْهِ قِيَمَةُ عَدَلٍ فَأُعْطِيَ شَرَكًا ذَاكَ حَصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَلَا فَقَدَ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ -

(متفق علیہ)

۳۲۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِصًا فِي عَبْدٍ أَعْتَقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ -

(متفق علیہ)

۳۲۲۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَصْبٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةً مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْنٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَا عَابَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَاهُمْ أَثْلًا ثَلَاثًا أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَارْتَقَ أَرْبَعَةً وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَرَوَى النَّسَائِيُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَصْلِي عَلَيْهِ بَدَلٍ وَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ كُوشِدْتُ قَبْلَ أَنْ يَدْفَنَ لَمْ يَدْفَنَ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ -

۳۲۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَكَدَّ وَالِدَةٌ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۲۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّعْمَانِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَأَشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِبْدُؤْ

يَنْفُسِكَ فَتَصَدَّقَ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلَا هَلَكَ
 فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلْيَنْزِلْ قُرَابَتِكَ فَإِنْ
 فَضَلَ عَنْ ذِي قُرَابَتِكَ شَيْءٌ فَلْهَكَذَا وَهَكَذَا
 يَقُولُ نَبِيُّ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ
 شِمَالِكَ -

پر خرچ کر دو۔ اگر اس سے کوئی چیز بچ رہے تو اپنے گھروالوں کو دو۔
 اگر گھروالوں سے کوئی چیز بچ رہے تو قرابت داروں کو دو۔
 اگر قرابت داروں سے کوئی چیز بچ رہے تو اسے دو اور اُسے
 دو۔ آپ یہ فرماتے ہوئے اپنے سامنے اور دائیں بائیں اشارہ
 فرماتے جاتے تھے۔

دوسری فصل

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے ذی رحم محرم کا مالک ہو تو وہ آزاد
 ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد۔ ابن ماجہ)
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لونڈی کسی مرد کا پیچہ بنے تو اُس کے مرنے
 کے بعد وہ آزاد ہے۔

(دارمی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے اولاد والی لونڈیاں
 فروخت کیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک، حضرت ابوبکر
 کے دور میں لیکن حضرت عمر کا زمانہ آیا تو آپ نے اس سے منع فرمایا تو ہم
 ترک گئے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام آزاد کیا اور اُس کے پاس
 مال ہو تو غلام کا مال اُسی کا ہے مگر جب کہ آقا شرط کرے۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ابوالمہدی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے غلام
 سے اپنے حصے کا آزاد کیا۔ اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا
 گیا تو فرمایا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ پس اُس کی آزادی کو جائز رکھا۔

(ابوداؤد)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ام سلمہ کا غلام تھا
 انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ عمر بھر رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کرو گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر آپ مجھ

۳۲۴۶ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مُحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)
 ۳۲۴۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَلَدَتْ أَمَةٌ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُحْتَقَةٌ
 عَنْ دُبُرِ مِنْهُ أَوْ بَعْدَهُ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۲۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى
 عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ فَلَمَّا
 كَانَ عُمَرُ نَهَا نَاعَةً فَأَنَّهُ هَيِّنَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۴۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا أَوَّلَهُ مَا لَمْ يَمَلِكِ
 الْعَبْدُ لَوْلَا أَنْ تَشْتَرِطَ السَّيِّدُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۵۰ وَعَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ
 شَقِصًا مِنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكَ فَأَجَازَ عَتَقَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۵۱ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ
 فَقَالَتْ أَعْتَقَكَ وَاشْتَرِطَ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَشَيْتَ فَقُلْتُ إِنَّ

پر شرط نہ بھی رکھیں تب بھی میں عمر بھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہو سکتا۔ پس انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور شرط لگائے رکھی۔
(البوداؤد - ابن ماجہ)

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ مکاتیب اُس وقت تک غلام ہے جب تک مکاتبت سے ایک درہم بھی اُس کی طرف باقی ہے۔
(البوداؤد)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ جب تم میں سے کسی کے مکاتب کے پاس اتنا مال ہو کہ مکاتبت ادا کر سکے تو اُس سے پردہ کرنا چاہیئے۔
(ترمذی، البوداؤد - ابن ماجہ)

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ جس نے اپنے غلام سے سو اوقیہ پر مکاتبت کی۔ اُس نے دس اوقیہ کے سوا باقی ادا کر دی یا دس دینا فرمایا۔ پھر وہ عاجز ہو گیا تو وہ غلام ہے۔
(ترمذی، البوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ جب مکاتب حد یا میراث پائے تو ان کی قدر میراث ملے گی جتنا آزاد ہوا ہے۔ اسے البوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ اسی کی ایک روایت میں یوں ہے:۔۔۔

مکاتب جتنا حصہ ادا کر چکا اُس کے مطابق آزاد کی میراث پائے گا اور جتنا باقی ہے اُس کے مطابق غلام کی دیت اور اسے ضعیف قرار دیا۔

تیسری فصل

عبد الرحمن بن الوعمرہ انصاری سے روایت ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ نے غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا مگر صبح تک دیر کر دی تو وہ فوت ہو گئیں۔ میں نے امام قاسم بن محمد سے کہا کہ اگر میں اُن کی طرف سے آزاد کر دوں تو کیا انہیں فائدہ پہنچے گا؟ امام قاسم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت سعد بن جبہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میری

لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا قَارَضْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَشْتُ فَأَعْتَقْتَنِي وَاشْتَرَطْتُ عَلَيَّ۔
(رواہ ابوداؤد وابن ماجہ)

۳۲۵۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَكَاتِبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَاتِبَتِهِ دَرَاهِمٌ۔
(رواہ ابوداؤد)

۳۲۵۳ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مَكَاتِبٍ أَحَدُكُمْ دِقَاءً فَلْيَحْتَجِبْ مِنْهُ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد وابن ماجہ)

۳۲۵۴ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أَوْقِيَةٍ فَأَذَاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوْاقٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَنَانِيرٍ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد وابن ماجہ)

۳۲۵۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمَكَاتِبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَدَرَتْ بِحِسَابٍ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

(رواہ ابوداؤد و الترمذی)

وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُؤَدَّى الْمَكَاتِبُ بِحَصَّةٍ مَا أَدَّى دِيَّةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ عَبْدٍ وَضَعْفٌ۔

۳۲۵۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذَلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيْنَعَمُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ أَتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں، اگر میں اُن کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا انہیں فائدہ پہنچے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ (مالک)

یہ بھی بن سید کا بیان کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر نے سوتے ہوئے وفات پائی تو اُن کی بہن حضرت عائشہ صدیقہ نے اُن کی طرف سے بہت سے غلام آزاد کیے۔

(مالک)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام نزیدا اور اُس کے مال کی شرط نہ کی تو خریدار کو کچھ نہیں ملے گا۔

(دارمی)

قسموں اور نذر وصل کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں قسم یاد فرمایا کرتے: ”دلوں کے پھرنے والے کی قسم“۔ (بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے آبا و اجداد کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے جس نے قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بھٹوں کی قسم کھاؤ اور نہ اپنے آبا و اجداد کی۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھاتے ہوئے کمالات و عزت کی قسم تو اسے لا الہ الا اللہ کہہ لینا چاہیے اور جو اپنے ساتھی سے کہے کہ او جو! کہیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔ (متفق علیہ)

فَقَالَ إِنِّي أَتَىٰ هَلَكْتُ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَعْتَقَ عَنْهَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۲۵۷ وَعَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ تُوِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ تَامٍ فَاعْتَقَتْ عَنْهُ عَائِشَةُ أُخْتُ
رَقَابَا كَثِيرَةً۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۲۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ
مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ۔

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

بَابُ الْإِيمَانِ وَالنُّذُورِ

۳۲۵۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبَ الْقُلُوبِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۲۶۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَلْفًا
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمُتْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۶۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِأَطْوَاغِي
وَلَا بِأَبَائِكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ بِاللَّاتِ الْعَرَبِيَّةِ
فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ
أَوْ أَمْرَكَ فَلْيَنْصَدِّقْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۶۳ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيصَحَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَلَكَةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ رَدٌّ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَ بَشَرٍ فِي الدُّرِّيِّ عَذَابٌ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةٍ لِيَتَكْثَرُ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللَّهُ إِلَّا قَلَّةً.

(متفق علیہ)

۳۲۶۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاقِيَّ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ قَارِيٍّ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَآتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

(متفق علیہ)

۳۲۶۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ إِلَّا مَارَةً فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا أَحْلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ قَارِيٍّ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَرْتَ عَنْ يَمِينِكَ وَآتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَتْ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتَ عَنْ يَمِينِكَ.

(متفق علیہ)

۳۲۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ قَارِيٍّ خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ.

(رواه مسلم)

۳۲۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْبَسَ أَحَدُكُمْ بَيْعِينَ فِي أَهْلِهِ أَشْمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(متفق علیہ)

۳۲۶۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی اور ملت کی جھوٹی قسم کھائی تو وہ اپنے کھنے کے مطابق ہے اور آدمی پر اُس نذکرہ پورا کرنا ضروری نہیں جو اُس کے اختیار میں نہ ہو جس نے کسی چیز سے خود کو قتل کیا تو قیامت کے روز اُسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور جس نے کسی مسلمان پر لعنت کی تو یہ اُسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جو کسی مسلمان پر کفر کا الزام لگائے تو یہ بھی اُسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جو بھوٹا دعویٰ کرے تاکہ اُس کے ذیل سے زیادہ مال سمیٹے تو اللہ تعالیٰ اُسے قلیل مال سے دوچار کرے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک نہ اکی نعم ان شاء اللہ بین قسمین مٹھاتا اور بھلائی اُس کے سوا میں دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے کر بھلائی والے پہلو کو اختیار کر لیتا ہوں۔

(متفق علیہ)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! عہدے کا مطالبہ نہ کرنا کیونکہ اگر تمہارے کہنے پر تمہیں دے دیا گیا تو تمہیں اُس کے سبب درگزر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر تمہارے مطالبے کے دیا گیا تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور بھلائی اُس کے سوا دوسری صورت میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو اور بھلائی کی جانب آجاؤ۔ دوسری روایت میں ہے کہ بھلائی کی طرف آجاؤ اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی بات پر قسم کھائی اور اُس سے بہتر دوسری صورت دیکھی تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے بہتر کو کرے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا اپنے گھر والوں کے متعلق اپنی قسم پر اڑا رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بڑا گناہ ہے کہ اُس کا کفارہ ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر مقرر فرمایا ہے۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَسَلَّمَ يَمِينُكَ عَلَى مَا بَصَدْتُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۵۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْذِلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ

لَا يُؤْخَذُكُمْ اللَّهُ بِاللَّعْنَةِ فِي آيَمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ

لَا وَاللَّهِ وَبَلَى وَاللَّهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ

وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ)

تمہاری قسم اس بات پر ہے کہ تمہارا ساتھی اُس پر تمہاری تصدیق کرے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قسم حلف اٹھانے والے کی نیت پر ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: یہ آیت کہ اللہ

تعالیٰ تمہیں تمہاری لغو قسموں پر نہیں پکڑتا (۲: ۲۲۵) یہ لوگوں کے

کہنے پر نہیں خدا کی قسم اور کیوں نہیں خدا کی قسم کے بارے میں نازل فرمائی گئی۔

(بخاری) شرح السنہ کے اندر مصابیح کے لفظوں میں ہے اور کہا کہ

بعض نے اسے حضرت عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو اور نہ اپنی ماؤں

کی اور نہ بیٹوں کی اور اللہ کی قسم بھی نہ کھایا کرو مگر جب کہ تم پیچھے ہو۔

(ابوداؤد - نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کے سوا کسی

کی قسم کھائی تو یقیناً اُس نے شرک کیا۔ (ترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں

ہے۔ (ابوداؤد - نسائی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا: جس نے کہا کہ میں اسلام سے لا تعلق ہوں۔ اگر قسم میں جھوٹا

ہے تو کہنے کے مطابق ہو گیا اور اگر قسم میں سچا ہے تب بھی اسلام کی طرف

صحیح سالم نہیں لوٹے گا۔

(ابوداؤد - نسائی - ابن ماجہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قسم میں مبالغہ منظور ہوتا تو فرماتے: اُس ذات کی قسم

جس کے قبضے میں ابوالقاسم کی جان ہے۔ (ابوداؤد)

۳۲۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا يَا أَبَا نَعْمٍ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا

بِأَلْدَادٍ وَلَا تَحْلِفُوا يَا اللَّهُ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۲۵۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۲۵۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۲۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِنْ تَبَرَّئْتُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا

فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ

سَالِمًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۵۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَمَعَ فِي الْيَمِينِ قَالَ

لَا وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بَيْنِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۷۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَا حَنْثَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّسَاتُيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفَّوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حلف اٹھاتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قسم یہ ہوتی ہے قسم ہے اور میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں۔ (ابن داؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے کسی بات پر قسم کھائی اور ان شاء اللہ بھی کہا تو اس پر حنث نہیں ہے (ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) ترمذی نے ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے اسے حضرت ابن عمر پر موقوف کیا ہے۔

تیسری فصل

ابو الاحوص عوف بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے چچا کے بیٹے کو دیکھیے کہ میں اس کے پاس جا کر کوئی چیز مانگتا ہوں تو مجھے نہیں دیتا حالانکہ مجھے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور انا میرے پاس آکر مانگنے لگتا ہے۔ لہذا میں نے قسم کھالی ہے کہ نہ اسے کچھ دوں گا اور نہ صلہ جی کروں گا۔ پس آپ نے مجھے بھلائی کی طرف آنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ اپنی قسم کا کفارہ دے دوں۔ (نسائی، ابن ماجہ)

دوسری روایت میں ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے چچا کا بیٹا میرے پاس آتا ہے۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ اسے نہیں دوں گا اور نہ اس سے صلہ جی کروں گا۔ فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۳۲۷۸ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَجَّاجٍ إِنِّي سَأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي ثُمَّ يَخْتِجُمُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي فَيَسْأَلُنِي وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأَكْفَرُ عَنْ يَمِينِي - (رَوَاهُ التَّسَاتُيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي ابْنُ عَجَّاجٍ فَأَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ قَالَ كَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ -

بَابُ فِي التَّنْذِيرِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ نذر نہ مانا کرو کیونکہ نذر کی تقدیر کے مقابلے پر نہیں چلتی لیکن اس کے ذریعے نیک مال نکل جاتا ہے (متفق علیہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کا حکم ماننے کی نذر کی تو ضرور حکم مانے اور جس نے اس کی نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو اس کی نافرمانی نہ کرے۔ (بخاری)

۳۲۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ التَّنْذِيرَ لَا يُعْنَى مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَغْيِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۸۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلْيَعْصِهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۲۸۱ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ذَا وَكَأُولَئِكَ رَفِيَّ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِي مَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةٍ لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ -

۳۲۸۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ التَّنَذِرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۸۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ أَهْوَى بِجُلِّ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو سَرَاتَيْلٍ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُودُهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتَمَّ صَوْمَهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۲۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ قَالَ إِنْ أَتَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْ تَعَذُّبٍ هَذَا أَنْفَسُ لَخَنِي وَأَمْرُهُ أَنْ يَرْكَبَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَرَكِبُ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللَّهَ غَنَى عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ -

۳۲۸۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۸۶ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَخْلَعَهُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ دَلَالِي رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرُكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي يَخْبِرُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيثٍ مُطَوَّلٍ -

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کی نذر کو پورا نہیں کرنا چاہیے اور اُس کو جس پر بندہ اختیار نہ رکھے (مسلم) اُسی کی دوسری روایت میں ہے: اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر کا کفارہ قسم ہی کا کفارہ ہے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منظر دے رہے تھے تو ایک آدمی کھڑا تھا۔ اُس کے متعلق پوچھا تو لوگ عرض گزار ہوئے: ابو اسریل نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ سائے میں جائے گا، نہ کلام کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے حکم دو کہ کلام کرے، سائے میں جائے، بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا۔ فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر مانی ہے فرمایا کہ جو یہ اپنی جان کو تکلیف دے رہا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے (درائے حکم) یا کہ سوار ہو جائے (متفق علیہ) مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ بڑے میاں! سوار ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے اور تمہاری نذر سے زیادہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس نذر کے متعلق فتویٰ لیا جو ان کی والدہ ماجدہ پر تھی اور جس کو پورا کرنے سے پہلے وہ وفات پا گئی تھیں۔ آپ نے انہیں فتویٰ دیا کہ ان کی طرف سے وہ پوری کر دی جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میری مکمل توبہ یہ ہے کہ اپنا سالانہ مال اللہ اور رسول کے لیے خیرات کر کے اُس سے علیحدہ ہو جاؤں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اپنا خیر والا حصہ رکھ لیتا ہوں (متفق علیہ) اور یہ طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

دوسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام کی نذر نہیں اور اُس کا کفارہ وہی قسم والا کفارہ ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی، نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غیر معین نذر مانی تو اُس کا کفارہ وہی قسم والا کفارہ ہے جس نے گناہ کے کام کی نذر مانی تو اُس کا کفارہ وہی قسم والا کفارہ ہے اور جس نے ایسے کام کی نذر مانی جو اُس کی طاقت سے باہر ہے تو اُس کا کفارہ وہی قسم والا کفارہ ہے اور جس نے ایسی نذر مانی جس کو پورا کر سکتا ہے تو اُس کو پوری کرے۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ابھن نے اسے حضرت ابن عباس پر موقوف کیا ہے۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی نے بوانہ کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا جاہلیت کے بتوں میں سے وہاں کوئی بُت تھا، جس کی پوجا کی جاتی تھی، لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کیا وہ اُن کے عید منانے کی جگہ تو نہیں تھی، لوگوں نے عرض کی، نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو کیونکہ پوری وہ نذر نہیں کی جاتی جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ وہ جو آدمی کی بساط سے باہر ہو۔ (ابوداؤد)

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ آپ کے سر مبارک پر دف بجاؤں گی، فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر لو (ابوداؤد) رزین میں یہ بھی ہے کہ عرض گزار ہوئی: میں نے نذر مانی ہے کہ فلاں مکان میں جانور ذبح کروں جہاں اہل جاہلیت ذبح کیا کرتے تھے، فرمایا کیا اُس جگہ اہل جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بُت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی، عرض گزار ہوئی، نہیں۔ فرمایا کیا اُس میں اُن کی کوئی عید منائی جاتی تھی، عرض گزار ہوئی، نہیں۔ فرمایا تو اپنی نذر پوری کر لو۔

۳۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۲۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يَسْمَعْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَطِيقُهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَطَاقَةً فَلْيَفِ بِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَوَقَّعَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ)

۳۲۸۹ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرَ إِبِلًا بِبَوَانَةَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالُوا لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ فِي بَنَدْرِكَ قَرْنَةٌ لَا وَقَالَ لِنَذْرِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۹۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالْذِّقِّ قَالَ أَوْ فِي بَنَدْرِكَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَزَادَ رِزِينَ قَالَتْ وَنَذَرْتُ أَنْ أَذْبَحَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يُدْبَحُ فِيهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بَيْنَ الْإِكْلِ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَتْ لَا قَالَ أَتَى مَلِكٌ كَانَ فِيهِ عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ قَالَتْ لَا قَالَ أَتَى فِي بَنَدْرِكَ -

۳۲۹۱ وَعَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَهْجُرَ دَارَ قَوْمِي الَّتِي أَصَبْتُ فِيهَا الذَّنْبَ وَأَنْ أَخْلِعَ مِنْ مَالِي حُلَّةً صَدَقَ قَالَ يُجْزِي عَنْكَ الثَّلَاثُ -

(رَوَاهُ رِزَيْنٌ)

۳۲۹۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أَصِلَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ صَلَّ هَهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّ هَهُنَا ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ شَأْنُكَ إِذَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۹۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُخْتَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ كَذَرَتْ أَنْ تَحْبُ مَا شِئَتْ وَلَكِنَّهَا لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ عَنْ مَشْيِ أَخِيكَ فَلْتَرْكَبْ وَلَهُمْ هَدًى بَدَنَةً (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ قَامَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكَبَ وَتُهْدِيَ هَدًى وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءٍ أَخِيكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَحْبُ وَتُكْفَرْ يَمِينُهَا -

۳۲۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُقْبَةَ بِنَ عَامِرٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتِ لَهْ نَذَرَتْ أَنْ تَحْبُ حَافِيَةً غَيْرَ مُحْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُّوْهَا فَلْتَحْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۲۹۵ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَخِيَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَالَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَةَ الْقِسْمَةِ فَقَالَ إِنَّ عُدَّتْ تَسْأَلُنِي الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِي فِي رَتَاكِ الْأَكْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنَّ الْأَكْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ

حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے : میری مکمل توبہ تب ہے کہ اُس گھر کو چھوڑ دوں جس میں مجھ سے گناہ سزد ہوا اور صدقہ کر کے اپنے کل مال سے علیحدہ ہو جاؤں۔ فرمایا کہ تمہاری مال تمہاری طرف سے کفایت کرتا ہے۔

(رِزَیْن)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی فتح مکہ کے سال عرض گزار ہوا : یا رسول اللہ! میں نے اللہ کے لیے نذرمانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر مکہ مکرمہ پر آپ کو فتح دے تو بیت المقدس میں دو رکعتیں پڑھوں۔ فرمایا کہ یہاں پڑھ لو۔ پھر اُس نے دوبارہ گزارش کی تو فرمایا : یہاں پڑھ لو۔ سہ بارہ عرض گزار ہوا تو فرمایا : اچھا جو تمہاری مرضی۔

(ابوداؤد - دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر کی بہن نے پیدل حج کرنے کی تدرمانی جب کہ اُن میں اتنی طاقت نہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ بیٹک اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کے پیدل چلنے سے بے نیاز ہے۔ وہ سوار ہوا اور اونٹ کی ہدی پیش کرے ابو داؤد۔ دارمی) ابو داؤد کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا کہ سوار ہوا اور ہدی پیش کرے اور اُسی کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ تمہاری بہن کی مشقت کا کچھ بھی نہیں بنائے گا، لہذا وہ سوار ہو کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے متعلق پوچھا جس نے ننگے پیر اور بغیر دوپٹہ اوڑھے حج کرنے کی تدرمانی تھی۔ فرمایا اُسے حکم دو کہ دوپٹہ اوڑھے، سوار ہو جائے اور تین روزے رکھے (ابوداؤد - ترمذی - نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ دو انصاری بھائیوں کے درمیان میراث تھی۔ اُن میں سے ایک نے دوسرے سے تقسیم کرنے کے لیے کہا تو دوسرے نے کہا : اگر دوبارہ تم نے تقسیم کرنے کے لیے کہا تو میں سارا مال خانہ کعبہ پر خرچ کر دوں گا۔ حضرت عمرؓ نے اُس سے فرمایا کہ کعبہ کو تمہارے مال کی ضرورت نہیں۔

اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور اپنے بھائی سے کلام کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، رب تعالیٰ کی نافرمانی کی نہ تم پر نذر ہے اور نہ قسم اور قطع رحم کرنے کی اور نہ اُس چیز کی جس کے تم مالک نہیں۔ (ابوداؤد)

كَفَّرَ عَنْ تَيْمِينِكَ وَكَلَّمَ أَخَاكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمِينُ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرٌ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قُطْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نہ نذر دو قسم کی ہے۔ جس نے اللہ کی اطاعت میں نذر مانی تو وہ اللہ کے لیے ہے اور اُسے پوری کرے اور دوسری جو اللہ کی نافرمانی میں نذر مانی، وہ شیطان کے لیے ہے۔ اُسے پوری نہ کرے بلکہ اُس کا کفارہ ادا کرے جو قسم کا کفارہ ہے۔

(نسائی)

محمد بن منشیہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نذر مانی کہ اپنے آپ کو ذبح کرے گا اگر اللہ تعالیٰ اُسے دشمن سے بچائے۔ اُس نے حضرت ابن عباس سے پوچھا: انہوں نے اُس سے فرمایا کہ مسروق سے پوچھو۔ اُس نے پوچھا تو فرمایا: اپنی جان کو ذبح نہ کرو کیونکہ اگر تم مومن ہو تو ایک مومن کو قتل کرو گے اور اگر تم کافر ہو تو جہنم کی طرف جلدی کرو گے۔ بلکہ ایک دُنبہ خرید کر اُسے مساکین کے لیے ذبح کر دو کیونکہ حضرت اسحاق تم سے بہتر تھے جن کا فدیہ ایک دُنبہ دیا گیا۔ حضرت ابن عباس کو بتایا گیا تو فرمایا: میں نے بھی یہی فتویٰ دینے کا ارادہ کیا تھا۔

(رزین)

۳۲۹۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذْرًا فِي طَاعَةٍ فَلَيْسَ إِلَيْكَ فِيهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا دَفْءَ فِيهِ وَ يُكْفَرُهُ مَا يَكْفُرُ الْيَمِينُ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۲۹۵ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْشَرِ قَالَ إِنِّي كُنتُ نَذْرًا أَنْ يَنْجُوَ نَفْسًا إِنْ نَجَّاهُ اللَّهُ مِنْ عَدُوِّهِ فَسَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ سَلْ مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ لَا تَنْجُرْ نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَإِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ إِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَادْبَحْهُ لِلْمَسَاكِينِ فَإِنَّ اسْحَقَ خَيْرٌ مِنْكَ وَفَدَى بِكَبْشٍ فَأَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهَكَذَا أَكُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أُفْتِيكَ -

(رَوَاهُ رَزِينٌ)

قصص کا بیان

کتاب القصص

پہلی فصل

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو یہ گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔

۳۲۹۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

مکرمین میں سے ایک بوجہ سے۔ جان کے بدلے جان اور شادی شدہ زانی اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت کو چھوڑ کر۔ (متفق علیہ)
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ہمیشہ اپنے دین کی وسعت میں رہتا ہے جب تک کوئی حرام خون نہ بہائے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے لوگوں کے درمیان اُن کا فیصلہ کیا جائے گا جو خون بہائے گئے ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اگر کافروں کے کسی فرد سے میرا مقابلہ ہو، ہم لڑیں اور وہ تلوار سے میرے ہاتھ پر وار کرے اور اُسے کاٹ ڈالے۔ پھر ایک درخت کی پناہ لے کر کہے کہیں اللہ کے لیے مسلمان ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جب میں اُسے قتل کرنے کا ارادہ کروں تو کہہ دے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ کیا یہ کہنے کے بعد میں اُسے قتل کر دوں؟ فرمایا کہ اُسے قتل نہ کرو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے قتل نہ کرو کیونکہ اگر تم اُسے قتل کرو گے تو وہ تمہاری اُس جگہ پر ہوگا جس پر تم قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اُس جگہ پر ہو گے کہ ہو کہ اُس نے کہا ہے اس کو کہنے سے پہلے وہ جس جگہ پر تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں جہینہ کے کچھ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ میں اُن میں سے ایک آدمی کے قریب پہنچا اور اُسے نیزہ مارنے لگا تو اُس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا۔ میں نے نیزہ مار کر اُسے قتل کر دیا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو یہ بات بتائی تو فرمایا: کیا تم نے اُسے قتل کر دیا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی شہادت دی تھی؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے بچنے کے لیے ایسا کیا تھا۔ فرمایا کہ تم نے اُس کا دل کیوں نہیں چیر لیا تھا؟ (متفق علیہ) دوسری روایت میں حضرت جندب بن عبد اللہ بخلی سے

ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالشَّيْبِ الذَّارِفِ وَالْمَارِقِ لِيَبْنِي الشَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۹۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِيبْ دَمًا حَرَامًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۳۰۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُعْطَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۰۱ وَعَنِ ابْنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْتُمَا فَضَرَبَ أَحَدَايَا يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا شِمْلًا لَا ذِمَّةَ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلَمْتُ لِلَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِرَاقَتِهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهُمَا قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّهُ قَطَعَ أَحَدَايَا يَدَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْتُلَكَ كَلِمَتُهُ الَّتِي قَالَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۰۲ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مَتَّهُمْ فَذَنَبْتُ أَطْعَمْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَقَتَلْتُهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ تَعَوُّدًا قَالَ فَهَلَا شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تم لا الہ الا اللہ کے ساتھ کیا کرو گے جب وہ قیامت کے روز اُٹے گا؟ یہ بار بار فرمایا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی عہد والے کو قتل کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ اُس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت تک پہنچتی ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پہاڑ سے گرا کر اپنے آپ کو ختم کیا تو اُس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ میں گرایا، عیشہ ہمیشہ تک اُس میں رہے گئے جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو قتل کیا تو وہ زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور اُسے جہنم کی آگ میں کھانا رہے گا اور عیشہ ہمیشہ اُس میں رہے گی اور جس نے کسی ہتھیار کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو اُس کا وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا جسے جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ کے اندر گھونپتا رہے گا اور اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹے گا اور جو خود کو نیزہ مارے وہ جہنم میں خود کو نیزہ مارتا ہے گا۔ (بخاری)

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کو زخم تھا تو گھبرا گیا تو چھری لے کر اُس کے ساتھ اپنا ہاتھ کاٹ لیا۔ پس انسانوں بہا کہ وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنی جان کے متعلق مجھ پر جلدی کی لہذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو حضرت طفیل بن ودی نے بھی آپ کی طرف ہجرت کی اور اُن کے ساتھ اُن کی قوم کے ایک اور آدمی نے بھی جو بیمار پڑا تو گھبرا گیا اور اپنے تیروں کے پیکال لے کر اپنے پوے کاٹ ڈالے پس ہاتھوں سے خون بہا اور وہ

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ نَصَّنَهُ يَدُ الْإِلَهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ مَرَادًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۰۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا أَلَمَ يَكُ رَاحَةً الْجَنَّةِ وَلَنْ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ حَرِيْفًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۳۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمُهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِحَدِيدٍ فَحَدِيدُهُ فِي يَدِهِ يَتَرَجَّأُ فِيهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۰۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۳۰۶ وَعَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ نَجْلٌ بِهِ جَرٌّ فَجَزَعُ فَآخَذَ سِكِّينًا فَجَزَّ بِهَا يَدَاهُ فَمَا رَقَّ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادَرْتُ فِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ فَحَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۰۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ طَفَيْلٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ دَوْسٍ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ خَمْرَضٌ فَجَزَعُ فَآخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ فَقَطَعَ بِهَا بَرَأجِمَهُ

نت ہو گیا پس حضرت طفیل بن عمرو نے اُسے خواب میں دیکھا تو حالت اچھی تھی لیکن اپنے ہاتھ چھپائے ہوئے تھے۔ اُس سے کہا کہ تمہارے ساتھ تمہارے رب کیا کیا؟ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کے باعث مجھے غش دیا ہے۔ کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تم نے ہاتھ چھپائے ہوئے ہیں؟ کہا کہ مجھ سے کہہ دیا گیا: ہم تیرے اُن حصّوں کو درست نہیں کریں گے جو تُو نے خراب کر لیے۔ حضرت طفیل نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا گو ہوئے۔ اے اللہ! اُس کے ہاتھوں کو بھی معاف فرما۔ (مسلم)

حضرت ابو شریح کنبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اے خزاعہ! بیشک ہنذیل کے اس آدمی کو قتل کیا ہے اور خدا کی قسم میں اس کی دیت ادا کیے دیتا ہوں۔ اس کے بعد جو کسی کو قتل کرے گا تو اُس کے وارثوں کو دو میں سے ایک بات کا اختیار ہوگا کہ اگر چاہیں تو قتل کریں اور چاہیں دیت لے لیں (ترمذی، شافعی) شرح السنہ میں بھی ان کی اسناد کے ساتھ ہے اور تصریح کی کہ صحیحین میں ابو شریح سے نہیں ہے اور کہا کہ اُن دونوں نے اُسے حضرت ابو ہریرہ سے معنی روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا، کیا فلاں نے، کیا فلاں نے، یہاں تک کہ جب یہودی کا نام لیا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کر دیا۔ پس یہودی کو لایا گیا اور اُس نے اعتراف کر دیا۔ پس یہی اُس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اُس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔ (منفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت ربیع نے انصار کی ایک لڑکی کا سامنے والا دانت توڑ دیا اور یہ حضرت انس بن مالک کی مچھو بھی تھیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے تو اپنے قصاص کا حکم فرمایا حضرت انس بن مالک کے چچا حضرت انس بن نضر عرض گزار ہوئے: نہیں، یا رسول اللہ! خدا کی قسم، اس کا دانت بس توڑا جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! قصاص لہی کتاب میں ہے۔ پس وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت لینا قبول کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فَشَجَعَتْ يَدَاهُ حَتَّى مَاتَ فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي مَنَامِهِ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةٌ وَرَأَاهُ مُعْطِيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا صَنَعْتَ بِكَ رَبِّكَ فَقَالَ غَفَرْتُ لِي بِهِ جُرْعَتِي إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُعْطِيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيلَ لِي لَنْ تَصْلَحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدَتْ فَقَضَاهَا الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْتُ كَلِيدٌ يَدٌ فَاعْفِرْ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۰۸ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَنْبِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَرًا يَا خَزَاعَةَ قَدْ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هَذِيلٍ وَأَنَا وَاللَّهُ عَاقِدٌ مَنْ قَتَلَ بَعْدَكَ قَتِيلًا فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ إِنْ أَمَرْتُمْ قَتَلُوا وَإِنْ أَحْبَبُوا أَخَذُوا وَالْعَقْلُ۔ (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ بِإِسْنَادِهِ وَصَرَّحَ بِأَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ وَقَالَ وَآخِرُ جَاهٍ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَعْنِي بِمَعْنَاهُ)

۳۳۰۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا أَفُلَانٌ أَوْ لَانٌ حَتَّى سَمِعَ الْيَهُودِيُّ فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا فَبَجَى بِالْيَهُودِيِّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَّ رَأْسَهُ بِالْحَجَارَتَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۱۰ وَعَنْهُ قَالَ كَسَرَتِ الرَّبِّيَّةُ وَهِيَ عَمَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرُوا بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللَّهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَمْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے بھروسے پر تم
کھا جائیں تو وہ پوری کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی
سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہ ہو؟
فرمایا کہ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو حیر اور جان کو پیدا کیا، نہیں ہے
ہمارے پاس مگر جو قرآن مجید میں ہے ماسوائے اُس فہم کے جو آدمی کو اپنی
کتاب میں عطا فرمائے اور جو اس کتاب کے میں ہے۔ میں نے کہا کہ کتاب کے میں
کیا ہے؟ فرمایا کہ دین، قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل
نہ کیا جائے (بخاری) اور لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا والی حضرت ابن
مسعود کی حدیث کتاب العلم مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کا مٹ جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہلکی بات
ہے کسی مسلمان کے قتل ہونے سے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور نسائی نے
نے اور بعض نے اسے موقوف کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا
ہے اسے حضرت براء بن عازب سے۔

حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک صاحب ایمان کے خون میں
زمین و آسمان والے سارے شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ اُن سب کو اوندھے منہ جہنم
میں ڈالے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت میں مقتول اپنے قاتل کو لے کر پیش ہوگا
جب کہ اُس کی پیشانی اور اُس کا سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور اُس کی رگوں سے
خون بہتا ہوگا۔ کہہ رہا ہوگا: اس نے مجھے قتل کیا تھا، یہاں تک کہ اُسے
عرش کے نزدیک لے جائے گا۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ابو امامہ بن سہل بن حذیف سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے گھراؤ کے دنوں میں باہر جھانکتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی
قسم دیتا ہوں، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَشْمَعَهُ عَلَى اللَّهِ لَبَرَّهٗ -
(متفق علیہ)

۳۳۱۱ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ
عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ
الْحَبَّةَ وَبَدَأَ الشَّمَّةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا
فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ
وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَانَ الْأَسِيرُ وَ
أَنَّ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ - (رواه البخاری) وَذَكَرَ
حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِي كِتَابِ
الْعِلْمِ -

۳۳۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ
قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ - (رواه الترمذی والنسائی ووقعه
بعضهم وهو الأصح - رواه ابن ماجه عن البراء
بن عازب)

۳۳۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكْبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ - (رواه
الترمذی وقال هذا حديث غریب)

۳۳۱۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَامِيتًا
وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ
قَتَلَنِي حَتَّى يَدِينِي مِنَ الْعَرْشِ -

(رواه الترمذی والنسائی وابن ماجه)

۳۳۱۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُذَيْفٍ أَنَّ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ أَشْهَدُكُمْ
بِاللَّهِ أَنْتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کسی مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین میں سے ایک بات کے باعث شادی کے بعد زنا کرنے، اسلام لانے کے بعد کفر کرنے اور ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنے سے تو خدا کی قسم، نہ میں نے جاہلیت میں زنا کیا اور دور اسلام میں اور رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے بعد میں کفر کی طرف نہیں پھرا اور نہ میں نے کسی جان کو قتل کیا جو اللہ نے حرام فرمائی ہو۔ پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو۔ اسے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا اور یہ الفاظ دارمی کے ہیں۔

حضرت ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ہمیشہ نیکیوں کی طرف پیش قدمی کرتا رہتا ہے جب تک حرام خون نہ کرے۔ جب حرام خون کرے تو بھونچکا ہو کر رہ جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امید ہے کہ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے مگر جو شرک کی حالت میں مرے جس نے کسی صاحب ایمان کو جان بوجھ کر قتل کیا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور نسائی نے حضرت معاویہ سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حدیں مسجدوں میں قائم نہ کی جائیں اور نہ باپ کا قصاص بیٹے سے لیا جائے۔

(ترمذی، دارمی)

حضرت ابو ریشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا بیٹا ہے، آپ اس کے گواہ ہو جائیں۔ فرمایا آگاہ رہو کہ نہ وہ تمہارے حرم میں کھڑا جائے گا اور نہ تم اس کے جُرم میں پکڑے جاؤ گے (ابوداؤد۔ نسائی) شرح السنہ میں اس کی ابتدا میں یہ بھی ہے: میں اپنے والد ماجد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ والد محترم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر کوئی چیز رکھی تو عرض گزار ہوئے: اجازت دیجیے کہ میں اُس چیز کا علاج کر دوں جو آپ کی پشت مبارک پر ہے، کیونکہ میں طیب ہوں۔ فرمایا کہ تم رفیق ہو، طیب تو اللہ تعالیٰ ہے۔

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد حضرت مرقہ بن مالک مبنی

قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ زَنًا بَعْدَ احْتِصَانٍ أَوْ كُفْرًا بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلَ نَفْسٍ بِخَيْرٍ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهَا فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا أَزْدَدْتُ مِنْهُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونَنِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ لَفْظَ الْحَدِيثِ)

۳۳۱۶ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنَفًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِيبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَغَهُ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۱۷ وَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا أَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ)

۳۳۱۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۳۱۹ وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي مَعَكَ قَالَ ابْنِي إِشْهَدْ بِهِ قَالَ أَمَّا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ فِي آوَلِهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَايَ أَبِي الَّذِي يَظْهَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي أَعَالِجُ الَّذِي يَظْهَرُكَ فَإِنِّي طَبِيبٌ فَقَالَ أَنْتَ رَفِيقِي وَاللَّهِ الطَّبِيبُ)

۳۳۲۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ باپ کا بیٹے سے قصاص لیتے لیکن بیٹے کا باپ سے قصاص نہیں لیتے تھے۔ ترمذی نے اسے روایت کیا اور ضعیف بتایا۔

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم اُسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹا تو ہم اُس کا عضو کاٹیں گے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی) نسائی کی دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ جس نے اپنے غلام کو خنسی کیا تو ہم اُسے خنسی کر دیں گے۔

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر قتل کیا تو اُسے مقتول کے وارثوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ چاہیں تو دیت لے لیں اور وہ تیس تین سالہ تیس چار سالہ اور چالیس حاملہ و تئیاں ہیں اور جس چیز پر وہ صلح کر لیں وہ اُن کے لیے ہے۔

❖ ❖ ❖

(ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مسلمانوں کا خون برابر ہے اور اُن کا ادنیٰ بھی ذمہ کی کوشش کرے گا اور اُن کا دور والا بھی رد کر سکتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلے میں دست و بازو ہیں۔ خبردار کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی عہد والے کو اُس کے عہد کے دوران (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) نے اسے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس کو خون یا خیل پہنچایا گیا اور خیل زخم کو کہتے ہیں تو اُسے نین میں سے ایک بات کا اختیار ہے۔ اگر چوتھی بات کا ارادہ کرے تو اُس کے ہاتھ پکڑ لو۔ یعنی قصاص لے لیا معاف کر دے یا دیت وصول کرے۔ اگر ان میں سے ایک چیز لے لی اور اس کے بعد پھر زیادتی کی تو اُس کے لیے جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا۔

(دارمی)

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيدُ الْأَبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يُقِيدُ ابْنَ مَنْ أَبِيهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَفَهُ)

۳۳۲۱ وَعَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدًا قَتَلَنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدًا جَدَعْنَاهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى وَمَنْ خَطَى عَبْدًا خَصَيْنَاهُ)

۳۳۲۲ وَمَنْ عَمَّرَ وَبَنَ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دَفَعْنَا إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَاعَةً وَارْبَعُونَ خِلْفَةً وَمَا صَالِحُوا عَلَيْهِ فَمَوْلَاهُمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۳۲۳ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَوُا دِمَاءَهُمْ وَلَيْسَ بِيَدِيهِمْ أَدْنَاهُمْ وَبِيَدِيهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا دُوْعُهُمْ فِي عَهْدِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّنَائِي وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ)

۳۳۲۴ وَعَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَصِيبَ بِدِمٍّ أَوْ خَيْلٍ وَالْخَيْلُ الْجَوْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَحَدَى ثَلَاثٍ فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُو أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ التَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۳۲۵ وَعَنْ طَاءِ وَصِ بْنِ عَتَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عَمِيَّةٍ فِي رَمِيٍّ تَكُونُ بَيْنَهُم بِالْحَجَارَةِ أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ مَرَبٍ بَعْضًا فَهُوَ خَطَاٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ -

(رواه أبو داود والنسائي)

۳۳۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْفَى مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اخْتِارِ الدِّيَةِ -

(رواه أبو داود)

۳۳۲۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَظَّ عَنْهُ خَطِيئَةٌ -

(رواه الترمذي وابن ماجه)

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبیلوے میں قتل کیا گیا کران کے درمیان پتھروں اور ہاتھوں کوڑے بازی تھی یا لٹھی چارج ہوا تو وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو عمداً قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے اور جو حد میں حائل ہوا اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب۔ اس کا نفل قبول ہوگا اور نہ فرض۔

(ابوداؤد - نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو معاف نہیں کیا جائے گا جو دیت لے کر بھی قتل کر دے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ نہیں ہے ایسا کوئی شخص کہ اس کے جسم میں زخم پہنچایا جائے اور وہ معاف کر دے مگر اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمادیتا ہے اور اس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

۳۳۲۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا أَحْمَسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوهُ قَتْلَ غِيلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَلَّأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَا لَقَتَلْتَهُمْ جَمِيعًا (رواه مالك وروى البخاري عن ابن عمر نحوه)

۳۳۲۹ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِي فَلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ سَلْ هَذَا فِيمَا قَتَلَنِي فَيَقُولُ قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكٍ فَلَانٌ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقُوا -

(رواه النسائي)

۳۳۳۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِ مُؤْمِنٍ شَطَرَ كَلِمَةٍ لَفِيَ اللَّهُ مَكْنُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَشْرٌ مَرَجَ

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ یا سات آدمیوں کو قتل کیا جنہوں نے دھوکے سے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر سارے صنعاء والے اس میں ملوث ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا مالک اور بخاری نے اسے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ فلاں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز مقتول اپنے قاتل کو آئے گا اور کہے گا: اس سے پوچھیے کہ مجھے کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اسے فلاں کی بادشاہی میں قتل کیا۔ حضرت جندب نے فرمایا کہ اس سے بچو۔

(نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کے قتل میں آدھے لفظ سے بھی مدد کی تو اللہ سے یوں ملے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ

رَحْمَةُ اللَّهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۳۳۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتْلَهُ الْأَخْرَجُ يَقْتُلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُجَبِّسُ الَّذِي أَمْسَكَ - (رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِي)

اللہ کی رحمت سے نا اُمید -

(ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک آدمی نے کسی کو پکڑا اور دوسرے نے اُسے قتل کر دیا تو قتل کرنے والے کو قتل کیا جائے گا اور روکنے والے کو قید کیا جائے گا۔ (دارقطنی)

بَابُ الدِّيَاتِ

پہلی فصل

دیتوں کا بیان

۳۳۳۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ سَوَآءُ يَغْنَى الْخِنْصَرُ وَالْإِبْهَامُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور انگھوٹھا۔ (بخاری)

۳۳۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَيْنٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لُحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ اتَّامَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُرْقِبَتِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَالْحَقْلُ عَلَى عَصَبَتِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی لحيان کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس کے پیٹ کا بچہ مردہ سا قُط ہوا تھا کہ ایک بردہ ہو غلام یا لونڈی۔ پھر جس عورت کے خلاف فیصلہ ہوا تھا وہ مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی میراث اُس کے بیٹے اور خاوند کے لیے ہے اور اس کی دیت اُس کے عصبہ پر ہے۔

۳۳۳۴ وَعَنْهُ قَالَ أَقْتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذَيْلٍ فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ دِيَّةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَّةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں اور دونوں نے ایک دوسری کو پتھر مارے۔ ایک عورت مر گئی اور اُس کے پیٹ کا بچہ بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ ہے غلام یا لونڈی اور عورت کی دیت کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ اُس کے کنبہ والوں پر ہے جب کہ اُس کی میراث اُس کا بیٹا پائے گا اور جو لوگ اُس کے ساتھ ہیں۔ (متفق علیہ)

۳۳۳۵ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا صَدْرَتَيْنِ فَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودٍ مُطَاطٍ فَالْقَتَ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَيْنِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں جو آپس میں سوکنیں تھیں انہوں نے ایک دوسری کو پتھر مارے یا غصے کی لکڑی۔ ایک کے پیٹ کا بچہ گر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ ایک بردہ ہو غلام یا لونڈی اور اسے

اُس عورت کے عصیہ پر ڈالا۔ یہ ترمذی کی روایت ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ فرمایا کہ دو سو کنیں بڑ پرئیں خیمے کی لکڑی سے۔ ایک حاملہ تھی جو مر گئی۔ دوسری لجیان سے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قابلہ کے عصیہ پر رکھی اور اُس کسپیٹ کے بچے کے بدلے ایک برادر رکھا۔

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خطاک دیت شہرہ عمد والی ہے یعنی سواونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں (نسائی، ابن ماجہ، دارمی) البوداؤد نے اسے ان سے روایت کیا اور حضرت ابن عمر سے روایت کیا اور شرح السنہ میں حضرت ابن عمر سے مصابیح کے لفظوں میں ہے۔

البکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن والوں کے لیے لکھا اور آپ کے گرامی نامہ میں تھا کہ جس نے ناحق کسی مسلمان کو قتل کیا تو وہ اپنے لیے ہر قصاص میں قتل ہوگا مگر جب کہ مقتول کے وارثوں کو راضی کر لے اور اس میں تھا کہ عورت کے بدلے آدمی کو قتل کیا جائے گا اور دیت کے متعلق اُس میں تھا کہ سواونٹ ہیں اور سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور ایک جب پوری کاٹ دی جائے تو پوری دیت یعنی سواونٹ ہیں اور دانتوں میں دیت ہے اور ہونٹوں میں دیت ہے اور فوطوں میں دیت ہے اور آلت میں دیت ہے اور پیٹھ میں دیت ہے اور آنکھوں میں دیت ہے اور ایک ٹانگ کی نصف دیت ہے اور مغز تک پہنچنے والے زخم میں تھمائی دیت ہے اور پیٹ میں پہنچنے والے زخم میں تھمائی دیت ہے اور ہڈی ہٹ جانے والے زخم میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پاؤں کی ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ ہیں (نسائی، دارمی، مالک کی روایت میں ہے کہ دونوں آنکھوں میں پچاس اور ہاتھ میں پچاس اور پیر میں پچاس اور ہڈی کھل جانے والے زخم میں پچاس اونٹ۔

عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هَذِهِ رَوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رَوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ صَرَبَتْ امْرَأَةٌ صَرَبَتْهَا بِعَمُودٍ فُسْطَاطٌ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَاحِدَاهُمَا حَيَا نَبِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَّةَ الْمُفْتَوَكَّةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا۔

۳۳۳۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا رَانَ دِيَّةُ الْخَطَا شَبْرَ الْحَمْدِ مَا كَانَ يَالِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْلَادُهَا۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّارِخِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَعْنَةُ وَعَيْنُ ابْنِ عَمْرٍو وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ)

۳۳۳۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنْ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتَلَهُ فَإِنَّهُ قَتْلٌ دِيَّةً إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَفِيهِ أَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَفِيهِ فِي نَفْسِ الدِّيَّةِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ النَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُدْعِيَ جَدُّهُ الدِّيَّةِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْنَانِ الدِّيَّةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الذِّكْرِ الدِّيَّةُ وَفِي الصَّلْبِ الدِّيَّةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الرَّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمُنْقَلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ إصْبَعٍ مِنَ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّرِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مَرَّةٍ فِي الْعَيْنِ
خُمْسُونَ وَفِي الْبَيْدِ خَمْسُونَ وَفِي الرَّجُلِ خُمْسُونَ وَفِي
الْمَوْضِعَةِ خُمْسُونَ.

۳۳۳۸ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْمَوَاضِعِ خُمْسًا خُمْسًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَسْتِانِ
خُمْسًا خُمْسًا مِنَ الْإِبِلِ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلُ
الْأَوَّلُ)

۳۳۳۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ
سَوَاءً. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)
۳۳۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْتِانُ سَوَاءٌ الثَّيْبَةُ
وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۴۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا حِلْفَ فِي
الْإِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِفِّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ
الْإِسْلَامَ لَا يَزِيدُكَ إِلَّا شِدَّةً أَلَمْ تُؤْمِنُونَ بِدُ
عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَذْنًا هُمْ وَيُرْدُ
عَلَيْهِمْ أَفْصَاهُمْ يُرْدُ سِوَايَا هُمْ عَلَى قَعِيدَتِهِمْ
لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَّتُهُ الْكَافِرُ نِصْفُ دِيَّةِ
الْمُسْلِمِ لَا جَنْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا يُؤْخَذُ صَدَقَتُهُمْ
إِلَّا فِي دُورِهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ دِيَّتُ الْمُعَاهِدِ
نِصْفُ دِيَّةِ الْحُرِّ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۴۲ وَعَنْ حِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَّةِ

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہڈی کھل جانے والے زخموں میں پانچ
پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا اور دانتوں میں بھی پانچ پانچ اونٹوں
کا ابو داؤد، نسائی، دارمی، جب کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے صرف
پہلا جملہ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کو برابر رکھا۔
(ابو داؤد، ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انگلیاں برابر ہیں۔ دانت برابر ہیں سامنے کے دانت اور دراطہ
برابر ہیں نیز چھنگلیاں اور انگوٹھ برابر ہیں۔
(ابو داؤد)

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد کا بیان ہے
کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، پھر
فرمایا: اے لوگو! اسلام میں حلیف بنانا نہیں ہے لیکن جو حلف جاہلیت
میں ہو چکے تو اسلام انہیں مضبوط ہی کرے گا۔ دوسروں کے مقابلے میں
مسلمان ایک دوسرے کے مددگار ہیں ان کا دینی بھی امان دے سکتا ہے۔
ان کا دوروا آدمی غنیمت واپس کر سکتا ہے اور ان کے لشکر پیٹھے ہوئے
مجاہدوں پر رتو کریں گے۔ مومن کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا،
کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف ہے۔ نہ منگاتا ہے اور نہ دُور
سے جانا۔ اُن سے صدقات وصول نہ کیے جائیں مگر اُن کے گھروں
میں معاہدہ والے کی دیت آزاد کی دیت کا نصف ہے)

(ابو داؤد)

خف بن مالک نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں فیصلہ

فرمایا کہ بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ نر، بیس دو سالہ اونٹنیاں،
بیس تین سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں ہوں۔ روایت کیا ہے
ترمذی ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت ابن مسعود پر مرفوع
ہے کیونکہ نصف مجہول ہے جو اس حدیث میں جانا گیا اور شرح السنہ
میں روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے مقتول
کی دیت زکوٰۃ کے اونٹوں سے ادا کی تو زکوٰۃ کے اونٹوں میں ایک
سالہ اونٹ نہیں تھے بلکہ دو سالہ تھے۔

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد اُن کے جد امجد نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیت کی قیمت آٹھ سو
دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی اور اہل کتاب کی دیت اُن دنوں مسلمانوں سے
نصف تھی۔ اسی پر عمل رہا یہاں تک کہ حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو منبر پر
کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اونٹ منگے ہو گئے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت
عمر نے سونے والوں پر ایک ہزار دینار، چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم،
گائے والوں پر دو سو گائیں، بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور کپڑے
والوں پر دو سو جوڑے مقرر فرمائے۔ راوی کا بیان ہے کہ ذمیوں
کی دیت کو چھوڑ دیا، جس طرح دوسری دیت بڑھائی تھیں اس طرح اسے
نہ بڑھایا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت کے بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

(ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی)

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد اُن کے جد امجد نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاؤں والوں کے لیے قتل خطا کی دیت کی
قیمت چار سو دینار مقرر فرمایا کرتے یا اس کے برابر چاندی اور
یہ قیمت اونٹ کی قیمت پر تھی۔ جب اونٹ منگے ہو جاتے تو
قیمت بڑھا دیتے اور جب سستے ہو جاتے تو قیمت گھٹا دیتے

الْخَطَا عَشْرِينَ بَنْتَ مَخَاضٍ وَعَشْرِينَ ابْنَ مَخَاضٍ
ذَكَوْرٌ وَعَشْرِينَ بَنْتَ لَبُونٍ وَعَشْرِينَ جَدَاعَةً
وَعَشْرِينَ حَقَّةً - (رواہ الترمذی و ابوداؤد
والتسائی) وَالصَّحْبَةُ أَنْتَ مَوْفُوقٌ عَلَى ابْنِ
مَسْعُودٍ وَخَشَفٌ مَجْهُولٌ لَا يَعْرِفُ إِلَّا بِهَذَا
الْحَدِيثِ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى قَتِيلَ خَيْبَرٍ مِائَةَ مَرَةٍ
إِبِلَ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِي أَصْنَانِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ
ابْنُ مَخَاضٍ إِنَّمَا فِيهَا ابْنُ لَبُونٍ -

۳۳۴۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ كَانَتْ قِيَمَةُ الدِّيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ أَلْفٍ
دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ
دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَكَانَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتَخْلَفَ
عُمَرُ فَنَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَّتْ قَالَ
فَقَرَضَهَا عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ وَعَلَى
أَهْلِ الْوَرَقِ أَلْفَ شَيْءٍ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلَى أَهْلِ
الْبَقَرِ مِائَةَ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفَ شَاةٍ
وَعَلَى أَهْلِ الْحَكْلِ مِائَةَ حَكْلَةٍ قَالَ
وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الدَّامَةِ لَمْ يَرَفَعْهَا فِيمَا رَفَعَهُ
مِنَ الدِّيَةِ - (رواہ ابوداؤد)

۳۳۴۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ جَعَلَ الدِّيَةَ لَشَيْءٍ عَشَرَ أَلْفًا - (رواہ
الترمذی و ابوداؤد و التسائی و الدارمی)

۳۳۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقَرِّمُ دِيَةَ الْخَطَا عَلَى أَهْلِ الْغُرَى أَرْبَعَةَ مِائَةِ
دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرَقِ وَيَقْرِمُهَا عَلَى أَثْمَانِ
الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَّتْ رَفَعَهَا فِي قِيَمَتِهَا وَلَا ذَاهَا جِثَّ

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک رہی یا اس کے برابر چاندی یعنی آٹھ ہزار درہم۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گائے والوں کے لیے دو سو گالیوں کا فیصلہ فرمایا اور بکری والوں کیلئے دو ہزار بکریوں کا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان میراث ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ وارثوں کے درمیان ہے اور قتال میراث میں کوئی چیز نہیں پائے گا۔

(ابوداؤد - نسائی)

وہی، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل شہید عہد کی دیت مغلظہ ہے جیسے قتل عہد کی لیکن اس میں قتال کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(ابوداؤد)

وہی، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی آنکھ کا جو اپنی جگہ قائم رہے اور بینائی چلے جائے، تمہاری دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(ابوداؤد، نسائی)

محمد بن عمرو، ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے بدلے ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا جو غلام ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا حجر (ابوداؤد) اور فرمایا کہ روایت کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے لیکن گھوڑے اور حجر کا ذکر نہیں کیا۔

(ابوداؤد - نسائی)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علاج کرے اور فی طب نہ جانتا ہو تو وہ ذمہ دار ہے۔

(ابوداؤد - نسائی)

رُحْصٌ نَقَصَ مِنْ قِيَمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِ مِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ وَعَدَ لَهَا مِنَ الْوَرَقِ ثَمَانِيَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مَا تَتَى بَقَرَةٌ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفِي شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۳۳۲۶ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شَبِيرِ الْعَمَدِ مُغْلَظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۲۷ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَةَ لِمَكَانِهَا يَثْلُكُ الدِّيَّةَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۳۳۲۸ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغَدَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَعْلِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَقَالَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كُرَّادٍ وَفَرَسٍ أَوْ بَعْلِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۳۳۲۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَطَبَ دَلَمَ يَعْلَمُ مِنْهُ طَبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غریب لوگوں کے غلام نے امیر لوگوں کے غلام کا کان کاٹ دیا۔ اُس کے مالک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہم غریب آدمی ہیں تو آپ نے اُن پر کوئی دیت نہ رکھی۔

(البوداؤد، نسائی۔)

۳۳۵۰ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِلنَّاسِ قُتِرَ أَمْرُهُ فَطَعَمَ أُذُنَ غُلَامٍ لِلنَّاسِ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا أَنْتَ قُتِرْنَا فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِمْ شَيْئًا۔

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ)

تیسری فصل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شہہ عمد کی دیت کے تین حصے ہیں۔ تینتیس تین سالہ، تینتیس چار سالہ اور پچیس پانچ سالہ سے بازل عام تک ہر سب حاملہ ہوں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ قتل خطا میں چار قسم کے اُونٹ ہیں: پچیس تین سالہ، پچیس چار سالہ، پچیس دو سالہ اُونٹیاں اور پچیس ایک سالہ اُونٹیاں۔

(البوداؤد)

مجاہد سے روایت ہے کہ شہہ عمد میں حضرت عمر نے فیصلہ فرمایا کہ تیس تین سالہ، تیس چار سالہ اور چالیس حاملہ اُونٹیاں جو چھ سے نو سال کے درمیان ہوں۔

(البوداؤد)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ پیٹ کا بچہ جس کو اُس کی ماں کے پیٹ میں مار دیا گیا ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے متعلق ایک بردہ کا فیصلہ فرمایا خواہ وہ غلام ہو یا لونڈی۔ جس پر یہ حکم لگایا گیا تھا اُس نے کہا: میں کیسے اُس کا تاوان دوں جس نے نہ ریا، نہ کھایا نہ بولا اور نہ چلایا، ایسی چیز تو ضائع جانی چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ کاہنوں کا بھائی ہے۔ اسے مالک اور نسائی نے مرسل روایت کیا جب کہ البوداؤد نے ان سے اور حضرت ابوہریرہ سے اسے متفقاً روایت کیا ہے۔

۳۳۵۱ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ دِيَّةُ شَبْرِ الْعَمْدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَارْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلٍ عَامَهَا كُلُّهَا خَلْفَاتٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فِي الْخَطَا أَرْبَعًا خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتٍ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ۔

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۵۲ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَضَىٰ عُمَرُ فِي شَبْرِ الْعَمْدِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَارْبَعِينَ خَلْفَةً مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلٍ عَامَهَا۔

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۵۳ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ فِي الْجَنَيْنِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ قَضَىٰ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمَ مَنْ لَا شَرَبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ۔ (رواهُ مَالِكٌ وَالتَّسَائِيُّ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا)

بَابُ مَا لَا يُضْمَنُ مِنَ الْجَنَابَاتِ

جن زخموں کا تاوان نہیں ہے

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پائے کے زخمی کرنے کا تاوان نہیں، کان میں دب کر مرنے کا تاوان نہیں، کنوئیں میں گر کر مرنے کا تاوان نہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت یحییٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ تبوک کیا۔ میرا ایک مزدور تھا۔ وہ ایک آدمی سے لڑ پڑا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھلیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا اور اُس کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے دانت کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں چھوڑے رکھتا کہ تم اُسے اُونٹ کی طرح چبا ڈالتے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو امارا جائے وہ شہید ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی اگر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! فرمائیے اگر کوئی میرا مال چھین لینا چاہے، فرمایا کہ اُسے اپنا مال نہ لینے دو۔ عرض کی کہ اگر وہ مجھ سے لڑے، فرمایا تو تم اُس سے لڑو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر وہ مجھے قتل کر دے، فرمایا کہ تب تم شہید ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر میں اُسے قتل کر دوں، فرمایا کہ تب بھی وہ جہنم میں ہے۔

(مسلم)

انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تمہارے گھر میں کوئی جھانکے اور تم نے اُسے اجازت نہ دی ہو۔ پس تم اُسے نکری مارو جس سے اُس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ

۳۳۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهُمْ جِبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جِبَارٌ وَالْبُخْبَارُ جِبَارٌ

(متفق علیہ)

۳۳۵۵ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمِيَّةٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْشَ الْعَصَةِ وَكَانَ فِي أَحَدٍ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَحَصَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَاتَرَخَ الْمَعْصُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاصِ فَأَنْدَرَتْ نَيْتَهُ فَسَقَطَتْ فَأَنطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَتْ نَيْتَهُ وَقَالَ أَيْدِيَّ يَدَهُ فِي فَيْكِ تَقْطَعُهَا كَالْفَحْلِ - (متفق علیہ)

۳۳۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ - (متفق علیہ)

۳۳۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ اخْتِنَانِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَا لَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتَلَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَانْتَ شَهِيدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتَنِي قَالَ هُوَ فِي النَّارِ -

(رواہ مسلم)

۳۳۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَطْلَعَنَّ فِي بَيْتِكَ أَحَدًا وَلَمْ تَأْذِنْ لَهُ فَخَذَفْتَ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

جَنَاحٍ -

۳۳۵۹ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا طَلَعَ فِي جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَى بِحُكِّ بِمِ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعَنْتُ بِمِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِيْدَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِمِ صَيْدٌ وَلَا يَنْكَبُ بِمِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تُكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْعَأُ الْعَيْنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۶۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبَلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى رِصَالِهَا أَوْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۶۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُتَّبَعُ أَحَدُكُمْ عَلَى آخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلَى آخِيٍّ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُ حَتَّى يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۳۶۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ

نہیں -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانک کر دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سلامی نخی جس سے سر مبارک کو کجا ہے تھے۔ فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں سلامی گھونپ دیتا۔ اجانت کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے ہے۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو کنکریاں پھینکتے دیکھا تو فرمایا کہ کنکریاں نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ ان سے نہ تو شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کیا جاسکتا ہے لیکن یہ دانت توڑ دیتی اور آنکھ بھوڑ دیتی ہیں۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اُس کے ساتھ تیر ہوں تو اُن کے پیکانوں کو پکڑے رکھے مبادا اُن میں سے کوئی کسی مسلمان کو لگ جائے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اُسے کیا معلوم شاید شیطان اُس کے ہاتھ سے پھینچ لے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرے تو فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ اُسے رکھ دے خواہ وہ اُس کا سگا بھائی کیوں نہ ہو۔

(بُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری) اور مسلم میں یہ بھی ہے جس نے ہمیں دھوکا دیا

وَمَنْ غَشَّائًا فَلَيْسَ مِنَّا۔

۳۳۶۵ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۶۶ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنْاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أَقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذِّبُونَ فِي الْحَرِّ هِشَامُ أَشْهَدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ طَالَتْ بِكَ مَدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يُعَذِّبُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيُرْوَحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُرْوَحُونَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۶۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَالسِّبْآتِ عَارِيَاتٍ مُمِيلَاتٍ مَا ثَلَثُ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَلَا تَرِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا ذَكَرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۶۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ أَدَمَ عَلَى صُورَتِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر تلوار سونت لی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مسلم)

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ہشام بن حکیم شام میں بعض کسانوں کے پاس سے گزرتے تھے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر تیل ڈالا جا رہا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ کنگان کے باسے میں عذاب دیے جا رہے ہیں۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: بیشک اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو ایسے لوگ بھی دیکھو گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم جیسی چیز ہوگی۔ وہ صبح کریں گے تو اللہ کے غضب میں اور شام کریں گے تو اللہ کی ناراضگی میں۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی لعنت میں شام کریں گے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کے آدمی جہنمیوں سے ہیں جنہیں ہم نے نہیں دیکھا۔ ایک وہ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے جن کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی نکلی ہوں گی، مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی۔ اُن کے سرموٹی اونٹنیوں کے کوبانوں کی طرح ملتے ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اُس کی خوشبو سونگھیں گی جب کہ اُس کی خوشبو اتنی مسافت تک پہنچتی ہے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو پھر سے پرمانے سے بچنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پردہ ہٹایا اور گھر میں دیکھ لیا، اجازت ملنے سے پہلے اور گھر کے چھپے ہوئے افراد دیکھ لیے تو وہ ایسی حد پر آگیا جو اس کے لیے جائز نہ تھی۔ جب اُس نے اندر دیکھا اگر کوئی بڑھ کر اُس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر میں اُسے شرمسار نہیں کروں گا۔ اگر کوئی ایسے دروازے کے پاس سے گزرا جس پر پردہ ہے اور نہ دروازہ بند ہے، لہذا اُس نے دیکھا تو اُس پر گناہ نہیں بلکہ غلطی گھر والوں کی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد)

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تسمہ دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پیرنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہو اماں مار جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے خون کی حفاظت کرتا ہو اماں مار جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو اماں مار جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتا ہو اماں مار جائے وہ شہید ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے جن میں سے ایک دروازہ اُن کے لیے ہے جو میری اُمت پر تلوار اٹھائے یا فرمایا کہ اُمتِ محمد پر۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب اور کرجل جَبَّائِ والی حدیث ابوہریرہ باب الغصب میں مذکور ہو چکی۔

۳۳۴۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَادْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ فَدَاىِ عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنَّ حِينَ ادْخَلَ بَصَرَهُ فَاسْتَقْبَلَ رَجُلًا فَقَفَا عَيْنَهُ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَلَئِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرَ مُعَلِّقٍ فَانْظُرْ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِلَّا مَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ۔

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۳۳۴۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوكًا۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۳۳۴۲ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اصْبَعَيْنِ (رواہ ابوداؤد)

۳۳۴۳ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ دُونَ دَيْنِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَتَلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَتَلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی)

۳۳۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَبَّتِهِمْ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةٍ مُحْتَمِدٍ۔

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الرَّجُلُ جَبَّارٌ ذُكِرَ فِي بَابِ الْغَصْبِ۔

بَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

پہلی فصل

۳۳۷۵ عَنْ زَائِعِ بْنِ حَدِيَجٍ وَسهلِ بْنِ اَبِي حَتْمَةَ
اَنْهُمْ حَدَّثَا اَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحِيصَةَ بْنَ
مَسْعُودٍ ابْنَيْ أَخِيْبَرٍ فَتَفَرَّقَا فِي التَّخْلِ فَقَتَلَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلٍ وَحَوِيصَةُ وَ
مُحِيصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ
أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَبِرَ الْكِبَرُ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ يَعْزِي رَبِّي الْكَلَامَ
الْأَكْبَرَ فَتَكَلَّمُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَحِقُّوا قَتْلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبُكُمْ يَا إِيْمَانُ خَمْسِينَ
مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْرُكُمْ نَزَرَةٌ قَالَ فَتَبَرَّحَكُمْ
يَهُودٌ فِي إِيْمَانٍ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَوْمٌ كُفَّارٌ فَقَدَا هُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ قَبْلِهِ وَفِي رَوَايَةٍ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَسْمِينَا وَ
تَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ بِمَا نَزَلَتْ نَاقَةٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت زافع بن خدیج اور حضرت سهل بن الوثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سهل اور حضرت محیصہ بن مسعود دونوں خیمہ
پہنچے اور مجبور کے باغات میں متفرق ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سهل کو قتل کر دیا
گیا۔ پس حضرت عبدالرحمن بن سهل اور حضرت حویصہ و حضرت محیصہ پسران مسعود
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے لئے
میں عرض کرنے لگے۔ حضرت عبدالرحمن نے معروضات کی ابتدا کی جب کہ وہ
سب سے چھوٹے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بڑے کی
عزت کرو۔ یحییٰ بن سعید نے کہا: ہر ادبہ بھی کہڑا کلام کرے۔ انہوں نے
کلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مقتول یا اپنے ساتھی
کے مستحق ہو گے کہ پچاس قسمیں کھاؤ۔ عرض گزار ہوئے کیا رسول اللہ ایسے کام
پر جو ہم نے دیکھا نہیں۔ فرمایا تو یہودی اپنی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے
بری ہو جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو کافر ہیں۔ پس
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنی طرف سے دیت ادا کر دی
دوسری روایت میں ہے کہ پچاس قسمیں اٹھا لو تو اپنے قاتل پر یا اپنے ساتھی
کی دیت کے مستحق ہو جاؤ گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
پاس سے انہیں سو اونٹ ادا کیے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

تیسری فصل

حضرت زافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خیمہ میں انصار کے ایک
آدمی کی لاش ملی تو اس کے وارث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہارے پاس دو گواہ

۳۳۷۶ عَنْ زَائِعِ بْنِ حَدِيَجٍ قَالَ أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَأَنْطَلَقَ أَوْلِيَاءُهُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ

ہیں جو تمہارے ساتھی کے قاتل کی گواہی دیں، عرض گزار ہوئے کیا رسول اللہ! ہم اور ایک مسلمان بھی وہاں نہیں تھا اور وہ یہودی اس سے بھی بڑے کاموں کی جرأت کر جاتے ہیں۔ فرمایا تو ان میں سے آدمی چن لو اور ان سے پچاس قسمیں لے لو۔ انہوں نے انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیت اپنے پاس سے ادا کر دی۔ (البوداؤد)

شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَاتِلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ تَحْتَ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّمَا هُمْ يَهُودٌ وَقَدْ يَجْتَرُّونَ عَلَى أَعْظَمَ مِنْ هَذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلَفُوهُمْ فَأَبَوْا فَرَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بَابُ قَتْلِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَالسُّعَاةِ بِالْفَسَادِ مرتدوں اور فساد کی کوشش کرنے والوں کو قتل کرنے کا بیان پہلی فصل

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں زندیق لائے گئے تو انہوں نے انہیں جلادیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا: اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روکا ہے کہ اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دیا جائے بلکہ میں انہیں قتل کرنا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو اپنا دین بدل لے تو اس کو قتل کر دو۔ (بخاری)

۳۳۷۷ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ يَزِيدَ دَقَّةً فَأَخَذَ قَوْمَهُمْ قَبْلَهُ ذَاكَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِنَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدَبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَقَدْ تَلَّيْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب نہیں دیتا مگر اللہ۔ (بخاری)

۳۳۷۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب آخر زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے۔ ان کی زبانوں پر حدیثیں ہوں گی لیکن ان کے ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اتریں گے وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو انہیں قتل کر دینا کیونکہ ان کو قتل کرنے کا قیامت کے روز ثواب ملے گا۔

۳۳۷۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُخْرِجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حَدَاثُ الْإِنْسَانِ سَقَمَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَهْرُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَهْرُقُ الشَّمُّ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِنَّمَا لَقِيَتْهُمْ فَا قَتَلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا مَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک اُن میں سے جماعت نکل جائے گا۔ اُن کے قتل کا انتظام وہ گروہ کرے گا جو حق کے قریب ہوگا۔ (مسلم)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان ایک دوسرے بھائی پر ہتھیار اٹھا کر لیں تو دونوں جہنم کے کنائے پر ہوں۔ جب ایک اُن میں سے دوسرے کو قتل کرے تو دونوں اُس میں داخل ہو گئے۔ اُن سے ہی ایک اور روایت میں فرمایا: جب دو مسلمان تلواروں کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول جہنم میں ہیں۔ میں عرض گزار ہوا: قاتل تو معلوم لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تمنا رکھتا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عکک کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو آپ نے انہیں حکم فرمایا کہ زکوٰۃ کے اونٹوں کے پاس چلے جائیں اور وہاں اُن کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو تندرست ہو گئے اور دین سے پھر گئے۔ چرواہوں کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ نے اُن کا پیچھا کر دیا جو انہیں لے آئے۔ پس اُن کے ہاتھ میر کاٹ ڈالے گئے، اُن کی آنکھوں میں سلائیاں بھیری گئیں اور داغ لگائے گئے یہاں تک کہ وہ مر گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُن کی آنکھوں میں سلائیاں بھیری گئیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے سلائوں کا حکم دیا تو انہیں گرم کر کے آنکھوں میں بھیر گیا اور انہیں حرہ میں ڈال دیا گیا، جہاں وہ پانی مانگتے مانگتے ہی مر گئے۔ (متفق علیہ)

۳۳۸۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ فَيُخْرِجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةً يَكِلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُهمُ بِالْحَقِّ - (رواهُ مُسْلِمٌ)

۳۳۸۱ وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعَنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَتَضَارِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۸۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السَّلَاحَ فَهُمَا فِي جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ سَيَفِيهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۸۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَاسْلَمُوا فَاجْتَبَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْتَرُوكَهَا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَانِيهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمَّ بِجِسْمِهِمْ حَتَّى مَاتُوا وَفِي رِوَايَةٍ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أَمَرَ بِسَامِرٍ فَأَحْمِيَتْ فَكَلَّهَ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقہ کی رغبت دلایا کرتے اور منکر کرنے سے منع فرمایا کرتے (ابوداؤد) اور نسائی نے اسے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا بھیجی جس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کا ایک بچہ پکڑ لیا۔ پس چڑیا اُٹی اور اپنے پر پھانے لگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو فرمایا: اس کو بچے کی وجہ سے کس نے لے پریشان کیا ہے؟ اس کا بچہ اسے دے دو۔ اپنے چیونٹیوں کی ایک جگہ ملاحظہ فرمائی جس کو ہم نے جلادیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کس نے جلایا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے۔ فرمایا کہ آگ کے ساتھ عذاب دینا مناسب نہیں ہے مگر آگ کے رب کے لیے (ابوداؤد)

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور فترت بازی ہوگی۔ ایک ٹولے والے گفتار کے چھے اور کردار کے گندے ہوں گے۔ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے گلوں سے بچے نہیں اُترے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنے چلے کی طرف نہ لوٹ آئے۔ وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔ اس کے لیے خوش خبری ہے جو انہیں قتل کرے اور جس کو وہ قتل کریں۔ وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے اور کسی بات میں وہ ہمارے نہیں۔ جو انہیں قتل کرے وہ ان کی نسبت اللہ کے زیادہ قریب ہوگا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

(ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے

۳۳۸۴ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَنَّا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَهَانَا عَنِ الْمُثَلَّةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَسَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ النَّسِ)

۳۳۸۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْتَرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَهُ هَذِهِ بَوْلِي هَا رُدُّوْا دَلَّهَا إِلَيْهَا دَرَايَ قَرِيَّةً نَمْلٍ قَدْ حَرَقْنَا هَا قَالَ مَنْ حَرَقَ هَذِهِ فَعَلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْكَبُخِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۸۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ فَوَمَّ يَحْسِبُونَ الْقَيْدَ وَيُسَيِّدُونَ الْفَعْلَ يَقْرَعُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ مُرَدِّقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرِجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ السَّهْمُ عَلَى قَوْفِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طَوْلِي لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَ قَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا بِمَنَافِعَ شَيْءٍ مَّنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَدْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَيَأْتِيهِمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ

جو یہ گواہی دیتا ہو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد مصطفیٰ اُس کے رسول ہیں، مگر تین میں سے ایک بات پر کہ شادی کے بعد زنا کرے تو سنگسار کیا جائے گا اور جو آدمی اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا، یا سولی دیا جائے گا، یا اُسے جلاوطن کیا جائے گا، یا اُس نے کسی جان کو قتل کیا ہو تو اُس کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہم سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ پس اُن میں سے ایک آدمی سو گیا۔ اُن میں سے دوسرا اُس کی رسی کی طرف گیا اور اُسے لے لیا تو وہ ڈر گیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زمین کو اُس کے ہویہ سمیت لے اُس نے اپنی ہجرت ختم کر دی اور جس نے کافر کی ذلت اُس کے گلے سے اتار کر اپنی گردن میں ڈال لی اُس نے اسلام کو پس پست ڈال دیا۔

(ابوداؤد)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعم کی طرف ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا۔ کچھ لوگوں نے سجدہ کر کے خود کو بچانا چاہا تو انہیں قتل کر دیا گیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اُن کے لیے نصف دینت کا حکم دیا اور فرمایا: میں ہر اُس مسلمان سے لاتعلقی ہوں جو کافروں میں رہائش پذیر رہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں؟ فرمایا کہ دونوں کی آگ الگ الگ نظر آئی چاہیے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان اچانک قتل کرنے سے روکتا ہے۔ مومن اچانک قتل نہیں کرتا۔

(ابوداؤد)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

ﷺ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَحْدَى ثَلَاثَ زَنَى بَعْدَ احْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يَهْلِكُ أَوْ يَمُوتُ مِنَ الْأَرْضِ أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۳۸۸ وَعَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا اصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسْرُدُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبِلٍ مَعَهُ فَآخَذَهُ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۳۸۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِحِزِّيَّتِهَا فَقَدْ اسْتَفْأَلَ هَجْرَتَهُ وَمَنْ نَزَعَ صَخَارًا فَرَمَى عَنْقَهُ فَجَعَلَ فِي عَنْقِهِ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهُ۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۳۹۰ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَنْعَمَ فَأَعْتَمَمَ نَاسٌ يَالِ الشُّجُورِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنُصْفِ الْعَقْلِ وَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُّقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ قَالَ لَا تَرَايَ تَارَاهُمَا۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۳۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتَاكِ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۳۹۲ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِذَا ابْنُ الْعَبْدِ إِلَى الشَّرِكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۹۳ **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى

مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۳۹۴ **وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبٌ بِالسَّبِيْفِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب غلام مشرکوں کی طرف بھاگ جائے تو اس کا خون

حلال ہو گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نبی کریم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شتم و شتم کرتی اور بدگوئی کیا کرتی تھی۔ ایک آدمی نے

اُسے گلا گھونٹ کر مار دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا خون

باطل قرار دیا۔ (ابوداؤد)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جادوگر کی سزا اُسے تلوار سے قتل کر دینا

ہے۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو خروج کرے اور میری اُمت میں

تفرقہ ڈالے اُس کی گردن اُڑا دو۔

(نسائی)

شریک بن شہاب کا بیان ہے کہ میری یہ تمنا تھی کہ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ملوں اور اُن سے خوراج کے متعلق دریافت کر لوں

پس مجھے عید کے روز اپنے چند ساتھیوں سمیت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ

عندہ ملے۔ میں اُن کے حضور عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کو خوراج کا ذکر فرماتے ہوئے سنا فرمایا:۔ ہاں میں نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے کانوں کے ساتھ سنا اور حضور کو اپنی آنکھوں

سے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مال آیا تو آپ اُسے تقسیم

فرمانے لگے تو اپنے دائیں دلے کو دیا، اپنے بائیں دلے کو اپنا پیچھے والے کو کچھ بھی

نہ دیا۔ آپ پیچھے سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا:۔ اے محمد! آپ نے تقسیم میں انصاف

نہیں کیا۔ وہ آدمی کالے رنگ کا اور کھڑے ہوئے بالوں والا تھا۔ اُس نے دو

سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت ہی ناراض

ہوئے اور فرمایا:۔ خدا کی قسم تم میرے لیے کسی شخص کو نہیں پاؤ گے جو مجھ سے زیادہ انصاف

کرنے والا ہو۔ پھر فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی گویا یہ شخص اُن میں سے

ہے، وہ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔

۳۳۹۵ **عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ**

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقَ

بَيْنَ أُمَّتِي فَأَصْرَبُوا عَنْقَهُ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۳۹۶ **وَعَنْ شَرِيكٍ بْنِ شَهَابٍ قَالَ كُنْتُ أَتَمَّتِي**

أَنَّ الْغَيَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ أَبَا بَرزَةَ فِي

يَوْمٍ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ بَعَثَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَوَارِجِ

قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَأْذَنُ وَرَأَيْتُ بَعِيْنِي أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى مِنْ

عَنْ تَيْمِينِهِ وَمِنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مِنْ وَرَائِهِ

شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ

عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا

تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي شَعْرًا قَالَ

اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔
اُن کی نشانی سر منڈانا ہے۔ وہ برابر نکلتے رہیں گے یہاں تک
کہ اُن کی آخری جماعت دجال کے ساتھ ہوگی۔ جب تم انہیں
ملو تو جان لو کہ وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔

(نسائی)

ابو غالب سے روایت ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہندسہ
دیکھے بود مشق کے راستے میں سولی پر لٹکے ہوئے تھے۔ حضرت ابوامامہ نے فرمایا
کہ یہ ہنسنے کے کتے اور آسمان کی چھت کے نیچے بڑے مقتول ہیں۔ وہ اچھا مقتول
ہے جس کو انہوں نے قتل کیا۔ پھر یہ آیت پڑھی: جس روز کتنے ہی منہ سفید
ہوں گے اور کتنے ہی سیاہ (۳: ۱۰۶) حضرت ابوامامہ سے عرض کی گئی کہ
کہ کیا یہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے؛ فرمایا کہ میں نے
ایک دو تین مرتبہ ہی نہیں سنا، حتیٰ کہ سات مرتبہ نہ سنا ہوتا تو تم سے
حدیث ہی بیان نہ کرتا۔ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی
نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

حدود کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنا جھگڑا لائے۔
ایک نے عرض کی کہ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجیے۔ دوسرا عرض گزار
ہوا۔ ہاں یا رسول اللہ! ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیے اور
مجھے عرض کرے کہ مجھے اجازت دیجیے۔ فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا
اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ پس اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا
کیا۔ مجھے بتایا گیا کہ تمہارے بیٹے کو سنسار کیا جائے گا تو میں نے اُس کے
فدیہ میں سو بکریاں اور ایک اپنی لونڈی دی۔ پھر میں نے اہل علم حضرات
سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک
سال کی جلا وطنی ہے اور زچہ اس کی بیوی کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ

يُخْرِجُ فِي اخْدِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَانَتْ هَذَا امْنَهُمْ يَقْدَرُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ
كَمَا يَمُرُّونَ السَّهْمَ مِنَ الرَّمِيَّةِ سَيَمَاهُمْ التَّحْلِيلُ
لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ اخْرَهُمْ مَعَ السَّبِيحِ
الدَّجَالِ فَإِذَا لَقِيَهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلْقَةُ
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۳۹۴ وَعَنْ أَبِي غَالِبٍ رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُءُوسًا
مُتَّصِيَةً عَلَى دَرَجٍ مُمْتَنِقَةً فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ كِلَابُ
النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ
قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبَيَّنَ وَجْهُهُ وَتَسَوَّدَ وَجْهُهُ
«الْأَيَّةُ» قَالَ لِأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَمْ أَسْمَعْ إِلَّا
مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَرَّةً
حَدَّثْتُكُمْ هُوَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ)

کتاب الحدود

۳۳۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ
رَجُلَيْنِ لَخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ
أَحْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَكَذَلِكَ
لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمُوا قَالَ إِنْ أَبَى كَانَ عَيْفًا
عَلَى هَذَا فَزَنِي بِأَمْرَاتِي فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي
الزَّحْمَ فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِوَأْتَةٍ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ
لِي تُعَلِّمَنِي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ
عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَلَا شَمَا
اسْتَرْجِعُوا عَلَى أَمْرَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَفْنِيَنَّ
بَيْنَكُمْ يَكْتَابُ اللَّهُ أَمَّا غَمْلُكَ وَجَارِيَتُكَ فَزَوْدُكَ عَلَيْكَ
وَأَمَّا ابْنُكَ فَحَلِيْلُ جِلْدٍ مَائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَأَمَّا
أَنْتَ يَا أَنْيسُ فَأَعْدُدْ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ
فَارْجُمْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۳۹۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ جِلْدُ
مَائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۰۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا
بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى آيَةُ الرَّجْمِ رَجْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَجْمًا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى
مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ
الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ أَوْ الْإِعْتِرَافُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۰۱ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ
سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جِلْدُ مَائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَ
النَّثِبُ بِالنَّثِبِ جِلْدُ مَائَةٍ وَالتَّجْمُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ
أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ
الرَّجْمِ قَالُوا نَقْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
سَلَامٍ كَذَبْتُمْ لَاتَ فِيهَا الرَّجْمُ فَاتَّقُوا بِالتَّوْلَةِ
فَنَشَرُوهَا فَرَضَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگاہ رہو، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری
جان ہے میں تم دونوں کے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ
کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی تمہیں واپس دی جاتی ہیں اور
تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے نیز ایک سال کے لیے جلاوطن ہوگا۔ اے
انیس! صبح اس کی بیوی کے پاس جا کر پوچھنا۔ اگر وہ اعتراف کر لے تو اُسے
سنگسار کر دینا۔ عورت نے اعتراف کر لیا تو اُسے سنگسار کیا۔ (متفق علیہ)
حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس کے متعلق حکم فرماتے ہوئے سنا جس نے زنا کیا اور
غیر شادی شدہ ہو کہ سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلاوطن
کیا جائے۔ (بخاری)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو
حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اُن پر کتاب نازل فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے
نازل فرمائے ہوئے میں رجم کی آیت بھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے سنگسار کیا اور اُن کے بعد ہم نے سنگسار کیا۔ سنگسار کرنا اللہ کی کتاب
میں حق ہے۔ جس شادی شدہ مرد یا عورت نے زنا کیا ہو جب کہ گواہوں
سے ثابت ہو جائے یا عورت حاملہ ہو جائے یا اعتراف کر لے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن صامیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے لے لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے
لیے راستہ نکال دیا ہے۔ کنوارا اگر کنواری سے کرے تو سو کوڑے اور
سال کی جلاوطنی۔ شادی شدہ اگر شادی شدہ سے کرے تو سو کوڑے۔ اور
سنگسار کرنا۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ذکر کیا کہ اُن
میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم تو ریت میں رجم کے متعلق کیا پاتے ہو؟ عمر بن
الکواہرہ ہوئے کہ رُسوا کیے جاتے اور کوڑے مارے جاتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ
بن سلام نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو، اُس میں سنگسار کرنا ہے۔ چنانچہ
توریت لائی گئی اور اُسے کھولا گیا تو اُن میں سے ایک نے اپنا ہاتھ آیت

رجم پر رکھ لیا اور اُس کے آگے پیچھے سے پڑھنے لگے۔ حضرت
عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اٹھایا تو اُس
کے نیچے آیتِ رجم تھی۔ کہنے لگے کہ اے محمد! آپ نے سچ
فرمایا، واقعی اس میں آیتِ رجم ہے۔ پس نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو دونوں کو سنگسار
کر دیا گیا۔

الرَّجْمُ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَلَامٍ اَرْفَعُ يَدَكَ فَرَفَعَهَا فَاِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ
فَقَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدٌ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ
بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَا
فِي رِوَايَةٍ قَالَ اَرْفَعُ يَدَكَ فَرَفَعَهَا فَاِذَا
آيَةُ الرَّجْمِ تَلَوُّهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فِيهَا آيَةَ
الرَّجْمِ وَلَكِنَّا نَشْكَاكُمْ بَيْنَنَا فَاَمَرَ
بِهِمَا فَرَجِمَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جب کہ آپ مسجد میں تھے اور یکارا: بریارسول
اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے منہ پھیر لیا۔
وہ اُس طرف آیا جس جانب آپ نے منہ پھیرا تھا اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے
اُس سے منہ پھیر لیا۔ جب وہ چار دفعہ گواہی دے چکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اسے ہٹا کر فرمایا: کیا تم دیوانے ہو؟ اُس نے کہا، نہیں۔ فرمایا، کیا تم شادی
شدہ ہو؟ عرض گزار ہوا، ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ اسے لے جاؤ اور سنگسار کر
دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبد
کوفہ ملتے ہوئے سنا کہ ہم نے مدینہ منورہ میں اُسے سنگسار کیا۔ جب اُسے پتھر لگے
تو بھاگ کھڑا ہوا، یہاں تک کہ ترہ کے مقام پر ہم نے اُسے پکڑ کر سنگسار کر دیا
اور وہ مر گیا (متفق علیہ) بخاری کی ایک روایت میں اُس کے قول جی ہاں کے
بعد ہے کہ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ جب اُسے پتھر
لگے تو بھاگ کھڑا ہوا لیکن پکڑ لیا اور سنگسار کیا گیا، یہاں تک کہ مر
گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے لیے اچھے کلمات کہے اور اُس
پر نماز پڑھی۔

۳۴۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ذُوهُ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَنِي لِشَيْءٍ وَجْهِي الَّذِي اَعْرَضَ
قَبْلَهُ فَقَالَ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ فَلَمَّا
شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِيْكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَيْتَ
قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اَذْهَبُوْا بِهِ فَاَرْجُمُوْهُ
قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَاخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ يَقُوْلُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ
الْحِجَارَةُ هَرَبَ حَتَّى اَدْرَكَهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ
حَتَّى مَاتَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ
عَنْ جَابِرٍ بَعْدَ قَوْلِهِ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرِيْهِ فَرَجِمَ بِالْمَصْلِيِّ
فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَدَّرَكَ فَرَجِمَ حَتَّى مَاتَ
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ۔

۳۴۰۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اتَى مَا عَزَبُنِي
مَا لِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي لَعَلَّكَ
قَبَلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
اِنَّكُمَا لَا يَكْفِي قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذَالِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهِ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت ما عزن مالک
آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: رشاد تم نے اُسے بوسہ
دیا ہو گا یا اشارہ کیا ہو گا یا دیکھا ہو گا؟ عرض گزار ہوئے: نہیں یا رسول اللہ!
فرمایا کیا تم نے اُس سے صحبت کی؟ بغیر کیا یہ کہ پوچھا۔ عرض کی، ہاں۔ پس
اُس وقت سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔
(بخاری)

۳۴۰۵ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ جَاءَ مَا عَزَبُنِي مَالِكٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ دِيحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَتْ فَارْجَعْ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَطَهَّرَكَ قَالَ مِنَ الزَّنا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْمَ جُنُونٍ فَأَخْبَرَاتُ لَيْسَ بِهِ جُنُونٍ فَقَالَ أَشْرَبَ خَمًّا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَهَا فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمٍ فَقَالَ أَزْنَيْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرِيهِ فَرَجِمَ فَلْيَثُورًا يَوْمَئِذٍ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَا عَزَبَ مِنْ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُيِّمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوْ سَعَتْ لَهُمْ شَمَةٌ جَاءَتْهُ أَمْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَنْزِدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ دِيحَكَ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتَوْبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ هَرِيدُ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَا عَزَبَنِي مَالِكٌ إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزَّنا فَقَالَ أَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكَ قَالَ فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذَا لَا تَرْجِعْهَا وَنَدَّ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ فَضَعَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنِّي رِضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ فَارْجِعْهَا وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ لَهَا أَذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ أَذْهَبِي فَأَرْضِعِي حَتَّى تَقْطِمْيَهُ فَلَمَّا قَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبْزٍ فَقَالَتْ هَذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ قَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ قَدْ قَعَّ الصَّبِيُّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت ماعز بن مالک عرض گزار ہوئے یہاں رسول اللہ مجھے پاک کر دیجیے۔ فرمایا کہ تم پر افسوس! لوٹ جاؤ، اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ لوٹ گئے، پھر تھوڑی دیر جا کر واپس آکر عرض گزار ہوئے یہاں رسول اللہ مجھے پاک کر دیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی طرح فرمایا۔ جب چار دفعہ کہہ چکے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کس چیز سے پاک کروں؟ عرض گزار ہوئے کہ زنا سے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیوانے ہو؟ بنایا گیا کہ وہ دیوانے نہیں ہیں۔ فرمایا کہ تم نے شراب پی ہے؟ ایک آدمی سونگھنے کے لیے کھڑا ہوا لیکن ان کے منہ سے شراب کی بدبو نہ آئی۔ فرمایا کیا تم نے زنا کیا ہے؟ عرض کی، ہاں۔ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ جب دُویا تین دن گزر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے استنفا کرو کیونکہ اُس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کسی پوری امت پر تقسیم کر دی جائے تو سب کے لیے کافی ہو۔ پھر آپ کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی جو از قبیلے کی غامد شاخ سے تھی۔ عرض گزار ہوئی کہ یہاں رسول اللہ مجھے پاک کر دیجیے۔ فرمایا کہ تم پر افسوس! واپس چلی جاؤ، اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ مجھے اُسی طرح واپس بھیجتا چاہتے ہیں جیسے ماعز بن مالک کو واپس بھیج دیا تھا جب کہ یہ زنا سے حاملہ ہے۔ فرمایا کہ تم؟ عرض کی، ہاں۔ اُس سے فرمایا کہ پہلے اپنا بچہ جن لو۔ راوی کا بیان ہے کہ انصار سے ایک آدمی نے اُس کی کفالت کی، یہاں تک کہ بچہ جن لیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ غامد نے بچہ جن لیا ہے۔ فرمایا کہ ابھی اس کو سنگسار نہیں کریں گے کہ اس کے چھوٹے بچے کو چھوڑ دیں جسے کوئی دودھ پلانے والی نہیں۔ پس انصار سے ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! اس کو دودھ پلانے کا میں ذمہ دار ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا: جاؤ یہاں تک کہ بچہ جن لو۔ جب بچہ جن چکی تو فرمایا: جاؤ اسے دودھ پلاؤ، یہاں تک کہ دودھ چھوڑا دے۔ جب دودھ چھوڑا دیا تو بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور اُس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ عرض گزار ہوئی کہ یا نبی اللہ! یہ ہے جس کا میں نے دودھ چھوڑا دیا ہے اور اب کھانا کھانا ہے۔ پس بچہ ایک مسلمان کے سپرد کر دیا گیا، پھر اُس کے لیے سینے کے برابر گڑھا کھونے کا حکم فرمایا اور

الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحَقَّرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا
وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
يَجْعَلُ فَرْحِي رَأْسَهَا فَتَنْصَحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ
مَسْتَبْهًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا
يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً
لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكِّي لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا
فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ -

(رواه مسلم)

۳۲۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتَ امْرَأَةً أَحَدُكُمْ فَتَبَيَّنَ
زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا ثُمَّ
إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتْرَبْ ثُمَّ إِنْ
زَنَتِ الثَّلَاثَةَ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَبْعْهَا وَلَوْ يَحْبِلُ
مِنْ شَعْرٍ - (متفق عليه)

۳۲۰۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِمُوا عَلَى
أَرْقَائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنِ
فَإِنَّ امْرَأَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ
فَأَمَرَنِي أَنْ أُجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنَفْسٍ
فَخَوَّشَيْتُ إِنْ أَتَا جُلْدَ تَهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ
(رواه مسلم) رَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ
دَعَمَهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَرَقَمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ
وَأَقْبَسُوا الْحَدَّ وَدَّ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ -

دوسری فصل

لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اُسے سنگسار کیا۔ حضرت خالد بن ولید پتھر لائے اور
اُس کے سر پر مارا تو خون کے پھینٹے حضرت خالد کے چہرے پر پڑے۔ انہوں
نے اُسے بُرا بھلا کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے خالد!
رک جاؤ، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُس نے
ایسی توبہ کی ہے کہ اگر کوئی ظالم ٹیکس لینے والا بھی توبہ کرے تو اُسے بھی بخش دیا جائیگا۔
پھر آپ نے حکم فرمایا تو اُس پر نماز پڑھی گئی اور اُسے دفن کر دیا
گیا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور
اُس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُس کو حد کے کوڑے مارے اور عارتہ دلائے۔ پھر
زنا کرے تو حد کے کوڑے مارے اور عارتہ دلائے۔ اگر تیسری دفعہ بھی زنا کرے
اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے فروخت کر دے اگرچہ بالوں کی ایک سی
کے بدلے بیچے۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنے غلاموں پر حد قائم کیا کرو
خواہ اُن میں سے کوئی شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تو آپ نے اُسے کوڑے مارنے
کا مجھے حکم فرمایا جب کہ اُس کے بچہ جننے کا وقت قریب تھا۔ میں ڈرا کہ کوڑے ماروں
تو مبادا یہ مر جائے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس
کا ذکر کیا فرمایا کہ تم نے اچھا کیا (مسلم) ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ
فرمایا:۔ اُسے پھوڑ دو یہاں تک کہ خون بند ہو جائے۔
پھر اُس پر حد قائم کرنا اور لونڈی غلاموں پر حد قائم کیا
کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ماعز اسلمی نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اُس نے زنا کیا ہے۔
آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ دوسری جانب سے آئے اور کہا کہ اُس نے
زنا کیا ہے۔ آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ پھر تیسری جانب سے آکر عرض

۳۲۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ الْإِسْلَمِيِّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ
قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقَاقِهِ الْآخِرِ
فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ

گزارہ ہوئے، یہاں رسول اللہؐ اس نے زنا کیا ہے۔ چوتھی دفعہ پر آپؐ نے حکم فرمایا تو انہیں حرہ کی جانب لے گئے اور پتھروں سے سنگسار کیا جب پتھر لگے تو تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزے جس کے پاس اونٹ کی ہڈی تھی، اُس نے وہی ماری اور لوگوں نے بھی انہیں مارا، یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا کہ جب انہیں پتھر لگے اور موت نظر آنے لگی تو بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اُسے چھوڑ کر نہیں دیا تھا (ترمذی، ابن ماجہ)۔ دوسری روایت میں ہے کہ تم نے اُسے چھوڑ کر نہ دیا، شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرماتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک سے فرمایا: تمہاری جہات بھٹک پہنچی، کیا وہ صحیح ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میری کیا بات آپ تک پہنچی ہے؟ فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم نے آل فلاں کی لونڈی سے صحبت کی ہے۔ عرض کی، ہاں۔ پس انہوں نے چار دفعہ گواہی دی تو آپ کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ (مسلم)

یوید بن یحیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت ماعز بن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کے پاس چار دفعہ اقرار کیا تو آپ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حضرت ہزأل سے فرمایا کہ اگر تم اُس پر پردہ ڈالتے تو تمہارے لیے بہتر تھا۔ ابن مکندر کا بیان ہے کہ حضرت ہزأل نے حضرت ماعز سے کہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دو۔ (ابوداؤد)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک تمہارے درمیان رہیں تو حدود کو معاف کر دیا کرو کیونکہ جب حد مجھ تک پہنچے گی تو قائم کرنا واجب ہو جائے گا۔

(ابوداؤد، نسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مروت والوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو سوائے حدود کے۔ (ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

شَقِيَّةٌ الْآخِرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَاَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَتَرَشَّدَ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيٌ جَمِيلٌ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ فَتَرَحَّيْنِ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ (رواه الترمذی وابن ماجہ) وَفِي رَوَايَةٍ هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ لَعَلَّه أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

۳۴۰۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ فَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةٍ إِنْ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَهُمْ فَرُجِمَ۔ (رواه مسلم)

۳۴۱۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِرَجِيمٍ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَنِي بِشُوبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَذَا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ۔ (رواه أبو داود)

۳۴۱۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاوُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔ (رواه أبو داود والنسائي)

۳۴۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْبِلُوا ذَوِي الْعَهْنَاتِ عَنَّا يَهْمُ إِلَّا الْحُدُودَ (رواه أبو داود)

۳۴۱۳ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تم سے جہاں تک ہو سکے حدود کو مسلمانوں سے ہٹایا کرو۔ اگر اس کے سوا چارہ نہ ہو تو راستے سے ہٹ جاؤ کیونکہ امام اگر معافی میں غلطی کرے تو یہ سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اسے حضرت صدیقہ سے مرفوعاً روایت نہیں کیا گیا اور نہ ہی زیادہ صحیح ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک عورت سے جبراً بدکاری کی گئی تو آپ نے عورت سے حدود دفع فرمادی اور بدکاری کرنے والے پر قائم فرمائی۔ اس کا ذکر نہیں کیا گیا کہ کیا آپ نے اس کے لیے کوئی مہر مقرر فرمایا؟

(ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک عورت نماز کے لیے نکلی تو اسے ایک آدمی ملا جس نے اسے دبوچ لیا اور اس سے اپنی حاجت پوری کی۔ جب وہ چلائی تو آدمی چلا گیا۔ مہاجرین کی ایک جماعت اس کے پاس سے گزری تو اس نے کہا: اس آدمی نے میرے ساتھ ایسا فعل کیا ہے۔ انہوں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے عورت سے فرمایا: تم جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے اور بدکاری کرنے والے آدمی کے لیے فرمایا کہ اسے سنگسار کر دو۔ پھر ارشاد ہوا کہ اس نے ایسی توہین کی ہے کہ اگر اہل مدینہ ایسی توہین تو سب کی قبول ہو جائے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کوڑے مارنے کا حکم فرمایا۔ پھر بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

(ابوداؤد)

سعید بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لائے جو قبیلے میں قریب المرگ بیمار تھا۔ وہ ایک لونڈی کے ساتھ بدکاری کرتا ہوا پایا گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بڑی سنی کوس میں سوشوئیں ہوں اور اس کے ساتھ اسے ایک ضرب لگاؤ و تہرج الرتہ

وَسَلَّمَ اَدْرَا اَلْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ - (رواہ الترمذی)۔ وَقَالَ قَدْ رَوَى عَنْهَا وَلَمْ يَرْفَعْ وَهُوَ اَمْسٌ

۳۲۱۲ وَعَنْ زَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اسْتَكْرَهَتْ امْرَاَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَارَا عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِي اَصَابَهَا وَلَمْ يَدَّكُرْ اَنْ يَجْعَلَ لَهَا مَهْرًا -

(رواہ الترمذی)

۳۲۱۵ وَعَنْ اَنَّ امْرَاَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَ مَرَّتْ بِعَصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا اَوْ كَذَا فَاخَذُوا الرَّجُلَ فَاتَوَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اَذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهِمَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ -

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۳۲۱۶ وَعَنْ جَابِرِ اَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَاَةٍ فَاَمْرِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اخْبِرَ اَنَّهُ مُحْصَنٌ فَاَمْرِيهِ فُرْجِمَ -

(رواہ ابوداؤد)

۳۲۱۷ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُحْصَنٌ سَقِيمٌ فَوُجِدَ عَلَى امَةٍ مَرَّتَ اِمَّا يَتَمَّ يَخْبُتُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْوْا لَهٗ عَشْكَ لَا فِيْهِ مِائَةٌ شِمْلًا فَخَضِرُوْهُ

نے اسے روایت کیا اور ابن ماجہ میں بھی اسی طرح ہے۔

صَرَبَةً - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّتَّةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نَحْوَهُ)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو تم قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

۳۲۱۸ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ شُمُوءَ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَأَقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِم - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

(ترمذی - ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جانور سے بد فعلی کرے تو اسے قتل کر دو اور اس کے ساتھ جانور کو بھی۔ حضرت ابن عباس سے کہا گیا کہ جانور کا کیا قصو ہے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں کچھ نہیں سنا لیکن میرے خیال میں آپ نے ناپسند فرمایا ہوگا کہ اس کا گوشت کھایا جائے یا اس سے نفع حاصل کیا جائے جس سے یہ فعل کیا گیا۔

۳۲۱۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَى بِهَيْمَةٍ فَأَقْتُلُوهُ وَأَقْتُلُوهَا مَعَهُ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْهَيْمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَالِكِ شَيْئًا وَلَكِنْ أَرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعُ بِهَا وَقَدْ فُجِّلَ بِهَا ذَالِكُ

(ترمذی - ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی اُمت کے بارے میں جن کاموں سے میں ڈرتا ہوں ان میں بہت ہی خوفناک کام قوم لوط کا عمل ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خَوْفَ مَا أَخَافَ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بنی بکر بن لیث کے ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چار دفعہ اقرار کیا کہ اُس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ کنوارا ہونے کے باعث اُسے سو کوڑے مارے گئے۔ پھر عورت پر اس سے گواہ مانگے گئے۔ عورت عرض گزار ہوئی: خدا کی قسم، یا رسول اللہ! یہ بھوٹ بول رہا ہے۔ چنانچہ اُس کو تہمت کے کوڑے بھی مارے گئے۔ (ابوداؤد)

۳۲۲۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَأَهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ يَكْرَهُ ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيْتَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَلَدَ حَتَّى الْغَدِيَّةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب میری صفائی نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اس کا ذکر فرمایا۔ جب منبر سے اترے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے متعلق فرمایا تو انہیں حد کے کوڑے مارے گئے۔ (ابوداؤد)

۳۲۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عَذْرَى قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمَنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضُرِبُوا حَتَّى هُمُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

نافع کو صفیہ بنت ابی عبید نے بتایا کہ حکومت کے غلاموں سے ایک

۳۲۲۳ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ

نے جس کی ایک لونڈی سے بدکاری کی اور زبردستی کر کے اُس کا پردہ بکاشت پھاڑ دیا۔ پس حضرت عمرؓ نے اُسے کوڑے لگائے اور عورت کو نہ مائے کیونکہ اُس کے ساتھ زبردستی کی گئی تھی۔

(بخاری)

یزید بن نعیم بن ہزّال سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ حضرت ماعز بن مالک یتیم ہونے کے باعث والد محترم کے پاس زیر پرورش رہے تھے۔ وہ قبیلے کی ایک لونڈی سے براء فعل کر بیٹھے تو والد محترم نے اُن سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دو جو تم نے کیا ہے، شاید حضور تمہارے لیے استغفار کریں اور اس سے اُن کا مقصد بھی تھا کہ کوئی راستہ نکل آئے گا۔ وہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے لہذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمادیجئے۔ آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا۔ دوبارہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے لہذا مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم قائم فرمادیجئے۔ یہاں تک کہ چار دفعہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے چار مرتبہ کہہ دیا، بتاؤ کس کے ساتھ کیا؟ عرض کی فلاں عورت سے۔ فرمایا کیا تم اُس کے ساتھ لیٹے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کیا تم نے مباشرت کی؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا کیا تم نے اُس سے جماع کیا؟ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ آپ نے اُن کو سنگسار کرنے کا حکم فرمایا تو انہیں تیرہ کی طرف لے جایا گیا جب سنگسار کرنے لگے اور انہیں پتھر لگے تو گھبرا اٹھے اور نکل کر دوڑ گئے۔ پس انہیں حضرت عبداللہ بن ابی اسلم نے جب کہ سانچی اُن سے عاجز آ گئے تھے۔ انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی اٹھا کر انہیں ماری تو وہ جان بحق ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میں حاضر ہو کر اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے اُسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمالیتا۔

(ابوداؤد)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی قوم ایسی نہیں جس میں زنا بڑھے مگر وہ قحط سے پکڑے جاتے ہیں اور کوئی قوم نہیں جس میں رشوت پھیل جائے مگر وہ رعب سے پکڑے جاتے ہیں۔

(احمد)

اَخْبَرَنِي اَنَّ عَبْدًا مِّنْ رَّقِيقِي الْاِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَتِي مِّنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَا حَتَّى اِقْتَنَفَهَا فَجَلَدَهَا عُمُرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اسْتَكْرَهَهَا۔

(رواہ البخاری)

۳۲۲۴ وَعَنْ تَزِيدَ بْنِ نَعِيمِ بْنِ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَا عَزَبُنِي مَالِكُ يَتِيمًا فِي حَجْرٍ اِنِّي فَاصَابَ جَارِيَةً مِّنَ الْحَيِّ فَقَالَ لِي اِنِّي اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَاسْتَمَّا يَرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءً اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مَخْرَجًا فَاتَاَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقْرَعْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ عَنِّي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقْرَعْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتَّى قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ يَفْلَانَةَ قَالَ هَلْ صَانَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَايَسْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُرْجَعَ فَاُخْرِجَ بِهٖ اِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِعَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَرَعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَنَسٍ وَقَدْ عَجَزَا مَحَابَهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوُظِيفٍ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ اَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

(رواہ ابوداؤد)

۳۲۲۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا اِلَّا اُخِذُوا بِالسِّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشْوَةُ اِلَّا اُخِذُوا بِالرُّعْبِ۔

(رواہ احمد)

۳۲۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ (رَوَاهُ رِزْقِيُّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَهُمَا وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَارِطًا)

۳۲۲۷ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ آتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۳۲۲۸ وَعَنْهُ أَنَّ قَالَ مَنْ آتَى بَهِيمَةً فَلَا حَذَّ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّ قَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ مَنْ آتَى بَهِيمَةً فَأَقْتَلُوهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ)

۳۲۲۹ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِمُّوا حَدَّ وَدَّ اللَّهُ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلَا تَأْخُذُكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَا رِجْءَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي بِلَادِ اللَّهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم لوط والا عمل کرے وہ ملعون ہے (رزق) اسی کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس سے ہے کہ حضرت علی نے ان دونوں کو جلادیا اور حضرت ابو بکر نے ان دونوں پر دیوار گرا دی۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا عورت کی عقد میں بُرا فعل کرے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کما کر یہ حدیث حسن غریب ہے۔

انہوں نے ہی فرمایا کہ جو کسی چوپائے سے بُرا فعل کرے تو اُس پر حد نہیں ہے۔ روایت کیا ہے ترمذی ابو داؤد نے۔ ترمذی نے کہا کہ امام سفیان ثوری نے فرمایا: یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے جو یوں ہے: جو کسی جانور سے بُرا فعل کرے تو اُسے قتل کر دو۔ جب کہ اہل علم حضرات کا عمل اسی پر ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی حدیں قائم کرو خواہ کوئی قریبی ہو یا دور والا اور اللہ کے معاملے میں تمہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت نہ روکے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کا قائم کرنا اللہ کے شہروں پر چالیس دن بارش ہونے سے بہتر ہے (ابن ماجہ) اور نسائی نے اسے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

بَابُ قَطْعِ السَّرِقَةِ

پہلی فصل

۳۲۳۱ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبْعِ دِينَارٍ ذَمَاعًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روکا ہوا تھوڑا سا جائیداد چور کا ہاتھ کاٹ دینا پُر اور زیادہ پر۔ (متفق علیہ)

چوری پر ہاتھ کاٹنا

(متفق علیہ)

زیادہ پر۔

۳۲۳۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارِقًا فِي مَجْرٍ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقْطَعُ يَدَهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقْطَعُ يَدَهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کے بدلے کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چور پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے کہ خود چرائے تو ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رستی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھل اور کھجور کے گاہے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

(مالک، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دارمی، ابن ماجہ)

عمر بن شعیب، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ جس نے اس میں سے کوئی چیز چرائی جس کو کھلیان میں جگہ دے دی ہو اور وہ ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(ابو داؤد - نسائی)

عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی ہشیم کی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لٹکے ہوئے پھلوں اور پہاڑوں پر کھلے چرنے والے جانوروں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ جب انہیں تھان اور خرمن میں جگہ مل جائے تو ہاتھ کاٹا جائے گا جب کہ چوری ڈھال کی قیمت کو پہنچے۔
(مالک)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زبردستی مال چھین لینے پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور جو علانیہ لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(ابو داؤد)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

۳۲۳۴ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرَ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۳۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُرْوِيَ الْخَبْرَ يُقْلَعُ ثَمَنَ الْمَجْرٍ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ -

(رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۲۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِي حَرِيسَةِ جَبَلٍ فَإِذَا أَوَاكَ الْمَرْحُ وَالْجَرِينُ فَالْقَطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمَجْرٍ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۲۳۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمَنْتَهَبِ قَطْعٌ وَمَنْ أَنْتَهَبَ نَهْبًا مَشْهُورًا فَلَيْسَ مَتًّا -

(رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

۳۲۳۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى
فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ
فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِجْلَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ وَ
أَخَذَ رِجْلَهُ فَخَذَّاهُ صَفْوَانٌ فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرَانِ تَقَطَّعَ يَدُهُ فَقَالَ
صَفْوَانُ إِنِّي لَمْ أَرِدْ هَذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي
بِهِ وَرَوَى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ
عَنْ أَبِيهِ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ -

۳۲۳۹ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْطَعُوا الْأَيْدِيَ
فِي الْغَزْوِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ
والتَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلِ الْغَزْوِ)
۳۲۴۰ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ إِنْ سَرَقَ
فَأَقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا رِجْلَهُ ثُمَّ إِنْ
سَرَقَ فَأَقْطَعُوا يَدَهُ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ فَأَقْطَعُوا رِجْلَهُ -
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

۳۲۴۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِئْتُ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ
الثَّانِيَةَ فَقَالَ أَقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ الثَّالِثَةَ
فَقَالَ أَقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ
أَقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأَتَى بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ أَقْطَعُوهُ
فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ فَمَتَلْنَا لَهُ ثُمَّ أَحْبَرْتَنِي فَأَلْفَيْتُهُ
فِي بَيْتِ دَرَمِينَ عَلَى الْحِجَارَةِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
والتَّسَائِيُّ وَرَوَى فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ فِي قَطْعِ السَّارِقِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعُوهُ ثُمَّ أَحْبَرُوهُ -

خیانت کرنے والے، لوٹنے والے اور اچکنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا
(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) شرح السنہ میں روایت کی گئی ہے کہ حضرت
صفوان بن امیہ جب مدینہ منورہ میں آئے تو مسجد میں سو گئے اور اپنی
چادر سر کے نیچے رکھ لی۔ ایک چور آیا اور ان کی چادر لے لی۔ حضرت صفوان
نے اسے پکڑ لیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ
میں لے آئے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حضرت صفوان
عرض گزار ہوئے کہ میرا یہ ارادہ نہیں، وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس لانے سے پہلے یہ کیوں
نہ کہا۔ اسی طرح روایت کی ابن ماجہ نے کہ عبد اللہ بن صفوان
نے اپنے والد ماجد سے روایت کی اور دارمی نے حضرت ابن
عباس سے۔

حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ غزوہ میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں
(ترمذی، دارمی، ابوداؤد۔ نسائی) مگر مؤخر الذکر دونوں نے غزوہ کی جگہ
سفر کہا ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چور اگر چوری کرے تو اس کا
ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اس کا پیر کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو
دوسرا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو دوسرا پیر کاٹ دو۔
(شرح السنہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک چور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا۔ فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پس کاٹ دیا
گیا۔ پھر دوسری دفعہ لایا گیا۔ فرمایا کہ کاٹ دو۔ چنانچہ کاٹ دیا گیا۔ پھر
تیسری دفعہ لایا گیا۔ فرمایا کہ کاٹ دو۔ پس کاٹ دیا گیا۔ پھر چوتھی دفعہ لایا
گیا۔ فرمایا کہ کاٹ دو۔ پس کاٹ دیا گیا۔ جب پانچویں دفعہ لایا گیا تو فرمایا کہ قتل
کر دو۔ پس ہم اسے لے گئے اور قتل کر دیا۔ پھر اسے کھینچ کر ہم نے ایک کنوئیں
میں ڈال دیا اور ہم نے اس پر پتھر برسائے (ابوداؤد۔ نسائی) اور شرح السنہ
میں چور کا ہاتھ کاٹنے کے متعلق روایت کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: ہاتھ کاٹ دو پھر اسے جھلسا دو۔

حضرت فضالہ بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو وہ اُس کی گردن میں لٹکادیا گیا (ترمذی، ابوداؤد۔ نسائی، ابن ماجہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام چوری کرے تو اُسے فروخت کر دو خواہ ایک نش یعنی نصف اوقیہ چاندی میں بکے۔

(ابوداؤد۔ نسائی، ابن ماجہ)

۳۲۲۲ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عَيِّنٍ قَالَ أَمَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أُمِرَ بِهَا فَخُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک چور کو لایا گیا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ لوگوں نے کہا: ہمارا خیال نہیں تھا کہ نوبت یہاں تک پہنچے گی۔ فرمایا اگر فاطمہ بھی ہوتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ (نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے غلام کو لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیجیے کیونکہ اس نے میری بیوی کا آئینہ چُرایا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: یہ تمہارا خادم ہے، تمہاری چیز لینے پر اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(مالک)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں خدمت میں حاضر اور مستعد ہوں۔ فرمایا کہ تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت کا سامنا ہوگا اور اُن دنوں گھر کی قیمت قبر کے برابر ہوگی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تم پر صبر لازم ہے۔ حماد بن ابوسلمیان نے کہا کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوتا ہے۔

(ابوداؤد)

۳۲۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدَاهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هَذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقُطِعَتْ يَدُهَا (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۲۲۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْثَةً لِمَرْأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَا قُطْعَ عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ اخْذُوا مَتَاعَكُمْ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۳۲۲۶ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ يَا صَبْرٍ قَالَ حَمْدُ اللَّهِ بَنِي أَبِي سُلَيْمَانَ تَقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

حدود میں سفارش کرنے کا بیان

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کے معاملے نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ اس بارے میں کون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرے گا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت اسامہ بن زید کے سوا کوئی ایسی جرات نہیں کر سکتا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہیتے ہیں۔ پس حضرت اسامہ نے گفتگو کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟ پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا۔ ارشاد ہوا کہ تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک کیے گئے کہ جب کوئی مغرور چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ خدا کی قسم، اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا (متفق علیہ) مسلم کی روایت میں حضرت صدیق نے فرمایا: وہ عورت مغرور و مبہم تھی جو چیزیں اُدھار لیتی اور گمراہی تھی چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے خاندان والے حضرت اسامہ کے پاس آئے اور ان سے بات کی۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں گزارش کی۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی جیسے بیان کی جا چکی ہے۔

۳۲۲۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْرُومَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ حَبْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلِكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَوَأْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَ فِي رَوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتْ امْرَأَةً مَخْرُومَةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَحْجِدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أَسَامَةَ فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ يَنْحُو مَا تَقَدَّمَ -

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے سامنے سفارش کر کے حامل ہوا اس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو جان بوجھ کر غلط بات میں جھگڑا تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا جب تک اسے نہ چھوڑے اور جس نے کسی صاحب ایمان کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنمیوں کے خون اور پیپ میں رکھے گا یہاں تک کہ اس بات سے نکل جائے جو اس نے کہی (احمد، ابوداؤد)

۳۲۲۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَدْ صَادَّكَ اللَّهُ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللَّهِ تَالِي جَانٍ بُوْجِهْ كَرُغْلَاطٍ مِّنْ جَهَنَّمَ تَوَدُّهُ هَمِيشَہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا جب تک اسے نہ چھوڑے اور جس نے کسی صاحب ایمان کے متعلق ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنمیوں کے خون اور پیپ میں رکھے گا یہاں تک کہ اس بات سے نکل جائے جو اس نے کہی (احمد، ابوداؤد)

الْإِيمَانِ مَنْ أَعَانَ عَلَى حُصُومَةٍ لَا يَدْرِي أَحَقُّ أَمْ
بَاطِلٌ فَهُوَ فِي سَخَطِ اللَّهِ حَتَّى يَنْزِعَ -

۳۴۴۹ وَعَنْ أَبِي أُمِيَّةَ الْمَخَزُومِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِلِصٍّ قَدْ اعْتَرَفَ بِإِعْتِرَافِهِ
يُوجِدُ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَالَكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى فَاغَادَ عَلَيْهِ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَعْتَرِفُ فَأَمَرَهُ فَقُطِعَ
رِجْلَاهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ
اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ ثَلَاثًا - (رواه أبو داود
والتَّيَمِينُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) هَكَذَا
وَجَدْتُ فِي الْأُصُولِ الْأَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْأُصُولِ
وَشُعَبِ الْإِيمَانِ وَمَعَالِمِ الشُّنَنِ عَنْ أَبِي أُمِيَّةَ
وَفِي لُسُخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالنَّاءِ
الْمُثَلَّثَةِ بَدَلِ الْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ -

اور یہی نے شب ایام میں جو روایت کی اُس میں ہے: جو ایسے جھگڑے میں مدد کرے جس
متعلق جانتا نہ ہو کہ حق ہے یا باطل تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں بیگناہی تک کہ اُس تک ہو جائے۔

حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی بارگاہ میں ایک چور کو لایا گیا جس نے کھل کر اعتراف کر لیا لیکن اُس کے
پاس کوئی چیز پائی نہ گئی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:
میرے خیال میں تم نے چوری نہیں کی ہرگز گناہ ہوا۔ کیوں نہیں اور یہ بات دو
تین دفعہ دہرائی، ہر دفعہ انہی جرم کرتا رہا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا
گیا۔ اُسے لے کر اُسے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اللہ
تعالیٰ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔ اُس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا اور
توبہ کرتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ کہا: اے
اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) اور اسی طرح میں
اصول الاربعہ، جامع الاصول، شعب الایمان، معالم السنن میں پاتا ہوں کہ ابو امیہ
سے روایت ہے جبکہ المعاصیح کے نسخوں میں ابو رمثہ سے ہمزہ اور یاء کی جگہ
راء اور ثاء ملے ملتے ہیں۔

شراب کی حد کا بیان

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شراب پینے پر نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہنی اور جوتوں کے ساتھ پیٹا اور حضرت ابوبکر نے چالیس
کوڑے مارے (متفق علیہ) اُن سے ہی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم شراب پینے پر جوتوں اور ٹہنیوں سے چالیس ضربیں مارا کرتے تھے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے عہد مبارک میں شرابی کو لایا جاتا اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں اور
حضرت عمر کے ابتدائی دور خلافت میں تو ہم اپنے ہاتھوں، جوتوں اور کپڑوں سے
اُسے مارے کہ یہ کھڑے ہوتے یہاں تک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

۳۴۵۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالْتِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ
أَرْبَعِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالتِّعَالِ
وَالْجَرِيدِ أَرْبَعِينَ -

۳۴۵۱ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ يُؤْتَى
بِالشَّرَّابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَمْرُهُ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ
عَلَيْهِ بِأَيْدِيَنَا وَبِعَالِنَا وَارْدِيَتِنَا حَتَّى كَانَ

دور آیا اُس وقت تک چالیس کوڑے مارے جاتے یہاں تک کہ جب بعض لوگ ص
ٹوڑنے اور فسق کرنے لگے تو اسٹی کوڑے مارنے لگے۔

(بخاری)

اِخْرَامًا مَرَّةً عُمَرُ فَجَلَدَ اَرْبَعِينَ حَتّٰى اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا
جَلَدَ ثَمَانِينَ -

(رواہ البخاری)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: جو شراب پیئے اُس کو کوڑے مارو اور اگر چوٹھی دفعہ بھی
پیئے تو اسے قتل کر دو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے چوٹھی دفعہ شراب پی تھی تو آپ
نے اُسے مارا اور قتل نہ کیا (ترمذی) اور ابو داؤد نے حضرت قبیصہ بن ذویب سے
اور دونوں سے دوسری روایت میں نیز نسائی، ابن ماجہ، اور دارمی میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے ہی اصحاب سے ہے جن میں حضرت ابن
عمر، حضرت معاویہ، حضرت ابو ہریرہ، اور حضرت شریک ہیں، انھوں نے
فَاقْتُلُوْهُ تک روایت کی ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ کی بارگاہ میں ایک آدمی لایا گیا جس نے
شراب پی تھی۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے مارو۔ پس اُن میں سے کسی نے
اُسے جو قتل سے مارا، کسی نے لاٹھی سے اور کوئی ہٹنی سے مار رہا تھا۔ ابن
وسیب نے کہا کہ ہر شاخ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمین سے
مٹی لی اور اُس کے چہرے پر ڈال دی۔
(ابوداؤد)

۳۲۵۲ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ مَنِ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي
التَّوْبَةِ فَاقْتُلُوهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ
فَضْرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ وَفِي أُخْرَى لَهُمَا وَ
لِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ تَفَرُّقٍ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ
ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدُ إِلَى
قَوْلِهِ فَاقْتُلُوهُ

۳۲۵۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَنْزَهَرِ قَالَ كَانَتْ
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى
بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ مِنْهُمْ
مَنْ ضَرَبَهُ بِالزَّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا
وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْيَمِيْنَتِخَزَّ قَالَ ابْنُ
وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى
بِهِ فِي وَجْهِهِ -

(رواہ ابو داؤد)

۳۲۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ
اضْرِبُوهُ فِيمَا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِشَوْبِهِ وَ
الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ ثُمَّ قَالَ بَكَّتُوْهُ فَاَقْبِلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ
مَا أَتَقِيْتُ اللَّهَ مَا خَشِيْتُ اللَّهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ فرمایا کہ اسے مارو پس
ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے کپڑے سے اور کوئی
اپنے جوتے سے۔ پھر فرمایا کہ اسے منہ مساکرو۔ لوگ اُس کی طرف یہ کہتے ہوئے
بڑھے۔ تو نے اللہ کے لیے تقویٰ اختیار نہ کیا، تو خدا سے نہ ڈرا، تجھے اللہ

کے رسول سے شرم نہ آئی۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا: تجھے اللہ نے ذلیل کیا۔ فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس کے مقابلے پر شیطان کی مدد نہ کرو، بلکہ یوں کہو: اے اللہ! اسے معاف کر دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی نے شراب پی اور اُسے نشہ ہو گیا تو اُسے راستے میں جھومتا ہوا پایا گیا۔ پس اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا۔ جب وہ حضرت عباس کے مکان کے سامنے پہنچا تو دوڑ کر حضرت عباس کے پاس گیا اور انھیں چمٹ گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا: اُس نے ایسا کیا اور اُس کے متعلق کوئی حکم نہ فرمایا (ابوداؤد)

تیسری فصل

عُمیر بن سعد غمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں کسی پر حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو میرے دل میں کوئی صدمہ نہیں پہنچے گا۔ اسوائے شہابی کے کہ اگر وہ مر گیا تو میں اُس کی دیت ادا کر لوں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی تھی۔

(متفق علیہ)

نور بن زید دلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کی حد کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت علی نے اُن سے کہا: میری رائے میں اسے اسٹی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب شراب پیئے گا تو نشہ ہو گا اور جب نشہ ہو گا تو بیہودہ باتیں کرے گا اور جب بکے گا تو بہتان گھرے گا۔ پس حضرت عمر نے شراب کی حد میں اسٹی کوڑے مارے۔ (مالک)

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اخْزَاكَ اللَّهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَلَكِنْ قُولُوا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۲۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكَرَ فَلَقِيَ يَمِيلٌ فِي الْفَجِّ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذَى دَارَ الْعَبَّاسِ انْقَلَبَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَأَلْتَزَمَهُ فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ أَفْعَلَهَا وَلَمْ يَأْمُرْ بِدَيْشٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

۳۲۵۶ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ عَلَى أَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتُ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا لِأَصَاحِبِ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْأَلْ۔

(متفق علیہ)

۳۲۵۷ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ عُمَرَ اسْتَشَارَنِي حَدَّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَرَى أَنَّ تَجْلِدُهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً فَإِنَّمَا إِذَا شَرِبَ سَكَرَ وَإِذَا سَكَرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى فَجَلَدَ عُمَرُ فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ۔ (رواہ مالک)

بَابُ مَا لَا يُدْعَى عَلَى الْمَحْدُودِ

جس پر حد جاری ہو اُس کو بددعا نہ دی جائے

پہلی فصل

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کا نام عبد اللہ

۳۲۵۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ

اور لقب جہارتھا، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنایا کرتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے شراب پر کوڑے مارے تھے۔ ایک دفعہ اسے لایا گیا تو آپ کے حکم سے کوڑے مارے گئے۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت کر، اسے کتنی دفعہ لایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ خدا کی قسم، میں تو یہی جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مارنے والا، کوئی اپنے جوتے سے مارنے والا اور کوئی اپنے کپڑے سے مارنے والا تھا۔ جب وہ ٹوٹا تو لوگوں میں سے کسی نے کہا: برا اللہ تجھے سزا کرے۔ فرمایا کہ ایسا نہ کہو اور اس کے مقابلے پر شیطان کی مدد نہ کرو۔ (بخاری)۔

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسلمی آیا اور چار دفعہ اپنے اوپر گواہی دی کہ اُس نے ایک عورت سے حرام فعل کیا ہے۔ ہر دفعہ آپ اُس سے منہ پھیر لیتے۔ جب پانچویں دفعہ اُس نے اقبال جرم کیا تو فرمایا: کیا تم نے اُس سے صحبت کی ہے؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا: یہاں تک کہ یہ چیز اُس چیز میں غائب ہوگئی؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا کہ جیسے سلاخی سرورانی میں گم ہو جاتی ہے یا رستی کنوئیں میں؟ عرض کی: ہاں۔ فرمایا تم جانتے ہو کہ زنا کیا چیز ہے؟ عرض گزار ہوا: ہاں میں نے اُس سے حرام طریقے پر وہی فعل کیا جو آدمی حلال طریقے پر اپنی بیوی سے کرتا ہے۔ فرمایا کہ ایسا کہنے سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ عرض گزار ہوا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو اُسے سنگسار کر دیا گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دوستاقتیوں کو سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تھا لیکن اس نے اپنے آپ کو نہ چھوڑا مگر ایسے سنگسار کر دیا جیسے کتے کو کیا جاتا ہے۔ پس دونوں خاموش ہو گئے۔ پھر کچھ دیر چلتے رہے یہاں تک کہ ایک گدھے کی لاش کے پاس گورے

یَلْقَبُ جَمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَهُمْ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتِي بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

(رواہ البخاری)

۳۲۵۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِمَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللَّهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هَكَذَا لَا تُعِيدُونَا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ۔

(رواہ البخاری)

۳۲۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنْكَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِمَّا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَعْيِبُ الْيَمْرُودُ فِي الْمَكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْيَمْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الرِّثَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تَرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَهُمْ فَرَجِمَ فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِّنَ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنْظِرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرْنَا اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدْعُهُ نَفْسًا حَتَّى رَجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجَيْفَةِ جَمَارٍ شَاوِلٍ بِرَجْلِهِ

جس کی شاخیں اٹھی ہوئی تھیں۔ فرمایا کہ فلاں اور فلاں آدمی کہاں ہیں؟ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نہیں ہیں۔ فرمایا اترو اور اس گدھے کی لاش سے کھاؤ۔ دونوں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس کو کون کھانا ہے؟ فرمایا کہ تم نے جو اپنے بھائی کی ابھی ابر و ریزی کی ہے وہ اس میں سے کھانے کی نسبت زیادہ سخت ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اب وہ جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

(ابوداؤد)

فَقَالَ آيْنَ فَلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَ نَحْنُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَنْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هَذَا الْجِمَارِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا قَالَ فَمَا نَلْتَمِمْ مِنْ عَرْضِ أَخِيكُمْ إِنَّمَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ مَنَّةٍ وَاللَّيْ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَإِنْ لَغِيَ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ يَبْغِشُ فِيهَا۔

(رواہ ابو داؤد)

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے کوئی گناہ ہو جائے جس کے باعث اُس پر حد قائم ہو تو وہ اُس گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

(شرح السنہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حد کا کام کیا جس کی سزا اُسے دنیا میں دی گئی تو اللہ تعالیٰ بڑا انصاف کرنے والا ہے، اس سے کہ آخرت میں دوبارہ اپنے بند کو سزا دے اور جس نے حد کا کام کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس پر پردہ ڈالا تو وہ بڑا کرم کرنے والا ہے۔ اس سے کہ اُس چیز کو دہرائے جس پر وہ معاف فرما چکا۔ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۳۴۶۱ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

۳۴۶۲ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعَجَّلَ عُقُوبَتَهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّهُ أَعَدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُثَبَّتَ عَلَى عِبْدِهِ الْعُقُوبَةُ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَاسْتَرَاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَإِنَّهُ أَكْرَمَ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی هذا حديث غريب)

بَابُ التَّعْزِيرِ

پہلی فصل

حضرت ابوبرہہ بن نیاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہیں مارے جاتے مگر اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے کسی حد کے باعث۔ (متفق علیہ)۔

۳۴۶۳ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرٍ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابوبرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

۳۴۶۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلَيْتَقِ الْوَجْهَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۶۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيٌّ فَأَضْرِبْهُ عَشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُجَنَّثٌ فَأَضْرِبْهُ عَشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مُحَرَّمٍ فَأَقْتُلُوهُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۳۲۶۶ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَخْرِجُوا مَتَاعَهُ وَأَضْرِبُوهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر ہاتھ سے بچے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی دوسرے سے اے یہودی کے تو اسے بیس کوڑے مارو اور جب کوئی کسی سے اے مجنث کے تو اسے بھی بیس کوڑے مارو اور جو اپنی کسی ذی محرم سے صحبت کرے تو اسے قتل کر دو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی شخص نے شرکی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے مارو (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيدِ شَارِبِهَا

شراب کا بیان اور شرابی کے لیے وعید

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب ان دو دشتوں سے بنائی جاتی ہے: بکھجور اور انگور سے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر حضرت عمرؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بیشک شراب کی حرمت نازل ہو چکی اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد سے۔ اور شراب وہ ہے جو غل میں فتور ڈال دے۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شراب جب بھی حرام فرمائی گئی تو اس وقت ہم انگوروں کی شراب بہت کم پیتے تھے کیونکہ زیادہ تر ہماری شراب کچی اور خشک کھجوروں کی ہوتی تھی۔

(بخاری)

۳۲۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخَلَّةِ وَالْعَنْبَةِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۶۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مَنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعَنْبِ وَالتَّمْرِ وَالْجَنْطَرِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْحَقْلَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۲۶۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حَرَّمَتِ الْحَمْدُ حُرْمَتٌ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْعَنْبِ إِلَّا قَلِيلًا وَغَامَةً خَمْرُنَا الْبَسْرُ وَالتَّمْرُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیچ نامی شراب کے متعلق پوچھا گیا جو شہد کا شیرہ ہو تا تھا۔ فرمایا کہ شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے جس نے دنیا میں شراب پی اور اس پر ولایت کرتا ہو اسے جائے جگہ توبہ نہ کی ہو تو آخرت میں نہیں پٹے گا۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے آیا تو اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا جس کو وہ اپنی سرزمین میں جو اس سے بنا کر پیتے اور اسے مزرعہ کہا جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ عہد ہے کہ جو نشہ لانے والی چیز پٹے گا اس کو طینۃ النجاس سے پلانے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! طینۃ النجاس کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ جنہیوں کا پسینہ یا جنہیوں کا خون پیپ۔

(مسلم)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خشک اور کچی کھجور کو ملانے سے منع فرمایا نیز کشش اور خشک کھجوروں کو ملانے سے نیز کچی اور تر کھجوروں کو ملانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک کا بنید الگ بناؤ۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا گیا کہ ہم اس کا سرکہ بنا لیا کریں؟ فرمایا نہیں۔

(مسلم)

حضرت وائل بن ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طارق بن سوید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو آپ نے انہیں منع فرمادیا۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اس سے دوا بنانا ہوں۔ فرمایا کہ یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔

(مسلم)

۳۲۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْتِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۲۴۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يَذُوقُ مِنْهَا لَمْ يَتَبَّ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۴۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ لَيْشَرَبُونَهُ يَأْخُضُّهُمْ مِنَ الدَّارَةِ يُقَالُ لَهُ الْبِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَأَى عَلَى اللَّهِ عَهْدًا لِيَمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۴۳ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الذَّبَّابِ وَالتَّمْرِ عَنْ خَلِيطِ السَّهْوِ وَالرُّكْبِ وَقَالَ اتَّبِعُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَيْهِ حَذَرٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنِ الْخَمْرِ تَتَخَذُ خَلًا فَقَالَ لَا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۲۴۵ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ اَلْحَضَرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ ابْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَمَهَاةُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَاءٍ وَذَلِكَ دَاءٌ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر دوبارہ پیے تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر سہ بارہ پیے تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر چوتھی دفعہ بھی پیے تو اللہ تعالیٰ اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول نہیں فرماتا۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اور نہ خیال سے اُسے پیپ پلائے گا (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور داری نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زیادہ بھیر نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فرق کے برابر ہو کر نشہ لائے وہ کھنڈ کے برابر ہو کر بھی حرام ہے۔ (ترمذی، احمد، ابوداؤد)۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک گندم سے شراب بنتی ہے جو سے بھی شراب کھجور سے بھی شراب، انگور سے بھی شراب اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب سودہ مائدہ فارل ہوئی تو ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا اور عرض کر دیا کہ وہ یتیم کی ہے فرمایا کہ اُسے بہادو۔ (ترمذی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابولہب عرض

۳۷۷۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَوةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَوةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَوةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَوةَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرٍ الْخَبَالِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ)

۳۷۷۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَشْرَكْتُكُمْ شَيْئًا فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۷۷۸ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَشْرَكْتُكُمْ الْفَرْقِ فِيمَا الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۷۷۹ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْجِنِّطَةِ خَمْرًا وَ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَ مِنَ الزَّرِيِّبِ خَمْرًا وَ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۳۷۸۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ إِنَّهُ لِيَتِيمٌ فَقَالَ أَهْرِيقُوهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۷۸۱ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي

اللَّهُ إِلَّيْ أَشْتَرَيْتُ خَمْرًا لَا يَتَامُ فِي حَجَرِي قَالَ أَهْرَقِ
الْخَمْرَ وَكَسِرِ الدَّيَّانَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
صَحَّفَهُ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ أَنَّ سَالَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيَّتَمَارٍ وَرَثَا خَمْرًا قَالَ أَهْرَقْهَا
قَالَ أَفَلَا أَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا

گوار ہوئے: ربانی اللہ میں نے اپنے زیر پر ویش یتیموں کے لیے شراب
خریدی ہے۔ فرمایا کہ شراب کو بہا دو اور شکے کو توڑ دو۔ ترمذی نے اسے طہیت
کیا اور ضعیف بتایا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے یتیموں کے متعلق پوچھا جنھیں میراث میں شراب ملی۔ فرمایا کہ
اُسے بہا دو عرض گزار ہوئے کہ اُس کا سر نہ بنا لوں؟ فرمایا نہیں۔

تیسری فصل

۳۲۸۲ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفْتِرٍ -

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: منشاء لانے والی اور فتنہ
پیدا کرنے والی ہر چیز حرام ہے۔

(ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۲۸۳ وَعَنْ دَيْلَمٍ الْجَمْعِيِّ قَالَ قُلْتُ

حضرت دایلم جمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ

رسول اللہ! ہم سر رعلاتے ہیں رہتے اور سخت محنت کرتے ہیں۔ ہم وہاں

اللَّهُ أَتَا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ وَنَعَالِهِ فِيهَا عَمَلًا شَدِيدًا وَ

گندم سے شراب بناتے ہیں جس سے محنت کے لیے قوت پیدا کرتے اور

لَا تَأْتِيْنَا شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمَحِ نَتَّقُوهُ بِمِ

اپنے علاقے کی سردی سے بچتے ہیں۔ فرمایا کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے

عَلَى أَعْمَالِنَا وَعَلَى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ

عرض کی ہاں۔ فرمایا کہ اس سے بچو عرض گزار ہوئے کہ گوگے نہیں چھوڑیں گے۔ فرمایا کہ نہ چھوڑیں

نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوهُ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ عَصَوْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

تو ان سے لڑو۔

إِنْ لَمْ يَرْكُوهُ قَاتِلُوهُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تو ان سے لڑو۔

۳۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، خزا، طبلہ اور جوار کی شراب سے منع کیا ہے اور

الْعَبِيرَاءِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ -

فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(ابوداؤد)

۳۲۸۵ وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٍ وَلَا قَتَارٌ وَلَا مَتَانٌ وَلَا مَدِينٌ

والدین کا نافرمان، جوار، احسان جتانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت

خَمِيرٌ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا دَكْدُ

میں داخل نہیں ہوگا (دارمی) اور اُسی کی دوسری روایت میں جوار کی جگہ

رُذِيَّةٌ بَدَلُ قَتَارٍ -

ولد الزنا ہے۔

۳۲۸۶ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَهُدًى

علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا

مَرْبِيٌّ عَزَّ وَجَلَّ بِسَخِي الْمَعَازِي وَالْمَآمِرِ وَالْأَوْثَانِ

کہ مبعوث فرمایا ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھے گانے اور لہو کے تمام

وَالصُّلْبِ وَأَمْرًا بَاجَاهِلِيَّةٍ وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

آلات تہوں، صلیبوں اور جاہلیت کے نشانات کو مٹانے کا حکم فرمایا ہے اور

مَرْبِيٌّ عَزَّ وَجَلَّ بِسَخِي الْمَعَازِي وَالْمَآمِرِ وَالْأَوْثَانِ

کہ مبعوث فرمایا ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھے گانے اور لہو کے تمام

وَالصُّلْبِ وَأَمْرًا بَاجَاهِلِيَّةٍ وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

آلات تہوں، صلیبوں اور جاہلیت کے نشانات کو مٹانے کا حکم فرمایا ہے اور

مَرْبِيٌّ عَزَّ وَجَلَّ بِسَخِي الْمَعَازِي وَالْمَآمِرِ وَالْأَوْثَانِ

کہ مبعوث فرمایا ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھے گانے اور لہو کے تمام

وَالصُّلْبِ وَأَمْرًا بَاجَاهِلِيَّةٍ وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

آلات تہوں، صلیبوں اور جاہلیت کے نشانات کو مٹانے کا حکم فرمایا ہے اور

مَرْبِيٌّ عَزَّ وَجَلَّ بِسَخِي الْمَعَازِي وَالْمَآمِرِ وَالْأَوْثَانِ

کہ مبعوث فرمایا ہے اور میرے رب عزوجل نے مجھے گانے اور لہو کے تمام

میرے رب عزوجل میری عزت کی قسم یاد فرمائی کہ میں اپنے گامیرے بندوں سے کوئی بندہ ایک گھونٹ شراب مگر اُسی قدر پیپ پلاؤں گا اور نہیں چھوڑے گا اُسے کوئی میرے ڈر سے مگر میں اُسے پاک حضوں کی شراب پلاؤں گا۔

(احمد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت مرام فرمادی ہے ہمیشہ شراب پینے والا، مال باپ کا نافرمان اور وہ بے حیا جو اپنے گھر والوں میں بے غیبتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔ (احمد، نسائی)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: ہمیشہ شراب پینے والا، رشتہ توڑنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔

(احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ شراب پینے والا اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا جیسے بُت پرست پوجنے والا۔ اسے احمد نے روایت کیا اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی جبکہ بیہقی میں محمد بن عبید اللہ سے بواسطہ اُن کے والد ماجد کے ہے اور کما کہ بخاری نے اپنی تاریخ میں محمد بن عبید اللہ سے بواسطہ اُن کے والد ماجد کے ذکر کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں فرق محسوس نہیں کرتا کہ شراب پیتا رہوں یا خدا کے سوا اس ستون کی پوجا کروں۔ (نسائی)

يَعِزُّنِي لَا يَشْرِبُ عَبْدًا مِّنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِّنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِّنْ مَّخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِّنْ حَيَاضِ الْقُدْسِ -

(رواهُ أَحْمَدُ)

۳۲۸۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدٌّ مِّنَ الْخَمْرِ وَالْعَاقُ وَالذَّيُّوْتُ الَّذِي يُقْرِئُ أَهْلَهُ الْخُبْتَ - (رواهُ أَحْمَدُ وَالشَّيْخَانِ)

۳۲۸۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدٌّ مِّنَ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ - (رواهُ أَحْمَدُ)

۳۲۸۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدٌّ مِّنَ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لِقَى اللَّهَ تَعَالَى كَعَابِدٍ وَثَنٍ - (رواهُ أَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ)

۳۲۹۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ دُونَ اللَّهِ - (رواهُ الشَّيْخَانِ)

کتابُ اِمَارَةِ الْقَضَاءِ

۱۷۔ حکومت اور فیصلے کرنے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرا حکم مانا اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کا حکم مانا تو اُس

۳۲۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ إِلَّا مِيزًا فَقَدْ

نے میرا حکم مانا اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے میری نافرمانی کی کیونکہ امام ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے جہاد کیا جاتا ہے اور جس کی آڑ لی جاتی ہے اور وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے انصاف سے حکم دے تو اس کا اسے ثواب ملے گا اور اگر اس کے برعکس کئے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔

(متفق علیہ)

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے اوپر نیک کامانے کا حکم دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اس کا حکم مانو خواہ تمہارے اوپر جہنمی غلام کو معاملہ مقرر کر دیا جائے اور اگرچہ اس کا سر انگور جیسا ہو۔

(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر سننا اور حکم ماننا ہے خواہ اُسے پسند نہ ہو یا پسند نہ کرے جب تک کہ خدا کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔ جب خدا کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اس میں سننا اور حکم ماننا نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں۔ اطاعت تو نیک کاموں میں ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور حکم ماننے پر، خواہ ننگی ہو یا لسانی، خوشی سے ہو یا ناخوشی سے، خواہ دوسروں کو ہم پر ترجیح دی جا رہی ہو اور حکومت کے اہل سے نہ جھگڑیں مگر جب کہ تم واضح کفر دیکھو جس کی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے مضبوط دلیل ہو۔

(متفق علیہ)

أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي وَلَا تَمَا إِلَّا مَا جُئْتُ بِفَاتِلٍ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقِي بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بَيْنَ الْإِكْرَامِ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِخَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مَنَّةً۔

(متفق علیہ)

۳۷۹۲ وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْرًا عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدِّعٌ يَفُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا۔

(رواه مسلم)

۳۷۹۳ وَعَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَحْجَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَانَ رَأْسَهُ زَيْبَةً۔

(رواه البخاری)

۳۷۹۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(متفق علیہ)

۳۷۹۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔ (متفق علیہ)

۳۷۹۶ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَةِ وَعَلَى أَثَرِهِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا نُؤَدِّي رِوَايَةً وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ۔

(متفق علیہ)

۳۲۹۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَبَايْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ
لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۹۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ
فَلْيَصْرِفْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَيْئًا
فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيَّ)

۳۲۹۹ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَنْضَبُ لِعَصِيدَةٍ أَوْ يَدْعُو لِعَصِيدَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصِيدَةً فَقَتِلَ فَقَتَلَهُ جَاهِلِيٌّ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي بِسَيْفٍ يَضْرِبُ بِهَا وَفَاجِرُهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِيهَا وَلَا يَنْحِلُ لِدُنَى عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ -**

1
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٣٥٠٠ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الشَّجْعِيَّ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أُمَّتِكُمُ
الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ
وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ
وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَادِيَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا
أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ
أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَارَاهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ
اللَّهِ فَلْيَكْرَهُ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يُزْعَنْ
يَدًا مِنْ طَاعَةٍ -

(رواه مسلم)

۳۵۰۱ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سننے اور حکم ماننے پر جمعیت کی تو آپ ہم سے فرماتے رہے جہاں تک تمہاری بساط میں ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جو امیر سے کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو صبر کرے کیونکہ جو جماعت کو ایک بالشت برابر بھی چھوڑ کر مرے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

(منفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو امیر کی اطاعت سے کل جائے اور جماعت سے جلا ہو گیا۔ پس مر تو جاہلیت کی موت مرے گا اور جس نے حکم مقصد جھنڈے کے نیچے لڑائی کی کہ عصیبت کے باعث ناراض ہے یا عصیبت کی طرف بلائے یا عصیبت کی مدد کرے اور قتل کر دیا جائے تو وہ جاہلیت پر قتل ہوا ہے اور جو تلوارے کو میری امت کو مارنے نکلا، خواہ کوئی نیک سامنے آئے یا بد اور اُس کے ایمان والے کو بھی نظر انداز نہ کرے اور نہ عہد والے کے عہد کو پورا کرے، لہذا وہ مجھ سے نہیں اور میں اُس سے نہیں۔ (مسلم)۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اچھے حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں اور تم اُن پر ناز پڑھو اور وہ تم پر ناز پڑھیں اور تمہارے بڑے حاکم وہ ہیں جن سے تم عداوت رکھو اور وہ تم سے عداوت رکھیں تم اُن پر لعنت بھیجو اور وہ تم پر لعنت بھیجیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا اُس وقت ہم اُنھیں پھینک دیں؟ فرمایا: نہیں جب تک وہ تم میں ناز پڑھتے رہیں۔ نہیں جب تک وہ تم میں ناز پڑھتے رہیں۔ خبردار جس پر کوئی حاکم مقرر کیا جائے اور وہ دیکھے کہ اللہ کی نافرمانی کا کام کر رہا ہے تو جو اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے اُسے ناپسند کرے لیکن حاکم کی اطاعت سے بددھنہ کیہیچے۔

(مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جو پسندیدہ اور ناپسندیدہ کام کریں گے۔ جو انکار کرے وہ بری الذمہ ہو گیا اور جو ناپسند کرے وہ محفوظ رہا، لیکن جو راضی ہوا اور پیروی کی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم اُن سے ٹپن فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھیں، نہیں جب تک نماز پڑھیں یعنی جو دل سے ناپسند کرے اور دل سے انکار کرے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد مزید جمع دیکھو گے اور ایسے کام جن کو تم ناپسند کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اُن کے حقوقی پورے ادا کرنا اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلم بن یزید بعضی سوال کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ سنو اور اطاعت کرو کیونکہ اُن پر اُن کی ذمہ داری کا بوجھ ہے اور تم پر ہمارا ذمہ داری کا بوجھ۔ (مسلم)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نے امیر کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نکال دیا تو جب قیامت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اُس کے پاس کوئی وجہ جواز نہیں ہوگی اور جو مر گیا اور اُس کے گھسے میں کسی کی بیعت نہ تھی تو جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی اسرائیل کی سیاست انبیائے کرام سنبھالتے تھے جب ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا اُس کا جانشین ہو جاتا جبکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ عنقریب خلفا ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ پہلے کی بیعت پوری کرو، پہلا ہی پہلا ہے۔ انھیں اُن کا حق دواور جنھیں اُن کی رعایا بنایا ہے اُن کے منقلب اللہ تعالیٰ پر چھنے والا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یكون علیکم امراء تعرفون تنكرون فمن انكر فقد بري ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع قالوا افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا لا ما صلوا اي من كره بقلبه وانكر بقلبه۔ (رواه مسلم)

۳۵۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدُوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ۔ (متفق علیہ)

۳۵۰۳ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةَ بْنَ يُزَيْدٍ الْجَعْفِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمُورٌ لَيْسَ لَنَا حَقُّهُمْ وَيَسْتَعُونَنَا حَقًّا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِلْتُمْ۔ (رواه مسلم)

۳۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا أَمْرًا طَاعَةً لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَرَمَاتٍ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔ (رواه مسلم)

۳۵۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْتُمُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَلَا أَوَّلَ اعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ۔ (متفق علیہ)

۳۵۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُبْرِئَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَأَقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا۔ (رواه مسلم)

۳۵۰۶ وَعَنْ عُرْجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ هُنَاكَ ذَهَابٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعَةٌ فَاصْرُبُوهُ بِالسَّيْفِ كَارِئًا مَنْ كَانَ۔ (رواه مسلم)

۳۵۰۷ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ دَأْمَرَكُمْ جَمِيعَةً عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشْتَقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَأَقْتُلُوهُ۔ (رواه مسلم)

۳۵۰۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا مَا فَا عَطَاهُ صَفَقَةً يَدِهِ وَشَمَرَةً قَلْبِهِ فَلْيُطْعَمْ إِنْ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ الْآخَرُ بَارِعًا فَاصْرُبُوا عُنُقَ الْآخِرِ۔ (رواه مسلم)

۳۵۰۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِّلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أُعِدَّتْ عَلَيْهَا۔ (متفق على)

۳۵۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِمُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَتَسْتَكُونُونَ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَبَعَثَ الْمَرْضِعَةَ وَبَشَّاتِ الْفَاطِمَةَ (رواه البخاري)

۳۵۱۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَسْتَحِلُّنِي قَالَ فَضْرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ وَإِنَّهَا يَوْمٌ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو ان میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔ (مسلم)

حضرت عر جہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بر عنقریب فتنے ہی فتنے ہوں گے جو اس امت میں تفرقہ ڈالنا چاہے جبکہ یہ اکٹھی ہوں تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

(مسلم)
اُن کا یہی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا ہوئے سنا: جو تمہارے پاس آئے جبکہ تم ایک آدمی کے پیچھے اکٹھے ہو اور وہ تمہیں اپنی لاشی سے چیرنا چاہے یا تمہاری جماعت کو کھیرنا چاہے تو اسے قتل کر دو۔

(مسلم)
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک امام سے بیعت کی اسے ہاتھ کا عقد اور دل کا میوہ دیا، پس اگر طاقت رکھتا ہے تو اس کی اطاعت کرے۔ اگر دوسرا اُگر اس سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن اڑا دو۔

(مسلم)
حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حکومت کا سوال نہ کرنا کیونکہ مانگنے پر اگر تمہیں دے دی گئی تو تم اس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں دے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

(متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم حکومت کے لیے حریف ہو جاؤ گے جو عنقریب قیامت میں ندامت کا باعث ہوگی کیونکہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بُری ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عامل مقرر نہیں فرماتے؟ آپ نے دستِ کرم میرے کندھے پر مارنے ہوئے فرمایا: اے ابوذر! تم کمزور ہو

اور یہ امانت ہے جو قیامت کے روز رسوائی اور ملامت ہے ماسوائے اُس کے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور اس کی ذمہ داریاں پوری کیں۔ دوسری روایت میں اُن سے فرمایا بر میں تمہیں کمزور دیکھتا ہوں۔ میں تمہارے لیے وہی چاہتا ہوں جو اپنے لیے چاہتا ہوں۔ دواؤ میںوں کا بھی امیر نہ بنا اور نہ یتیم کے مال کا منتفی ہونا۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے چچا کے بیٹوں سے دواؤ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ اُن میں سے ایک عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مجھے اُس میں سے بعض کا امیر بنا دیجیے جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو والی بنایا ہے۔ دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ آپ نے فرمایا: ہذا کی قسم ہم اس کام پر کسی کو حاکم نہیں بنایا کرتے جو اُس کا سوال کرے اور نہ کسی ایسے شخص کو جو اُس کی طمع رکھے۔ دوسری روایت میں فرمایا: ہم اپنے کام پر ایسے شخص کو عامل نہیں بناتے جو اُس کا ارادہ کرے (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بہترین لوگوں میں اُسے پاؤ گے جس کو حکومت حاصل کرنے سے سخت نفرت ہوگی، یہاں تک کہ اُس میں مبتلا ہو جاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ پس امام لوگوں پر نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھروالوں میں نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر اور اُس کی اولاد پر نگران ہے اور وہ اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھی جائے گی غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور وہ اُس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت منقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی حاکم نہیں جس کو مسلمانوں پر حاکم بنایا جائے اور وہ لوگوں سے خیانت نہ کرنا ہو اور جائے تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت ظام فرمادیتا ہے۔ (متفق علیہ)

الْقِيَمَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ
أَدَّى الدِّنَّ عَلَىٰ فِيهَا وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ
إِنِّي أَرَاكَ مُنْعِفًا وَلَاقِيَّ أَحَبُّ لَكَ مَا أَحَبُّ لِنَفْسِي
لَا تَأْمُرَنَّ عَلَىٰ اثْنَيْنِ وَلَا تَوَكِّلَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۵۱۲ وَعَنْ أَبِي مُرْسِيٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى السَّيِّ
مُصَلًّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ
أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا ذَلَاكَ
اللَّهُ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي
عَلَى هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ
وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ
أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الْأَمْرِ حَتَّى يَقُمْ فِيهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْلُمُوا رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ
عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِلَّا مَا أَلَدْنِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ
مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ
وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ
زَوْجِهَا وَوَلَدِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ
رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ إِلَّا فَكْلُكُمْ
رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۱۵ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ كَيْسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَّالٍ يَسَلِّي
رَعِيَّتَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا
حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۱۶ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْحِيهِ اللَّهُ رُحِيَّةً فَلَمْ يَحْطَ بِمَا يَنْصِبُ حَتَّى لَا إِلَهِمْ يَجِدَ رَاحَةَ الْجَنَّةِ (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

اُن کا ہی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا نگران بنائے اور وہ اُن کی غیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ (متفق علیہ)۔

۳۵۱۷ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ شَرَّ الرَّعَاءِ حَطْمَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ظلم کرنے والے بُرے نگران ہیں۔ (مسلم)

۳۵۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ مَنْ وَلَّى مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلَّى مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَدَفَعْتُ بِهِمْ فَارْفُ بِهِمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی کہ اے اللہ! جس کو میری اُمت کا حاکم بنایا جائے اور وہ لوگوں پر شفقت کرے تو تو بھی اُس پر شفقت فرما اور جو میری اُمت کا کسی کام کے لیے حاکم بنایا جائے تو وہ لوگوں سے نرمی کے ساتھ سلوک کرے تو تو بھی اُس پر نرمی فرما۔ (مسلم)

۳۵۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَقْصُودَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ وَكَتَائِدَ يَرِيحِينَ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَاهْلِيهِمْ وَمَا دُلُّوا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک انصاف کرنے والے حکام اللہ تعالیٰ کے نزدیک رحمن کے دائیں جانب نور کے منبروں پر عروج کے جبکہ اُس کے دونوں دست قدرت ہی دائیں ہیں جو اپنے احکام میں انصاف کرتے ہیں اور اپنے گھروالوں میں جن کے وہ حاکم ہوں۔ (مسلم)

۳۵۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْصَحُهُ عَلَيْهِ وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمُنْكَرِ وَتَنْصَحُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اُس کے دو پریشیو ساتھی ہوتے۔ ایک ساتھی اُس سے نیک کاموں کے لیے کہتا اور اُن کی رغبت دلاتا تو دوسرا ساتھی بُرے کاموں کے لیے کہتا اور اُن کی رغبت دلاتا جبکہ بُرائی سے وہی دور رہتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ دُور رکھتا ہے (بخاری)

۳۵۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ مِنَ الْأُمَيَّةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت قیس بن سعد کا وہی مقام تھا جو بادشاہ کے سامنے تھانید کا ہوتا ہے۔ (بخاری)

۳۵۲۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ قَارِسٍ قَدْ مَلَكَوْا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایران والوں نے کسری کی بیٹی کو اپنا حکمران بنایا ہے

تو فرمایا بروہ قوم فلاح نہیں پاتی جو اپنے معاملات عورت کے سپرد کر دے۔
(بخاری)

عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتٌ كَمَا قَالَ لَنْ يَفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَنَّهُمْ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

حضرت حارث اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں: جماعت میں رہنے، حمران کی کشتی اور مانتے، ہجرت اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا۔ جو بالشت برابر بھی جماعت سے نکلا اُس نے اسلام کا پتہ اپنے گلے سے نکال دیا مگر جبکہ وہیں آجائے اور جو دوسرے جاہلیت کی طرح مدد کے لیے بلائے وہ جہنمیوں کے گروہ سے ہے، اگرچہ روزے رکھے، نماز پڑھے اور خود کو مسلمان ہی سمجھتا ہو۔

(احمد، ترمذی)

زیاد بن کسب عدوی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو بکر کے ساتھ حضرت ابن عامر کے منبر کے نیچے تھا جبکہ وہ خطبہ دے رہے تھے اور اُن کے اوپر پارکے پکڑے تھے۔ ابولہب نے کہا کہ ہمارے امیر کو تو دکھیو جو فاسقوں جیسے پکڑے پہنتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بخدا میں نے جو زمین میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو زمین میں اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی توہین کرے اُس نے اللہ کی توہین کی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت فراس بن سیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق کا حکم نہیں مانا جائے گا جس میں خالق کا نافرمانی ہو۔ (شرح السنہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دس آدمیوں کا بھی امیر ہو وہ قیامت کے روز طوفی پہنا کر لایا جائے گا یہاں تک کہ انصاف اُسے چھڑا دے گا یا ظلم اُسے ہلاک کر دے گا۔

(دارمی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خرابی ہے حکام کے لیے، خرابی ہے عریضوں کے لیے اور خرابی ہے

۳۵۲۳ عَنْ الْحَارِثِ الْأَشَجَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُوكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ
وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَإِلَّا مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَدْ شَبَّ
فَقْدَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ
يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ
جُنْحِي جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۵۲۴ وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كَسْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ
مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَعَتَّ مِنْتَابِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ
عَلَيْهِ ثِيَابٌ رَقَائِقُ فَقَالَ أَبُو بَلَالٍ انْظُرُوا إِلَى
أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَ اللَّهُ - (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۳۵۲۵ وَعَنِ الثَّوَالِسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ
الْعَالِقِينَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّتْرَةِ)

۳۵۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مَخْلُوعًا حَتَّى يَقْلَعَ عَنْهُ الْعِدْلُ أَوْ يُؤْبَقَهُ
الْجُورُ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۵۲۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دِيلٌ لِلْأَمْرَاءِ وَدِيلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَدِيلٌ لِلْأَمَنَاءِ لِيَتَمَتَّعْنَ

امانت رکھنے والوں کے لیے۔ کتنے ہی لوگ قیامت کے روز تپنا کریں گے کہ اُن کی پیشانیاں زمین و آسمان کے درمیان تریا سے لٹکی ہوئی ہوتیں لیکن کسی کام کے دفتر دار نہ بنتے (مترجم السنہ) اور احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اُن کے گیسو تریا کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوتے جو زمین و آسمان کے درمیان پلتے رہتے لیکن کسی کے عامل نہ بنائے جاتے۔

غالب فطان، ایک آدمی اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سر داری حق ہے اور سر داری کے بغیر لوگوں کے لیے چارہ کار نہیں لیکن سر دار جہنم میں جائیں گے۔ (البوداؤد)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں بے وقوف لوگوں کی سر داری سے نہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اوفہ کیلئے؟ فرمایا کہ میرے کچھ عرصہ بعد حکام ہوں گے۔ جو جھوٹ پر بھی اُن کی تصدیق کرے اور ظلم پر بھی اُن کی مدد کرے، وہ مجھ سے نہیں اور میں اُن سے نہیں۔ وہ عرض کوثر پر میرے پاس نہیں آسکیں گے۔ جو اُن کے پاس نہ جائے، جھوٹ پر اُن کی تصدیق نہ کریں اور ظلم پر اُن کی مدد نہ کریں تو ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں اور یہی لوگ ہیں جو عرض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنگل میں رہنے لگے تو سخت دل ہو جانا ہے جو شکار کے پیچھے لگے وہ غافل ہو جاتا ہے اور جو بادشاہ کے پاس جائے فتنے میں پڑ جانا ہے (راحمہ ترمذی، نسائی) البوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جو بادشاہ سے چپٹ گیا وہ فتنے میں پڑ گیا اور بندہ جن بادشاہ سے نزدیک ہوتا ہے اُنسا ہی خدا سے دُور ہو جاتا ہے۔

حضرت مقدم بن معد کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے کندھے پر مارتے ہوئے فرمایا:۔

أَوَامِرٌ تَوَمَّرَ الْقِيَمَةُ أَنْ تَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةً بِالشُّرْيَا يَتَجَلَّجَلُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّهُمْ لَمَّا يَلُومُوا عَمَلًا - (رواہ فی شرح السنۃ) ورواہ احمد و فی روایتہ ان ذواتہم کانت معلقتہ بالشریٰ یبذ بذبون بین السماء والارض ولم یکنوا عسلوا علی شیء۔

۳۵۲۸ وَعَنْ غَالِبِ الْفَطَانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعِدَّةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلتَّائِسِ مِنْ عُرْفَاءٍ وَلَكِنَّ الْعُرْفَاءَ فِي النَّارِ -

(رواہ ابوداؤد)

۳۵۲۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمْرًا وَسَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ مَصَدَّقُهُمْ يَكْذِبُ بِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلْيَسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ يَكْذِبُ بِهِمْ وَلَمْ يُعِزَّهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ وَأُولَئِكَ يَرُدُّونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ -

(رواہ الترمذی والنسائی)

۳۵۳۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَعَا وَمِنْ اتَّبَعَ الصَّيِّدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتَتِنَ - (رواہ احمد والترمذی والنسائی) و فی روایتہ ابی داؤد مَنْ كَرِمَ السُّلْطَانَ افْتَتِنَ وَمَا ارْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ارْدَادَ مِنْ اللَّهِ بُعْدًا -

۳۵۳۱ وَعَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِي شَحَقًا قَالَ

اے قیوم! تم فلاح پاگئے اگر اس حالت میں فوت ہوئے کہ کسی کے امیر، منشی اور سردار بنے۔ (ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میکس وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا یہی جو لوگوں سے غیر شرعی عشر وصول کرے۔

(ابوداؤد، احمد، دارمی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب لوگوں سے پیارا اور مجلس کے لحاظ سے نزدیک تر انصاف کرنے والا حاکم ہوگا اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے بڑا، سب سے زیادہ غذاب کا مستحق اور دوسری روایت میں ہے کہ بلحاظ مجلس سب سے دور ظالم حکمران ہوگا۔ اسے نزدیکی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ افضل جہاد ہے جس نے ظالم بادشاہ کے سامنے غن بات کہی۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد) اور نسائی نے اسے حضرت طارق بن شہاب سے روایت کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رجب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے لیے سچا وزیر مقرر فرمادیتا ہے تاکہ وہ بھولے تو یاد کروا دے اور کسی بات کے لیے کہے تو اُس کی مدد کرے اور جب کسی کے لیے اس کے برعکس ارادہ کرے تو اُس کے لیے بُرا وزیر مقرر فرمادیتا ہے کہ یہ بھولے تو وہ یاد نہیں کروانا اور کسی بات کا ذکر کرے تو اُس کی مدد نہیں کرتا (ابوداؤد، نسائی) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک حاکم جب لوگوں میں شک و شبہ تلاش کرنے لگے تو انہیں خراب کر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کی چھٹی ہوئی باتوں کو کھج کا ٹکے تو انہیں خراب کر دو گے۔ اسے یہی نے شبہ الایمان میں روایت کیا۔

أَفْلَحْتَ يَا قَدْ يَمُرُّ مَمْتُ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا۔ (رواہ ابوداؤد)

۳۵۳۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَغْنَى الَّذِي يَعْشَرُ النَّاسَ۔

(رواہ احمد و ابوداؤد والدارمی)

۳۵۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ الْيَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَقْرَبُهُمْ مِنِّي مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَرَأَتْ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَيَّ الْيَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَشَدَّهُمْ عَدَا بًا وَفِي رَوَايَةٍ وَأَبْغَضَهُمْ مِنِّي مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ۔

(رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۳۵۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةً حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ ابْنِ شَهَابٍ)

۳۵۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ لَسِيَ ذِكْرُهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَ إِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ لَسِيَ لَهُ يَدُ كَرٍّ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعَنْهُ۔ (رواہ ابوداؤد و النَّسَائِيُّ)

۳۵۳۶ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرَّيْبَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

۳۵۳۷ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدَتْهُمْ۔ (رواہ البیهقی و فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنما رکھنا حال ہو گا جب میرے بعد تم ان اس نبی کے مسائل میں دوسروں کو ترجیح دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا اور اس کے ساتھ تلوار ہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔ فرمایا کہ کیا میں نہیں اس بہتر بات بتاؤں۔ مجھ سے ملنے تک صبر سے کام لینا۔ (ابوداؤد)۔

تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے سامنے کی طرف سبقت کرنے والے کون لوگ ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہیں کہ جب انھیں حق دیا جائے تو قبول کر لیتے ہیں جب اُن سے سوال کیا جائے تو فریغ کرتے ہیں اور لوگوں کو اُسی طرح حکم دیتے ہیں جیسے اپنی ذات کو حکم کرتے ہیں۔ حضرت جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنی اُمت پر تین چیزوں سے ڈرتا ہوں: بر جوڑوں سے بارش مانگنا، بادشاہ کا ظلم کرنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔

(احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے پھر روز تک فرمایا: اے ابوذر! تم سے جو کچھ کہا جائے اُس میں غور کرنا جب سناؤں روز ہوا تو فرمایا: میں ظاہر و باطن میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ جب تم سے کوئی بُرا کام ہو جائے تو نیکی کرو اور کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا، خواہ تمہارا کوڑا ہی گر پڑے اور کسی کی امانت اپنے پاس رکھنا اور دُعاؤں کے درمیان فیصلے کی ذمہ داری نہ اٹھانا۔

(احمد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی نہیں جو دس یا زیادہ آدمیوں پر حاکم بنے مگر قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گا کہ گلے میں طوق پڑا ہوا ہو گا اُس کا ہاتھ گردن سے لگا ہوا ہو گا۔ اُس کی نیکی اُسے چھڑائے گی یا اُس کا گناہ اُسے ہلاک کرے گا۔ اس کا اول ملامت، اوسط ندامت اور آخر قیامت میں

۳۵۳۸ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ وَأَيْمَتُهُ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْذِنُونَ بِهَذَا النَّعْيِ قُلْتُ أَمَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضْمُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ قَالَ أَوَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۵۳۹ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّذَرُونَ مِنَ السَّابِقُونَ إِلَى ظِلِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الَّذِينَ إِذَا أُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوهُ وَإِذَا سُئِلُوا بِهِ لَوْهٌ وَحَكَمُوا النَّاسَ كَحُكْمِهِمْ هُوَ لَا نَفْسِهِمْ۔

۳۵۴۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الرَّسْتَقَاءَ بِالْأَلْوَاءِ وَحَيْفُ السُّلْطَانِ تَكْذِيبُ بِالْقَدَرِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۵۴۱ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَعْقِلُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَا نِيَّتِكَ وَإِذَا أَسَأْتَ فَاحْشِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا فَإِنَّ سَقَطَ سَوَطُكَ وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۵۴۲ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَلَى أَمْرَ عَشْرَةٍ فَمَا فُوتَ ذَلِكَ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعْلُومًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَدُّهُ إِلَى عُنُقِهِ فَمَا يَرَهُ أَوْ أَوْبَقَهُ أَشْمُهُ أَوْ لَهَا مَلَامَةٌ وَأَوْ سَطَّهَا نَدَامَةٌ وَأَخْذَهَا خِزْيٌ يَوْمَ

(رسوائی ہے (احمد)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ! اگر تمہیں کسی کام کا والی بنایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں ہمیشہ یہی گمان کرتا رہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب میں کسی کام میں مبتلا ہو کر رہوں گا یہاں تک کہ مجھے مبتلا کر دیا گیا۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سن ستر کی ابتدا اور رکوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگو۔ مذکورہ چھ حدیثوں کو امام احمد نے روایت کیا جبکہ حدیث معاویہ کو بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کیا۔

یحییٰ بن ہاشم، یونس بن اسحاق، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے تم ہو جاؤ گے اسی طرح کے تم پر حاکم مقرر کیے جائیں گے۔

(بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بادشاہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوتا ہے جس کے پاس بندوں میں سے ہر مظلوم آتا ہے۔ جب وہ انصاف کرے تو اسے ثواب ملتا ہے اور ہر رعیت پر شکمہ لازم ہے اور جب ظلم کرے تو اس پر بوجھ ہے اور علما پر صبر لازم ہے۔

(بیہقی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قیامت کے روز مرتبے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کے بندوں میں انصاف اور نرمی کرنے والا حکمران افضل ہوگا اور قیامت کے روز مرتبے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا آدمی ظلم اور سختی کرنے والا حکمران ہوگا۔ (بیہقی)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف ڈرانے والی نظر سے دیکھے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے ڈرائے گا۔ ان چاروں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور حدیث یحییٰ کے متعلق کہا کہ یہ منقطع

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۵۴۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ إِنَّ وَلِيَّتْ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ وَأَعِدْ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَظُنُّ أَنَّي مُبْتَلَى بِعَمَلٍ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ابْتُلِيَتْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۵۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ هَرِيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ وَآمَارَةِ الصَّبْيَانِ رَوَى الْأَحَادِيثُ السِّتَّةُ۔ (أَحْمَدُ) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيثَ مُعَاوِيَةَ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

۳۵۴۵ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُونُونَ كَذَلِكَ يُؤْمَرُ عَلَيْكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۳۵۴۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ مِّنْ عِبَادِهِ فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَإِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۳۵۴۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِمَامٌ عَادِلٌ رَّقِيقٌ وَرَأَتْ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرَقٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۵۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ أَخَافَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَى الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ فِي حَدِيثٍ

يَجِبِي هَذَا مُنْقَطِعٌ وَرَوَايَةُ ضَعِيفٌ

٣٥٢٩ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
^{٥٩}
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا اللَّهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَا لَكَ الْمُلُوكُ وَمَلِكُ الْمُلُوكِ قُلُوبُ
 الْمُلُوكِ فِي يَدَيَّ وَلَتِ الْعِبَادُ إِذَا أَطَاعُونِي حَوَّلْتُ
 قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّافَةِ وَلَتِ
 الْعِبَادُ إِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخَطَةِ وَ
 التَّقَمُّةِ فَمَا مَوْهُمُ سُوءِ الْعَذَابِ فَلَا تُشْغِلُوا
 أَنْفُسَكُمْ بِاللُّدْعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلَكِنْ اشْغِلُوا
 أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيُكْفِيَكُمْ مُلُوكَكُمْ
 (رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحَلِيَّةِ)

ہے اور اس کی روایت ضعیف ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ میں ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں (بادشاہ ہوں) کا مالک اور بادشاہ ہوں کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہ ہوں کے دل میرے اٹھ میں ہیں۔ جب بندے میرا حکم مانتے ہیں تو ان کے بادشاہ ہوں کے دل ان پر مہربانی اور نرمی کی طرف پھیر دیتا ہوں اور جب وہ میری نافرمانی کرتے ہیں تو ان (بادشاہ ہوں) کے دلوں کو سختی اور زیادتی کی طرف پھیر دیتا ہوں تو وہ اُنھیں برا عذاب پہنچاتے ہیں۔ تو تم اپنے آپ کو بادشاہوں پر بدعا کرنے میں مشغول نہ کرو۔ پس اپنے نفسوں کو ترک کرو اور عاجزی میں مشغول رکھو، تاکہ میں تمہارے بادشاہ ہوں سے کفایت کر دوں۔ اسے ابو نعیم نے علیہ میں روایت کیا ہے۔

بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ مِنَ التَّيْسِيرِ

حُکام کے لیے ضروری ہے کہ آسانی پیدا کریں

۳۵۵۰ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ
أَمْرٍ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُعْسِرُوا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْرُؤُوا وَلَا تَعْتَبِرُوا وَاسْكُتُوا وَلَا تَنْفَرُوا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٣٥٥٢ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَّهُ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ
يَسِّرْ أَوْ لَا تُعَسِّرْ أَوْ كَثِّرْ أَوْ لَا تُقْصِرْ وَتَطَاوَعَا وَلَا
تُخْتَلِفَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۵۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اپنے کسی صحابی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو فرماتے: خوش کرنا اور متعز نہ کر دینا۔ آسانی پیدا کرنا اور مشکل میں مبتلا نہ کر دینا۔ (متعق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسانی پیدا کرنا اور مشکل میں نہ پھنسانا، تسکین دینا اور نفرت پیدا نہ کرنا۔ (متفق علیہ)۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے
 حیدر اجد حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ کو مین کی طرف بھیجا تو فرمایا: اُسا سانی پیدا
 کرنا اور مشکل میں نہ ڈالنا، خوش کرنا اور نفرت نہ دلانا۔ دونوں اتفاق سے
 رہنا اور اختلاف نہ کرنا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیک ہمدشکن کے لیے قیامت کے روز ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا چنانچہ کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی وعدہ خلافی ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ہمدشکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعے اُسے پہچانا جائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ہمدشکن کے لیے اُس کے سر میں کے نزدیک ہر روز قیامت ایک جھنڈا ہوگا۔ دوسری روایت میں ہے کہ قیامت کے روز ہر ہمدشکن کا جھنڈا ہوگا جس کو وہ اپنی وعدہ خلافی کے مطابق بلند کرے گا۔ آگاہ رہو کہ عوام کے حکمران کی غداری سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت عمر بن مرقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کسی کام کا والی بنائے اور وہ اُن کی ضرورت اور تنگ دستی کے سامنے اڑکھڑی کر دے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت، ضرورت اور تنگ دستی کے سامنے اڑکھڑی کر دیتا ہے۔ پس حضرت معاویہ نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے آدمی مقرر کر دیے۔ روایت کیا اسے ابو داؤد اور ترمذی نے جبکہ ترمذی اور احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازوں کی اُس کی ضرورت، حاجت اور محتاجی کے سامنے اڑکھڑی کر دیتا ہے۔

تیسری فصل

ابوشامہ ازوی، اُن کے چچا زاد بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے پاس آئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس کو مسلمانوں کے کسی کام کا والی بنایا گیا پھر وہ مسلمانوں، مظلوموں اور حاجت مندوں کے لیے اپنا دروازہ بند کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت کے وقت اپنی رحمت کے دروازے بند کرے گا جبکہ اُس کی محتاجی لوگوں کی محتاجی سے بڑھ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَادِرَ يَنْصَبُ لَهُ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ عَذْرَةُ فُلَانٍ بَنٍ فُلَانٍ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۵۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ عِنْدَ اسْتِمَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَفِي رَوَايَةٍ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدَرِ عَذْرِهِ إِلَّا وَلَا عَادِرَ أَكْظَمُ عَذْرًا مِنْ أَمِيرٍ عَامَّةٍ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۵۵۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتْ بِهِمْ وَفَقِرَ هُمْ اِحْتَجَبَ اللَّهُ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتْ بِهِمْ وَفَقِرَ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي رَوَايَةٍ لَهُ وَلِأَحْمَدَ أَعْلَقَ اللَّهُ لَهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتْ وَحَاجَتِهِمْ وَمَسْكَنِهِمْ)

۳۵۵۷ عَنْ أَبِي الشَّامَةِ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَّبِي مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ أَعْلَقَ بَابَهُ دُونَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ الْمَظْلُومِ أَوْ ذِي الْحَاجَةِ أَعْلَقَ اللَّهُ دُونَهُ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ

حَلَجْتُمْ وَفَقَرَهُ أَفْقَرًا مَا يَكُونُ عَلَيْهِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

کر ہوگی۔

(بیہقی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو شرط لگا دیتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا۔ میسے کی روٹی نہ کھانا، باریک کپڑے نہ پہننا اور ضرورت مند لوگوں کے لیے اپنے دروازے بند نہ کرنا۔ اگر تم نے ان میں سے کوئی کام کیا تو تمہیں سزا دی جائے گی۔ پھر انہیں رخصت کرتے۔ ان لوگوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۳۵۵۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ

عُمَلَاءَ شَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا تَرْكَبُوا بِرْذَوًا وَلَا تَأْكُلُوا نَفْتِيًا وَلَا تَلْبَسُوا رِقِيْقًا وَلَا تُخْلِفُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَإِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ حَلَجْتُ بِكُمْ الْعُقُوبَةَ ثُمَّ يُسْتَبَيِّنُ لَهُمْ -

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ

قضا کا کام کرنا اور اس سے ڈرنے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، نفع کی حالت کے اندر کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت البرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاکم اپنے اجتہاد سے فیصلہ کرے اور وہ درست ہو تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے اور جب اپنے اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس میں غلطی ہو جائے تو اس کے لیے اکھراؤ اب ہے۔ (متفق علیہ)

۳۵۵۹ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَآخِطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت البرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا تو وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

(ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۳۵۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ دُيِّحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۵۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قاضی کا ہدف تلاش کسے اور مانگے تو وہ اُس کے نفس کے سپرد کر دیا جائے گا اور جو اُس پر مجبور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نازل فرما دیتا ہے جو اُسے راہِ راست پر رکھتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قضا میں قسم کی ہے۔ ایک جنت میں اور دُجہنم میں ہے جاتی ہیں۔ جنت میں وہ لے جاتی ہے کہ آدمی حق کو پہچان کر اُس کے مطابق فیصلہ کرے اور جس نے حق کو پہچان کر فیصلے میں نا انصافی کی تو وہ جہنم میں ہے اور جس نے لوگوں کے فیصلے حق سے بے خبر رہ کر کیے وہ بھی جہنم میں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کا عہدہ قضا تلاش کیا اور اُسے حاصل کر لیا، پھر اُس کا انصاف اُس کے ظلم پر غالب رہے تو اُس کے لیے جنت ہے اور جس کا ظلم اُس کے انصاف پر غالب رہے تو اُس کے لیے جہنم ہے۔ (ابوداؤد)۔

حضرت ماذن بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: جب تم نہا سے سامنے کوئی قضیہ پیش کیا گیا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض گزار ہوئے کہ میں اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ فرمایا کہ اگر تم اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ، عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت میں نہ پاؤ، عرض گزار ہوئے کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہیں کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے سینے پر قھکی دی اور فرمایا: سب تمہاری بات کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے شخص کو وہ تو قہقہہ دی جو اللہ کے رسول کو راضی کرے۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا تو میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں کم عمر ہوں اور مجھے قضا کا علم بھی نہیں۔ فرمایا کہ ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو راہ دکھائے گا اور تمہاری زبان کو ثبات رکھے گا۔ جب دو شخص تمہارے سامنے قضیہ پیش کریں تو پہلے کی بات سُن

وَسَلَّمَ مِّنْ ابْتَعَى الْقَضَاءَ وَسَالَ وَكَلَّ إِلَى نَفْسِهِ وَ
مَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يَسْتَدُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۵۴۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَضَاءُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ
فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى
بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ
وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۵۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى
يُنَالَ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلَهُ جَوْرُهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ
غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۵۴۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ
تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ
قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي
سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَهِدْ
وَأُيِّ وَلَا أُلَاقَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۵۴۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرْسُلُنِي
وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ إِنَّ
اللَّهَ سَيَهْدِي، تَنْبِكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ إِذَا تَقَاضَى
إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخِرِ

کے فیصلہ نہ کر دینا بلکہ دوسرے کی بات بھی سننا کیونکہ فیصلے کو تمہارے لیے واضح کرنے میں اس سے بہت مدد ملے گی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں شک بھی نہیں گزرا۔ (ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حاکم نہیں جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہو مگر قیامت کے روز آئے گا کہ فرشتے نے اُسے گردن سے پکڑا ہوا ہوگا۔ پھر پناہ سر آسمان کی طرف اٹھائے گا۔ اگر کہا کہ اسے ڈال دو تو فرشتہ ایسے گڑھے میں ڈالے گا جس کی گہرائی چالیس برس کی ہوگی۔

(احمد، ابن ماجہ، بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاف کرنے والا قاضی قیامت کے روز آئے گا اور تمنا کرے گا کہ کاش اُس نے دو آدمیوں کے درمیان ایک کھجور کا فیصلہ بھی نہ کیا ہوتا۔ (احمد)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔ جب ظلم کرتا ہے تو وہ الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اُس سے چپٹ جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) ایک روایت میں ہے کہ جب ظلم کرے تو اُسے اُس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہے۔ سید بن مسیب سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے اپنا جھگڑا حضرت عمر کی بارگاہ میں پیش کیا۔ انھوں نے حنن یہودی کا دیکھا تو اُس کے لیے فیصلہ کر دیا۔ یہودی نے اُن سے کہا کہ خدا کی قسم، آپ نے حنن کے ساتھ فیصلہ کیا۔ حضرت عمر نے اُسے کوڑا مار کر فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ یہودی نے کہا: خدا کی قسم، تم تو ریت میں پلتے ہیں کہ کوئی قاضی نہیں جو حق کے ساتھ فیصلہ کرے مگر اُس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں جانب بھی۔ وہ دونوں اُسے راہِ راست پر رکھنے اور حق کی توفیق دینے ہیں جب تک وہ حق پر ہے۔ جب حنن کو چھوڑ دے تو وہ اُسے چھوڑ کر اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ (مالک)

فَاتَهُ أَحَدَى أَنْ تَتَبَّعَنَّ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَّكَ فِي قَضَائِهِ بَعْدَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَكْلَةَ) وَسَنَدُهُ وَحِيدٌ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَضَى بَيْنَكُمْ بَرَأِي فِي بَابِ الْأُضْيَةِ وَالشَّهَادَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

۳۵۶۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَلَكٌ اخَذَ بِقَفَاةِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنْ قَالَ الْقِمَّ الْقَاهُ فِي مَهْرَةٍ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ) ۳۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَتَمَتَّى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي شَرْعَةٍ قَطَّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۵۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرُ فَإِذَا جَارَتْ خَلَّتْ عَنْهُ وَلِزِمَهُ الشَّيْطَانُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا جَارَ وَكَلَّهَ إِلَى نَفْسِهِ)

۳۵۷۰ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُسْلِمًا وَ يَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ فَأَرَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضَى لَهُ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ وَاللَّهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضْرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَاللَّهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَيِّرُ دَانِهِ وَيُوقِفَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجًا وَتَرَكَاهُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

ابن مہرب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے حضرت ابن عمر سے کہا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو۔ کہا کہ اے امیر المؤمنین! مجھے مساف رکھیے۔ فرمایا کہ تم اسے کیوں ناپسند کرتے ہو جبکہ تمہارے والد ماجد فیصلہ کیا کرتے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قاضی ہوا اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے تو زیادہ سے زیادہ اس لائق ہے کہ برابر لوٹے۔ چنانچہ اس کے بعد ان سے نہ کہا (توفیق) رزین میں مانع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر نے حضرت عثمان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اس دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہیں کر دیں گا۔ فرمایا کہ تمہارے والد عمر تم کو فیصلہ کیا کرتے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ والد ماجد کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریا کر لیا کرتے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی اشکال پیش آتا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے لیکن مجھے کوئی نہیں ملتا جس سے پوچھوں۔ جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی پناہ لی اُس نے بہت بڑی ذات کی پناہ لی اور فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ کے نام پر پناہ مانگے تو اُسے پناہ دے دو اور میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ اس بات سے کہ آپ مجھے قاضی بنائیں پس انھیں معاف رکھا گیا اور فرمایا کہ کسی کو نہ بتانا۔

۳۵۴۱ وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِرَبِّ بْنِ عُمَرَ أَقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوْتَعَا فَيَنْبِئَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ لَكَ تِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَلَا حَرِيَّ أَنْ يَتَّقِلَ مِنْهُ كُفْرًا فَمَا رَاجَعًا بَعْدَ ذَلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي رِوَايَةِ رِزِينَ عَنْ تَائِعِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أَقْضِي بَيْنَ جَلِيلَيْنِ قَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي فَقَالَ إِنْ آتَى لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشْكَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنِّي لَا أَحَدٌ مِنْ أَسْأَلُهُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَاذَ بِاللَّهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيمٍ وَسَمِعْتُ يَقُولُ مَنْ عَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيدَهُ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَجْعَلَنِي قَاضِيًا فَأَعْفَاهُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا تُخَيِّرْ أَحَدًا -

بَابُ رِزْقِ الْوَلَاةِ وَهَدَايَاهُمْ

حکام کی روزی اور ان کے تحفوں کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہنہ میں نہیں دیتا ہوں اور نہ دینے سے گرتا ہوں بلکہ میں تو تقسیم کرنے والا ہوں۔ دلوں چیر کو رکھتا ہوں جہاں کے لیے علم دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ اللہ کے مال پر بغیر حق کے قبضہ جما لیتے ہیں۔ قیامت کے روز وہ جہنم میں جائیں گے۔ (بخاری)

۳۵۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَمْنٌ حَيْثُ أُمِرْتُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۵۴۳ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَاهْمُ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۵۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ قَوْمِي أَنَّ حَرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعِجْزُ عَنْ مَوْنَةِ أَهْلِي وَشُغْلَتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَسَيَّكُلُ الْإِلَٰهِي بَكْرٍ مِّنْ هَذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رونق افرازے خلافت ہوئے تو فرمایا: میری قوم بخوبی جانتی ہے کہ میرا ذریعہ معاش میرے گھروالوں کے انراجات سے عاجز نہیں تھا لیکن مجھے مسلمانوں کے کام میں مشغول کر دیا گیا پس ابوبکر کے اہل و عیال اس مال سے کھائیں گے اور میں اس میں مسلمانوں کی خدمت کروں گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

۳۵۴۵ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلَنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا قَافِمًا أَخَذَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ غُلُولٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ہم کسی کام کا عامل بنائیں اور اس پر جو روزی اُسے دیں تو جو اُس کے بعد اور لے گا تو وہ خیانت ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۴۶ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَلْتَنِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عامل رہا تو مجھے حق محنت دیا گیا۔ (ابوداؤد)

۳۵۴۷ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سَرْتُ أَرْسَلْتُ فِي أَثَرِي فَرَدَدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا يُغَيِّرُ أَذَنِي فَإِنَّ غُلُولًا وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا عَلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَهَذَا دَعْوَتُكَ فَاْمُضْ لِعَمَلِكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا۔ جب میں چل دیا تو بلانے کے لیے آپ نے میرے پیچھے آدمی بھیجا۔ میں واپس آیا تو فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اُسے تمہاری طرف کیوں بھیجا؟ میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے تو وہ اپنی خیانت کے ساتھ قیامت کے روز حاضر ہو گا۔ اس لیے تمہیں بلایا تھا، اب اپنے کام پر جاؤ۔ (ترمذی)

۳۵۴۸ وَعَنْ الْمُسْتَوْدِقِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَمَلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا وَفِي رِوَايَةٍ مِّنْ أَتَّخَذَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ غَالٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو ہمارا عامل ہو تو وہ بیوی کر لے اگر اُس کے پاس خادم نہ ہو تو خادم رکھ لے۔ اگر اُس کی رہائش گاہ نہ ہو تو مکان بنا لے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو اس کے سوا لے گا وہ غائن ہے۔ (ابوداؤد)

۳۵۴۹ وَعَنْ عِدَائِ بْنِ عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكُتِمْنَا مِنْهُ مَخِيطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌ

حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جس کو ہم کسی کام کے لیے عامل بنائیں۔ پس وہ ہم سے سوتی یا اس سے زیادہ چیز بھی چھپائے تو وہ

يَا قِيَّيْمُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْبِلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ
سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ مِمَّنْ
اسْتَحْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلَيَّاتٍ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ
فَمَا أَدْرِي مِمَّنْ أَخَذَهُ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ)

۳۵۸۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ (رَوَاهُ أَبُو
دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّبِیْهِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ الرَّاشِيَّ يَعْنِي الَّذِي يَسْتَشِي
بَيْنَهُمَا -

۳۵۸۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْمَعَ عَلَيْكَ
سَلَاكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ أَتَيْتَنِي قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ
يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ
فِي وَجْهِ يُسَلِّمُكَ اللَّهُ وَيُعْظِمَكَ وَأَرْعِبُ لَكَ رَغْبَةً
مِّنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَتْ هَجْرَتِي
لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ نِعْمَ بِالْمَالِ
الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَ
رَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ
لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ)

خائن ہے قیامت کے روز اُسے لے کر حاضر ہوگا۔ پس انصار سے ایک
آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھ سے عامل کا عہدہ واپس لے
لیجئے۔ فرمایا کس لیے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو یہ کچھ فرماتے ہوئے
سنا ہے: فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ جس کو ہم کسی کام کے لیے عامل بنائیں
تو وہ لے آئے خواہ تھوڑا مال ہو یا زیادہ۔ پس جو اُسے دیا گیا ہے وہ لے آئے
جس روکا گیا اُس سے رک جائے۔ اسے مسلم اور ابوداؤد روایت کیا اور یہ الفاظ ابوداؤد کے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی
ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے ان سے
روایت کی اور حضرت البرہہ سے بھی اور روایت کیا اسے بیہقی نے
شعب الایمان میں حضرت ثوبان سے اور یہ بھی کہا کہ السرائش پر بھی لعنت
جو دونوں کے درمیان واسطہ بنے۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے پیغام بھیجا کہ اپنے ہتھیار لگا کر اور کپڑے
پہن کر میرے پاس آؤ۔ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ وضو فرما رہے تھے
فرمایا اے عمر! میں نے تمہیں اس لیے بلا یا ہے کہ تمہیں ایک جانب بھیجوں
اور اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ ٹھانے گا اور مال غنیمت عطا فرمائے گا
اور تمہیں کچھ مال بھی دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری ہجرت
مال کے لیے نہیں بلکہ اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے۔ فرمایا کہ اچھا
مال اچھے آدمی کے لیے کیا ہی خوب ہے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ
میں اور احمد نے بھی اسی طرح روایت کی اور اسی کی ایک روایت میں
ہے کہ فرمایا: اچھا مال اچھے آدمی کے لیے بہت خوب ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کی سفارش کی اور وہ اُس کے
لیے تحفہ بھیجے جس کو وہ قبول کرے تو وہ سود کے دروازوں میں سے
بہت بڑے دروازے پر آگیا۔

(ابوداؤد)

۳۵۸۲ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً فَأَهْدَىٰ لَهَا
هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَىٰ بَابًا عَظِيمًا مِّنْ
أَبْوَابِ الزُّبُورِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

بَابُ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

جھگڑوں اور شہادتوں کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق دے دیا جائے تو وہ لوگوں کی جانوں اور مالوں کا دعویٰ کرنے لگ جائیں لیکن میں علیہ پر قسم ہے (مسلم) اور اُس کی شرح میں امام نووی نے کہا کہ بیہقی کی ایک روایت میں حسن یا صحیح اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ گواہی مدعی پر اور قسم انکار کرنے والے پر ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روک دینے والی قسم اٹھائے حالانکہ وہ اُس میں جھوٹا ہو نہ کہ کسی مسلمان آدمی کا مال مارے تو قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو وہ اُس پر ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تصدیق نازل فرمائی: بیشک جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے دنیا کی پونجی (۷: ۷۷) آخرت تک۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کے ذریعے کسی مسلمان آدمی کا مال ہڑپ کر لیا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جہنم واجب کر دیتا ہے اور اُس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خواہ وہ معمولی سی چیز ہو؟ فرمایا کہ خواہ وہ پیلو کی شاخ ہو۔ (مسلم)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی نبی ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنا ثبوت پیش کرنے

۳۵۸۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَا دَعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلَكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي شَرْحِهِ لِلنَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ وَجَاءَ فِي رَوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْصَحِيحٍ زِيَادَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا لَكِنَّ الْبَيْتَةَ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ.

۳۵۸۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ تَقْتَضِيهِمَا مَالٌ أَمْرِي مُسْلِمٌ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَصْدِيقِي ذَلِكَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى الْخِرَالِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۸۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَضَ حَقَّ أَمْرِي مُسْلِمًا بِمِثْلِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ فَإِنْ كَانَ شَيْئًا تَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ إِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ أَرَاكِ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۵۸۶ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَأَعْلَ بَعْضُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْاِحْنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ ابْخَصْ

میں دوسرے سے زیادہ مامور ہو اور میں جو اُس سے سُنوں اُس کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس جس کے لیے اُس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں تو اُسے نہ بے کیونکہ وہ جہنم کے حکموں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سخت جھگڑا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم اور گواہ پر فیصلہ فرمایا۔

(مسلم)

علقہ بن وائل سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی حضرموت سے اور ایک کندہ سے آیا حضری عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اس نے میری زمین دبا رکھی ہے۔ کندی عرض گزار ہوا کہ وہ میری زمین ہے، میرے قبضے میں ہے، اس کا اُس میں کوئی حق نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضری سے فرمایا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ تب تمہارے لیے اس کی قسم ہے۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ جھوٹا آدمی ہے کسی بات پر قسم کھانے کی پروا نہیں کرتا اور نہ کسی چیز سے پرہیز کرتا ہے۔ فرمایا کہ تمہارے لیے صرف یہی چیز ہے۔ وہ قسم کھانے کے لیے اُٹھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے مٹرتے وقت فرمایا: اگر تم نے اس کے مال پر قسم اٹھائی کہ اُسے ظلم کے ساتھ کھا جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملو گے کہ وہ تمہاری طرف توجہ نہیں فرمائے گا۔

(مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو ایسی چیز کا دعویٰ کرے کہ اُس کی نہ ہو تو وہ ہم سے نہیں ہے اور اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

(مسلم)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اچھے گواہ نہ بتاؤں کہ جو

فَاقْضِيْ لَكَ عَلَى نَحْوِ مَا سَمِعَ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ شَيْءٌ مِّنْ حَقِّ اخِيْهِ فَلَا يَأْخُذْ بِكَ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔

(متفق علیہ)

۳۵۸۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصْمُ۔ (متفق علیہ)

۳۵۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَيْنِ وَشَاهِدٍ۔

(رواہ مسلم)

۳۵۸۹ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِّي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي لَيْسَ لَكَ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَاكَ بَيْنَتٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ بَيْنَتٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِدٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ فَإِنْ تَطَلَّقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ كُنْتُ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لِيَلْقِيَنَّ اللَّهُ وَهُوَ عَنْهُ مَعْرُضٌ۔

(رواہ مسلم)

۳۵۹۰ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيْتَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(رواہ مسلم)

۳۵۹۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ

اپنی گواہی دیتے ہیں اس سے پہلے کہ ان سے گواہی کا مطالبہ کیا جائے۔
(مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو ان کے نزدیک ہیں، پھر جو ان کے نزدیک ہیں، پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ایک کی شہادت دوسرے کی قسم سے سبقت لے جائے گی اور اس کی قسم اُس کی شہادت سے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں پر قسم پیش کی تو وہ جلدی کرنے لگے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ قسم کے متعلق ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائے کہ ان میں سے کون قسم اٹھائے گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ مدعی پر ہیں اور قسم مدعا علیہ پر۔

(ترمذی)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو شخصوں نے میراث کا جھگڑا پیش کیا جن کے پاس اپنے دعویٰ کے سوا گواہ کوئی نہیں تھا۔ فرمایا کہ جس کے لیے میں اُس کے بھائی کے حق سے کھسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو میں اُسے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دوں گا۔ پس دونوں میں سے ہر ایک عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا حق میرے ساتھی کے لیے ہے۔ فرمایا نہیں بلکہ تم دونوں جاؤ اور حق کو پہچان کر خود تقسیم کر لو۔ پھر قرعہ ڈال کر اورتھ میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کو صلہ کر دے۔ دوسری روایت میں آپ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں جس کے متعلق مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی (ابوداؤد)

الشَّهَدَاءُ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَلْهَمَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۵۹۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَشْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۵۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ بِالْيَمِينِ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَتِيَهُمْ يَحْلِفُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۵۹۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْتَةُ عَلَى الْمُدَّعَى وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۵۹۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَوْ تَنَكَّنَ لَهُمَا بَيْتَةٌ إِلَّا دَعَوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ شَيْءٌ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا شَيْءَ أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مَتَّهِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَقِّي هَذَا لِصَاحِبِي فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَذْهَبَا فَاقْسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيَحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِشْمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَكُمْ يُزَلُّ عَلَى فِيهِ -

(رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ)

۳۵۹۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو

آدمیوں نے ایک جانور کے متعلق دعویٰ کیا اور دونوں میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کیے کہ یہ جانور اُس کا ہے اور اُس کے پاس پیدا ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ یہ اُس کا ہے جس کے قبضے میں ہے۔ (شرح السنہ)۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اُن میں سے دو گواہ پیش کر دیے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دونوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیا (ابوداؤد) دوسری روایت کے اندر ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں میں سے گواہ کسی کے پاس بھی نہ تھے لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ دونوں میں تقسیم فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے متعلق جھگڑا پیش کیا اور اُن کے پاس گواہ نہیں تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں قسم پر قرعہ ڈال لو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے قسم کے لیے فرمایا: اللہ کی قسم اٹھاؤ جس کے سوا کوئی محبوب نہیں کہ تمہارے پاس اُس کی کوئی چیز نہیں یعنی مدعی کی۔ (ابوداؤد)۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین مشترک تھی تو اس نے مجھ سے انکار کر دیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی، نہیں۔ یہودی سے فرمایا کہ قسم اٹھاؤ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یوں تو یہ قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: بیشک جو لوگ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے دنیا کی پونجی۔

(۳: ۷۷ — ابوداؤد، ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ کندہ سے ایک آدمی اور حضرموت سے ایک

تَدَاعِيَا دَابَّةٍ فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَيْتَةَ
أَتَاهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَىٰ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

۳۵۹۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ
۱۵
ادْعِيَا بَعِيرًا عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَحَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ دِلِّسَانِي وَابْنُ
مَاجَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادْعِيَا بَعِيرًا لَيْسَتْ لَوَاحِدٍ مِّنْهُمَا
بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَهُمَا۔

۳۵۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا
۱۶
فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمِئَا عَلَى الْيَمِينِ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۵۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
۱۷
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا لَكَ عِنْدَكَ شَيْءٌ يُعْزِي لِلْمَدْعِيِّ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۰۰ وَعَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِي
۱۸
وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَبَحَثْنَا فَقَدَّ مَنُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَاكَ بَيِّنَةٌ
قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِذَا احْلَفْتُ دَيْدٌ هَبُ بِمَا لِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِيلًا۔ (الْآيَةُ)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۶۰۱ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِّنْ
۱۹

آدمیٰ میں سے ایک زمین کا جھگڑا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ امیری زمین اس کے باپ نے دہالی تھی جو اس کے قبضے میں ہے۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں لیکن میں اس سے قسم لوں گا۔ خدا کی قسم اُسے معلوم نہیں کہ میری زمین اُس کے باپ نے غضب کر لی تھی۔ پس کندی قسم دینے کے لیے تیار ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی قسم اٹھا کر کسی کا مال ہرپ نہیں کرتا مگر کوڑھی ہو کر اللہ سے ملے گا۔ کندی نے کہا کہ وہ زمین اسی کی ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے بہت بڑے گناہ شُرک، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ روک دینے والی اللہ کی قسم کھانے والا جس نے چھر کے پر کے برابر بھی اُس میں جھوٹ شامل کیا تو قیامت تک کے لیے اُس کے دل پر ایک داغ لگا دیا جاتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم نہیں اٹھا سکے گا خواہ وہ سبز مسواک پر ہی ہو مگر وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے یا اُس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت خیر بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر تین مرتبہ فرمایا: جھوٹی گواہی شُرک کے برابر کر دی گئی۔ پھر یہ آیت پڑھی: رَبُّنَا کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو، صرف خدا کے ہو کر، اُس کے ساتھ شُرک نہ کرتے ہوئے (۳۰:۳۱، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے حضرت امین بن حُریم سے لیکن ابن ماجہ نے قرأت کا ذکر نہیں کیا۔

حَضَرَ مَوْتَ اخْتَصَبَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضَرَتَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْضِي اخْتَصَبَتْنِيهَا أَبُو هَذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيْتٌ قَالَ لَا وَلَكِنْ اُحْلَفُ بِاللَّهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اخْتَصَبَتْنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكَنْدِيُّ لِلْيَمَنِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ أَحَدٌ مَالًا بَيْنَيْنِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْدَمُ فَقَالَ الْكَنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي۔

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۰۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْكِبَرِ الْكِبَارِ الشُّرْكَ وَعُقُوبَتُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينَ الْخُمُوسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينًا صَبْرًا فَادْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بُعُوضَةٍ إِلَّا أَجْعَلَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۳۶۰۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مَنْ بَرِي هَذَا أَعْلَى يَمِينٍ اِثْمَةً وَلَوْ عَلَى سِوَاكَ اخْضَرَ إِلَّا تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ أَوْ جَبَّتْ لَهُ النَّارُ۔

(رواهُ مَالِكٌ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۶۰۴ وَعَنْ حُرَيْمِ بْنِ قَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةُ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عِدَلْتُ شَهَادَةَ الزُّورِ بِالْإِشْرَاقِ بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنَبُوا الرَّجْسَ مِنَ الْأَدْثَانِ وَاجْتَنَبُوا قَوْلَ الزُّورِ حَقًّا لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ۔

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرواهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي حُرَيْمٍ إِلَّا أَنَّ ابْنَ

مَاجَةٍ لَمْ يَدَّ كِرَ الْفِرَاقَةِ)

۳۴۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا ذِي غَمٍّ عَلَى أَخِيهِ وَلَا ظَنِينٍ فِي وَلَاٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ أَهْلِ الْبَيْتِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَرِيبٍ وَبُزْجِ بْنِ زِيَادٍ لِلْمَشَقِّ الرَّائِي مُتَّكَرُ الْحَدِيثِ)

۳۴۰۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غَمٍّ عَلَى أَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةٍ)

۳۴۰۸ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمُقَضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَذْبَرَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَكُونُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَفَسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۰۹ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہی جائز نہیں خائن مرد اور خائنتہ عورت کی، نہ جس پر حد جاری ہوئی ہو اور نہ اپنے بھائی سے کہنہ رکھنے والے کی اور نہ والد اور قرابت میں تہمت والے کی اور نہ گھر والوں کے خرچ پر گزارنے والے کی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس کا ایک راوی یزید بن زیاد دمشقی منکر الحدیث ہے۔

عمر بن شیبہ، اُن کے والد ماجد اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہادت جائز نہیں خائن مرد اور خائنتہ عورت کی اور نہ زانی مرد اور زانیہ عورت کی اور نہ اپنے بھائی سے کہنہ رکھنے والے کی اور گھر والوں کے خرچ پر گزارا کرنے والے کی شہادت آپ نے رد فرمائی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگل میں رہنے والے کی گواہی آبادی میں رہنے والے کے خلاف جائز نہیں ہے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب اُس نے پیٹھ پھیری تو کہا: میرے لیے اللہ کافی ہے جو اچھا کام بنانے والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کمزوری پر علامت کرتا ہے بلکہ تم پر ہوشیاری لازم ہے جب تم کسی کام میں غالب آ جاؤ تب کہو کہ میرے لیے اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے۔ (ابوداؤد)

بہز بن حکیم، اُن کے والد ماجد اُن کے جد امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کسی تہمت میں قید کیا (ابوداؤد - ترمذی، نسائی) اور پھر اُسے آزاد کر دیا۔

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ فریقین کو حاکم کے سامنے بٹھایا جائے۔
(احمد، ابوداؤد)

۳۶۱۰. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْخَصَمَيْنِ يَفْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ -
(رواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

جہاد کا بیان

پہلی فصل

کِتَابُ الْجِهَادِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ اُسے جنت میں داخل کرے، خواہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اُس جگہ بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا تھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم لوگوں کو بشارت دے دیں؟ فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لیے بنائے ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے میں ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان میں۔ جب تم اللہ سے مانگو تو فرمیں کہ سوال کرو کیونکہ وہ جنت کا درمیانہ اور اعلیٰ حصہ ہے اور اُس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے جس سے پھوٹ کر جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔
(بخاری)

۳۶۱۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَ فِيهَا قَالُوا أَفَلَا تُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِدَدَ وَسَاقَاتِ أَوْسَطِ الْجَنَّةِ وَاعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرَ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ -
(رواهُ الْبُخَارِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ہمیشہ روزے رکھنے والے اور اللہ کی آیتوں کے ساتھ قیام کرنے والے جیسی ہے، جو روزے اور نماز سے ٹھکتا نہیں، یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس لوٹ آئے۔
(متفق علیہ)

۳۶۱۲. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ لَصَائِمٍ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِأَيْتِ اللَّهِ لَا يَغْتَرُّ مِنْ صِيَامِهِ وَلَا صَلَاتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں لڑے تو اس کا اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہے جس کو نہ نکالے مگر مجھ

۳۶۱۳. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَدْرِي لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ

پُر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق کہ اُسے ثواب یا مال غنیمت دے کر والیں بھیجوں یا اُسے جنت میں داخل کر دوں۔

(منتفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-
قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی
کہ اہل ایمان کو مجھ سے پیچھے رہنا ناپسند ہوگا اور میرے پاس اتنے جانور
نہیں کہ انھیں سواریاں دوں تو جو تم جہاد کرتے ہو میں کسی سریر سے
پیچھے نہ رہتا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں یہ چاہتا
ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں
(متفق علیہ)

(متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھ کر ایک روز ننگائی کرنا دنیا اور جو اُس پر ہے اُس سے بہتر ہے۔

(منتفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح کو ایک بار اللہ کی راہ میں جانا یا شام کو دنیا اور جو اُس میں ہے، اُس سے بہتر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک دن یا ایک رات اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھ کر نگرانی کرنا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے۔ اگر وہ مر جائے تو اُس کا دہ عمل جاری رہتا ہے جس کو کیا کرتا تھا اور اُس کا رزق اُس کے لیے جاری رکھا جاتا ہے اور فتنوں سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

کہ دیا جاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ کی راہ میں کسی بندے کے قدم غبار آلودہ ہوں اور اسے آگ چھوئے، یہ نہیں ہوگا۔

(رنجاری)

إِلَّا إِيْمَانُكَ بِرُسُلِي أَنْ أَرْجِعَ بِمَا تَالِ
مِنْ آجِرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيَّهِ)

٣٤١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَن يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَحَدٌ مَّا أَحْبَبَهُمْ عَلَيَّ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيرَةٍ تَغْرَوَانِي سَبِيلَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ دِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلَ -

رُتِفَقَ عَلَيَّ

٣٤١٥ وَعَنْ سَهْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

۳۶۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعْنَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَهُ خَيْرٌ
مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

(مُتَّفِقٌ عَلَیْهِ)

۳۶۱۷ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَا طُيُومٍ وَلَيْلَةٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِ لَيْلٍ
مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجِرَ
عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأُمِنَ الْفِتَانُ -

(رواه مسلم)

۳۹۱۸ وَعَنْ أَبِي عَبَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْبَرْتُ قَدَمًا مَاعْبِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَتَمَسَّ النَّارُ

(رواه البخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اور اُس کا قتل کرنے والا جہنم میں ہمیشہ کھٹے نہیں رہیں گے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے لیے بہتر زندگی یہ ہے کہ ایک آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے رہے۔ وہ اُس کی پیٹھ پر اڑا چلا جائے جب بھی کوئی شہید یا مدد کے لیے پکارے۔ اُس پر اڑنا ہو ا قتل اور موت کے ٹھکانوں کو تلاش کرے یا وہ شخص جو پہاڑ کی ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر کجریوں کے ساتھ رہے یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں ناز پڑھے زکوٰۃ دے اور اپنے رب کی عبادت کرے یہاں تک کہ اُس کا آخری وقت آجائے۔ نہیں ہے وہ لوگوں سے مگر بھلائی میں۔

(مسلم)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سامان درست کر کے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اُس نے جہاد ہی کیا اور جس نے مجاہد کے گھر والوں کی نگرانی کی تو اُس نے بھی جہاد کیا۔ (متفق علیہ)

حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہدین کی بیویوں کی حرمت گھروں میں بیٹھنے والوں پر اس طرح ہے جیسے اُن کی اپنی ماؤں کی اور بیٹھنے والوں میں سے کوئی آدمی نہیں جس کے سپرد مجاہدین میں سے کوئی اپنے اہل و عیال کو کرے۔ اور وہ اُن میں خیانت کرے مگر قیامت کے روز اُسے کھڑا کیا جائے گا کہ مجاہد اُس کے اعمال سے خائف ہے۔ پس تمہارا کیا گمان ہے؟

(مسلم)

حضرت ابو سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی مہار والی اُونٹنی لے کر آیا اور عرض گزار ہوا: یہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس کے بدلے بروز قیامت سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور سب ہی مہار والی ہوں گی۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۳۶۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا ۱- (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُسْلِمٌ عِنَانَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ قَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّةً أَوْ رَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّجَفِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ- (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۲۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا- (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۶۲۲ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ-

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۲۳ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَحْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَحْطُومَةٌ-

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۲۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لیان کی طرف بھیجا جو ذیل سے ہیں۔ فرمایا کہ ہر دو میں سے ایک آدمی جائے جیکر اہل زمین دونوں مشترک ہوں گے۔
(مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لیے لڑتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ کی راہ میں زخمی نہیں کیا جانا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون اُس کی راہ میں زخمی ہوا، مگر وہ قیامت کے روز اُسے گاکہ اُس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اُس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں کہ جنت میں داخل ہوا اور دنیا میں واپس جانا چاہے خواہ اُسے دنیا کی ساری چیزیں دی جائیں، ماسوائے شہید کے کہ وہ دنیا میں واپس جانے کی تمنا کرے گا کہ وہ دفعہ اُسے قتل کیا جائے کیونکہ شہید کا احترام دیکھ لیا ہے۔
(متفق علیہ)

مسروق کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت: **وَأَرْأَىٰ لَكُمْ كَوْمًا دُخَانٍ مُّكَرَّمٍ لَا يُفَرِّقُونَ بَيْنَ يَدَيْهِمَا لَئِنْ رَأَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا لَّيُفْرِقْنَ** کے تحت فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ اُن کی رخصتیں سبز پتہ دروں کے پتوں میں ہوتی ہیں جن کے لیے عرش کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔ پھر اُن قندیلوں کی طرف جاتی ہیں۔ اُن کے رب نے جب اُن کی طرف توجہ کی تو فرمایا: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ عرض گزارا: ہو کہ ہم کس چیز کی خواہش کریں جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہیں پھرتے ہیں۔ پس ایسا ہی اُن سے تین مرتبہ پوچھا۔ جب انھوں نے دیکھا کہ پوچھے بغیر انھیں چھوڑا نہیں جائے گا تو عرض گزار ہوئے: اے رب! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری

وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا إِلَىٰ بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هَذِيلٍ فَقَالَ لِيَتَّبِعُونِي مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ بَيْنَهُمَا۔
(رواہ مسلم)

۳۶۲۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔
(رواہ مسلم)

۳۶۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يَكُمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجُرْحُهُ يَتَعَبُ دَمًا لِّلْكَوْنِ لَوْنُ الدَّمِ وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمَسْكِ۔
(متفق علیہ)

۳۶۲۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتِمُّ لِي أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِّمَا يَرَى مِنَ الْكِرَامَةِ۔
(متفق علیہ)

۳۶۲۸ وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرَبُّوْنَ (الآية) قَالَ إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ

فَقَالَ أَرَوَاهُمْ فِي الْجَوَانِ طَيْرُ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطْلَمَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ إِطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَمُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيْ شَيْءٍ نُّشْتَمِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا ففَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُدْرَكُوا مِنْ أَنْ يَسْأَلُوا

روحوں کو ہمارے جسموں میں ٹوٹا دے یہاں تک کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ قتل کیے جائیں۔ جب دیکھا کہ ان کی اور کوئی حاجت نہیں ہے تو انھیں چھوڑ دیا گیا۔

(مسلم)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں کھڑے ہوئے اور ان سے ذکر کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان رکھنا افضل اعمال ہیں تو ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ہاں اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ حالانکہ تم صابر رہے، ثواب کے امیدوار رہے، آگے بڑھے، پیٹھ نہ دکھائی، پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اگر اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور کر دیے جائیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جبکہ تم صابر رہے، ثواب کے امیدوار رہے آگے بڑھے اور پیٹھ نہ دکھائی ہو ماسوائے قرض کے کیونکہ یہ مجھ سے جبرائیل نے کہا ہے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے ماسوائے قرض کے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف ہنستا ہے جن میں سے ایک آدمی دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں تو یہ بھی اللہ کی راہ میں جہاد کے قتل ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول فرما کر اسے شہادت مرحمت فرمادیتا ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت سہیل بن عقیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجوں پر پہنچا دیتا ہے

قَالُوا يَا رَبِّ نُؤَيِّدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ نَزَّلُوا۔

(رواہ مسلم)

۳۴۲۹ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرَ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيْكُفَّرَ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرَيْلَ قَالَ لِي ذَٰلِكَ۔

(رواہ مسلم)

۳۴۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدِّينَ۔

(رواہ مسلم)

۳۴۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يَقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيَسْتَشْهَدُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۳۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ عَقِيفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ مَاتَ عَلَى فَرَأْشِهِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۳۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَارِثَةَ بْنَ سُرَاقَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا تُحَدِّثْنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قَتِيلٌ يَوْمَ مَبْدَأِ صَابِيَةٍ سَهْمٌ عَرَبِيٌّ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبْرَتْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ أَجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ فَقَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفَرْدَوْسَ الْأَعْلَى.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۶۳۴ وَعَنْ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَعْ بَعْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَعْ بَعْ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا رَجَاءُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَاخْرُجْ فَمَرَاتٍ مِنْ قَرْنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَيْتُنِي أَنَا حَيِّتُ حَتَّى أَكُلَ تَمَرًا فِي إِنَّهَا لَحَيَوَةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمَرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فَيُكْفَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنْ شَهِدَ أَوْ أَمَرْتِي إِذَا الْقَلِيلُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونَ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔ (مسلم)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدہ ماجدہ حضرت ربیع بنت براء نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: اے نبی اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کے متعلق نہیں بتائیں گے جنہیں غزوہ بدر میں نامعلوم تیر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں اُس پر خوب گریہ و زاری کروں۔ فرمایا اے اُمّ حارثہ! جنت میں کتنے ہی درجے ہیں اور بیشک تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ میں ہے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چلے یہاں تک کہ مقام بدر پر مشرکوں سے پہلے جا پہنچے اور مشرکین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی طرف کھڑے ہو جاؤ جس کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے۔ حضرت عُمیر بن حاتم نے کہا: بہت خوب۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بہت خوب کہنے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، یا رسول اللہ! بس اس امید نے کہ میں بھی جنتی ہو جاؤں۔ فرمایا کہ تم جنتی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور کھانے لگے۔ پھر کہا کہ اگر میں کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ زندگی بڑی طویل ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جتنی کھجوریں اُن کے پاس تھیں وہ پھینک دیں۔ پھر اُن سے لڑے یہاں تک کہ شہید کر دیے گئے۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر تم اپنے میں سے شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ فرمایا یوں تو میری امت کے شہید ضرور رہ جائیں گے بلکہ جو اللہ کی راہ میں مرے وہ شہید ہے، جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے وہ شہید ہے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی غزوہ یا سریرہ والے نہیں جو جہاد کریں تو غنیمت پائیں اور سلامت آئیں مگر انھیں ان کا دو تہائی ثواب فرار دے دیا جاتا ہے اور کسی غزوہ یا سریرہ والے نہیں جو ناکام رہیں اور زخمی کیے جائیں مگر انھیں پورا اجر دیا جاتا ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو فوت ہو گیا اور اُس نے جہاد نہ کیا اور نہ اُس کے دل میں اس کا خیال آیا تو وہ نفاق کے ایک حصے پر مرا۔

(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی غنیمت کے لیے لڑتا ہے۔ دوسرا آدمی شہرت کے لیے لڑتا ہے اور تیسرا آدمی اپنی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے، پس اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک سے واپس لوٹے اور مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو فرمایا: بیشک مدینہ منورہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم نے نہ سفر کیا اور نہ کوئی دادی ملے کی محروم بھی تمہارا ساتھ تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بارگاہِ اللہ! وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں۔ فرمایا کہ واقعی مدینہ منورہ میں ہیں لیکن انھیں مجبوری نے روکا ہوا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا اور مسلم نے اسے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُس نے جہاد کی اجازت مانگی فرمایا: کیا تمہارا والدین زندہ ہیں؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا: تو ان کے پاس رہتے ہو جہاد کرو (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے کہ اپنے والدین کی طرف لوٹ جاؤ اور ان سے اچھا سلوک کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

۳۴۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَارِيَةٍ أَوْ سَرِيَةٍ تَغْزُوا فَنَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا لَنَا أَجُورَهُمْ وَمَا مِنْ غَارِيَةٍ أَوْ سَرِيَةٍ تُخَفُّ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أَجُورُهُمْ۔

(رواہ مسلم)

۳۴۳۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِمَنْفَعَةٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ۔

(رواہ مسلم)

۳۴۳۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَعْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلدَّارِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرى مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

(متفق علیہ)

۳۴۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سَرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى كُفُّوا فِي الْأَجْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْحَدَرُ۔

(رواہ البخاری ورواہ مسلم عن جابر)

۳۴۴۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ آخِي وَإِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِهِمَا فَجَاهِدُ۔ (متفق علیہ)

(وَفِي رِوَايَةٍ فَارِجَعُ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا)

۳۴۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: فتح کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے لہذا جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکل آیا کرو۔
(متفق علیہ)

وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ وہ جہال سے لڑے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نہ خود جہاد کرے، نہ کسی مجاہد کو سامان سے مدد دے اور نہ کسی غازی کے گھروالوں کی بھلائی کے ساتھ نگرانی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اُسے حوصلہ شکن مصیبت پہنچائے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کو پھیلانے، کھانا کھلانے اور کھوپڑیوں پر مارو تو جنت کے لھٹ بنادیے جاؤ گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مرنے والے کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر جو اللہ کی راہ میں نگرانی کرتا ہو اور اُسے کیونکہ اُس کا عمل قیامت تک بڑھتا جاتا ہے اور قبر کی آزمائش سے امن رہتا ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا اسے دارمی نے حضرت عقبہ بن عامر سے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی راہ

۳۶۲۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَادَاهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ الْخَرُّهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۲۳ وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يَجْهَدْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارَعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَدِينِكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۶۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْؤُا لِّلْسَّلَامِ وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَاضْرَبُوا الْهَامَ ثَوْرَتُوا الْجَنَّةِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۳۶۲۶ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَبْسُطُ لَهُ عَمَلَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ -

۳۶۲۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ

میں جہاد کیا جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دہرتے ہیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم آیا یا کوئی تکلیف پہنچائی گئی تو اس زخم کا رنگ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ چمکدار اور زعفرانی ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور جس کو اللہ کی راہ میں پھنسی بھی نکل آئے تو اس پر شہیدوں والی مہر ہوگی۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت جریم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا تو اس کے لیے سات سو گنا کھ دیا جاتا ہے۔

(ترمذی، نسائی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صدقات میں افضل اللہ کی راہ میں سائے کے لیے نیمہ دینا ہے اور اللہ کی راہ میں خادم کا تحفہ دینا ہے اور اللہ کی راہ میں سواری کے لیے اونٹ دینا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس نہ آجائے اور نہیں جمع ہوں گے کسی بندے پر اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں۔ (ترمذی) اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے کہ مسلمان کے تھنوں میں اور اسی کی ایک اور روایت میں ہے کہ کبھی کسی بندے کے پیٹ میں اور کسی بندے کے دل میں نخل اور ایمان کبھی جمع نہیں ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی۔ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے در سے روٹی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں لڑائی کرتے ہوئے رات گزار لی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک آدمی کسی درے سے گزرا جس میں میٹھے پانی کا چشمہ تھا تو اسے بہت پسند آیا۔ اس نے کہا کہ لوگ الگ ہو جائیں تو میں اسی درے میں رہنے لگوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو

اللَّهُ فُؤَادٌ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جَرَحَ جَرَحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ تَكَبَّ تَكَبًّا فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَعْذَرٍ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِحُرَّاجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ طَائِعَ الشُّهَدَاءِ - (رواه الترمذی وأبو داود والنسائی)

۳۶۴۸ وَعَنْ جُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَتَبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ -

(رواه الترمذی والنسائی)

۳۶۴۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طَرُوقَةٌ فَحَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (رواه الترمذی)

۳۶۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِيحُ التَّارُ مِّنْ أَلْبَسِي مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يُعَوِّدَ اللَّكْبَنُ فِي الصَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ - (رواه الترمذی) وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِي أُخْرَى فِي مَنْجَرِي مُسْلِمٍ أَبَدًا وَفِي أُخْرَى لَهُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشَّخْ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبٍ عَبْدٍ أَبَدًا -

۳۶۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا التَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (رواه الترمذی)

۳۶۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَعْبٍ فِيهِ عَيْبَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوْ اِعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ لَفُذُّوا

فرمایا: یا نہ کرو کیونکہ تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں ٹھہرنا اپنے گھر میں نشتر سال ناز پڑھنے سے افضل ہے۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو کیونکہ جو اوٹنی کا دودھ دوسرے کے برابر بھی اللہ کی راہ میں لڑا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔
(ترمذی)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن گھوڑا باندھ کر نکلانی کرنا دوسرے دنوں میں ہزار روز ٹھہرنے سے افضل ہے۔
(ترمذی، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر تینوں پیش کیے گئے جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے یعنی شہید پاک دامن اور سوال سے بچنے والا نیز وہ غلام جو اللہ کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالکوں کا خیر خواہ رہے۔
(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اعمال سے کونسا افضل ہے؟ فرمایا کہ لمبا قیام عرض کی گئی کہ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ بے بضاعت کی کوشش۔ عرض کی گئی کہ کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا کہ جو ان کاموں کو چھوڑے جو اللہ نے حرام کیے ہیں۔ کہا گیا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا کہ جو مشرکوں سے اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرے۔ عرض کی گئی کہ کس قتل کا درجہ زیادہ ہے؟ فرمایا کہ جس کا خون بہایا جائے اس کے گھوڑے کی ٹانگیں بھی کاٹ دی ہوں (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وہ ایمان جس میں شک نہ ہو اور جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور پاکیزہ حج عرض کی گئی کہ کونسی نازا افضل ہے؟ فرمایا کہ لمبے قیام والی۔ پھر باقی پر دونوں متفق ہیں۔

حضرت مغلام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کے لیے چھ چیزیں

ذَٰلِكَ رِسْوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَوتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا إِلَّا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ أَعَزُّوَانِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوتَ نَاقَةَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ - (رواهُ الترمذی)

۳۴۵۳ وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ - (رواهُ الترمذی والنسائی)

۳۴۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةِ يَدٍ خُلُوعِ الْجَنَّةِ شَهِيدٌ وَدَعِيفٌ مُتَعَقِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ وَلَصَحَ لِمَوَالِيهِ - (رواهُ الترمذی)

۳۴۵۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طَوْلُ الْقِيَامِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ - (رواهُ أبو داود) وَفِي رَوَايَةِ النَّسَائِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحُجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طَوْلُ الْقَنُوتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِي -

۳۴۵۶ وَعَنْ الْمُقْدَامِيِّ مَعْدِي كَرَبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ

میں یہ پہلی دفعہ ہی اُس کو بخش دیا جاتا ہے۔ جنت میں اُس کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے۔ عذابِ قبر سے اُس کو محفوظ رکھا جاتا ہے، بڑوں کی گھبراہٹ سے امن میں رکھا جاتا ہے۔ اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے، جس کا ایک یا قوت بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ حرمین سے بہتر بیویوں کے ساتھ اُس کا نکاح کیا جائے گا اور اُس کے ستر رشتہ داروں کے متعلق اُس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملے اور اُس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو تو اُس میں کمی ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید قتل ہونے کی اتنی ہی تکلیف پاتا ہے جتنی تم میں سے کوئی جیونیٹ کے کاٹے کی۔ روایت کیا ہے ترمذی، نسائی اور دارمی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کو دو قطرود اور دو نشانوں سے کوئی چیز بیماری نہیں۔ ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے در سے نکلا اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہا گیا۔ دو نشانوں میں سے ایک جہاد کا نشان اور دوسرا اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کا نشان۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندری سفر نہ کرے مگر حج یا عمرہ کرنے والا یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا کیونکہ سمندر کے نیچے آگ اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر میں پھلانے والا جس کو فتنے آجائے تو اُس کو

سِتْ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارِمُنْ عَذَابَ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُؤَمِّنُهُ عَلَى رَأْسِهِ تَابِ الْوَقَارِ لِيَا قُوَّتُهُ مِمَّا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوِّجُهُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ رَوْحَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفِّعُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقْرِبَائِهِ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۳۶۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بِغَيْرِ اثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَاثَةٌ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۳۶۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ الْمَوْتَ الْقَتْلَ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ الْقَرْمَظَةَ۔ (رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وقال الترمذی هذا حديث حسن غريب)

۳۶۵۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَاثَرَيْنِ قَطْرَةٌ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةٌ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآثَرَانِ فَآثَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآثَرُ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ تَعَالَى (رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب)

۳۶۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكِبُ الْبَحْرَ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَارِيًّا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۶۶۱ وَعَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُ الْفَقِيرَ

شہید کا ثواب دیا جاتا ہے اور ڈوبنے والے کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔
(ابوداؤد)

حضرت ابوماک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو اللہ کی راہ میں نکل گیا، پس مر گیا یا قتل کر دیا گیا یا اُس کا گھوڑا یا اونٹ اُسے کچل دے یا کوئی نہر بلا جائے اُسے دس لے یا اپنے بستر پر مر جائے جیسے بھی اللہ چاہے تو وہ شہید ہے اور اُس کے لیے جنت ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر لڑائی کی نوبت نہ آئی تب بھی جہاد کی طرح ہے۔ (ابوداؤد)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازی کے لیے اجر ہے اور سامان دینے والے کے لیے اپنا اور غازی کے برابر اجر ہے۔ (ابوداؤد)۔

حضرت ابوالقرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عنقریب تم کتنے ہی شہروں کو فتح کرو گے اور عنقریب تمہارے کتنے ہی جہاد لشکر ہوں گے جس میں تمہارے لیے دستے بنا دیے جائیں گے۔ ایک آدمی بھیجے جانے کو ناپسند کرے گا اور وہ اپنی قوم سے جدا ہو جائے گا، پھر وہ قبیلوں کو تلاش کرے اور اُن پر اپنے آپ کو پیش کرے گا کہ کون ہے جس کو میں فلاں لشکر سے کفایت کروں حالانکہ وہ اپنے خون کے آخری قطرے تک مز دور ہو گا۔

(ابوداؤد)

حضرت یحییٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کا اعلان کیا اور میں بہت بوڑھا تھا اور میرا کوئی خادم نہ تھا۔ میں نے مز دور تلاش کیا جو میری طرف سے کفایت کرے۔ مجھے ایک آدمی مل گیا جس سے تین دینار مقرر کر لیے۔ جب مال غنیمت آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اُسے ہتھ دوں۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے ذکر کیا: فرمایا کہ میں اس جہاد میں دنیا اور آخرت کے اندر اُس کے لیے وہی دین پانا ہوؤں جو مقرر ہوئے تھے۔

أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِيِّ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۶۲ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَصَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَاتَ أَوْ قُتِلَ أَوْ قَصَصَ دَرَسُهُ أَوْ بَعِيْرُهُ أَوْ لَدَعَتْهُ هَامَةٌ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ يَأْتِي حَتْفُ شَاءَ اللَّهُ فَإِنَّهُ شَهِيدٌ وَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۶۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَارِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَارِي -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۶۵ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُنْفِقُ عَلَيْكُمْ الْأَمْصَارَ وَتَسْتَكُونُ جُودَ مُجْتَدَةٍ يُعْطَى عَلَيْكُمْ فِيهَا بَعُوثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَحْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ ثُمَّ يَتَصَقَّ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَيْهِمْ مَنْ أَكْفَيْهِ بَعَثَ كَذَا الْآدَ ذَاكَ الْأَحْبَبُ إِلَى الْخَيْرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۶۶ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أُمِيَّةَ قَالَ أَدْنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ لَيْسَ لِي خَادِمٌ فَاتَّمَسْتُ أَجِيرًا يَكْفِيْنِي فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهُ ثَلَاثَ دَنَابِيرٍ فَلَمَّا احْضَرَتْ غَنِيمَةٌ أَرَدْتُ أَنْ أَجْرِي لَهُ سَهْمًا فَبَجَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ مَا أَجِدُ لَهُ فِي غَزْوَتِهِ هَذِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

لَا دَنَائِرَهُ الَّتِي تَسْتَحْيِي -

(ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجْرَكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۶۸ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوُ غَزْوَانٌ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْأَمْرَ وَانْفَقَ الْكِرِيمَةَ وَيَأْسَرَ الشَّرَّ يَكُ اجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبَهُهُ أَجْرُ كُلِّهِ وَأَمَّا مَنِ غَزَا فُخْرًا وَرِيَاءً وَسُمُوعَةً وَوَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِأَلْفِ كَفَافٍ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُودَاوُدُ وَالشَّافِعِيُّ)

۳۶۶۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِ عَمْرٍو إِنَّ قَاتِلَتِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللَّهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلَتْ مُرَائِيًا مُكَارِثًا بَعَثَكَ اللَّهُ مُرَائِيًا مُكَارِثًا يَا عَبْدَ اللَّهِ بَنِ عَمْرٍو عَلَى آتِي حَالٍ قَاتَلَتْ أَوْ قَاتِلَتْ بَعَثَكَ اللَّهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۷۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْجَزُ تَمْرٍ إِذَا بَعَثْتَ رَجُلًا فَلَمْ يَمِضْ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمِضُ لِأَمْرِي (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَذَكَرَ حَدِيثُ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہے اور وہ دنیا کی مال سے کسی مال کی خواہش بھی رکھتا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے لیے کوئی ثواب نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے ایک جو رضا کے الہی کو تلاش کرے، امام کی اطاعت کرے، پیاری چیز خرچ کرے، ساختی سے نرمی کرے، اور فساد سے اجتناب کرے تو اُس کو سونے اور جاگنے کا ثواب ملے گا اور جو جہاد کرے فخر پر، دکھانے کو شہرت کے لیے، امام کی نافرمانی کرے اور زمین میں فساد پھیلانے تو وہ برابر بھی نہیں لوٹے گا۔

(مالک، ابوداؤد، نسائی)

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! مجھے جہاد کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: کہ عبداللہ بن عمر! اگر تم صبر کے ساتھ ثواب کی غرض سے لڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں صابر اور ثواب پانے والا اٹھائے گا اور اگر تم دکھاوے اور مال بڑھانے کے لیے لڑے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ریاکار اور لالچی اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمر! تمہیں حال میں لڑے یا قتل کیے گئے اللہ تعالیٰ اُسی حال میں اٹھائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ جب میں کسی شخص کو بھیجوں اور وہ میرے حکم کو جاری نہ کرے تو تم اس کی جگہ دوسرا مقرر کرو جو میرے حکم کو جاری کرے (ابوداؤد) اور الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ والی حدیث فضالہ کتاب الايمان میں پیش کر دی گئی ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک فوجی دستے میں نکلے۔ ایک آدمی غار کے پاس سے

۳۶۷۱ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ

گزارا جس میں پانی اور سبزی تھی۔ اُس کے دل میں خیال آیا کہ دنیا سے کنارہ کر کے یہیں ٹھہر جائے۔ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہودیت اور نصرانیت کے ساتھ مبعوث نہیں فرمایا گیا بلکہ مجھے دینِ حنیف دے کر بھیجا گیا ہے جو آسان ہے۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے صبح یا شام کو اللہ کی راہ میں نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کا صف میں کھڑے ہونا اُس کی ساٹھ سالہ تنہائی کی نواز سے بہتر ہے۔

(احمد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور ایک رستی کی نیت بھی رکھی تو اُس کے لیے وہی ہے جس کی نیت کی ہو۔

(نسائی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہوا اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابوسعید کو اس کا تعجب ہوا لہذا عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! مجھے یہ دوبارہ بتائیے۔ چنانچہ آپ نے دوبارہ بتایا، پھر فرمایا کہ دوسری چیز بھی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کے سوا درجے بلند فرمائے گا، ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ چیز کیا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد، اللہ کی راہ میں جہاد۔

(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔ ایک پرانگہ حال شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو موسیٰ! کیا یہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود سنا؟ فرمایا ہاں۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا، انھیں سلام کیا۔ پھر اپنی تلوار کا غلاف توڑ کر پھینک دیا اور تلوار لے کر دشمن کی طرف پیش قدمی کی۔ اُس

فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَبَقِلٍ فَحَدَّثَتْ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي لَمْ أُبْعَثْ بِأَلِيهِ هُرُوجٍ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمِيحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَدَّوَةٌ أَوْ رُوحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلِمَقَامِ أَحَدِكُمْ فِي الصَّغْرِ خَيْرٌ مِنْ صَلَواتِهِ سِتِّينَ سَنَةً۔

(رواہ احمد)

۳۶۴۲ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَتَوَلَّ عَقَالًا فَلَهُ مَا تَوَلَّى۔

(رواہ النسائی)

۳۶۴۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَآخَرَى يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

(رواہ مسلم)

۳۶۴۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثٌ الْهَيْئَةَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَهُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ

فَالْقَاهُ ثُمَّ مَشَىٰ بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قَتَلَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۶۴۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَا لَمَّا أُصِيبَ أَخَوَانُكُمْ يَوْمَ أَحَدٍ جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خَضِرٍ شَرِدَ أَتَاهَا الْجَنَّةُ تَأْكُلُ مِنْ ثَمَارِهَا وَتَأْوِي إِلَى قِنْدِيلٍ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوا طَيْبَ مَا بِهِمْ وَشَمَرَهُمْ وَمَقِيلَهُمْ قَالُوا مَنْ يُبَلِّغُ أَخَوَانَنَا عَنَّا أَنَّنَا أَحْيَاءُ فِي الْجَنَّةِ لَيْلًا يَزْهَدُوا فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَنْكَلُوا عَمَّا الْحَرْبِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءُ إِلَى الْآخِرِ الْآيَاتِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۴۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَجْرَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَأْمَنُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ إِذَا أَشْرَفَ عَلَى طَمَعٍ تَرَكَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۳۶۴۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَتَقْبِلَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي

کے ساتھ وار کیے یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جب تمہارے بھائیوں کو غزوہ احد میں شہید کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی روہیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں رکھ دیں جو جنت کی نہروں پر جاتے، اُس کے پھل کھاتے اور سونے کی قندیلوں کی طرف لوٹ آتے ہیں جو عرش کے سائے میں ٹھکی ہوئی ہیں۔ جب انہیں عمدہ کھانا، پینا اور رہنے کے ٹھکانے مل گئے تو کہنے لگے ہمارے بھائیوں کو ہماری خبر کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں تاکہ وہ جنت سے بے محبت نہ ہوں اور لڑائی کے وقت سستی نہ دکھائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری خبر میں پہنچاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردے گمان نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں (۱۶۹:۳) آخر آیت تک۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان والے اس دنیا میں تین طرح کے ہیں ایک وہ جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، پھر شک میں نہیں پڑتے اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے ہیں دوسرا وہ جو لوگوں کو اُن کے مالوں اور جانوں کی طرف سے بے خوف رکھتا ہے۔ پھر تیسرا وہ جو کسی طمع کو دیکھتا ہے تو اللہ عزوجل کے لیے اُسے ترک کر دیتا ہے۔

(احمد)

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کی جان نہیں جس کو اللہ تعالیٰ قبض فرمائے تو وہ تمہاری طرف واپس آنا چاہے خواہ اُسے دنیا و مافیہا دی جائے، سوائے شہید کے۔ حضرت ابن ابی عمیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی لیے مجھے اللہ کی راہ میں قتل ہو جانا اس سے زیادہ پسند ہے کہ نہیوں اور محلات میں رہنے والے میرے زیرنگین ہوں۔

أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۶۷۸ وَعَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي
عَبِيٌّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي
الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ
وَالْمُؤَدُّ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَيْدُ فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۶۷۹ وَعَنْ عَلِيٍّ وَآبِي الدَّرْدَاءِ وَآبِي هُرَيْرَةَ
أَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دَرْهَمٍ
سَبْعُ مِائَةِ دَرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ
اللَّهُ وَأَلْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دَرْهَمٍ
سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ دَرْهَمٍ ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَ
اللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۳۶۸۰ وَعَنْ مُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ
جَبَدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدَا وَفَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى
قُتِلَ فَذَا إِلَيْكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَعْيَنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ
قَلَنُوسَتُهُ فَمَا أَدْرَى أَقَلَنُوسَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ
قَلَنُوسَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ
رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَبَدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدَا وَكَانَتْ مَضْرِبُ
جِلْدِهِ بِشَوْكٍ طَلَعَ مِنَ الْجَبَنِ أَتَاكَ سَهْمٌ غَرَبَ
فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ
مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا

(نسائي)

حسان بنت معاویہ کا بیان ہے کہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے میرے چچا
جان نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ جنت
میں کون جائے گا؟ فرمایا کہ نبی جنت میں ہے، شہید جنت میں ہے، نومو لو جنت
میں ہے اور زندہ درگور کی ہوئی جنت میں ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت علی، حضرت ابو درداء حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابوامامہ، حضرت عبداللہ
بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت عمران بن حنین
رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا جس نے مجاہدین کے لیے خرچ بھیجا اور خود اپنے گھر میں رہا اُس
کے لیے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ہیں اور جس نے خود بھی جہاد کیا اور
اُس میں مال خرچ کیا تو اُس کے لیے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ہیں۔
پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور اللہ کی گناہ بڑھا دیتا ہے جس کے لیے چاہے

(۲۶۸:۲) آخر تک

(ابن ماجہ)

حضرت فضالہ بن عبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
فرمانے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا، شہید چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ آدمی پختہ ایمان والا ہے جو دشمن
سے ملے تو اس حالت میں قتل کر دیا جائے کہ وہ اللہ کی تصدیق کرتا تھا۔
کے روز ایسے شخص کی طرف لوگ نکلا ہیں اٹھا کر دیکھیں گے اور سر اٹھایا یہاں
تک کہ آپ کی ٹوپی گر پڑی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس سے حضرت عمر کی ٹوپی مراد
ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ٹوپی مبارک۔ فرمایا کہ دوسرا وہ آدمی جو
پختہ ایمان والا ہے جب دشمن سے ملے تو گویا اُس کی کھال میں بزدلی کے باعث
کاٹنا چھ گیا۔ ایک اجنبی نیر آتا ہے جس سے وہ جاں بحق ہو جاتا ہے تو یہ دوسرے
درجے میں ہے۔ تیسرا وہ آدمی جو ایمان والا ہے لیکن اُس کے اچھے اور بُرے
اعمال مخلوط ہیں۔ وہ قتل ہونے تک اللہ کی تصدیق کرتا ہے تو یہ تیسرے درجے
میں ہے۔ چوتھا آدمی ایمان والا ہے مگر اپنی جان پر زیادتی کی ہے یہاں تک

کہ دشمن سے ملا اور اللہ کی تصدیق کرتا ہوا قتل کر دیا گیا۔ یہ چوتھے درجے میں ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ
الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ
فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

غَرِيبٌ)

۳۶۸۱ وَعَنْ عُنَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَاسِي قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ ثَلَاثَةٌ
مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِذَا
لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَذَاكَ الشَّهِيدُ الْمُمْتَحَنُ فِي
خِيَمَةِ اللَّهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّونَ إِلَّا
بِدَرَجَةِ النَّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ جَلَّطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرُ
سَبْتًا جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا لَقِيَ
الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مُصَوِّمَةٌ مَحْتٌ ذُنُوبُهُ وَ
خَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَاٌ لِلْخَطَايَا وَأَدْخَلَ مَنْ
أَتَى أَبْوَابَ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ
وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتَّى يُقْتَلَ فَذَاكَ
فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النَّفَاقَ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۶۸۲ وَعَنْ ابْنِ عَائِدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ
رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الثَّانِي فَقَالَ هَلْ رَأَاهُ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَلَى
عَمَلٍ إِلَّا سَلَامًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَسَنٌ
لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَتَّى عَلَيْهِ التُّرَابُ وَقَالَ
أَمْحُوكَ يَطْفُئُونَ أَتَكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَأَنَا أَشْهَدُ

حضرت عقبہ بن عبد سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید تین قسم کے ہیں: ایک وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ جب دشمن سے ٹکھٹھیر ہو تو لڑے، یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ شہید ہے جس کی آزمائش کی گئی ہو جو عرش کے نیچے اللہ کے خیمے میں ہو گا۔ انبیائے کرام کو اس پر فضیلت نہیں ہو گی مگر مقام نبوت ہی کے باعث۔ دوسرا وہ مومن جس نے اچھے اور بُرے اعمال ملائے رکھے۔ اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ جب دشمن سے مقابلہ ہو تو لڑے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کمی ہے لیکن اس کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جائیں گی کیونکہ تلوار پوری طرح گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور اسے جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل کیا جائے گا۔ تیسرا منافق جو اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے جب دشمن سے ٹکھٹھیر ہو تو لڑے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے۔ یہ جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

(دارمی)

حضرت ابن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے جنازے کے ساتھ تھے۔ جب اُسے رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز نہ پڑھیے کیونکہ یہ بڑا گنہگار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کا کوئی اسلامی کام بھی دیکھا ہے؟ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہاں، ایک رات اس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی نماز جنازہ پڑھی اور اُس پر مٹی ڈالی اور فرمایا کہ تمہارے ساتھی یہی گمان کرتے ہیں کہ تم جہنمی ہو لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ تم جنتی ہو نیز فرمایا کہ اسے عمر اتم سے لوگوں

کے اعمال نہیں پوچھے جائیں گے بلکہ فطرت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اسے بہتقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَا عَمْرُؤُا تَكَلَّامٌ لَّا تُسْئَلُ عَنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَلَكِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ إِعْدَادِ آلَةِ الْجِهَادِ سامانِ جہاد کی تیاری کا بیان

پہلی فصل

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر اور ان کے لیے بساط بھر تیار رہو قوت سے (۸):
(۹) کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: آگاہ ہو جاؤ کہ قوت نشانہ بازی ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ قوت نشانہ بازی ہے آگاہ ہو جاؤ کہ قوت نشانہ بازی

۳۶۸۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَاعِدًا وَآلَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّحْمَى -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہے۔ (مسلم)
ان سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرما ہوتے سنا: ہر عتق رب تم روم کو فتح کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں کنایت کئے گا۔ پس تم میں سے کوئی عاجز نہ ہو جائے کہ اپنے تیروں سے کھیلنے لگے۔ (مسلم)

۳۶۸۴ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الرُّومَ وَبِكَيْفِكُمُ اللَّهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهَوْا بِسَهْمِهِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ان سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو نشانہ بازی سیکھ لے اور چھڑ سے ترک کر دے تو وہ ہم سے نہیں یا نا فرمانی کی۔ (مسلم)

۳۶۸۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَلِمَ الرَّحْمَى تَتَرَكَ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے فرمایا: سبھی اسمعیل تیر اندازی کر و کیونکہ تمہارے جدِ اعلیٰ بھی تیر انداز تھے اور میں دونوں میں سے ایک فریق بنی فلاں کے ساتھ ہوں۔ دوسروں نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم کیسے تیر اندازی کریں جبکہ آپ بنی فلاں کے ساتھ ہیں۔ فرمایا کہ تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بخاری)

۳۶۸۶ وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ أَكُوْعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي إِسْمَاعِيلَ يَتَنَا مَلُونٌ بِالسُّوقِ فَقَالَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ آبَاءَكُمْ كَانُوا رَامِيًا وَإِنَّا مَعَ بَنِي فُلَانٍ لِلرَّحْبِ الْفَرِيقَيْنِ فَاْمَسْكُوا يَا بَنِي إِهْمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ فَقَالُوا كَيْفَ نَزْمِي وَإِنَّا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ ارْمُوا وَإِنَّا مَعَكُمْ كَلْبُكُمْ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو طلحہ نبی کریم صلی اللہ

۳۶۸۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَتَرَسُّ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی ڈھال کی آڑ لینے اور حضرت ابو طلحہؓ کے تیر انداز تھے۔ جب یہ تیر پھینکتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوپر ہو کر اُن کے تیر کے ٹھکانے کو دیکھتے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ گھوڑے کی پیشانی کے بال اپنی انگشت مبارک سے ہٹاتے تھے اور فرما رہے تھے: قیامت تک بھلائی گھوڑوں کی پیشانی سے باندھ دی گئی ہے کہ ثواب اور مال غنیمت۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں گھوڑا روکے رکھا، اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اُس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے تو قیامت کے روز گھوڑے کی خوراک، اُس کا پانی، اُس کی بید اور اُس کا پیشا بھی میزان میں ہوگا۔

(بخاری)

اُنہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے میں شکال کو ناپسند فرماتے۔ شکال یہ ہے کہ گھوڑے کی دائیں ٹانگ اور بائیں ٹانگ سفید ہو یا اُس کا دایاں ہاتھ اور بائیں ٹانگ سفید ہو۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن گھوڑوں کی دوڑ حقیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی جن کا اضمار کیا گیا تھا جبکہ دونوں کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے اور جن کا اضمار نہیں کیا گیا تھا اُن گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ سے مسجد نبیؐ زون تک کروائی، دونوں کا درمیانی فاصلہ ایک میل ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُؤْسٍ وَاحِدٍ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّحْمِيِّ فَكَانَ إِذَا رَحَى تَشْتَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ -

(رواه البخاری)

۳۶۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ -

(متفق علیہ)

۳۶۸۹ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ لَا يَصْبِعُ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ الْأَجَرُ وَالْغَنِيمَةُ -

(رواه مسلم)

۳۶۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدِّيقًا لْوَعْدِهِ فَإِنَّ شَبْعَةَ وَرِيَّةَ وَرَوْثَةَ وَبُوكَ فِي مِيزَانِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

(رواه البخاری)

۳۶۹۱ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشَّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشَّكَالُ أَنْ تَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى -

(رواه مسلم)

۳۶۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أَصْنَمَتْ مِنَ الْحَقِيَاءِ وَأَمَدَهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ -

(متفق علیہ)

۳۶۹۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَى الْعَضْبَاءُ وَكَانَتْ لَا تُسَبِّحُ
فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعْدَةٍ فَسَبَّحَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْكُفَ شَيْءٌ مِّنَ
الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(بخاری)

دوسری فصل

علیہ وسلم کی عضباء نامی ناقہ تھی جس پر کوئی سبقت نہیں لے جاتا تھا۔ ایک
اعرابی اپنے اونٹ پر بیٹھ کر آیا جو آگے نکل گیا۔ مسلمانوں پر یہ بات گراں گزری۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ دنیا میں
کسی چیز کو نہیں اٹھاتا مگر گراتا بھی ہے۔

۳۹۹۲ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ فِي الْجَنَّةِ صَانِعَهُ
يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالْزَّاهِيَ بِهِ وَمَنْتِلَهُ
وَأَرْمُوهُ وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ
تَرْكَبُوا كُلُّ شَيْءٍ يَكْمُلُ بِرَجُلٍ بَاطِلٍ إِلَّا رَمِيَهُ
يَقُوسُهُ وَتَادِيْبُهُ فَرَسُهُ وَمَلَأَ عَبْتَهُ امْرَأَتُهُ
فَرَأَتْهُ مِنَ الْحَقِّ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) دَرَادُودُ وَ
الدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّحْمَى بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ
فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَهَا -

۳۹۹۵ وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّكَيْتِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَبَلَ بِسَهْمِهِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمَى
بِسَهْمِهِ فِي الْإِسْلَامِ فَهُوَ لَهُ عَدْلٌ مُحَرَّرٌ وَمَنْ
شَابَّ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ ثَوْرَةٌ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلُ وَالثَّانِي
وَالْتِّرْمِذِيُّ الثَّانِي وَالثَّالِثُ وَفِي رَوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَّ
شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَدَلٌ فِي الْإِسْلَامِ)

۳۹۹۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے
باعث تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ اُس کے بنانے والے
کو جو اُسے نیکی کی نیت سے بنائے، تیر چلانے والے اور جو اُسے پکڑائے
لہذا تیر اندازی اور سواری کرو جبکہ تیر اندازی کرنا مجھے سواری کرنے سے
زیادہ پسند ہے۔ ہر وہ چیز جس کے ساتھ آدمی کھیلے باطل ہے سوائے اپنی
کمان کے ساتھ تیر اندازی کرنے، اپنے گھوڑے کو سدھانے اور اپنی بیوی
کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے کے کیونکہ یہ چیزیں حق ہیں۔ (ترمذی، ابن
ماجرہ) ابو داؤد اور دارمی میں یہ بھی ہے کہ جو سیکھنے کے بعد بیزار ہو کر تیر
اندازی کو ترک کر دے تو اُس نے ایک نعمت کو ترک کر دیا یا فرمایا کہ ناشکی
کی۔

حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی راہ میں تیر پہنچایا
اُس کے لیے جنت میں ایک درجہ ہے اور جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا
اُس کے لیے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جس کو اسلام میں
بڑھاپا آیا تو وہ قیامت کے روز اُس کے لیے نور ہوگا۔ اسے بیہقی نے
شعب الایمان میں روایت کیا اور ابو داؤد نے پہلی بات روایت
کی، نسائی نے پہلی اور دوسری، ترمذی نے دوسری اور تیسری اور ابن دؤنل
کی روایت میں فی الاسلام کی جگہ مَنْ شَابَّ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سبقت لے جانے پر مال نہیں مگر تیر چلانے یا اونٹ اور گھوڑا دوڑانے پر (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا، اگر اُسے یقین ہے کہ سبقت لے جائے گا تو اس میں کوئی بھلائی نہیں اور اگر اُسے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں۔ اسے شرح السنہ میں روایت کیا اور ابوداؤد کی روایت میں فرمایا: جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا یعنی اُسے سبقت لے جانے کا یقین نہیں تو یہ جواد نہیں اور جس نے دو گھوڑوں کے درمیان گھوڑا داخل کیا اور اُسے سبقت لے جانے کا یقین ہو تو یہ جواد ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ڈانٹ ڈپٹ ہے اور نہ دوسرا گھوڑا رکھنا ہے۔ یہی ناسی حدیث میں فی الزہان بھی کہا ہے (ابوداؤد، نسائی) اور ترمذی نے اسے کچھ اضافے کے ساتھ باب النصب میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر گھوڑا وہ ہے جس کا رنگ سیاہ، پیشانی سفید اور ناک سفید ہو۔ پھر سفید پیشانی والا پنج کلیان لیکن پائوں خالی ہو۔ پھر اگر سیاہ نہ ہو تو سرخ رنگ انہیں صفات والا ہو۔

(ترمذی، دارمی)

حضرت ابن وہب حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر اس گھوڑے کو اختیار کرو جو سرخ پنج کلیان سفید پیشانی والا ہو یا صاف سرخ رنگ پنج کلیان یا جو سیاہ رنگ پنج کلیان ہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے کا مبارک ہونا صاف سرخ رنگ میں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت غلبہ بن عبد السلامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں

اللہ علیہ وسلم لاسبق الا فی نصل اذ حفر (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۳۶۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمِنُ أَنْ يُسَبِّقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يُسَبِّقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ -

(رواہ فی شرح السنۃ) وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسَبِّقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ آمَنَ أَنْ يُسَبِّقَ فَهُوَ قِمَارٌ

۳۶۹۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنْبَ زَادَ يَحِبُّ فِي حَدِيثِهِ فِي الزَّهَانِ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و رواہ الترمذی مع زیادۃ فی باب العصب)

۳۶۹۹ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْدَحُ الْأَمْرَثُ ثُمَّ الْأَقْدَحُ الْمُحَجَّلُ طُلُقُ السَّيْمَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْبَةِ -

(رواہ الترمذی و الدارمی)

۳۷۰۰ وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَشِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اغْتَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشَقَّرَ اغْتَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ اغْتَرَّ مُحَجَّلٍ - (رواہ ابوداؤد و الترمذی)

۳۷۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُنُّ الْخَيْلُ فِي الشَّقَرِ - (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۳۷۰۲ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ أَنَّهُ سَمِعَ

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: گھوڑے کی پیشانی،
ایال اور دم کے بال نہ کاٹو کیونکہ ان کی کڑیں تو ان کے مورچیل ہیں اور گردن
کے بال ان کے کبل ہیں اور ان کی پیشانیوں کے ساتھ بھلائی بندھی
ہوتی ہے (ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے پالا کرو نیز ان کی پیشانیوں
اور پیٹھوں پر ہاتھ پھیرا کرو بافرمایا کہ ان کی سرین پر اور انھیں بارہینا یا کرو
لیکن نانت کے بار نہ پہنا۔

(ابوداؤد - نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم صاحب حکم بندے تھے۔ آپ نے دوسروں کو لوگوں کے علاوہ ہمیں
کسی چیز میں خاص نہ فرمایا مگر تین باتوں میں: ہتھ پورا وضو کریں، صدقہ نہ
کھائیں اور گدھے کو گھوڑی پر نہ چڑھائیں۔

(ترمذی، نسائی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے لیے ایک خیر تحفے کے طور پر بھیجا گیا۔ آپ اس پر سوار ہوئے تو
حضرت علی عرض گزار ہوئے: کیوں نہ ہم بھی گدھے کو گھوڑی پر چڑھائیں
کہ ہمارے لیے اس جیسے ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: ایسا کام وہ کہتے ہیں جو جانتے کچھ نہیں۔

(ابوداؤد، نسائی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

ہود بن عبد اللہ بن سعد کے نانا جان حضرت مزیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہر میں داخل
ہوئے تو آپ کی تلوار پر سونا تھا اور چاندی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا
اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ
احد کے روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دو زبریں تھیں اور دونوں کو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْصُوا
نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَ بَهِيمَا فَيَا
أَذْنَ بَهِيمَا مَذَابُهَا وَمَعَارِفَهَا دَفَاؤُهَا وَنَوَاصِيهَا
مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ (رواه أبو داود)

۳۴۰۳ وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَنْدِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبَطُوا الْخَيْلَ وَأَسْحُوا بِنَوَاصِيهَا
وَأَعْجَازَهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقِلْدُوهَا وَلَا تَقْلُدْهَا
الْأَوْتَارَ

(رواه أبو داود والنسائي)

۳۴۰۴ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَنَّا دُونَ
النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بَثَلْتِ أَمْرًا أَنْ تُسَبِّحَ الزُّمُرُ
وَأَنْ لَا تَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا تُزَيَّ حِمَارًا عَلَيَّ
فَرَسٍ - (رواه الترمذی والنسائی)

۳۴۰۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَزَكَّيْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا
الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكُنَّا مِثْلَ هَذِهِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

(رواه أبو داود والنسائي)

۳۴۰۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيلَةُ سَيْفٍ رَسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُضَافَةٍ - (رواه الترمذی
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْإِسْرَاقِيُّ)

۳۴۰۷ وَعَنْ هُودِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ
جَدِّهِ مَزِيدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِصَّةٌ -
(رواه الترمذی وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۳۴۰۸ وَعَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دُرْعَانٌ قَدْ

ظَاهِرَيْنِمَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۷۰۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلَوَاءُهَا أَبْيَضُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۷۱۰ وَعَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرْتَبَعَةً مِنْ تَمِيمَةٍ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۳۷۱۱ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي النَّبْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلَوَاءُهَا أَبْيَضُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

جمع فرمایا تھا۔ (ابن داؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ اور چھوٹا سفید تھا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

موسیٰ بن عبیدہ مولى محمد بن قاسم کا بیان ہے کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جھنڈے کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ سیاہ رنگ، چوکر، اور اونی تھا۔

(احمد، ترمذی، ابو داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

(ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ)

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عورتوں کے بدگھڑے سے بڑھ کر کوئی چیز پسند نہ تھی۔

(نسائی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں عربی کمان تھی جبکہ آپ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں ایرانی کمان بھی تو فرمایا، یہ کیا ہے؟ اسے ڈال دو کیونکہ تمہارے لیے یہ اور اس جیسی ضروری ہیں کیونکہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ دین میں تمہاری مدد فرماتا اور شہروں میں تمہیں قرار دیتا ہے۔

(ابن ماجہ)

۳۷۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۷۱۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَأَى رَجُلًا يَبِيدُ قَوْسَ فَارِسِيَّةٍ قَالَ مَا هَذِهِ الْقَهْمَا وَعَلَيْكُمْ بِهِمَا وَأَشْبَاهُهُمَا وَرِمَاحُ الْقَنَا فَإِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللَّهُ لَكُمْ فِيهَا فِي الدِّينِ وَيُسَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

سفر کے آداب

پہلی فصل

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جہرات کے روز نکلے اور آپ محمد

۳۷۱۴ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَيْمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ

يُحِبُّ أَنْ يُخْرَجَ يَوْمَ الْخُمَيْسِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۱۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُوا مَا سَارَ دَاكِبٌ بِكَيْلٍ وَحْدَةً -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبِ الْمَلَائِكَةَ رُفَقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۱۷ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۱۸ وَعَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا يُبْقِيَنَّ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِّنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَاعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَلَا إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَلَا إِذَا عَرَسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرِيقُ الدَّوَابِّ وَمَا دَوَى الْهُوَ أَمْرٌ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نَفِيقَهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينَنَا وَشِمَالَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ قَصْلٌ فَلْيَعْدِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ

کے روز نکلنے کو پسند فرمایا کرتے تھے ۔

(بخاری)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ جانتے کہ تنہائی میں کیا ہے تو میں نہیں جانتا کہ کوئی سواری رات کو تنہا سفر کرے ۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔

(مسلم)

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانٹ کا ہار یا کوئی ہار نہ چھوڑا جائے مگر کاٹ دیا جائے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہریالی کے دنوں میں سفر کرو تو اونٹ کو زمین سے اُس کا سختی دو اور جب قحط سالی میں سفر کرو تو عبدی سے مسافت طے کر لیا کرو اور جب رات کو اُترو تو راستے سے بچنا کیونکہ وہ رات کو دزدوں کے راستے اور کیڑے مکوڑوں کے ٹھکانے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو عبدی کرو کہ اُس کی ٹہریوں کی مینگ نہ نکل آئے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور دائیں بائیں مارنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اُس کو دے دی جائے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس وافر زادہ ہے تو اُس کو دے جس

کے پاس زادراہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے مال کی قسمیں بیان فرمائیں جس سے ہمیں محسوس ہونے لگا کہ زائد مال میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔
(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر غلاب کا ایک حصہ ہے جو تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے جب تم سفر سے اپنی حاجت پوری کر لو تو اپنے گھر والوں میں پہنچنے کی جلدی کرو۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو آپ کے اہل بیت کے بچوں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا جاتا۔ اسی طرح آپ ایک سفر سے لوٹے تو استقبال کرنے میں مجھے آگے رکھا گیا۔ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھالیا۔ پھر حضرت فاطمہ کے ایک صاحبزادے کو لایا گیا تو اُسے آپ نے پیچھے بٹھالیا اور ہم تینوں ایک سواری پر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت ابو طلحہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت صفیہ تھیں۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر والوں میں رات کے وقت تشریف نہ لاتے بلکہ صبح و شام کو تشریف فرما ہوتے۔
(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی زیادہ دنوں تک غائب رہے تو رات کے وقت اپنے گھر والوں میں نہ آئے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی رات کے وقت آئے تو اپنی بیوی کے پاس نہ ملے یہاں تک کہ وہ موٹے زیر ناف صاف کر لے اور کبھرے ہوئے بالوں میں کنگھی کرے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ

لے فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعْدِلْهُ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِمَّنَا فِي فَضْلٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمًا وَطَعَامًا وَشَرَابًا فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيَجْعَلْ إِلَى أَهْلِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِصُبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَرَأَتْهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَبَّحَ بِنِ الْيَمِينِ فَمَحَمَلِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرَدَتْهُ خَلْفَةً قَالَ فَأَدْخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةٌ مُرَدَّةٌ عَلَيْهَا رَاحِلَتُهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۲۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا عُدُوَّةً أَوْ عَشِيَّةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۲۶ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ أَهْلَكَ حَتَّى تَسْتَجِدَّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْسُحَ الشَّعْثَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۲۷ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ

الْمَدِينَةَ نَحْرَجُ دُرًّا أَوْ بَقَرَةً۔

میں تشریف لاتے تو اونٹ یا گائے ذبح فرماتے۔

(بخاری)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس نہ لوٹتے مگر دن میں چاشت کے وقت آتے ہی پہلے مسجد میں جاتے اور اُس میں دو رکعتیں پڑھتے پھر اُس میں لوگوں کی خاطر بیٹھتے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ منورہ میں پہنچے تو مسجد سے فرمایا: مسجد میں جاؤ اور اُس میں دو رکعتیں پڑھو۔

(بخاری)

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۲۸ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الصُّحَىٰ فَإِذَا قَدِمَ مَدِينًا يَأْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ لِلنَّاسِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۲۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

حضرت صحابہ و دواعہ غامدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میری امت کو دن کے پہلے حصے میں برکت دے اور آپ جب کوئی سریر یا لشکر روانہ فرماتے تو دن کے پہلے حصے میں بھیجتے۔ حضرت صحابہ تاجر تھے اور اپنا مال تجارت دن کے پہلے حصے میں بھیجا کرتے، لہذا مال دار ہو گئے اور اُن کا مال بڑھ گیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی تاریکی میں سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)۔

عمر بن شیبہ، اُن کے والد ماجد، اُن کے ہذا امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار قافلہ ہیں۔

(مالک، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سفر میں تین آدمی ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداؤد)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی

۳۴۳۰ عَنْ صَخْرِيِّ وَدَاعَةَ الْخَامِدِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَاتَّزَى وَكَثُرَ مَالُهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۴۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِاللُّحَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطَوَّى بِاللَّيْلِ۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدُ)

۳۴۳۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاحِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاحِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ)

۳۴۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ۔ (رَوَاهُ ابُودَاوُدُ)

۳۴۳۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا
أَرْبَعٌ مَائَةٌ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَكِنْ
يُغْلِبُ اثْنِي عَشَرَ أَلْفًا مَنْ قَلَّةٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۳۴۳۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُرْجَى الضَّعِيفُ
وَيُرَدُّ دَيْدٌ عَوَّاهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۳۶ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ
إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ
فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ لَأَتِمَّا ذَاكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَلَمْ يَزَلُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى
بَعْضٍ حَتَّى يُقَالَ لَوْ بَسَطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ
لَعَمَّهُمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ
بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عَقِبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا لَا نَحْنُ لَمْ نَشِ عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا
يَا قَوَّايِ مَتَى وَمَا أَنَا يَا غَنَى عَنِ الْآخِرِ مِنْكُمَا -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۳۴۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَكُمْ وَأَيْكُم مَنَابِرَ فَإِنَّ
اللَّهَ إِذَا سَاحَرَهَا لَكُمْ لِيَتَبَلَّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا
بِالْغَيْرِ إِلَّا لِيُشَقَّ الْأَنْفُسُ وَجَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا
فَاقْضُوا حَاجَاتَكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر ساتھی چار ہیں اور بہتر دستہ چار سو
افراد کا ہے اور بہتر فوج چار ہزار اشخاص کی ہے اور بارہ ہزار کی فوج قلیت
کے باعث مغلوب نہیں ہوگی۔ اسے ترمذی، ابوداؤد اور دارمی نے زوات
کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سفر میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے رہتے چنانچہ کمزور کو چلاتے اور پیچھے بٹھالینے نیز ان
کے لیے دعا فرمایا کرتے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ جب کسی منزل پر
اُترتے تو گھاسیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تمہارا گھاسیوں اور وادیوں میں بکھرنا شیطان کی طرف سے
ہے۔ پس اس کے بعد کسی منزل پر نہیں اُترے مگر ایک دوسرے کے
قریب رہتے۔ یہاں تک کہا جاتا کہ اگر ایک کپڑا بچھلایا جائے تو سب
کو ڈھانپ لے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے
روز ہر تین آدمیوں کے حصے میں ایک اونٹ تھا۔ حضرت ابولبابہ اور حضرت
علی دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُترنے کی باری آتی تو دونوں عرض گزار
ہوتے: ہم آپ کی طرف سے پیدل چلیں گے۔ فرمایا کہ تم مجھ سے زیادہ
طاقت ور نہیں ہو اور نہ تمہاری نسبت ثواب سے بے نیاز ہوں۔

(شرح السنن)

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی سواروں کی پشت کو منبر نہ بناؤ۔ اللہ
تعالیٰ نے انھیں تمہارے تابع کیا ہے تاکہ تمہیں ایک شہر سے دوسرے
تک پہنچا دیں جہاں تم جان توڑ کر ہی پہنچ سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے
یہ زمین بنائی ہے اس پر اپنی حاجتیں پوری کیا کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم کسی منزل پر اترتے تو زوافل نہ چڑھتے جب تک کجاوے نہ کھول دیتے۔

(ابوداؤد)

حضرت بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے کہ ایک آدمی آیا جس کے پاس گدھا تھا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! سوار ہو جائیے اور وہ پیچھے ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے جانور پر آگے بیٹھنے کے لیے یہ حق دار ہو مگر جبکہ اسے میرے لیے کر دو۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے یہ آپ کی نذر کیا۔ پس سوار ہو گئے (ترمذی۔ ابوداؤد)

سید بن ابی ہریرہ نے حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض اونٹ شیطاں کے لیے ہوتے ہیں اور بعض گھر شیطاں کے لیے ہوتے ہیں۔ شیطاں کے اونٹ وہ ہیں جو میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی اونٹیاں لے کر نکلتا ہے جنہیں فریہ کیا ہوا ہے، وہ ان میں سے کسی اونٹ پر سوار نہیں ہوتا اور اپنے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جو سفر کرنے سے عاجز ہو گیا تو اسے سوار نہیں کرتا۔ شیطاں کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔ سید کہا کرتے کہ میرے خیال میں یہ وہ خچرے ہیں جنہیں لوگ رشیم سے ڈھانپتے ہیں۔

(ابوداؤد)

سہل بن معاذ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر سایہ جہاد کیا تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں اور راستے بند کر دیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نڈا کرنے والے کو بھیجا جو اعلان کرتا تھا کہ جس نے منزل تنگ کی یا راستہ بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اچھا وقت جبکہ آدمی اپنے گھروالوں میں سفر سے واپس آئے، رات کا ابتدائی حصہ ہے۔

(ابوداؤد)

۳۴۳۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا مَظِلًّا لَا نَسْتَبِطُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۴۰ وَعَنْ بَرِيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَ حِمَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَبَّ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِي أَتَبْتَكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَ لِي قَالَ جَعَلْتُ لَكَ فَرَكِبَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۴۴۱ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيْطَانِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيْطَانِ فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيْطَانِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اسْتَمْنَهَا فَلَا يَجْلُو أَوْعِيْرًا وَمِنْهَا وَيُمْتَرُ بِأَخِيْرٍ قَدْ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَجْمَلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيْطَانِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أَرَاهَا إِلَّا هَذِهِ الْأَقْفَاصُ الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالْذِّبَابِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۴۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَاذِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يَتَدَوَّى فِي النَّاسِ أَنْ مَنْ ضَيَّقَ مَظِلًّا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۴۳ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلُ اللَّيْلِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت ابرقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی سفر میں ہوتے اور رات کو اترتے تو اپنی داہنی کروٹ پر بیٹھتے اور جب صبح کے قریب آرام فرماتے تو کلائی کو کھڑی کر لیتے اور سر مبارک کو اپنی سہیلی پر رکھتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ایک سر پہ میں بھیجا تو وہ جمعہ کا دن پڑا۔ ان کے ساتھی صبح کو چلے گئے اور انھوں نے کہا کہ میں پیچھے رہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ لوں پھر انھیں جاؤں گا۔ جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ لی تو آپ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: تمہیں صبح کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانے سے کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے: میں نے چاہا کہ آپ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لوں پھر انھیں جاؤں گا۔ فرمایا کہ زمین پر جو کچھ ہے تم سارا بھی خرچ کر دو تو صبح کے وقت جانے کی فضیلت کو نہ پاسکو گے (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں چینی کی کھال ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر میں قوم کا سردار ان کا خادم ہے۔ جو ان کی خدمت میں سبقت لے جائے اُس کے عمل سے شہادت سکے۔ سو کوئی چیز نہیں بڑھ سکتی۔ اسے بھیقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے

۳۴۴۴ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَدَسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَصَنَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَعْبِهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۴۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا ابْنَهُ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَخَدَّ أَصْحَابَهُ وَقَالَ اتَّخَلَّفُوا أَصْلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اتَّخَلَّفُوا الْحَقْمَهُ فَلَمَّا أَصَلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَعُدَّوَا مَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَصَلِيَ مَعَكَ ثُمَّ اتَّخَلَّفُوا فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَذْرَكْتُ فَضْلَ عِنْدَ رَبِّهِمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۴۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدٌ نَمِي - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۴۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخَدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ لِكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ

کفار کے لیے خط لکھنا اور انہیں دعوتِ اسلام دینا

پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

۳۴۴۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُتِبَ إِلَى قَيْصَرٍ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ يَكْتَابُهُ
إِلَى رَحِيَّةِ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمٍ
بُصْرَايَ لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيهِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ
الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي
أَدْعُوكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمُ تَسْلَمَ وَأَسْلِمُ لِقَوْلِكَ
اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِن تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِشْمُ
الْأَرْيَسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ
سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ إِنَّا لَا نَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكُ
بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذُ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ
اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ
رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِنَّهُ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ
الْإِسْلَامِ

۳۴۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ يَكْتَابُهُ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُذَافَةَ
السَّهْمِيِّ فَأَمَرَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَ مَرْقَأَهُ
قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْرُقُوا كُلُّ مَمْرُقٍ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُتِبَ إِلَى كِسْرَى دَلَالِي قَيْصَرَ وَآلِي النَّجَاشِيِّ وَالْأَكَلِ
جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي
صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۵۱ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر کے لیے نامہ مبارک لکھا اور اُسے اسلام کی
دعوت دی اور آپ نے وہ گرامی نامہ دے کر حضرت وحیہ کلبی کو بھیجا اور انھیں
حکم دیا کہ حاکم بصری کو دے دینا تاکہ وہ قیصر تک پہنچا دے۔ اُس میں مرقوم تھا: ہر
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندے اور اُس کے رسول محمد کی طرف سے ہر قل بادشاہ
روم کے لیے سلام اُس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ انا بعد میں تمہیں
اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ، سلامت رہو گے۔ اگر مسلمان ہو
جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں دو گنا اجر دے گا۔ اگر منہ پھیر دو تو تمہاری رعایا کا بھی
گناہ تم پر ہو گا۔ اسے اہل کتاب ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے
درمیان برابر ہے کہ ہم عبادت نہ کریں مگر اللہ کی اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک
نہ کریں اور بعض دوسرے بعض کو اللہ کے سوا رب نہ بنائیں۔ اگر وہ منہ
پھیری تو کم از کم گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں (۳: ۶۴ متفق علیہ) اور مسلم کی
روایت میں فرمایا کہ اللہ کے رسول محمد کی طرف سے، نیز فرمایا: ہر
اُمّ الیریسیین نیز فرمایا: ہر بدعایۃ الاسلام

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ایک گرامی نامہ کسری کے لیے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھوں بھیجا
اور انھیں حکم فرمایا کہ کسری کو پہنچانے کے لیے یہ حاکم بحرین کے سپرد کر دیا
جائے۔ جب کسری نے پڑھا تو پھاڑ دیا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ اُن کے
لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ وہ بھی پھاڑ کر ریزہ
ریزہ کر دیے جائیں۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے کسری، قیصر اور نجاشی کی طرف گرامی نامے لکھے اور ہر جبار کے
لیے انھیں اللہ کی طرف بلا تے ہوئے۔ یہ وہ نجاشی نہیں جس کی نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناز جنازہ پڑھی تھی۔

(مسلم)

سلیمان بن بریدہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کو لشکر یا سریر پر امیر مقرر فرماتے

أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاصَّةٍ يَتَّقِي
 اللَّهُ وَمَنْ مَعَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ أَغْرُوا
 بِاسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ أَغْرُوا
 فَلَا تَغْلُوا وَلَا تَخْدَرُوا وَلَا تَمَثَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا
 وَلَا ذَا لَقِيَّتٍ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَدْعُهُمْ إِلَى
 ثَلَاثِ خَصَالٍ أَوْ خِلَالَ فَايْتَهُنَّ مَا آجِبُوكَ فَاقْبَلْ
 مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ
 آجَبُوكَ فَاقْبَلْ عَنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى
 التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَآخِرُهُمْ
 أَنَّهُمْ لَنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ
 مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَاجِبُهُمْ
 أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يُجْرَى عَلَيْهِمْ حُكْمُ
 اللَّهِ الَّذِي يُجْرَى عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي
 الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ
 فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلَّهُمُ الْحِزْبُ فَإِنْ هُمْ آجَبُوكَ
 فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَبْنِ
 بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَلَا إِحْصَاةَ أَهْلِ حَصْنٍ فَإِذَا دُوكَ
 أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ
 لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ
 ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ تُخَفِّرُوا ذِمَّتَكُمْ
 وَذِمَّةَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ
 وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حَصْنٍ فَأَرَادُوكَ
 أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ
 اللَّهِ وَلَكِنْ ائْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ
 لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا -

(رواه مسلم)

۳۴۵۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدْنَى أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ لَقِيَ

تو خاص طور پر اُسے اللہ کا تقویٰ اور اُس کے ساتھی مسلمانوں کی خیر خواہی کے
 لیے وصیت فرماتے۔ پھر فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور
 جو اللہ کا انکار کرے اُس سے لڑو۔ جہاد کرو مگر خیانت نہ کرنا، عہد شکنی
 نہ کرنا، مثلاً نہ کرنا، بچوں کو قتل نہ کرنا اور جب مشرک دشمنوں سے تمہارا اتفاق
 ہو تو انہیں تین باتوں یا کاموں کی دعوت دو۔ اُن میں سے جس بات کو
 وہ تسلیم کر لیں تم بھی اُن کی طرف سے قبول کر لینا اور اُن سے ہاتھ روک لینا۔
 پھر انہیں اسلام کی دعوت دو۔ اگر تمہاری بات مان لیں تو اُن کی طرف سے قبول
 لو اور اُن سے ہاتھ روک لو۔ پھر انہیں دعوت دو کہ اپنے گھروں سے مہاجرین کے
 گھروں کی طرف لوٹ جائیں اور انہیں بتا دو کہ انہوں نے ایسا کیا تو اُن کے
 وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور اُن پر وہی ذمہ داریاں ہوں
 گی جو مہاجرین پر ہیں اگر وہ منتقل ہونے سے انکار کریں تو انہیں بتا دو کہ
 وہ بدو مسلمانوں کی طرح ہوں گے، اُن پر اللہ کا حکم اُسی طرح جاری کیا جائے
 گا جیسے مسلمانوں پر جاری کیا جاتا ہے جبکہ اُن کے لیے غنیمت اور فئی کے مال
 سے کچھ نہیں ہوگا مگر جبکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں اگر وہ اس سے
 انکار کریں تو اُن سے جزیہ کا مطالبہ کرو۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو اُن
 کی طرف سے قبول کر لو اور اُن سے ہاتھ روک لو اور وہ چاہیں کہ تم انہیں
 اللہ اور اُس کے نبی کا ذمہ دو تو انہیں اللہ اور اُس کے نبی کا ذمہ نہ دو۔
 بلکہ انہیں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ دو کیونکہ اگر تم اپنا اور اپنے
 ساتھیوں کا ذمہ توڑو گے تو یہ اللہ اور اُس کے رسول کا ذمہ توڑنے
 سے ملکی بات ہے اگر تم قلعے والوں کا محاصرہ کر لو اور چاہیں کہ تم انہیں
 اللہ کے حکم پر اتارو تو انہیں اللہ کے حکم پر نہ اتارو بلکہ اپنے حکم پر اتارو
 کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ کا حکم اُن کے متعلق پہنچے گا یا نہیں۔
 (مسلم)

حضرت عبداللہ بن ابی ادنیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز جبکہ دشمن سے تصادم ہونے والا تھا تو انتظار

فِيهَا الْعَدُوَّ وَانْتَظَرِ حَتَّى مَالَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَتَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنِزِّلَ الْكِتَابِ وَمُجَرِّى السَّحَابِ وَهَارِمَ الْأَحْزَابِ أَهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۵۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ إِلَيْهِمْ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَأَنَّهُ يَمِينًا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَوْ يَسْمَعُ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنْ قَدِمِي لَتَمَسُّ قَدَمِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدًا وَاللَّهِ مُحَمَّدًا وَالْخَمِيسُ فَلَجَاءُوا إِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ لَنَا إِذَا نَزَلْنَا سَاحَةَ قَوْمٍ فِسَاءَ صَبَاحٍ الْمُنْذَرِينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۵۴ وَعَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ ائْتَالُ أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرُ حَتَّى تَهْبِطَ الرِّبَابُ وَتَحْضُرَ الصَّلَاةُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کیا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر لوگوں میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! دشمن سے ٹکرا ہو جانے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ اگر تصادم ہو تو ثابت قدم رہو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر دعا فرمائی: اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے اور شکروں کو شکست دے اور اُن کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں لے کر کسی قوم سے جہاد کرتے تو ہمیں صبح تک لڑائی کی اجازت نہ دیتے اور اُن کی طرف دیکھتے۔ اگر اذان سنستے تو اُن سے ہاتھ روک لیتے اور اگر نہ سنستے تو اُن پر حملہ آور ہو جاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم خبیر کی طرف نکلے تو ہم رات کے وقت اُن تک پہنچے۔ جب صبح ہوئی اور اذان نہ سنئی تو آپ سوار ہوئے اور میں حضرت ابو طلحہ کے پیچھے سوار ہو گیا۔ میرے قدم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک قدموں سے ٹکراتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ اپنی زنجبیل اور کسبیاں لے کر ہماری طرف نکلے۔ جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا:۔ محمد، خدا کی قسم تمہارا دروچ۔ پس وہ قلعے میں چھپ گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو فرمایا: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، خبیر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اُن سے تو کافروں کے بُرے دن آجاتے ہیں۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ثمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ میں ایک لڑائی میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ دن کے شروع میں لڑائی نہ کرتے تو اور انتظار فرماتے یہاں تک کہ ہوا چلنے لگتی اور نماز کا وقت ہو جاتا۔

(بخاری)

دوسری فصل

حضرت ثمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ رسول اللہ

۳۴۵۵ عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يَقَاتِلْ
أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْتَظَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبِ
الرِّيحُ وَيَزُولَ النَّصْرُ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۵۴ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّحَّاسِ بْنِ مُعَرَّرٍ قَالَ
غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا
طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا أَطْلَعَتْ
قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ
فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ
حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يَقَاتِلُ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ يَقَالُ
عِنْدَ ذَلِكَ تَهَيَّبُ رِيَاكُمُ النَّصْرُ وَيَدْعُوا الْمُؤْمِنُونَ
لِحُبُوبِهِمْ فِي صَلَاتِهِمْ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۴۵۷ وَعَنْ عَصَامِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ
مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا اور جب آپ دن کے پہلے حصے
میں جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار فرماتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا
اور ہوائیں چلنے لگتیں اور مدد نازل ہونے لگتی۔

(ابوداؤد)

قنادہ سے روایت ہے کہ حضرت نoman بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کیا۔ جب
فجر طلوع ہو جاتی تو آپ ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ سورج مکمل آتا اور جب
دوپہر ہو جاتی تو آپ ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا۔ پھر
ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ نماز عصر پڑھ لیتے۔ پھر ٹڑتے۔ قنادہ کا بیان
ہے کہ اُس وقت کہا جاتا تھا کہ نصرت کی ہوائیں چلنے لگی ہیں اور مسلمان اپنی
نماز میں اپنی فوجوں کے لیے دعا کیا کرتے۔

(ترمذی)

حضرت عصام مرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجتے ہوئے فرمایا: جب تم مسجد
دیکھو یا مؤذن کی آواز سنو تو کسی ایک کو بھی قتل نہ کرنا۔

(ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

ابوہائل سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے ایرانیوں کے لیے لکھا:۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

خالد بن ولید کی طرف رستم اور مہران وغیرہ ایرانی سرداروں کے لیے۔
سلام اُس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد: ہم تمہیں اسلام کی دعوت
دیتے ہیں اگر انکار کرتے ہو تو جزیرہ دوا اپنے ہاتھ سے ذلیل و خوار ہو کر۔ اگر
اس سے بھی انکار کرو تو میرے ساتھ ایسی قوم ہے جو اللہ کی راہ میں قتل
ہو جانے کو اُسی طرح پسند کرتے ہیں جیسے ایرانی شراب کو پسند کرتے ہیں
اور سلام اُس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔
(شرح السنہ)۔

۳۴۵۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
إِلَى أَهْلِ فَارِسَ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِي مَلَأْ
فَارِسَ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا
نَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ
عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَحِي
قَوْمًا يُحِبُّونَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا يُحِبُّ
فَارِسُ الْغَمَّ وَالسَّلَامَ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

جہاد میں معرکہ آرا ہونا

پہلی فصل

۳۴۵۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيُّتَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْتَنِي تَمَرَاتٍ فِي يَدِي ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۶۰ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِخَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يُعْنَى غَزْوَةُ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا أَبْعَدًا وَمَقَارًا وَعَدَا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ لَيْتَاهُمَا أَهْبَتَا غَزْوَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۶۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خِدَاعٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأَمْرِ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ مَعًا إِذَا غَزَا يَسْقِيَنَّ الْمَاءَ وَيُدَاوِيَنَّ الْجَرْحَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۶۳ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلَفَهُمْ فِي رَحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقْرُمُ عَلَى الْمَرْضَى -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۴۶۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ اُحُد کے روز ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: ارشاد ہو کہ اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ جنت میں۔ پس اُس نے کھجوریں پھینک دیں جو اُس کے ہاتھ میں تھیں۔ پھر یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا (متفق علیہ) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ کا ارادہ نہ کرتے مگر اُس کے سوا کا تو یہی فرماتے یہاں تک کہ غزوہ تبوک کی فوجت آگئی۔ یہ غزوہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں کیا جبکہ سفر لمبا، جنگ بے آب و گیاہ اور دشمن کی تعداد کثیر تھی۔ آپ نے مسلمانوں پر واضح کر دیا کہ مکمل تیاری کر لیں اور جدھر جانے کا ارادہ تھا اُس کی لوگوں کو خبر دے دی۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد کے لیے جاتے تو حضرت امّ سلمہ اور انصار کی چند عورتوں کو اپنے ساتھ لے جاتے کہ دورانِ جنگ پانی پلائیں اور زخمیوں کی مرہم بیچی کریں۔

(مسلم)

حضرت امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں سات غزوات کے اندر حصہ لیا۔ میں ان کی رانٹش کا ہوں میں پیچھے رہتی، لہذا ان کے لیے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کا انتظام کرتی۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق)

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھروں میں رہنے والے مشرکوں کے متعلق پوچھا گیا کہ شب خون ملا جائے اور ان کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں۔ فرمایا کہ وہ ان میں سے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ اپنے بالوں سے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت کاٹے اور جلانے ان کے متعلق حضرت حسان فرماتے ہیں :-

بنی لؤئی کے سرداروں پہ آساں
بؤیرہ کا جلانا ہو گیا ہے

اسی سلسلے میں وحی نازل ہوئی :- جو درخت تم نے کاٹا یا جس کو اُس کی جڑ پر کھڑا رہنے دیا تو وہ اللہ کے حکم سے ہے۔ (۵۹: ۵)

(متفق علیہ)

عبداللہ بن عون سے روایت ہے کہ نافع نے انھیں بتاتے ہوئے لکھا کہ حضرت ابن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا جبکہ مرسیع کے تمام پردہ اپنے مویشیوں میں تھے پس ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور بال بچوں کو قید کر لیا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ بدر کے روز فرمایا جبکہ ہم قریش کے لیے اور وہ ہمارے لیے صف بستہ ہو گئے تھے کہ جب وہ تمہارے نزدیک آجائیں تو تیر اندازی شروع کر دینا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب وہ تمہارے نزدیک آجائیں تو ان پر تیر اندازی کرنا اور اپنے کچھ تیز چال رکھنا (بخاری) اور ہل تنصرون والی حدیث سے عنقریب باب فضل الفقراء میں اور بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والی حدیث برابر ان شاء اللہ تعالیٰ باب المعجزات میں ذکر کی جائے گی۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۶۵ وَعَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدِّيَارِ مَبِيتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَيْصَابٌ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذُرَارِيَهُمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ هُمْ مِنَ آبَائِهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۶۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانٌ -

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُؤَيْرَةِ مُسْتَطِيرٌ

وَفِي ذَلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْتَةٍ أَوْ نَرَكْتُمْ هَا قَائِمَةٌ عَلَى أَصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۶۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ نَافِعًا كَتَبَ إِلَى بَنِي خَيْبَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارَيْنِ فِي نَعْمِهِمَا بِالْمُرَيْسِيِّ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الدُّرَيْتَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۴۶۸ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَقْنَا لِقُرَيْشٍ مَصْقُوعًا لَنَا إِذَا أَكْتَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالتَّبَلِّ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا أَكْتَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبَقُوا نَبْلَكُمْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَ حَدِيثٌ سَعِيدٌ هَلْ تَنْصُرُونَ سَنَذْكُرُ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِي بَابِ الْمُحْجَزَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

دوسری فصل

۳۴۶۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَابَاَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْدًا رَلِيلًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۴۷۰ وَعَنْ الْمُهَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بَيْتَكُمْ الْعَدُوَّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ حِمًّا لَا يُصْرُونَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۴۷۱ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ عَبْدُ اللَّهِ وَشِعَارُ الْأَنْصَارِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۷۲ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَا هُمْ نَقَتْلُهُمْ وَكَانَ شِعَارَنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ أَمْتُ أُمْتُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۷۳ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ أَهْلَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِتَالِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۷۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَعْيُوا شَرَّهُمْ أَوْ صَبِيَّائِهِمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۴۷۵ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِمْدًا لِيَوْمِهِ قَالَ أَعِدْ عَلَى ابْنِكَ صَبَاحًا وَحَرِيقًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۷۶ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْتَبُوا فَأَرْمُوهُمْ وَلَا تَسْلُوا الشُّيُوخَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بدر کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت جنگی لحاظ سے نیا کر کیا۔ (ترمذی)۔

مطلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دشمن تم پر شب خون مارے تو تمہاری جنگی پہچان حِمّ لَا یُصْرُونَ ہوگی۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرین کی جنگی پہچان عبداللہ اور انصار کی جنگی پہچان عبدالرحمن تھی۔ (ابوداؤد)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہم نے حضرت ابوبکر کی سرکردگی میں جہاد کیا تو کافروں پر شب خون مارا اور انہیں قتل کیا۔ اُس رات ہماری پہچان .. اُمْتُ اُمْتُ تھی۔ (ابوداؤد)

قیس بن عبادہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب جنگ کے دوران شور کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کر دیا کرو اور اُن کے بچوں کو چھوڑ دیا کرو۔

(ترمذی، ابوداؤد)

عروہ کا بیان ہے کہ نجد سے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تاکید فرمائی تھی کہ صبح کے وقت اُبنّا پر حملہ کرنا اور جلا دینا۔

(ابوداؤد)

ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز فرمایا: جب نزدیک آجائیں تو اُن پر نیزہ نازل کرنا اور تلواریں نہ سنوتنا مگر جب بالکل قریب آجائیں (ابوداؤد)۔

حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کسی چیز پر جمع ہو رہے ہیں۔ آپ نے ایک آدمی کو بھیجتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو یہ کس چیز پر جمع ہو رہے ہیں۔ وہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک عورت پر جو قتل کر دی گئی ہے۔ فرمایا کہ یہ لڑکی تو نہیں تھی جبکہ اگلے دسٹے کے سردار حضرت خالد بن ولید تھے۔ آپ نے ایک لڑکی بھیج کر فرمایا: خالد سے کہو کہ عورت اور مرد و زور کو قتل نہ کریں۔ (البوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چلو اللہ کا نام لے کر، اللہ کے بھروسے اور رسول کے طریقے پر بہت بڑھے کو قتل نہ کرنا اور نہ چھوٹے بچے کو اور نہ عورت کو۔ عیانت نہ کرنا اور اپنی غنیمت کو جمع کرنا۔ اصلاح کرو اور نیکی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(البوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز عقبہ بن ربیع آگے بڑھا جس کے پیچھے اُس کا بیٹا اور بھائی تھا۔ آواز دی کہ کون مقابلہ کرتا ہے۔ انصار کے جوان مقابلے پر پہنچ گئے۔ کہا تم کون ہو؟ انھوں نے اُسے بتایا تو کہا کہ میں تمہاری حاجت نہیں کیونکہ ہم اپنے چچا کے بیٹوں سے لڑنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حمزہ اکھڑے ہو جاؤ۔ اے علی اکھڑے ہو جاؤ۔ اے عبیدہ بن حارث اکھڑے ہو جاؤ۔ پس حضرت حمزہ تو عقبہ کی طرف بڑھے اور میں شیبہ کی طرف بڑھا جبکہ حضرت عبیدہ اور ولید کے درمیان دو مختلف ضربیں ہوئیں کیونکہ دونوں نے ایک دوسرے کو زخمی کر دیا تھا۔ پھر ہم ولید پر ٹوٹ پڑے اُسے قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ کو اٹھا لائے۔

(احمد، البوداؤد)

حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں بھیجا۔ لوگ بھاگ اُٹھے اور ہم مدینہ منورہ میں آکر چھپ گئے اور کہا کہ ہم ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم بھاگے ہوئے ہیں۔ فرمایا بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہارے

۳۴۷۷ وَعَنْ رِبَاعِ بْنِ رُبَيْعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَى مَا أَجْتَمَعُوا هُؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ لِيُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدَّمِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِيَخَالِدٍ لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۷۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْظُرُوا بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَقْتُلُوا شَيْعًا قَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغْلُوا وَضَمُّوا غَنَائِمَكُمْ وَأَصْلَحُوا وَأَحْسَنُوا فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۴۷۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَآخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَاِمْتَدَّ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لِحَاجَةٍ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عِمْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَإِيحَازَةُ قُضِيَ عَلَى قُحَيَّاءِ عَبِيدَةَ بْنِ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْرَةَ إِلَى عُقْبَةَ وَأَقْبَلَتْ إِلَى شَيْبَةَ وَخَلَفَ بَيْنَ عَبِيدَةَ وَالْوَلِيدِ صَهَبَتَانِ فَأَنْخَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مَلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُقْبَةَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۴۸۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَّ النَّاسُ حَيْصَةً فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاحْتَفَيْنَا بِهَا وَفَلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ الْفَرَارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ

گروہ میں ہوں (ترمذی) ابو داؤد کی روایت بھی اسی طرح ہے اور فرمایا ہے: نہیں بلکہ تم لپیٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نزدیک ہوئے اور ہم نے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ فرمایا کہ میں مسلمانوں کی جماعت میں ہوں اور ہم کانِ یسْتَفْتَحُ والی حدیث اُمیہ بن عبد اللہ اور... اَبُو دَاوُدْ ضَعُفًا کُھ والی حدیث ابو داؤد کو عنقریب باب فضل الفقراء میں بیان کریں گے،

وَاَنَا فَتَنُكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي رِوَايَةٍ اِثْنَا دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلَّ اَنْتُمْ الْعَمَّا رُونَ قَالَ فَكَانُوا فَقَبَلْنَا يَدَهُ فَقَالَ اَنَا فَتَنُ الْمُسْلِمِينَ۔
وَسَنَنْ كُرْحَدِيْثَ اُمِيَّةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّارِ دَاوُدَ اَبُو حُرَيْرٍ فِي مُعَفَّاتِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

تیسری فصل

حضرت ثوبان بن یزید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طاغف والوں پر جنحین نصب فرمائی۔ اسے ترمذی نے مسند روایت کیا ہے۔

۳۷۸۱ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْجَنْحَيْنِ عَلَى أَهْلِ الطَّاغِفِ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

قیدیوں کے حکم کا بیان

بَابُ حُكْمِ الْأَسْرَاءِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس قوم سے خوش ہوتا ہے جو زنجیروں کے ذریعے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ زنجیروں کے ساتھ کھینچ کر جنت کی طرف لائے جاتے ہیں۔ (بخاری)۔

۳۷۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت مسلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں میں سے ایک جاسوس آیا جبکہ آپ سفر میں تھے۔ وہ آپ کے اصحاب کے پاس بیٹھا تاہم گرفتار ہوا پھر چلا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے تلاش کرو اور قتل کر دو۔ پس میں نے اُسے قتل کر دیا تو اُس کا سامان آپ نے مجھے عطا فرمایا۔

۳۷۸۳ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ بَيْتَحَدَّثُ ثُمَّ الْقَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَبُوهُ وَاقْتُلُوهُ فَقَتَلْتُمُوهُ فَقَتَلَنِي سَلْبَةً۔

(متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ہوازن سے جہاد کیا۔ پس جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتا کر رہے تھے تو سرخ اونٹ پر ایک آدمی آیا، اُسے بٹھایا اور دیکھنے لگا۔ ہم میں کمزوری اور سواروں کی قلت تھی اور بعض ہم

۳۷۸۴ وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازَنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَصَحَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرٍ فَأَنَاجَا وَجَعَلَ يَنْظُرُ فَبَيْنَا مُعَفَّاتٌ وَرَقَّةٌ مِنْ

الظَّهْرِ وَبَعْضُهَا مِشَاءُ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَنَارَهُ
فَأَشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَخَرَجَتْ أَشْدُّ حَتَّى أَخَذَتْ
بِخَطَامِ الْجَمَلِ فَأَخَذَتْ ثُمَّ اخْتَرَطَتْ سَيْفِي فَضَرَبَتْ
رَأْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُوْدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ
وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالتَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ
الْأَكُوْعِ قَالَ لَهُ سَلِّبُ أَجْمَعُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۸۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ
بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى
سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ وَجَلَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ
فَأَتَى أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسَبَّحَ الدَّرِيَّةُ
قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِي رِوَايَةٍ
بِحُكْمِ اللَّهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۴۸۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْلًا قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ
مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُتَالٍ سَيِّدُ هِلِ
الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ
فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
مَا ذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدٌ خَيْرٌ
إِنْ تَقَتَّلْتُ تَقْتُلَ ذَا دِمْرٍ وَإِنْ تَنْوَعُ تَنْوَعُ عَلَى شَاكِرٍ
وَإِنْ كُنْتُ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطِيَنَّ مَا شِئْتَ
فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
كَانَ الْغَدُ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ
عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تَنْوَعُ تَنْوَعُ عَلَى شَاكِرٍ

میں سے پیدل تھے۔ وہ تیزی سے نکل کر اونٹ کے پاس آیا، اُسے کھڑا کیا
اور تیزی سے اونٹ کو دوڑانے لگا۔ پس میں بھی تیزی سے نکلا یہاں تک
کہ میں نے اونٹ کی مہار کپڑی اور اُسے بٹھالیا۔ پھر اپنی تلوار اُس آدمی
کے سر پر ماری۔ پھر میں اونٹ کو اُس کے سامان اور ہتھیاروں سمیت پہنچ
کرے کیا۔ آگے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملے اور لوگ۔ چنانچہ
فرمایا کہ اُس آدمی کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابن اکوع نے۔
فرمایا کہ مقتول کا سارا سامان اُسی کے لیے ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب بنو قریظہ حضرت
سعد بن معاذ کے حکم پر اُتر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں
بلایا۔ وہ گھر سے پر آئے۔ جب نزدیک پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ وہ آکر بیٹھ گئے۔
چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے حکم پر اُتر
آئے ہیں۔ کہا کہ میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے لڑائی کے قابل افراد قتل
کر دیے جائیں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔ فرمایا کہ تم نے ان کافر شتہ
کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ کے حکم
کے مطابق۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کی جانب کچھ سوار بھیجے جو بنی حنیفہ کے ایک آدمی
کو لے آئے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور وہ یمامہ والوں کا سردار
تھا۔ اُسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے
پاس کیا ہے؟ کہا اے محمد! میرے پاس بھلائی ہے۔ اگر آپ قتل کریں تو
عون کے بدلے قتل کریں گے۔ اگر انعام کریں تو قدر دان پر انعام کریں
گے۔ اگر مال چاہیں تو فرمائیے کہ جتنا چاہیں اُس میں سے پیش کر دیا جائے
گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کو چھوڑ گئے، یہاں تک کہ
جب اگلاروز شروع ہوا تو اُس سے فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے پاس
کیا ہے؟ کہا کہ میرے پاس وہی ہے جو عرض کر چکا۔ اگر آپ انعام کریں

وَإِنْ تَقَتَّلْتَ تَقَتَّلْ ذَا دِمِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ
فَسَلِّ نَعْطٍ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَوَكَّلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا
شَامَةَ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتَ لَكَ إِنْ شِئْتُمْ نَعْمُ عَلَى
شَاكِرٍ وَإِنْ تَقَتَّلْتَ تَقَتَّلْ ذَا دِمِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلِّ
نَعْطٍ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَطْلِقُوا شَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ
الْمَسْجِدِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهُ مَا كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ
وَجْهًا أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ
أَحَبَّ الرَّجُوعِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ
أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ
كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهُ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ
بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَ
إِنْ خِيلَكَ أَخَذْتُ نَبِيَّ وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمَرَةَ فَمَاذَا
تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ
قَاتِلْ أَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي اسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ
الْجَمَاعَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ)
۳۴۸۷ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ أَنَّ الْمُطْعِمَ
بُنَ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنِ لَتَرَكْتُهُمْ
لَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۴۸۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غَزَاةَ

توقد روان پر انعام کریں گے اور اگر قتل کریں تو خون کے بدلے قتل کریں
گے اور اگر آپ مال چاہیں تو فرمائیے کہ جتنا چاہیں اُس میں سے پیش کر دیا
جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسے چھوڑ گئے۔ جب اس
سے اگلا روز آیا تو اُس سے فرمایا: اے شامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ کہا
کہ میرے پاس وہی ہے جو عرض کر چکا کہ اگر انعام کریں تو قدر دان پر انعام
کریں گے، اگر آپ قتل کریں تو خون کے ملزم کو قتل کریں گے اور اگر
آپ مال چاہتے ہیں تو حکم فرمائیے کہ جتنا چاہیں اُس میں سے پیش کر دیا جا
گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شامہ کو چھوڑ دو۔
پس وہ ایک باغ میں گیا جو مسجد سے قریب تھا۔ غسل کیا، پھر مسجد میں داخل
ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اے محمد!
خدا کی قسم، مجھے روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرے سے زیادہ ناپسند
نہیں تھا اور اب آپ کا پُر نور چہرہ مجھے تمام چہروں سے زیادہ پیارا ہے۔
خدا کی قسم، کوئی دین مجھے آپ کے دین سے زیادہ ناپسند نہیں تھا لیکن اب
آپ کا دین مجھے تمام ادیان سے پیارا ہے۔ خدا کی قسم، کوئی شہر مجھے آپ کے
شہر سے زیادہ ناپسند نہیں تھا لیکن اب آپ کا شہر مجھے تمام شہروں سے پیارا
ہے۔ آپ کے سواروں نے مجھے پکڑ لیا جبکہ میرا عمر کرنے کا ارادہ تھا۔ لہذا اب کیا
ارشاد ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بشارت دی اور حکم دیا کہ عمر کر لے۔
جب حکم محکمہ میں پہنچے تو کہنے والے نے کہا: ہم بے دین ہو گئے۔ فرمایا نہیں بلکہ میں تو رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام قبول کر چکا ہوں اور خدا کی قسم، یہاں اب تمہارا پاس
گندم کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی اجازت
مرحت فرمائیں! اسے سلم نے روایت کیا اور بخاری نے اسے اختصار کے ساتھ پیش کیا ہے
حضرت جُبَیر بن مُطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسیران بدر کے مغلق فرمایا: اگر مطعم بن عدی آج زندہ
ہوتے اور ان کے بارے میں مجھ سے گفتگو کرتے تو ان کی خاطر میں انھیں

چھوڑ دیتا۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ سے اسی
آدمی کو قہرِ نبیم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اترے جو مسلح
تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر حملہ کرنا چاہتے

نٹھے۔ پس انھیں گرفتار کر لیا اور زندہ چھوڑ دئے دوسری روایت میں ہے کہ انھیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: وہی ذات ہے جس نے تم سے ان کے ہاتھ اور ان سے تمہارے ہاتھ نادائی مکہ میں روک دئے (۲۴:۴۸ مسلم) قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سردارانِ قریش کے متعلق چوبیس آدمیوں کو حکم فرمایا کہ انھیں بدر کے ایک گندے اور ناپاک کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے تو ان کے میدان میں تین دن ٹھہرتے۔ جب بدر کے مقام پر تیسرا دن ہوا تو آپ نے اپنا کجاوہ کسنے کا حکم فرمایا۔ پس اس پر کجاوہ کسا گیا۔ پھر آپ چل دئے اور پیچھے پیچھے آپ کے اصحاب بھی۔ یہاں تک کہ آپ کنوئیں کے کنارے پر کھڑے ہوئے، پس آپ ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے: اے فلاں ابن فلاں اور اے فلاں ابن فلاں! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا ہو نا۔ پس ہم نے پالیا جو ہمارے رب نے ہم سے سچا وعدہ فرمایا تھا تو کیا تم نے بھی اسے پالیا جو تمہارے رب نے تم سے سچا وعدہ فرمایا تھا؟ حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روصیں نہیں ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، میری بات کو تم ان سے زیادہ نہیں مانتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ تم ان سے زیادہ نہیں مانتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے (متفق علیہ) اور بخاری نے یہ بھی کہا کہ قتادہ کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے انھیں زندہ کیا تاکہ انھیں حضور کا ارشاد مسنادے جس سے سرزنش، ذلت، رسوائی، حسرت اور ندامت ہو۔

مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جبکہ ہوازن کے مسلمانوں کا وفد حاضر بارگاہ ہو اور عرض گزار ہوئے کہ ان کے مال اور قیدی واپس کر دئے جائیں۔ فرمایا کہ قیدیوں اور مال میں سے ایک چیز کا انتخاب کر لو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہم اپنے قیدیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثنا خوانی کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا: اے ابوبکر! بیشک تمہارے بھائی ہمارے پاس تمہارے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فَاَخَذَهُمْ سَلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فِي رَوَايَةٍ فَاعْتَمَهُمْ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ - (رواہ مسلم)

۳۷۸۹ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ بْنَ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَقَتَلَ فَوْاقِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيثٍ مُجْتَبِثٍ وَكَانَ إِذَا أَظْهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بَيْدَرِ الْيَوْمِ الثَّالِثِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشَدَّ عَلَيْهَا رِجْلَهَا ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ التَّرِكِيِّ فَجَعَلَ يُنَادِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَيْسَرُكُمْ أَيْسَرُكُمْ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَرَأَا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَكْلُمُ مِنْ لَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لَهَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَفِي رَوَايَةٍ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُجِيبُونَ - (متفق علیہ) وَرَأَى الْبَخَارِيُّ قَالَ قَتَادَةُ أَحْيَا هُمُ اللَّهُ حَتَّى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهُ تَوْبِيخًا وَتَصْغِيرًا وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا -

۳۷۹۰ وَعَنْ مُرْوَانَ وَالْمُسَوَّرِيِّنَ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفَدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبِيَّهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوا أَحَدًا مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبِيَّنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ

اُسے ہیں میرے خیال میں ان کے قیدی انھیں واپس دے دئے جائیں تو جو تم میں سے بخشنی الیسا کرنا چاہے تو کرے اور جو تم میں سے اپنا حصہ برقرار رکھنا چاہے یہاں تک کہ ہم اُسے اُس کے حصے کے برابر دے دیں جبکہ اللہ تعالیٰ ہمیں پہلی دفعہ فی کمال عطا فرمائے تو الیسا کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم بخوشی آزاد کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں نہیں معلوم کہ کس نے اجازت دی اور کس نے نہ دی، لہذا تم چلے جاؤ اور اپنے سرداروں کو ہمارے پاس بھیجو۔ پس لوگ چلے گئے اور اپنے سرداروں سے گفتگو کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو سرداروں نے آپ کو بتایا کہ انھوں نے دل کی خوشی سے اجازت دی ہے۔

(بخاری)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ثقیف بنی عقیل کے حلیف تھے ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے دُعا حضرت کو گرفتار کر لیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے بنی عقیل کے ایک آدمی کو گرفتار کر لیا اور اُسے باندھ کر حجرہ کے مقام پر ڈال دیا۔ اُس کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو اُس نے آواز دی: اے محمد! اے محمد! مجھے کس لیے پکڑا ہے؟ فرمایا کہ تمہارے حلیف ثقیف کی زیادتی کے باعث۔ پس آپ اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور وہ اے محمد! اے محمد! پکڑنا مارا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُس پر ترس آگیا، لہذا آپ واپس لوٹے اور فرمایا: نہ نہ! کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں مسلمان ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم نے یہ بات اُس وقت کہی ہوتی تو مجھے تم با اختیار تھے تو مکمل نجات دے دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اُن دُعاؤں کے فدیہ میں چھوڑ دیا جنہیں ثقیف نے گرفتار کر لیا تھا۔

(مسلم)

اِحْوَاكُمْ قَدْ جَاءُوا تَائِبِينَ وَلَا تَنِي قَدْ رَأَيْتُ اَنْ اُرَدَّ اِلَيْهِمْ سَبِيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيَّبَ ذَاكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِ حَتَّى تُعْطِيَ اَيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يَفْعَلُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ اِذَنْ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَاَجْعَلُوا حَتَّى يَرْفَعُوا اِلَيْنَا عُرْفًا وَكُلُّكُمْ اَمْرُكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَاَمْرُهُمْ عُرْفًا وَهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوهُ اَنْهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاِذْنُوْا۔

(رواہ البخاری)

۳۶۹۱ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيفٌ حَلِيفًا لِبَنِي عَقِيلٍ فَاسْرَتْ ثَقِيفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ اصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي عَقِيلٍ فَادْتَفَوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَةِ فَمَرَّ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَا يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ! فَيَمَّا اخَذَتْ قَالَ يَجْرِيَةٌ حُلَفَاؤُكُمْ ثَقِيفٌ فَتَرَكُوْا وَمَضَى فَنَادَا يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ اِنِّي مُسَلِّمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتُمَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفَلَمْ تَكُنْ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ فَقَدْ اَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِلَيْنِ الَّذَيْنِ اَسْرَتَهُمَا ثَقِيفٌ۔

(رواہ مسلم)

دوسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب نے بھی ابو العاص کے فدیہ میں

۳۶۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اَسْرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ

بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقَلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ
أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَى لَهَا رَقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ
إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا
الَّذِي لَهَا فَقَالُوا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يُخْلِيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ الْيَرَّةِ وَ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ
حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بَطْنِ يَدِجٍ
حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبٌ فَتَصْحَبَاَهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۷۹۳ وَعَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا أَسْرَاهُ بَدَرَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَ
النَّضْرَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنْ عَلَى أَبِي عَزَّةَ الْجُمُعِيِّ
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۳۷۹۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ قَالَ
مَنْ لِلصَّبِيِّ قَالَ النَّارُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۷۹۵ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِئِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيْرُ هَمٍّ يَعْزِي
أَصْحَابَكَ فِي أَسَارِي بَدَرٍ الْقَتْلُ أَوْ الْفِدَاءُ عَلَى أَنْ
يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِّثْلَهُمْ قَالُوا الْفِدَاءُ وَيُقْتَلَ
مِثْلًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۳۷۹۶ وَعَنْ عَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْعِي
قُرَيْظَةً عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا
يَنْظُرُونَ فَمِنْ أُنْبَتِ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ
لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوا هَاكُمُ تَنْبُتُ
فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ -

مال بھیجا جس میں اُن کا وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ کے پاس تھا اور جس
کو یہ ابوالعاص کے پاس لے گئی تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے دیکھا تو آپ پر بے حد رقت طاری ہوئی اور فرمایا: اگر تم مناسب
سمجھو تو اُس کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اُس کا مال لوٹا دیا جائے۔
عرض گزار ہوئے، ہاں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے عہد لیا
کہ زینب کے آنے میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ اور انصار کے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا
کہ بطن یا جج میں رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس سے گزرے۔
پس دونوں اُس کو اپنے ساتھ لے آئے۔

(احمد، ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب
بدر والوں کو قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نصر بن حارث کو قتل کر دیا جبکہ
ابو عزرہ ججی پر احسان فرمایا۔

(شرح السنہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب عقبہ بن ابی معیط کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو
اُس نے کہا: بچوں کا سر پرست کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جہنم۔

(ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل حاضر ہوئے اور کہا: اپنے
اصحاب کو بدر کے قیدیوں سے متعلق قتل یا فدیہ کا اختیار دے دیجیے کہ
لگے سال اُن میں سے اتنے ہی قتل ہوں گے۔ انھوں نے فدیہ کہا کہ ہم
میں سے شہید کر دیے جائیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں قرظیہ کے
قیدیوں میں تھا۔ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا
گیا۔ مسلمان دیکھتے کہ جس کے بال اُگے ہوئے ہیں اُسے قتل کر دیتے اور
جس کے بال اُگے ہوتے اُسے قتل نہ کرتے۔ انھوں نے میرے جسم کا
زیر ناف کھولا تو دیکھا کہ نہیں اُگے لہذا مجھے قیدیوں میں رکھا۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

۳۷۹۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ يَوْمَ الْحَدِيثِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوْلَاهُ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَلَا شَيْءًا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَدُّهُمْ إِلَيْهِمْ فَخَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرَأَيْكُمْ تَنْتَهُمُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا دَابِّي أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عَتَقَاءُ اللَّهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدیبیہ کے روزِ صلح سے پہلے کچھ غلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نکلے۔ اُن کے مالکوں نے کھٹے ہوئے کہا کہ اے محمد! خدا کی قسم، یہ آپ کی طرف آپ کے دین کو پسند کرتے ہوئے نہیں نکلے بلکہ یہ غلامی سے نکلنے کے لیے بھاگے ہیں۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انہوں نے ٹھیک کہا ہے لہذا انہیں ٹوٹا دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا: اے قریش کے گروہ! میں دیکھتا ہوں کہ تم باز نہیں آؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ایسا شخص بھیجے جو ایسے امور پر پندہاری کر دین اُڑائے۔ چنانچہ آپ نے انہیں واپس بھیجنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کے لیے آزاد ہیں۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ انہوں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے۔ بلکہ صبا ناصبانا کہنے لگے۔ پس حضرت خالد انہیں قتل اور قید کرتے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک قیدی ہو گیا۔ آخر کار وہ دن بھی آیا جب حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا: خدا کی قسم، میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ یہاں تک کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے دست مبارک اٹھا کر دو مرتبہ کہا: اے اللہ! خالد نے جو کیا میں اُس سے نیری بارگاہ میں لا تعلق ہوں۔ (بخاری)

۳۷۹۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَا عَنْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَا نَا صَبَا نَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِمَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدْ مَنَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

ان دینے کا بیان

پہلی فصل

حضرت اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فتح مکہ

۳۷۹۹ عَنْ أُمِّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ

کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب۔ فرمایا کہ اُمّ ہانی خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے آپ نے کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آنکھ رکعت نماز ادا فرمائی تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں جلتے بھائی حضرت علی ایسے شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اُمّ ہانی! ہم نے اس کو پناہ دی جس کو تم نے پناہ دی ہے اُمّ ہانی فرمائی ہیں اور وہ چاشت کا وقت تھا (متفق علیہ) ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ عرض گزار ہوئیں: میں نے اسی سسرال کے دو شخصوں کو امان دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک ہم نے اس کو امان دی جس کو تم نے امان دی ہے۔

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ر عورت کسی قوم کو امان میں لے سکتی ہے یعنی مسلمانوں کی طرف سے امان دے سکتی ہے۔ (ترمذی)

حضرت عمر بن حنظل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی شخص کو اُس کی جان کی امان دے اور اُسے قتل کر دے تو قیامت کے روز اُسے بد عہدی کا جھنڈا دیا جائے گا۔ (شرح السنہ)۔

سکیم بن عامر کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ جب معاہدہ ختم ہونے پر آیا تو یہ اُن کے شہروں کے نزدیک پہنچ گئے تاکہ اچانک اُن پر حملہ کر دیں۔ پس ایک آدمی ترکی یا عربی گھوڑے پر یہ کہتا ہوا آیا: اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر عہد پورا کیا جائے عہد شکنی نہ کی جائے۔ دیکھا تو وہ حضرت عمر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے حضرت معاویہ نے اُن سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو عہد کو نہ توڑے اور نہ اُسے باندھے یہاں تک کہ اُس کی مدت گزر جائے یا بلبرہی کی سطح

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَخْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهَا بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا أُمُّ هَانِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غَسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَّ آمَنِي رُكْعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أَبِي عَتَّى أَنَّكَ قَاتِلٌ رَجُلًا أَحْبَبْتَهُ فَلَانَ بْنِ هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْبَبْتَنَا مَرَّةً أَحْبَبْتَ يَا أُمُّ هَانِي قَالَتْ أُمُّ هَانِي وَذَلِكَ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلدَّرِمِيِّ قَالَتْ أَحْبَبْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ امْتَنَّا مِنْ أَمْنِي -

۳۸۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ بِالْقَوْمِ بَعِيًّا تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ - (رواه الترمذی)

۳۸۰۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطِّمِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمَّنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(رواه فی شرح السنہ)

۳۸۰۲ وَعَنْ سُكَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الدَّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَدْبَرُ ذَوْنٌ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ لَا عُدَّةَ فَفَنظَرُوا فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحِلُّنَّ عَهْدًا

پر انھیں خبردار کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر ٹوٹ آئے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں ان کی طرف کبھی نہیں جاؤں گا۔ فرمایا کہ میں عہد نہیں توڑا کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں۔ تم اب لوٹ جاؤ اب جو تم اپنے دل کی بات بتا رہے ہو اگر واقعی یہی تمہارے دل میں ہے تو آ جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں چلا گیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

(ابوداؤد)

حضرت نبیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں سے فرمایا جو مسلمان ہو کر آئے تھے کہ خدا کی قسم، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔

(احمد، ابوداؤد)

عمر بن شعیب، ان کے والد ماجد، ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا: ہر جاہلیت کے معاہدے پورے کرو کیونکہ اسلام ان میں پختگی کا اضافہ ہی کرتا ہے اور اسلام میں نیا معاہدہ نہ کرو۔ اسے ترمذی نے حسین بن ذکوان کے طریقے سے عہد سے روایت کیا اور اسے حسن کہا اور المسلمون تنکفوا دماؤہم والی حدیث علی کتاب القصاص میں مذکور ہوئی۔

وَلَا يَشُدُّنَّ حَتَّى يَخُصِيَ أَمَدَهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالْثَّاسِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

۳۸۰۳ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمَيْتُ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا قَالَ إِنِّي لَا أَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرْدَ وَلَكِنْ أَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الْكَيْدُ فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَنَدَّ هَبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمْتُ -

(رَوَاهُ ابُودَاوُدَ)

۳۸۰۴ وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ)

۳۸۰۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَوْفُوا بِحَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يُزِيدُكُمْ بَعْدَ الْإِسْلَامِ إِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوا حَلْفًا فِي الْإِسْلَامِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عُمَرَ وَوَقَالَ حَسَنٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ عَلِيِّ الْمُسْلِمُونَ تَنكَافُوا دَمًا ثُمَّ فِي كِتَابِ الْقَصَاصِ -

میسری فصل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابن النواصح اور ابن اثال دونوں مسلمان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر

۳۸۰۶ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَا ابْنُ النَّوَاصِحِ وَابْنُ أَثَالٍ رَسُولًا مُسْلِمًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اسْتَثْنِدَانِ اِنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ
ثَنَمَهُدُ اَنْتَ مُسَيَّلِمَةُ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا
رَسُولًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَخَضَّتِ السَّيِّئَةُ
اَنْتَ الرَّسُولُ لَا يُقْتَلُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

(احمد)

بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُولِ فِيهَا مَالِ غَنِيمَتِ كَيْ تَقْسِمَ أَوْ رَأْسٌ فِي خِيَانَتِ كَرْنَا پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے غنیمت کسی
کے لیے بھی حلال نہیں ہوئی۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمر
اور ناتوانی ملاحظہ فرمائی تو اسے ہمارے لیے حلال فرمادیا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ حنین کے سال ہم
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہمارا قدام ہوا تو مسلمانوں
میں افراتفری پھیل گئی۔ میں نے مشرکین کے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک مسلمان
پر چھایا ہوا ہے۔ میں نے پیچھے سے تلوار کے ساتھ اس کے کندھے کی
رگ پر ضرب لگائی اور زہر کاٹ دی۔ وہ میری جانب بڑھا اور اس نے مجھے
ایسے دبوچا کہ مجھے موت کا ڈالٹھ چھپا دیا۔ پھر وہ مر گیا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا۔
مجھے حضرت عمر بن خطاب ملے۔ میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ اللہ
کا حکم۔ پھر جب لوٹے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے تو فرمایا: ہر
جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس گواہ ہوں تو مقتول کا سامان اسی
کے لیے ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ میری کون گواہی دے گا لہذا بیٹھ گیا۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوبارہ اسی طرح فرمایا اور میں نے سوچا کہ
میری گواہی کون دے گا، لہذا بیٹھ گیا۔ سہ بارہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اسی طرح فرمایا تو میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا اے ابو قتادہ! کیا بات ہے؟
میں نے واقعہ عرض کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ سچے ہیں اور اس کا سامان

۳۸۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ
قَبْلِنَا ذَاكَ يَا أَبَا اللَّهِ رَأَى صَعْفَنَا وَعَجَزَنَا فَظَنَّهُمَا
لَمَنَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۰۸ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَقَيْنَا كَانَتْ
لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِرَّةً
وَرَأَيْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَارِيقٍ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الرِّقْمَ
وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَمَتْنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ
ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ
بَنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمَرَ
اللَّهُ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ
فَلَهُ سَلْبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ
مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ

میرے پاس ہے، پس انھیں میری طرف سے راضی کر دیجیے حضرت ابوبکر نے کہا: خدا کی قسم، نہیں کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لڑے اور اُسے نظر انداز کر کے اُس کا سامان نہیں دے دیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ کہا ہے۔ چنانچہ اُس نے سامان دے دیا جو انھیں عطا فرمایا گیا۔ پس میں نے اُس سے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے دورِ اسلام میں حاصل ہوا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی اور اُس کے گھوڑے کے تین حصے دیے۔ ایک حصہ آدمی کا اور دوسرا اُس کے گھوڑے کے۔

(متفق علیہ)

یزید بن ہریر سے روایت ہے کہ نجدہ عروزی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھنے ہوئے لکھا کہ غلام اور عورت اگر غنیمت کے وقت حاضر ہوں تو کیا انھیں حصہ دیا جائے گا؟ آپ نے یزید سے فرمایا کہ اُس کے لیے لکھ دو کہ ان دونوں کا حصہ نہیں ہے مگر جو کچھ انھیں دے دیا جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس نے اُس کے لیے لکھا کہ تم نے یہ پوچھنے کے لیے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو لے جاتے تھے جو بیماروں کا علاج کرتی تھیں اور غنیمت سے انھیں کچھ دے دیا جاتا تھا۔ یہی حصے کی بات تو انھیں حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔

(مسلم)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے غلام حضرت رباح کے ہاتھوں سواری کے کچھ اونٹ بھیجے اور میں بھی اُس کے ساتھ تھا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن بن فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں پر اچانک حملہ کر دیا۔ میں ٹیلے پر گھڑا ہوا اور مدینہ منورہ کی جانب منہ کر کے تین مرتبہ آواز دی کہ پھر میں نے نیر اندازی کرتے ہوئے اُن لوگوں کا پیچھا کیا اور

يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبَهُ عِنْدِي فَأَرْصِهِ مَتَى فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَاهَا اللَّهُ إِذَا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِّنْ أَسْرِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَأَعْطَانِي فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ۔

(متفق علیہ)

۳۸۰۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ لِرَجُلٍ وَلِفَرَسٍ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ۔

(متفق علیہ)

۳۸۱۰ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرَيْرٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحُرُورِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِيَزِيدَ أَكْتُبْ إِلَيَّ أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْدِثَا فِي رِوَايَةٍ كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوا بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ يَدَاوِيَتِ الْمَرْضَى وَيُحْدِثُ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يُضْرَبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔

(رواه مسلم)

۳۸۱۱ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَظَهْرَهُ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَّتْ عَلَيَّ الْكَمَةُ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ

ثَلَاثًا يَا صَبَاحًا ثُمَّ خَرَجْتُ فِي اثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيهِمْ
بِالْتَّبِيلِ وَارْتَجِزْ اَقُولُ اَنَا ابْنُ الْاَكُوْعِ وَالْيَوْمَ يَوْمُ
الرُّضْمِ فَمَا زِلْتُ اَرْمِيهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ حَتَّى مَا خَلَقَ
اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلَّا اخْلَفْتُهُ وَرَأَى ظَهْرِي ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيهِمْ
حَتَّى اَلْقَوْا اَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً وَثَلَاثِينَ
رُمَحًا يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا اِلَّا
جَعَلْتُ عَلَيْهِ اَرَامًا مِّنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ حَتَّى رَأَيْتُ
تَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحَقِّ ابْنِ بُوْقْتَادَةَ
فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْبُدُ
الرَّحْلَ فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَيْرُ فَرَسَانَا الْيَوْمَ ابْنُ بُوْقْتَادَةَ وَخَيْرُ
رَجُلٍ لَّنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ اعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمِ الْفَارِسِ وَسَهْمِ
الرَّاحِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ ارْدَفَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى عَلَيَّ الْعَضْبَاءِ
رَاجِعِينَ اِلَى الْمَدِينَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۱۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا
لَا نَفْسَهُمْ خَاصَّةً سَوَى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۱۳ وَعَنْهُ قَالَ لَقَلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَفْلًا سَوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمْسِ
فَاَصَابَنِي شَارِدٌ وَالشَّارِفُ الْمُسْنُ الْكَبِيرُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۱۴ وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَّهِ فَاخْذَهَا
الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي

اور میں رجز پڑھتا ہوا کہ رما تھا: میں ابن الاکوع ہوں اور آج دودھ چھوڑنے
کا دن ہے۔ میں برابر نیز اندازی کرتا اور ان کی سواروں کو چلنے سے عاجز کرتا رہا
یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کو جنہیں اللہ نے پیدا
کیا تھا میں نے اپنی بیٹھ کے پیچھے کر لیا۔ پھر نیز اندازی کرتا ہوا پیچھا کرتا
رہا یہاں تک کہ مجھے تیس سے زیادہ چادریں اور تیس نیزے ملے، وہ بوجھ
ہلکا کرتے تھے اور وہ جس چیز کو پھینکتے میں اُس پر پتھر کی نشانی رکھ دیتا
تھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اُسے پہچان
لیں، یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوار دیکھے
حضرت ابو قتادہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوار تھے وہ عبدالرحمن
سے جا ملے اور اُسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
ہمارے سواروں میں بہتر آج ابو قتادہ ہے اور ہمارے پیدلوں میں
بہتر سلمہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے مجھے دُرّ حصّے عطا فرمائے۔ ایک حصّہ سوار کا اور ایک
پیدل کا۔ پس آپ نے دونوں حصّے میرے لیے جمع فرمادیے۔
پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے عضباء پر اپنے
پیچھے بٹھایا مدینہ منورہ کی جانب لوٹتے ہوئے۔
(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم جو سرا یا بھیجتے تو بعض حضرات کو خصوصی انعامات سے بھی
نوازتے تھے۔ اُس تقسیم کے علاوہ جو عام لشکر میں کی جاتی تھی۔
(متفق علیہ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے انعام
عطا فرمایا اُس کے علاوہ جو خمس میں ہمارا حصّہ تھا میں مجھے ایک شارف بھی ملی
اور شارف عمر رسیدہ اونٹنی کو کہتے ہیں۔
(متفق علیہ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ اُن کا ایک گھوڑا ہجاگ گیا اور اُسے کافروں نے
پکڑ لیا۔ پس مسلمان اُن پر غالب آئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لوٹا دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کا ایک غلام بھاگ گیا اور رومیوں سے جا ملا۔ پس مسلمان اُن پر غالب آئے تو حضرت خالد بن ولید نے وہ انھیں واپس دے دیا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کی بات ہے۔ (بخاری)

حضرت جُبَیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور حضرت عثمان دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ نے خیبر کے غنم سے بنی مطلب کو عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا جبکہ آپ کے نزدیک ہم ایک جیسے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نبوتاً تم اور بنو مطلب ایک چیز ہیں۔ حضرت جُبَیر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل میں کوئی چیز تقسیم نہیں فرمائی۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم پہنچو اور اُس کے اندر قیام کرو تو اُس میں تمہارا حصہ ہے اور جو بستی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے تو اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے رسول کا ہے۔ پھر وہ تمہارے لیے ہے۔ (مسلم)

حضرت عولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگ اللہ کے مال پر حق کے بغیر قبضہ جاملتے ہیں تو قیامت کے روز اُن کے لیے جہنم ہے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے تو غنیمت میں چوری کا ذکر فرمایا اور اُسے بڑے گناہ کا کام بتایا۔ پھر فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو یوں نہ پاؤں کہ قیامت کے روز اُسے تو اُس کا اونٹ اُس کی گردن میں بلبلاتا ہو۔ کہے یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے۔ میں کہوں کہ آج میں تمہارے کام نہیں آسکتا کیونکہ میں نے تم تک حکم پہنچا دیا تھا۔ تم میں سے کسی کو یوں نہ پاؤں کہ قیامت کے روز اُسے تو اُس کا گھوڑا اُس کی گردن پر پہننا رہے ہو۔ پس کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے میں کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آسکتا کیونکہ میں نے تم تک حکم پہنچا دیا

رَمَزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي عَبْدَ اللَّهِ فَدَخَلَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَدَرَدَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۱۵ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَعْطَيْتُ بَنِي الْمَطْلَبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمَطْلَبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَوْ يَقْسِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِي نَوْفَلٍ شَيْئًا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۱۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَرِيَّةٌ أَيْدِمُوهَا وَأَقِمُّوهَا فَهُمْ فِيهَا وَمَا أَيْدِمُوهَا عَصَبَتِ اللَّهُ دَرَسُوهَا فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۱۷ وَعَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَِّّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ رَجُلًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِخَيْرٍ حَقَّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوفَ فَعَظَّمَهَا وَعَظَّمَ أَمْرَهَا ثُمَّ قَالَ لَا الْفَيْتَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بِعَيْرٍ لَمْ يَغَاوْهُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ ابْلَغْتُكَ لَا الْفَيْتَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بِعَيْرٍ لَمْ يَغَاوْهُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ ابْلَغْتُكَ لَا الْفَيْتَ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بِعَيْرٍ لَمْ يَغَاوْهُ

تھا تم میں سے کسی کو یوں نہ پاؤں کہ قیامت کے روز اُسے تو اس کی گردن پر
بکری میا ہر سی ہو پس کہے یا رسول اللہ میری مدد فرماتیے میں کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آ
سکتا کیونکہ میں تم تک حکم پہنچا چکا ہوں۔ تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ قیامت کے روز اُسے تو اس کی
گردن پر غلام چیتا ہو۔ پس کہے یا رسول اللہ امیری مدد فرماتیے۔ کہوں کہ میں تمہارے
کام نہیں آسکتا کیونکہ میں نے تم تک حکم پہنچا دیا تھا تم میں سے کسی کو یوں نہ
پاؤں کہ قیامت کے روز اُسے تو اس کی گردن پر کپڑے ہتے ہوں۔ پس کہے
کہ یا رسول اللہ امیری مدد فرماتیے۔ کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آسکتا کیونکہ
میں نے تم تک حکم پہنچا دیا تھا تم میں سے کسی کو یوں نہ پاؤں کہ قیامت
کے روز اُسے تو اس کی گردن پر سونا چاندی ہو۔ کہے کہ یا رسول اللہ امیری
مدد فرماتیے۔ کہوں کہ میں تمہارے کام نہیں آسکتا۔ کیونکہ میں نے تم تک حکم
پہنچا دیا تھا۔ (متفق علیہ) اور یہ مسلم کے نسخوں میں ہے جو زیادہ مکمل ہے۔

انھوں نے ہی فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو سختی کے طور پر ایک غلام دیا جس کو مدغم کہا جاتا تھا۔ جب مدغم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوہ اُتار دیا تھا تو اُسے ایک ریم تیرنگا اور جان
بخت ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر گھر نہیں، اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری
جان ہے، وہ چادر جو خیمہ کے روز اس نے غنیمت تقسیم ہونے سے
پہلے لی، وہ اس پر آگ بن کر بھڑکے گی۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک
آدمی نسمہ یا دوتسمے لے کر بی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوا۔ فرمایا کہ ایک نسمہ آگ سے ہے یا دوتسمے آگ سے ہیں۔
(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے سالانہ پر ایک آدمی تھا جس کو کرکرہ کہا جاتا تھا، وہ فوت ہو گیا
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جہنم میں ہے۔ لوگ دیکھنے
کے لیے گئے تو انھوں نے ایک کابل پایا جو اُس نے مال غنیمت سے چھپایا
تھا۔ (بخاری)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مال غنیمت سے ہیں

تُعَاذُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ
شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا الْفَيْتَ أَحَدُكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَامٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا
الْفَيْتَ أَحَدُكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ
تَخْفُفُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا الْفَيْتَ أَحَدُكُمْ
يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامَةٌ فَيَقُولُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا
قَدْ أَبْلَغْتُكَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا الْفَرْقُ مُسْلِمٌ وَهُوَ أَتَمُّ)

۳۸۱۹ وَعَنْهُ قَالَ أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يَقَالُ لَهُ مَدْعُومٌ فَبَيَّنَّا
مَدْعُومٌ يَحْطُ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا صَابَهُ سَهْمٌ عَارِئٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَتَأْسُ
هَٰذَا لَكُمُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ الشُّمْلَةُ الَّتِي
أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرٍ مِنَ الْخَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاتِمُ
لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ انْتَأَسَ جَاءَ
رَجُلٌ بِنَارٍ أَوْشَرَ أَكْبَنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مَرْتٌ نَارًا أَوْشَرَ كَانَ
مِرَّةً نَارًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَتْ
عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقَالُ
لَهُ كُرْكُرَةٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا
عِبَادَةً قَدْ غَلَبَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَصِيبُ فِي مَخَارِنَا
۱۵

الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَتَأْكُلُهُ وَلَا تَرْفَعُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ قَالَ أَصَبْتُ
۱۹ حَبَابًا مِنْ شَحِيمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَلْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا
أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هَذَا شَيْئًا فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ إِلَيَّ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا أُعْطِيَكُمْ
فِي بَابِ رِزْقِ الْوَلَاةِ -

شہد اور انگور ملتے چھیں ہم کھا لیتے اور اٹھا کر نہیں رکھا کرتے تھے۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ خیبر کے روز
مجھے چربی کا ایک ٹھیلہ ملا جو میں نے سنبھال لیا اور کہا کہ میں آج اس میں سے
کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو مجھے دیکھ کر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرما رہے تھے۔ (متفق علیہ) اور ما اُعطیکم
والی حدیث ابوہریرہ پیچھے باب رزق الولاء میں پیش کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دیگر انبیاء کے کرام پر فضیلت دی یا
فرمایا کہ میری امت کو دوسری امتوں پر فضیلت دی کہ ہمارے یہ غنیمتوں
کو حلال فرمایا۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے غزوہ خنین کے روز فرمایا: آج جو کسی کافر کو قتل کرے تو
مقتول کا سامان اسی کے لیے ہے حضرت ابوطالمہ نے اُس روز بیس
آدمی قتل کیے اور اُن کا سامان حاصل کیا۔

(دارمی)

حضرت عون بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
سامان مقتول کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ قاتل کے لیے ہے اور اُس میں
سے خمس نہ لیا۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز ابو جہل کی تلوار مجھے بطور انعام عطا
فرمائی کیونکہ انھوں نے اُسے قتل کیا تھا۔

(ابوداؤد)

حضرت عبید بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے مالکوں کے
ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۸۲۳ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ
فَضَّلَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ -
(ترمذی)

۳۸۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَحْتَنِي يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ
كَافِرًا فَلَهُ سَلْبُهُ فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عَشْرِينَ
رَجُلًا وَآخَذَ أَسْلَابَهُمْ -

(رواہ الدارمی)

۳۸۲۵ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ
بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى
فِي السَّلْبِ لِلْقَاتِلِ وَلَهُ يَخُوسِ السَّلْبُ -

(رواہ ابوداؤد)

۳۸۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَقَلَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفٌ
أَبَى جَهْلٌ وَكَانَ قَتَلَهُ -

(رواہ ابوداؤد)

۳۸۲۷ وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَوْلَى أَبِي الْخَوَّ قَالَ شَهِدْتُ
۲۱ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُونِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ أَتَى مَمْلُوكًا فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ سَيِّفًا
فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ فَأَمَرَنِي

بَشِيْعٍ مِّنْ حُرَّتِي الْمَتَاعِ وَصَحَّتْ
عَلَيْهِ رُقِيَّةٌ كُنْتُ أَرْتِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرَحِ
بَعْضِهَا وَحَبَسَ بَعْضُهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) إِلَّا أَنَّ سِرَافِيَّةَ
إِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهِ الْمَتَاعِ -

۳۸۲۸ وَعَنْ مُّجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قُيِّمَتْ خَيْبَرُ
عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا
وَرِخْمَسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَارِسٌ فَأَعْطَى
الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاحِلَ سَهْمًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْحَلُّ عَلَيْهِ وَأَتَى الْوَهْمُ فِي حَدِيثِ
مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَارِسٍ إِنَّمَا كَانُوا مِائَتَيْنِ فَارِسٍ -

۳۸۲۹ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفَهْرِيِّ قَالَ
شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ الرَّبْعَ فِي
الْبَدَاةِ وَالثَّلْثَ فِي الرَّجْعَةِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ رَّسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُنْقَلُ الرَّبْعُ بَعْدَ الْخُمْسِ وَالثَّلْثُ بَعْدَ الْخُمْسِ
إِذَا قُفِلَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۳۱ وَعَنْ أَبِي الْجَرِيرِ تَيْبَةَ الْجَرَمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ
بِأَرْضِ الرَّومِ جَدَّةَ حَمْرَاءَ فِيهَا دَنَانِيرُ فِي امْرَأَةٍ
مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يَقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ
يَزِيدَ فَأَنْتَيْتُ بِهَا أَهْمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَ
أَعْطَانِي مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ
قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَقْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمْسِ لَأَعْطَيْتُكَ

سے میرے متعلق معروضات کیں اور عرض کیا کہ میں غلام ہوں۔ پس آپ نے حکم فرمایا۔
تو میرے گلے میں تلوار شکا دی گئی۔ ابھی میں اُسے کھینچ ہی رہا تھا کہ مجھے تھوڑا سا
سلمان دینے کا حکم بھی فرمایا۔ میں نے آپ کے حضور جھکا بھوک کے الفاظ پیش کیے
جن کے ذریعے میں دیوانوں پر دم کیا کرتا تھا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ بعض الفاظ
نکال دو اور بعض باقی رکھو (ترمذی، ابو داؤد) مگر ابو داؤد کی روایت ارشاد
گرامی المتاع پر ختم ہو جاتی ہے۔

حضرت مجتبیٰ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خیمہ کی غنیمت اہل حیدریہ
پر تقسیم فرمائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے اٹھارہ حصے
فرمائے جبکہ فوجیوں کی تعداد پندرہ سو تھی، جن میں سے تین سو سوار تھے۔ آپ
نے سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ مرحمت فرمایا۔ (ابو داؤد) اور
کہا کہ حضرت ابن عمر کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور اُسی پر عمل ہے جبکہ حدیث
مجمع میں وہم ہو گیا ہے کہ انھوں نے تین سو سوار کے جبکہ سوار دو سو تھے۔

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ابتدا میں نفل کا چوتھائی
حصہ اور لوٹتے وقت تہائی مرحمت فرمایا۔

(ابو داؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس کے
بعد چوتھائی نفل دیا کرتے اور خمس کے بعد تہائی لوٹتے وقت۔

(ابو داؤد)

ابو جریج جرمی کا بیان ہے کہ سرزمین روم میں مجھے ایک سرخ گھڑا ملا
جس کے اندر دینار تھے، حضرت معاویہ کے وفد اقتدار میں اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے بنی سلیم کے ایک فرد ہمارے حاکم
تھے، جنھیں حضرت من بن یزید کہا جاتا تھا۔ میں اُسے اُن کی خدمت میں لے
گیا تو انھوں نے مسلمانوں پر تقسیم فرمادیا اور مجھے بھی اتنا ہی حصہ دیا جتنا اُن
میں سے ہر فرد کو دیا تھا، پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے ہوئے دیکھا ہوتا کہ نفل نہیں ہے مگر خمس کے بعد تو میں
متنبہ ہی دے دیتا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْنَا
فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
اِفْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاسْتَهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَ
مَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا
لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِينَتَيْنَا جَعْفَرًا وَ
أَصْحَابَهُ اسْتَهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۳۳ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَرَّقَى يَوْمَ خَيْبَرَ
كَذَّكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وَجْوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ
فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَشْنَا
مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَزْرًا مِّنْ خَزَرٍ يَهُودِيٍّ لَا يُسَاوِي
دِرْهَمَيْنِ. (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۳۸۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمَرَ
بِلَا أَفْنَادِي فِي النَّاسِ فَيَجِئُونَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَيَّمُونَ
وَيُقَسِّمُونَ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ
شَعْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا فِيمَا كُنَّا أَصْبَاهُ
مِنَ الْغَنِيمَةِ قَالَ أَسَمِعْتَ بِلَا أَفْنَادِي ثَلَاثًا قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِئَ بِهِ فَأَعْتَدَ قَالَ
كُنْ أَنْتَ تَجِئُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ
عَنْكَ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۳۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابَا بَكْرٍ
وَعُمَرُ حَتَّى قَامَ مَتَاعُ الْعَالِ وَضُرْبُوهُ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(ابو داؤد)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم حاضر بارگاہ ہوئے
تو ہم نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ نے خیمہ فتح فرمایا تھا۔
آپ نے ہمیں بھی حصہ دیا یا فرمایا کہ ہمیں بھی اس میں سے عطا فرمایا اور جو
فتح خیمہ کے وقت موجود نہ تھے اُن سے کسی ایک کو بھی حصہ نہیں دیا مگر جو
آپ کے ساتھ موجود تھے سوائے ہماری کشتی والوں کے یعنی حضرت جعفر
اور اُن کے ساتھیوں کو دوسروں کے ساتھ حصہ دیا گیا۔

(ابو داؤد)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک کا خیمہ کے روز انتقال ہو گیا
تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم اپنے
ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ اس پر لوگوں کے چہروں کے رنگ اڑ گئے۔ فرمایا کہ
تمہارے ساتھی نے مال غنیمت میں خیانت کی تھی۔ پس ہم نے اُس کے سامان
کی تلاشی لی تو ہم نے یہود کے مشکوں سے کچھ مشکے پائے جن کی قیمت دو ۲
درہم کے برابر نہیں تھی۔ (مالک، ابو داؤد۔ نسائی)۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم جب مال غنیمت تک پہنچے تو حضرت بلال کو حکم فرمایا جنھوں نے
لوگوں میں منادی کر دی تو وہ اپنی غنیمتیں لے آئے۔ پس آپ خمس نکالتے
اور اُسے تقسیم فرمادیتے۔ پس ایک آدمی اس کے ایک روز بعد بالوں کی
لگام لایا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ ہمیں غنیمت سے حاصل ہوئی تھی۔
فرمایا کہ تم نے بلال کو تین دفعہ اعلان کرتے ہوئے سنا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا
کہ اسے لانے سے نہیں کس چیز نے روکا؟ اُس نے غدر بیان کیا۔ فرمایا
کہ اسی طرح رہو، تم اسے قیامت کے دن لے کر آؤ گے۔ میں ہر گز تمہاری
طرف سے قبول نہیں کرتا۔

(ابو داؤد)

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے غنیمت
میں خیانت کرنے والے کا سامان جلایا اور اُسے پٹیا۔

(ابو داؤد)

۳۸۳۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَيَكَّمَتْ عَالَا فَإِنَّهُ مُثْلُهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۳۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِّ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَّم - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۸۳۸ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقَسَّم - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۳۸۳۹ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَصَابَ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيهَا شَاءَتْ بِهِنَّ نَفْسٌ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا النَّارُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۸۴۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَقَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرَّعْيَا يَوْمَ أُحُدٍ -

۳۸۴۱ وَعَنْ دُوَيْغِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَكُوبُ دَابَّةً مِنْ فِدَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنْ فِدَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّاهُ فِيهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۴۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمَجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تَخْمِسُونَ الطَّعَامَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: جو غنیمت میں خیانت کرنے والے کو چھپائے تو وہ بھی اُسی کے مانند ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ تقسیم ہو جائے۔ (ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حصوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ تقسیم کر دیے جائیں۔ (ترمذی)

حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ مال ہر بھرا اور میٹھا جس نے اس میں سے اپنا حق لیا تو اسے اس میں برکت دی جائے گی جبکہ کتنے ہی آدمی اپنی مرضی کے مطابق اللہ اور اُس کے رسول کے مال میں گھس جاتے ہیں۔ نہیں ہے ایسے کے لیے قیامت کے روز مگر جہنم۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے روز بطور نفل قبول فرمائی۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے یہ بھی روایت کی کہ یہ وہی ہے جس کے متعلق آپ نے اُحد کے روز خواب دیکھا۔

حضرت رُوَیغِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان کے مالِ فنی کے کبھی جانور پر سوار نہ کرے تاکہ اُسے دُلا کر کے واپس لوٹا دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مسلمان کے مالِ فنی سے کپڑا نہ پہنے تاکہ جب پرانا ہو جائے تو اُسے واپس لوٹا دے۔ (ابوداؤد)

محمد بن ابی المجلد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور عرض گزار ہوئے: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کھانے سے خمس نکالا کرتے تھے؟ فرمایا کہ ہمیں خیبر

کے روز کھانا ملا تو آدمی آنا اور اپنی ضرورت کے مطابق اُس میں سے لے لیتا، پھر چلا جاتا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک لشکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں غنیمت کے اندر کھانا اور شہد لایا تو اُس میں سے خمس نہ لیا گیا۔

(ابوداؤد)

قاسم مولیٰ عبدالرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے فرمایا: دورانِ جہاد ہم اونٹ کا گوشت کھا اور انھیں تقسیم نہ کرتے یہاں تک کہ جب ہم اپنے خیموں کی طرف لوٹتے تو ہماری خوجیاں اُس سے بھری ہوئی ہوتی تھیں۔

(ابوداؤد)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے: ردھاکہ اور سوئی بھی ادا کر دو اور غنیمت میں خیانت سے بچنا کیونکہ کرنے والے کے لیے قیامت کے روز یہ نذرِ مندی کا باعث ہوگا (دارمی) اور نسائی نے اسے عمر بن شعیب اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت کیا۔

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک اونٹ کے قریب ہوئے اور اُس کے کولان سے ایک بال لے کر فرمایا: اے لوگو! میرے لیے اس فی میں سے کوئی چیز نہیں اور نہ یہ اور اپنی انگشت مبارک اٹھائی، ماسوائے خمس کے جبکہ خمس بھی تمہاری طرف ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔ پس دھاکا اور سوئی بھی ادا کر دو۔ پس ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے اسے کبیل درست کرنے کے لیے لیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا جو میرے اور بنی مطلب کے لیے ہو وہ نہمارا۔ عرض گزار ہوا کہ بات یہاں تک پہنچی جو میں نے دیکھی تو مجھے اس کی ضرورت نہیں اور اُسے پھینک دیا۔

(ابوداؤد)

حضرت عمر بن عبدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ مَخْيَبٍ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارًا يَكْفِيهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۲۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَزَمُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمْ الْخُمْسُ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۲۴ وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجُذُورَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُ حَتَّى إِذَا كُنَّا لَنُزْجِعَ إِلَى رِحَالِنَا دَاخِرَجْنَا مِنْهُ مَمْلُوءَةً۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۲۵ وَعَنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَذْوَ الْخِيَاطِ وَالْمَخِيطِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُولِ فَإِنَّ عَارَ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ۔

۳۸۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ الْأَعْيُنِ فَخَذَّ وَبَرَّةً مِنْ سَنَامِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفُجْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا أَرْفَعُ إِلَّا الْخُمْسَ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كَبَّةٌ مِنْ شَعْرِ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأَصْلِحَ بِهَا بَرْدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا مَا كَانَتْ لِي وَلِبَنِيِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَهْلًا إِذَا بَلَغَتْ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۲۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا

تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو سے ایک بال لے کر فرمایا: یہ تمہارے مالِ غنیمت سے میرے لیے اس کے برابر بھی حلال نہیں ماسوائے خمس کے اور خمس بھی تم میں ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرابت داروں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب میں تقسیم فرمایا تو میں اور حضرت عثمان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ ہمارے بھائی بنی ہاشم ہیں جن کی فضیلت کا ہمیں انکار نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُن میں آپ کو پیدا فرمایا ہے لیکن ہمارے بھائی بنی مطلب کو آپ نے مال عطا فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا جبکہ ہماری اور اُن کی قرابت ایک جیسی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں (شائعی) نیز ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت اسی طرح ہے۔ اُس میں فرمایا کہ میں اور بنی مطلب جاہلیت اور اسلام میں جدا نہیں ہوئے اور بیشک ہم اور وہ ایک چیز ہیں اور اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِّنَ الْمَعْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ عَنَائِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

(رواہ ابوداؤد)

۳۸۴۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعثْمَانُ بْنُ عُفَّانٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ لِأَخْوَانِنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ لَا نَشْكُرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطِيَتْهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَلَئِنَّمَا قَرَابَتَنَا وَقَرَابَتَهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَوَاحِدٌ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ (رواہ الشافعی) وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى دَاوُدُ وَالتَّسَائِي نَحْوَهُ وَفِيهِ أَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَئِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَوَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

تیسری فصل

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ بدر کے روز میں صف میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو میں انصار کے دو نوعمر لڑکوں کے درمیان تھا۔ میں نے چاہا کہ اُن میں سے طاقت ور آدمیوں کے درمیان ہوں۔ اُن میں سے ایک نے مجھے دبا یا اور کہا: چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا، ہاں۔ اُسے بھینچے! انہیں اُس سے کیا کام ہے؟ کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے، قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر میں اُسے دیکھ لوں تو میرا جسم

۳۸۴۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ لَاقِيَ لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَرَأَا أَنَا بَعْلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةً أَسْنَا نَهُمَا فَمَتَمْنِيْتُ أَنَّ أَكُونُ بَيْنَ أَصْلَحِ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيَّ عَمٍّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّكَ يَسِبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

لَيْتَ رَأَيْتَهُ لَا يَفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ
الْأَعَجَلُ مِتْنَا قَالَ فَتَعَبَبْتُ لِدَاكَ قَالَ وَعَمَزِي
الْآخِرُ فَقَالَ لِي مِثْلُهَا فَلَمْ أَشِبْ أَنْ تَطْرُقَ إِلَيَّ
أَبَى جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ الْاِتْرَايَاتِ
هَذَا مَالِحِيكُمْ الْاِنِّي تَسَالَا فِي عَنِّي قَالَ فَاَبْتَدَاَهُ
بِهَيْفِيهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ
فَقَالَ أَيْكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَنَا
قَتَلْتُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَ لَا
فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ
فَقَالَ كَلَا كُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلِيمٍ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو وَبِالنَّجُورِ
وَالرَّجُلَانِ مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو وَبِالنَّجُورِ وَمُعَاذِ
بْنِ عَفْرَاءَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ
فَأَنْطَلِقُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا
عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ بِدَحِيَّتِهِ فَقَالَ أَنْتَ
أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ وَفِي
رَوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ أَكْبَارٍ قَتَلْتَنِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۵۱ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَعْطَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا
جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ أَلَى فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ
عَنْ فَلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ
ذَلِكَ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَآجَابَ بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ

اُس کے جسم سے جھلانہ ہو یہاں تک کہ ہم میں سے جلد باز موت کے منہ میں چلا
جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں اس پر حیران ہوا اور دوسرے نے بھی مجھے
دبایا اور اسی طرح کہا۔ دیر نہیں ہوئی تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا جو لوگوں میں
گھوم رہا تھا۔ میں نے کہا کہ دیکھتے ہو، یہ ہے وہ شخص جس کے متعلق پوچھتے
تھے۔ دونوں اپنی تلواریں لے کر ٹوٹ پڑے، اُس پر وار کیا اور اُسے
قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف لوٹے اور آپ
کو بتایا۔ فرمایا کہ تم میں سے کس نے اُسے قتل کیا ہے؟ دونوں میں سے ہر
ایک نے کہا کہ میں نے اُسے قتل کیا ہے۔ فرمایا کہ تم نے اپنی تلواریں صاف
کر لی ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے دونوں تلواریں دیکھیں تو فرمایا کہ تم دونوں نے اُسے قتل کیا ہے اور رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے اُس کے سامان کا حضرت معاذ بن عمرو بن جموح
کے لیے فیصلہ فرمایا اور وہ دونوں لڑکے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ
بن عفراء تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے روز فرمایا۔ کون دیکھے گا کہ ابو جہل نے کیا
بنایا؟ پس حضرت ابن مسعود گئے تو پایا کہ اُسے حضرت عفراء کے دونوں فرزند
نے مار کر ہٹھا کر دیا ہے۔ فرمایا کہ میں نے اُسے داڑھی سے پکڑ کر کہا۔
تو ابو جہل ہے۔ کہا کہ کیا اس سے بڑا کوئی کارنامہ ہے کہ مجھے قتل کر دیا گیا۔
دوسری روایت میں ہے کہ کہا۔ کاش! مجھے کسانوں کے علاوہ کوئی اور قتل
کرتا۔

(متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور میں بیٹھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن میں سے ایک آدمی کو چھوڑ دیا جو مجھے پسند تھا۔ میں
کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، حضور! فلاں کو کیا ہوا جبکہ میں تو اُس کو مؤمن سمجھتا ہوں۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مسلمان! حضرت سعد نے تین
مرتبہ یہی کہا اور آپ نے تینوں دفعہ یہی جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ جو آدمی مجھے
پیارا ہوتا ہے میں اُس کے سوا دوسرے کو مال دیتا ہوں، اس ڈر سے

قَالَ إِنِّي لَا أُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً
أَنْ يُكَبِّتَ فِي التَّارِ عَلَى وَجْهِهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي
رِوَايَةٍ تَاهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَتَرَى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ
وَالْإِيمَانُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ -

۳۸۵۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَحْيَى يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ
لَانْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ وَإِنِّي أَبَايَهُ
لَهُ فَضْرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَيْرَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۵۳ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِي قِسْمِ الْمَغَانِمِ
عَشْرًا مِّنَ الشَّوَابِ يَبْعِيهِ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۳۸۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَى نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمٍ
لَا يَتَّبِعُونِي رَجُلٌ مِّلَكَ بَضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ
يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَمَّا بَيْنَ بَهَا وَلَا أَحَدٌ بَتَى بَيوتًا وَلَمْ
يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ
وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَا دَهًا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ
مَلَوَةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ
إِنَّكَ مَا مَوْرَةٌ وَأَنَا مَا مَوْرٌ اللَّهُمَّ احْسِبْهَا عَلَيْنَا
فَحِيسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ
يَعْنَى التَّارِ لَنَا كُلُّهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ
إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيَبَا يَعْنَى مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ
رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ
فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِّثْلِ رَأْسٍ بِقَرَّةٍ مِّنَ الدَّاهِبِ
فَوَضَعَهَا فَجَاءَتْ التَّارُ فَكَلَّمَهَا زَادَ فِي رِوَايَةٍ
فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمَ لِأَحَدٍ قَبْلَنَا -

کہ کہیں اوندھے منہ جہنم میں نہ گر جائے۔ (متفق علیہ) دونوں کی ایک اور روایت
میں ہے کہ زہری نے فرمایا: رہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان
نیک اعمال۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ بدر کے روز کھڑے ہوئے اور فرمایا: بیشک
عثمان اللہ اور اُس کے رسول کے کام گئے ہیں اور میں اُن کو جمعیت
کرتا ہوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کا حصہ نکالا
جبکہ کسی غیر موجود کو حصہ نہیں دیا گیا۔

(ابوداؤد)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم غنیمت تقسیم کرتے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر
رکھا کرتے تھے۔

(نسائی)

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام سے ایک نبی نے جہاد کیا اور اپنی
قوم سے فرمایا کہ میرے پیچھے وہ آدمی نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح
کیا ہے اور وہ زنا کرنا چاہتا ہے جبکہ زنا ابھی نہیں ہوا اور نہ وہ
جس نے گھر بنایا ہو اور اُس کی چھت ڈالی نہ گئی ہو اور نہ وہ آدمی جس نے
بجریاں یا حاملہ اونٹنیاں خریدیں اور وہ انتظار میں ہے کہ وہ بچے دیں۔
انہوں نے جہاد کیا یہاں تک کہ وہ نماز عصر کے وقت یا اُس کے لگ بھگ
اُس بستی تک پہنچ گئے تو سورج سے فرمایا کہ تو بھی حکم کا پابند ہے اور
میں بھی۔ اے اللہ! اسے ہمارے لیے روک لے۔ پس روک لیا گیا
یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح اور غنیمت دی۔ پس غنیمت کو کھانے
کے لیے لگ آئی لیکن اُسے نہ کھایا۔ فرمایا کہ تم نے خیانت کی ہے۔ پس پھر
قبیلہ کا ایک آدمی میری بیعت کرے۔ چنانچہ ایک آدمی کا ہاتھ چمپٹ گیا۔
فرمایا کہ خائن تم میں ہے۔ پس وہ گائے کے سر کے برابر سونا لے کر آئے
اور اُسے رکھ دیا تو آگ آئی اور اُسے کھالیا۔ ایک روایت میں یہ بھی
ہے کہ تم سے پہلے غنیمت کسی کے لیے بھی حلال نہیں فرمائی گئی۔ پھر اللہ

ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَاءَ ثُمَّ رَأَى مُضَعِفَنَا وَعَجَزَنَا
فَأَحَلَّهَا لَنَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۵۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ قَالَ
لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَحَبِّبِ الْأَنْبِلِ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فَلَانُ شَهِيدٌ وَفُلَانُ
شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فَلَانُ شَهِيدٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي
رَأَيْتُ فِي النَّارِ بَرْدَةً غُلَّهَا أَوْ عِبَاءَةً ثُمَّ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِذْ هَبْ
فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ
ثَلَاثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ إِلَّا لَانَهُ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ مجھ سے حدیث بیان
کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب نجیب کار و زہر ہوا
تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ آئے اور انہوں نے کہا کہ فلاں
شہید ہے، فلاں شہید ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک شخص کے پاس سے گزرے
اور کہا فلاں شہید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گرز
نہیں، میں نے اُسے دوزخ میں دیکھا ہے اُس چادر یا کبیل کے باعث
جو اُس نے چڑایا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن
خطاب اجاؤ اور لوگوں میں نین دفعہ اعلان کر دو کہ جنت میں داخل نہیں ہو
گا مگر ایمان والے۔ پس میں نکلا اور تین دفعہ میں نے اعلان کیا کہ جنت میں
کوئی داخل نہیں ہوگا ماسوائے ایمان والوں کے۔

(مسلم)

بَابُ الْجَزِيَّةِ

جزیہ کا بیان

پہلی فصل

بجائہ کا بیان ہے کہ میں احنف کے چچا جز بن معاویہ کا کاتب تھا۔
ہمارے پاس اُن کا گرامی نامہ اُن کی وفات سے ایک سال پہلے آیا کہ مجوسیوں
کے ہر ذی محرم میں جہائی کر دو اور حضرت عمر مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا کرتے
تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے شہادت دی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے لیا تھا (بخاری) اور
اِذَا امْرَأَتِي عَلَى جَيْشٍ والی حدیث بُریدہ، باب الکتاب الی الکفار
میں پیش کر دی گئی ہے۔

۳۸۵۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِعَزْرَةِ بِنْتِ
مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بِنْتِ
الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ فَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي
مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجَزِيَّةَ
مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ
مَجُوسِ هَجَرَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَذَكَرَ حَدِيثُ
بُرَيْدَةَ إِذَا امْرَأَتِي عَلَى جَيْشٍ فِي بَابِ لِكِتَابِ
إِلَى الْكُفَّارِ -

دوسری فصل

۳۸۵۷ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالٍ يَعْنِي مُحْتَلِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَاوِي نِيَابَ تَكُونُ بِالْيَمَنِ -

(رواه أبو داود)

۳۸۵۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلَحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جَزِيَّةٌ -

(رواه أحمد والترمذي وأبو داود)

۳۸۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى أَكْبَدٍ رَدُّوهُ فَآخَذُوهُ فَأَتَوْا بِهِمْ فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ وَصَالَحَهُ عَلَى الْجَزِيَّةِ - (رواه أبو داود)

۳۸۶۰ وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورًا -

(رواه أحمد وأبو داود)

۳۸۶۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَسُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُعْنِيُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَوَانِ أَنْ تَأْخُذُوا وَآكِرَهَا فَخُذُوا -

(رواه الترمذي)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انھیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا کہ ہر بالغ سے ایک دینار لینا یا اس کی قیمت کا معافی کرنا جو یمن میں ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں ہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو دومہ کے اکیدر کی طرف بھیجا۔ پس یہ اُسے پکڑ کر لے گئے۔ آپ نے اُس کا خون صاف فرما دیا اور جزیہ کی شرط پر اُس سے صلح کر لی۔ (ابوداؤد)

حرب بن عبید اللہ، اُن کی دادی جان، اُن کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں اور نصاریٰ سے لیا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر دسواں حصہ نہیں ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم ایسی قوم کے پاس سے گزرتے ہیں جو ہماری ضیافت نہیں کرتے اور نہ وہ حق ادا کرتے ہیں جو اُن پر ہمارا ہے اور نہ ہم اُن سے خود لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ انکار کریں اور تم لے سکتے ہو تو لے لیا کرو۔

(ترمذی)

تیسری فصل

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سونے والوں

۳۸۶۲ عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ بِالْجَزِيَّةِ

پہر چار و نیار، چاندی والوں پر چالیس درہم جزیرہ مقرر فرمایا۔ اس کے علاوہ تین دن تک مسلمانوں کی خوراک اور ضیافت۔
(مسلم)

عَلَى أَهْلِ النَّهْبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَعَلَى أَهْلِ الْوَرَقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا مَعَ ذَلِكَ أَرْشَاقُ الْمُسْلِمِينَ وَضِيَاةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ - (رَوَاهُ مَالِكٌ)

صلح کا بیان

بَابُ الصَّلْحِ

پہلی فصل

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ کے سال ایک ہزار اور کچھ اپنے اصحاب کو لے کر نکلے۔ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو یہی کوہار ہنایا اور اشعار کیا اور وہاں سے عمر کا احرام باندھ لیا۔ چلتے رہے یہاں تک کہ جب ثنیۃ کے مقام پر پہنچے جہاں سے ان (اہل مکہ) پر اترا جاتا ہے تو اس میں آپ کی سواری بیٹھ گئی۔ لوگوں نے اٹھ اٹھ کہا کہ قصواءِ ضد کر بیٹھی، قصواءِ ضد کر بیٹھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصواءِ ضد نہیں کر بیٹھی اور نہ یہ اس کی عادت ہے بلکہ اسے اٹھیں کوڑو کھنے والے روکا ہے پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھ سے وہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت والی ٹھہرائی ہوئی چیزوں کی تنظیم ہو مگر میں وہ چیز انھیں دے دوں گا۔ پھر اُسے ڈانٹا تو وہ اُچھل کر کھڑی ہو گئی اور آپ لوگوں سے ایک جانب ہو گئے، یہاں تک کہ مدینہ کے کنارے جا اترے، ایسی جگہ پر جہاں پانی تھوڑا تھا۔ لوگ تھوڑا تھوڑا پانی لیتے لیکن پھر بھی اُسے ختم کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی آپ نے اپنے زکش سے ایک تیر نکالا اور انھیں حکم دیا کہ اسے اُس (کنوئیں) میں ڈال دیں خدا کی قسم، وہ برابر جوش مارتا رہا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے۔ وہ اسی حال میں تھے کہ بُدیل بن ورقمہ فرامی آیا خزانہ کے چند افراد سمیت۔ پھر عروہ بن مسعود آیا۔ آگے باقی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ معاہدہ ہے جو اللہ کے رسول محمد سے ہوا۔ سہیل نے کہا: خدا کی قسم، اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو ہیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ آپ سے لڑتے۔ لہذا محمد بن عبد اللہ

۳۸۹۳ عَنْ الْمُسَوْرَيْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ قَالَا أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَدِيثِ فِي بَضْعِ عَشْرَةٍ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحَلِيفَةِ قَلَدَ الْهَدْيَ وَاشْعَرَوُ أَحْرَمَ مِنْهَا بَعْرَةً وَسَارَحَتْ إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهَا مِنْهَا بَرَكَتُ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلَّ حَلَّ خَلَّاتِ الْقَصَوَاءِ وَخَلَّاتِ الْقَصَوَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَّاتِ الْقَصَوَاءِ وَمَا ذَاكَ لَهَا يَخْلُو وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَايُسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ يَا هَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلْ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحَدِيثِ عَلَى شَمَلٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يَلْبَثْ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوا وَشَكُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَأَنْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيئُ لَهُمْ بِالرَّيِّ حَتَّى صَدُّوا عَنْهُ فَبَيَّعَهُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَمَةَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَعْرٍ مِنْ خُزَاعَةٍ ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِذْ جَاءَ سَهِيلُ بْنُ عَمْرِو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْتُبْ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سَهِيلُ

وَاللّٰهُ لَوَكَّنَا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ
الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنْ اَكْتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ
اِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمْوْنِي اَكْتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ سَهْمِيلٌ وَعَلَى اَنْ لَا يَأْتِيكَ مِّنَّا رَجُلٌ
وَاِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ لَا تَرُدُّهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ
مِنْ قِصَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِاصْحَابِهِ قُومُوا فَاَنْحَرُوا ثُمَّ اَحْلِفُوا شُعْ
حَاءَ نِسْوَةٍ مُّؤْمِنَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا احْبَاكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا حِرَاتِ
الْآيَةِ فَهَاهُمْ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرُدُّوْهُنَّ وَاَمْرَهُمْ
اَنْ يَّرُدُّوا الصِّدَاقَ مُرْجِعًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهُ أَبُو
بَصِيْرٌ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَارْسَلُوْهُ فِى
طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَا إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ
حَتَّى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ تَمْرِ
لَّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيْرٍ لِاحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهُ اِنِّي
لَا رَأى سَيْفِكَ هَذَا يَا فَلَانُ جَيِّدًا اِنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ
فَاَمْكَنْتُ مِنْهُ فَصَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتَّى
اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأى هَذَا ذُعْرًا فَقَالَ
قَتَلَ وَاللّٰهُ صَاحِبِيْ وَرَأَى لِمَقْتُوْلٍ فَجَاءَ أَبُو
بَصِيْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ
لِّاَقَمِ مَسْعُوْرٍ حَرْبٍ لَّوْكَانَ لَكَ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ
عَرَفَ اَنَّهُ سَيَرُدُّهُ اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى اَتَى سَيْفَ
الْبُحْرِثَالِ وَانْفَلَتَ ابْنُ جَعْدَلِ ابْنُ سَهْمِيْلٍ
فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ
قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيْرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ
عِصَابَةٌ قَوَالَهُ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرِ خَدَجَتْ لِقُرَيْشٍ
اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَصُوا لَهَا فَتَتَلَوُّهُمْ وَ

لکھیے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم،
میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو، لہذا محمد بن عبد اللہ لکھ دو۔
سہیل نے کہا کہ اس شرط پر کہ نہیں جائے گا ہماری طرف سے کوئی آدمی آپ
کے پاس، خواہ وہ آپ کے دین پر ہو مگر اسے آپ ہماری طرف لوٹائیں گے۔
جب معاہدہ لکھنے سے فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے
اصحاب سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ، بحر کر و اور سر منڈاؤ۔ پھر ایمان لانے والی
عورتیں حاضر ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اے ایمان والو! جب تمہارے
پاس ایمان لانے والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں (۱۰۰۶)۔ پس اللہ
تعالیٰ نے مسلمانوں کو انھیں واپس کرنے سے روک دیا اور حکم دیا کہ ان کے
مہر واپس کر دو۔ پھر مدینہ منورہ کی طرف لوٹ آئے تو قریش کے ایک فرد ابوصیر
آگئے تھے۔ قریش نے ان کے مطالبہ کو دوا آدمی بھیجے۔ آپ نے وہ ان
دونوں آدمیوں کے سپرد کر دیے۔ وہ انھیں لے کر نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ
کے مقام پر پہنچے تو کھجوریں کھانے کے لیے اتر پڑے۔ حضرت ابوصیر نے ان میں
کے ایک سے کہا: خدا کی قسم مجھے تو تمہاری تلوار بڑی عمدہ نظر آتی ہے فرادکھاؤ
تو سہی کہ میں بھی اسے دکھیوں۔ پس وہ اس سے لے لی اور ضرب لگائی یہاں تک کہ
ٹھنڈا ہو گیا۔ دوسرا بھاگ کر مدینہ منورہ جا پہنچا اور دوڑتا ہوا مسجد میں داخل ہوا۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو خوف زدہ ہے بعض گزار بہا کہ خدا کی
قسم میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل کر دیا جاتا۔ اتنے میں حضرت ابوصیر آ
گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی ماں کی خرابی، جنگ کو بھڑکانے
والا ہے اگر اس کا ایک بھی ساغی ہو جب انھوں نے یہ سنا تو جان گئے کہ اسے
قریش کی طرف لوٹایا جائے گا۔ وہ نکل آئے یہاں تک کہ سمندر کے کنارے پر آ
گئے۔ حضرت ابوجندل بن سہیل بھی حضرت ابوصیر سے آئے۔ پس قریش سے
کوئی آدمی مسلمان ہو کر نہ نکلتا مگر حضرت ابوصیر سے آتا، یہاں تک کہ ان کی پوری
جماعت ہو گئی۔ خدا کی قسم، وہ قریش کے کسی قافلے کے مستحق نہ سنتے جو شام جا رہا ہو
مگر اس کا ناقب کرتے، ان سے ملتے اور ان کا مال چھین لیتے۔ پس
قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا کی قسم اور قرابت کا واسطہ دیتے
ہوئے پیغام بھیجا کہ انھیں پیغام بھیجئے کہ جو آپ کے پاس جائے وہ امن
میں ہو گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان حضرات کے پیسے
پیغام بھیج دیا۔

أَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَازَعَهُ اللَّهُ وَالرَّحِمَ لَنَا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ آتَاهُ فَهُوَ مِنْكَ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۴۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنْ مَنْ آتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ آتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّهُ وَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُعِيَمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السَّلَامِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَبَاءَهُ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُبُورِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَكْتُبَ هَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرْجًا وَمَخْرَجًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النَّسَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِمُهُنَّ بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبَايِعُنَكَ فَمِنْ أَقَرَّتْ بِهَذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكَ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهِ وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدًا مَرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(بخاری)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی: مشرکین سے جو آئے گا وہ ان کی طرف لوٹا یا جائے گا اور جو ان کے پاس مسلمانوں سے آئے گا اسے وہ نہیں لوٹا میں گئے اور اگلے سال اس (مکہ مکرمہ) میں داخل ہونا اور اس میں تین دن قیام کرو گے اور اس میں داخل نہ ہوں، مگر اپنے ہتھیار اور کان وغیرہ کو چھپائے ہوئے۔ پس حضرت ابو جندل بڑیوں میں گھسٹتے ہوئے آئے تو وہ آپ نے ان کی طرف لوٹا دیے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصالحت کی۔ پس انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شرط رکھی کہ آپ میں سے جو ہمارے پاس آجائے گا اسے ہم آپ کی طرف نہیں لوٹائیں گے اور جو ہم میں سے آپ کے پاس چلا جائے تو وہ ہماری طرف لوٹنا ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم یہی لکھیں؟ فرمایا، ہاں کیونکہ جو ہم میں سے ان کی طرف جائے گا اسے اللہ تعالیٰ نے دُور کر دیا اور جو ان میں سے ہمارے پاس آئے گا تو غریب اللہ تعالیٰ اس کے لیے کشادگی اور نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کے تحت ان کا امتحان لیا کرتے رہے نبی! جب تمہاری خدمت میں ایمان والی عورتیں بیعت کے لیے حاضر ہوں (۱۲۰۶) ان میں سے جو اس شرط پر قائم رہتی اُس سے فرماتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا۔ پس زبانی اتنا فرماتے۔ خدا کی قسم، بیعت جتنے وقت آپ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو ہرگز مس نہیں کیا۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے کہ انھوں نے اس شرط پر صلح کی کہ دس سال تک لڑائی نہ کی جائے۔ ان میں لوگ امن و امان سے ہیں اور اس شرط پر کہ ہمارے درمیان بندہ صدوق ہو نیز نہ تلوار سونتی جائے اور نہ زہ پہنی جائے۔ (ابوداؤد)

صفوان بن سہیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے متعدد صاحبزادوں سے اور انھوں نے اپنے باپوں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو کہ میں نے معاہدے والے پر ظلم کیا یا عہد توڑا یا اُس کی طاقت سے بڑھ کر اُسے تکلیف دی یا اُس کی مرضی کے بغیر اُس سے کوئی چیز لی تو قیامت کے روز میں اُس سے جھگڑنے والا ہوں۔

(ابوداؤد)

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے چند عورتوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ ہم سے فرمایا کہ جہاں تک تمہاری استطاعت اور طاقت ہو۔ میں عرض گزار ہوئی کہ اللہ اور اُس کا رسول ہم پر ہماری ذاتوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ پھر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! ہماری بیعت لیجیے یعنی ہم سے مصافحہ کیجیے فرمایا کہ یہ اسوعورتوں سے کہہ دینا اسی طرح ہے جیسے ایک عورت سے کہنا

۳۸۶۷ عَنْ الْيَسُورِ وَمُرَّوَانَ أَنَّهُمَا اصْطَلَحَا عَلَى وَصْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِمَا النَّاسُ وَ عَلَى أَن يَبْنِيَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَأَنَّهُ لَا اسْلَالَ وَلَا اِعْلَالَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۶۸ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ أَتْبَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَن ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوْ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بَغَيْرِ طَيْبِ نَفْسٍ فَإِنَا حَاجِبُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۶۹ وَعَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رَقِيقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نُسُوءٍ فَقَالَ لَنَا فِيهَا مَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا يَا نَفْسُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعْنَا نَعْنِي صَافِحًا قَالَ لَأَتِمَّا قَوْلِي لِمَا نَزَلَتْ لَامْرَأَةٍ تَقْرُلِي لَامْرَأَةً وَاحِدَةً -

تیسری فصل

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا تو اہل مکہ نے انکار کیا کہ وہ آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہو جانے دیں یہاں تک کہ انھوں نے اس شرط پر معاہدہ کیا کہ اگلے سال داخل ہوں اور تین دن اس میں ٹھہریں جب معاہدہ لکھنے لگے تو لکھا: یہ وہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمد نے معاہدہ کیا انھوں نے کہا کہ ہم اس کے قائل نہیں۔ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کو نہ روکتے جبکہ آپ محمد بن عبد اللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں۔ پھر حضرت علی بن ابوطالب سے فرمایا کہ رسول اللہ کو مٹا دو عرض

۳۸۷۰ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَجَلَ أَهْلَ مَكَّةَ أَنْ يَدْعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمَقْبُولِ يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا لِكِتَابٍ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَا نُقْبِضُهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
أُمِّهِ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَمُحُّوكَ أَبَدًا فَخَذْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ
فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
لَا يَدُ حُلِّ مَكَّةَ بِالسَّلَامِ إِلَّا السَّيْفُ فِي الْقِرَابِ
وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ أَنْ أَرَادَ أَنْ
يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ
أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى لِأَجَلٍ
أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِمَ صَاحِبِكَ أَخْرَجَ عَنَّا فَقَدْ
مَضَى لِأَجَلٍ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گزار ہوئے کہ خدای قسم، میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں مگر پس رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلم بکھینچ لیا حالانکہ آپ اچھی طرح نہیں کہتے تھے۔ پس لکھا کہ
یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے کیا کہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار لے کر داخل نہ
ہوں سوائے تلوار کے اُسے نیام میں ڈال کر اور اس کے رہنے والوں میں
سے کسی ایک کو بھی اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے جبکہ وہ آپ کے پیچھے جانا
چاہے اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں روکیں گے جو یہاں رہنا
چاہے۔ جب اُس میں داخل ہوئے اور مدت گزر گئی تو حضرت علی کے پاس
آئے اور کہا ہر اپنے بزرگ سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں۔
مدت پوری ہوتے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔
(متفق علیہ)

بَابُ اخْرَاجِ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

یہود کو جزیرہ عرب سے نکلانے کا بیان

پہلی فصل

۳۸۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا
إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَدْرَاسِ
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
يَهُودَ اسْلِمُوا اسْلِمُوا أَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَ
لِرَسُولِهِ وَلَئِنْ أَرِيدَ أَنْ أَجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ
وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالٍ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف
چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ بیت مدراس تک پہنچ گئے۔ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! مسلمان ہو
جاؤ گے تو سلامت رہو گے۔ جان لو کہ زمین اللہ اور اُس کے رسول کی ہے۔
اور میں تمہیں اس سرزمین سے جلا وطن کرنا چاہتا ہوں جو تم میں سے اپنا
کوئی مال پائے تو اُسے فروخت کر دے۔
(متفق علیہ)

۳۸۴۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ
خَبِيرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نَقَرَكُمْ مَا أَقَرَّكُمْ اللَّهُ
وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا رَجَعَهُ عُمَرُ عَلَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر خطبہ دینے کھڑے
ہوئے تو فرمایا: ہر بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے
یہودیوں سے اُن کے مالوں پر ماملہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں برفراز
رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ برفراز رکھے گا۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ

انھیں حلاوطن کر دیا جائے۔ جب حضرت عمرؓ نے اس بات کا مقصد ارادہ کر لیا تو بنی ابراہیم کا ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا آپ یہیں نکالتے ہیں؟ جبکہ عسکری نے ہمیں برقرار رکھا تھا اور ہمارے مالوں کے متعلق ہم سے معاملہ کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہر تمہارا یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد و گرامی معمول گیا ہوں تیرا اُس وقت کیا حال ہوگا جب تجھے خیمہ سے نکالا جائے گا اور تو اپنی اونٹنی پر راتوں کو مارا مارا پھرے گا۔ کہنے لگا یہ تو ابراہیمؑ نے مذاق کے طور پر فرمایا تھا۔ فرمایا: اے دشمن خدا! اچھوٹ بولتا ہے۔ پس حضرت عمرؓ نے انھیں حلاوطن کر دیا اور اُن کے بھیل، مال اور اونٹوں کی نیز اسباب سے پالان اور رستوں تک کی قیمت انھیں ادا کر دی۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین بانوں کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا: مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، ہر وفد کے ساتھ اُسی طرح سلوک کرنا جس طرح میں سلوک کرتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تبیسری بات سے آپ خاموش ہو گئے یا فرمایا کہ میں اُسے بھول گیا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہود و نصاریٰ کو میں جزیرہ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک مسلمان کے سوا میں اُس میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ (مسلم) ایک اور روایت میں ہے کہ اگر تبیسری زندگی رہی تو ان شاء اللہ تعالیٰ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

دوسری فصل

اس فصل میں لَا تَكُونُوا قَبْلَتَانِ والی حدیث ابن عباس کے سوا کوئی حدیث نہیں اور وہ باب الحجزیہ میں پیش کی جا چکی ہے۔

تبیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر

ذَٰلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَقِيقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْرِجْنَا وَقَدْ أَقْرَبْنَا مُحَمَّدًا وَعَامَلْنَا عَلَى الْأَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ أَظَنَنْتَ إِيَّائِي نَسِيتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرٍ تَعُدُّ بِكَ قُلُوبُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هَذِهِ كَانَتْ هَذِهِ مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ فَاجْلَاهُمْ عُمَرُ وَأَعْطَاهُمْ قِيَمَةَ مَا كَانَتْ لَهُمْ مِنَ الشَّرِّ مَا لَا قَبِيلًا وَعُدَّ وَضًا مِنْ أَقْبَابِ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَٰلِكَ۔

(رواہ البخاری)

۳۸۴۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى بِثَلَاثَةٍ قَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجْبِرُوا الْوَقْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجْبِرُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دَسَكْتُ عَيْنَ الثَّلَاثَةِ أَوْ قَالَ فَالنَّسِيدُ هُمَا۔

(متفق علیہ)

۳۸۴۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدَعَ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا (رواہ مسلم) وَفِي رِوَايَةٍ لَيْثٌ عَشْتُ لَشَاءَ اللَّهُ لَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

لَيْسَ فِيهِ إِلَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُونُ قَبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِي بَابِ الْجَزِيرَةِ۔

۳۸۴۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ أَجَلَى

الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقْتُكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأَقْرَبُوا حَتَّى أَجَلَهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَارِيحَاءَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے جلا وطن کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب خیمہ والوں پر غالب آئے تو یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ غلبہ کے بعد اب وہ اللہ، اُس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے تھی۔ یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں رہنے دیں کہ محنت وہ کریں اور انہیں پیداوار میں نصف حصہ ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نہیں اس پر برقرار رکھیں گے جب تک ہم چاہیں۔ پس انہیں برقرار رکھا یہاں تک کہ حضرت عمر نے انہیں اپنے دورِ خلافت میں تیماء اور اریحاء کی طرف جلا وطن کیا۔ (متفق علیہ)

فی کا بیان

پہلی فصل

بَابُ الْفَيْءِ

۳۸۷۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَصَّ رَسُولَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطَ أَحَدًا غَيْرَهُ ثُمَّ قَرَأَ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَرَهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلُ مَالِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۷۵ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَمِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَرَهُمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مالک بن اوس بن حدثنان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس فی کے ساتھ مخصوص فرمایا جبکہ آپ کے سوا یہ کسی کو نہ دیا۔ پھر تلاوت کی: اِنْ مِنْ سِوِ جِبْرِائِلَ اللّٰہِ نے اپنے رسول کو دی... قدیر (۶:۵۹) پس یہ خالص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تھا۔ اسی مال سے اپنی ازواجِ مطہرات کو سال بھر کا خرچہ دیا کرتے۔ پھر جو باقی بچتا اُس کو لے کر وہاں خرچ کرتے، جہاں اللہ کے مال کو خرچ کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنو نضیر کا مال وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فی عنایت فرمایا، جس پر مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔ پس یہ خالص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تھا، جس سے اپنی ازواجِ مطہرات کو سال بھر کا خرچہ دیتے۔ پھر جو باقی بچتا تو اُس کو جہاد کے ہتھیاروں اور سواریوں پر خرچ فرماتے (متفق علیہ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

۳۸۴۸ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَقْرَاءُ قَسَمَ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْأَهْلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْأَعْرَبَ حَظًّا فِدْحِيثَ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَعْطَى حَظًّا قَاحِدًا ۱

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۴۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ فَيَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَزَرِيِّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۸۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى يَطْبِيئَةً فِيهَا خَرَمٌ فَقَسَمَ هَا لِلْحَرَّةِ وَ الْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ إِنِّي يَقْسِمُ لِلْحَرِّ وَالْعَبْدِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۸۱ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَدُسٍ بِنِ الْحَدَّثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَما الْفَقْرَاءُ فَقَالَ مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا الْفَقْرِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِّنَّا بِأَحَقُّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْوِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَامُهُ وَالرَّجُلُ وَبِلَادُهُ وَالرَّجُلُ وَدَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ ۱

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۸۸۲ وَعَنْهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِثْمًا الصَّدَقَاتِ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ حَتَّى بَلَغَ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ فَقَالَ هَذِهِ لَهُمْ لَأَوْ تَقَرَّوْا وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ حَتَّى بَلَغَ وَابْنُ السَّبِيلِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ لَهُمْ لَأَوْ تَقَرَّوْا مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جس روز مال فی آتا تو اُسی روز تقسیم فرما دیتے۔ بال بچے دار کو دو حصے اور تنہا کو ایک حصہ دیا کرتے۔ پس مجھے بلا گیا اور دو حصے مرحمت فرمائے کیونکہ میری بیوی مٹی اور میرے بعد حضرت عمار بن یاسر بلائے گئے تو انھیں ایک حصہ عطا فرمایا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب پہلے کوئی چیز آپ کی خدمت میں آتی تو آزاد شدگان سے ابتدا فرماتے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تمثیلا لایا گیا جس میں ٹنگینے تھے۔ پس آپ نے وہ آزاد عورتوں اور لونڈیوں میں تقسیم فرمائے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میرے والد ماجد آزاد اور غلاموں میں تقسیم فرمایا کرتے تھے (ابوداؤد)

حضرت مالک بن اوس بن عثمان سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: میں اس فی میں تم سے زیادہ حق دار نہیں ہوں اور نہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ ہم سب اپنے اپنے درجے پر ہیں، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی تقسیم کے مطابق (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پس آدمی اور اس کا قریب الاسلام ہونا، آدمی اور اس کی مشقت آدمی اور اس کے بال بچے، آدمی اور اس کی حاجت کو دیکھا جائے گا۔

(ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت پڑھی: بَشِكْ صَدَقَاتِ غُرَبَاءٍ أَوْ مَسْكِينِينَ كَيْ يَلْبَسُوا... (۴۰:۹)۔ اور فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے لیے ہیں۔ پھر تلاوت کی: رِجَالٌ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُوا... بطور غنیمت ملی تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے... (۴۱:۸)۔ پھر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے لیے ہے۔ پھر تلاوت کی: رِجَالٌ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُوا... رسول کو بطور فی دی بستیوں والوں سے

الْفَرَى حَتَّىٰ بَلَغَ لِلْفُقَرَاءِ ثُمَّ قَرَأَ الْإِنشَاءَ وَاجْتَمَعَتْ (۵۹:۶) یہاں تک کہ لفقراء آء والذین جآءو من بعدہم
 بعدہم ثم قال ہذا استوعبت المسلمین عاتہ
 فلئن عشت فلیأتین الراعی وهو سر و حمید
 نصیبہ منها لم یعرف فیہا جینہ۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

(شرح السنۃ)

ان سے ہی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے
 بھی دلیل پکڑی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین صفایا تھے،
 یعنی بنو نضیر، خبیر اور فدک۔ پس بنو نضیر تو آپ کی ضروریات کے لیے
 مخصوص تھا۔ فدک مسافروں کے لیے مخصوص تھا اور خبیر کو رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا تھا۔ دو حصے مسلمانوں
 میں تقسیم کرنے کے لیے اور ایک حصہ اپنی ازواج مطہرات کے خرچ کا
 تھا۔ جواز ازواج مطہرات کے خرچ سے بچتا وہ غریب مہاجرین میں تقسیم
 فرماتے۔

(ابوداؤد)

۳۸۸۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرَانُ قَالَ
 كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ صَفَايَا
 بَنُو النَّضِيرِ وَخَبِيرٌ وَفَدَكٌ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ
 حُسْبًا لِنَوَائِمِهِمْ وَأَمَّا فَدَكٌ فَكَانَتْ حُسْبًا لِابْتِئَاءِ
 السَّبِيلِ وَأَمَّا خَبِيرٌ فَجَزَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ثَلَاثَ أَجْزَاءٍ جَزَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ
 وَجَزَأَ ثَقْفَةً لِأَهْلِهَا فَمَا فَضَلَ عَنْ ثَقْفَةِ أَهْلِهَا
 جَعَلَهُ بَيْنَ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ۔

(رواہ ابوداؤد)

تیسری فصل

مغیرہ ابن مقسم روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ
 بنائے گئے تو انھوں نے بنی مروان کو جمع کر کے فرمایا: بیشک فدک
 خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا جس کو آپ خرچ کرتے اور بنی ہاشم
 کے نوعروگوں پر لوٹاتے تھے اور اُس سے بیواؤں کا نکاح کرتے اور
 بیشک حضرت فاطمہ نے اُس کا سوال کیا تھا کہ انھیں دے دیا جائے
 تو آپ نے انکار فرمادیا، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی حیات مبارکہ میں اُسی طرح رہا، یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔
 جب حضرت ابو بکر کو حکمران بنایا گیا تو انھوں نے اُسی کے مطابق عمل کیا
 جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی حیاتِ مقتدرہ میں کیا کرتے
 تھے۔ یہاں تک کہ انھوں نے بھی وفات پائی۔ جب حضرت عمر کو حکمران
 بنایا گیا تو انھوں نے بھی اُسی کے مطابق عمل کیا جیسے پہلے عمل ہو رہا
 تھا۔ یہاں تک کہ انھوں نے بھی وفات پائی۔ پھر مروان نے اُسے
 اپنی جاگیر بنالیا۔ پھر وہ عمر بن عبدالعزیز کی ہو گئی تو میں نے ایسا کام

۳۸۸۴ عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ إِنْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتَحْلَفَ فَقَالَ إِنْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكٌ فَكَانَ يُفْقُ
 مِنْهَا دَبُورٌ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيَزِيحُ مِنْهَا آيَةُ لَهُمْ وَ
 إِنْ فَاطِمَةُ سَأَلَتْ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ
 كَذَلِكَ فِي حَيَاتِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى أَبُو بَكْرٍ عَمَلَ فِيهَا
 بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 حَيَاتِهِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى عُمَرُ
 بَنَ الْخَطَابِ عَمَلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمَلَ حَتَّى مَضَى
 لِسَبِيلِهِ ثُمَّ أَقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ
 بَنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَدَايَتْ أَمْرًا مَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ لَيْسَ لِي بِحَقِّ دَايَةٍ

دیکھا جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو منع فرمادیا تھا تو اُس میں میرا حق نہیں ہے لہذا میں تمہیں گواہ بنا کر اسے اُسی حالت پر لوٹاتا ہوں جس پر یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانوں میں تھا۔ (ابوداؤد)

أَشْهَدُكُمْ أَنِّي رَدَدْتُهَا عَلَى مَا كَانَتْ يَعْزِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنِّي بَكَّرْتُ وَعَمَّا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

شکار اور ذبیحہ کا بیان

کتاب الصیبر والذباح

پہلی فصل

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے گتے کو چھوڑ دو تو اُس پر اللہ کا نام لو۔ اگر وہ تمہارے لیے روکے اور زندہ ہو تو اُسے ذبح کر لو اور اگر پاؤں مار دیا ہے لیکن اُس میں سے کھایا نہیں ہے تو اُسے کھا لو اور اگر کھایا ہے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اپنے لیے شکار کیا ہے اگر تم اپنے گتے کے ساتھ دوسرا کتھا پاؤ اور شکار کو مار دیا ہو تو اُسے نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے مارا ہے۔ جب تم تیر مارو تو اُس پر اللہ کا نام لو۔ اگر وہ ایک روز تم سے غائب رہے اور تم اُس میں اپنے تیر کے سوا کوئی نشان نہ پاؤ تو کھاؤ اگر چاہو اور اگر اُسے پانی میں ڈوبا ہوا پاؤ تو نہ کھاؤ۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم سدھائے ہوئے گتے چھوڑتے ہیں۔ فرمایا: کھاؤ جس کو وہ تمہارے لیے روکیں عرض گزار ہوا: خواہ مار دیں؟ فرمایا: خواہ مار دیں۔ میں نے عرض کی کہ ہم بے پروا کیونکر مارتے ہیں؟ فرمایا: کھیاڑ دے تو کھاؤ اور اگر عرض کی طرف سے لگے اور مار دے تو وہ موقوفہ ہے اُسے نہ کھاؤ۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو ثعلبہ خشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا نبی اللہ! ہم اہل کتاب کی سرزمین میں رہتے ہیں تو کیا ہم اُن کے برتنوں میں کھالیا کریں؟ نیز شکار کی جگہ میں تو ہیں اپنی کمان اور اپنے بنیر سدھائے ہوئے گتے اور اپنے سدھائے ہوئے گتے سے شکار کرتا ہوں، پس میرے لیے کیا درست ہے۔ فرمایا: تم نے جو اہل کتاب کے برتنوں کا ذکر کیا تو اگر تمہیں اُن کے علاوہ مٹیں تو اُن میں نہ کھاؤ اور

۳۸۸۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْسَلْتَ كَلْبَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ امْسَكَ عَلَيْكَ فَادْكُرْتَهُ حَيًّا فَادْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكَتْهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا امْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ قَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِذَا ارْمَيْتَ سَهْمَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا اثْرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ۔

(متفق علیہ)

۳۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعْلَمَةَ قَالَ كُلُّ مَا امْسَكَنَ عَلَيْكَ قُلْتُ فَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ قُلْتُ إِنَّا نَرْفِي بِالْمُحَرِّضِ قَالَ كُلُّ مَا خَرَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ۔ (متفق علیہ)

۳۸۸۷ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ قَوْمٌ أَهْلُ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي أَيْتَمِهِمْ وَيَأْرِضُ صَيْدًا صَيْدًا يَقْوَسِي وَيَكْلِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعْلَمٍ وَيَكْلِي الْمُعْلَمَ فَمَا يَصْلَحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْاَيْتَمِ أَهْلُ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسَلُوهَا

اگر نہ ملیں تو انھیں دھولو اور ان میں کھا لو اور جب تم اپنی کمان سے شکار کرو اور اُس پر اللہ کا نام لیا تو کھا لو اور جو تم نے اپنے سدھائے ہوئے کتے سے شکار کیا تو اُسے اگر ذبح کر سکو تو کھاؤ اور اگر اپنے غیر سدھا ہوئے کتے سے شکار کرو تو اس کی ذبح کو پاؤ تو کھاؤ۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تیر مار اور وقتم سے غائب ہو جائے تو کھا لو جب تک بدبو نہ چھوڑے۔ (مسلم)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو اپنے شکار کرتین دن کے بعد پائے تو اُسے کھا لو جب تک بدبو نہ آئے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے شرک کا زمانہ قریب ہے، وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، یہیں نہیں معلوم کہ اُس پر اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں لیا؟ فرمایا کہ تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔

(بخاری)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی چیز کے ساتھ خاص کیا ہے؟ فرمایا کہ ہمیں کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں فرمایا جو لوگوں کو عام نہ دی ہو مگر جو میری اس تلوار کے بیان میں ہے انھوں نے سمجھ نکالا جس میں تھا کہ اللہ اس پر لعنت کرے جو غیر خدا کے لیے نذر کرے اور اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو اپنے آپ پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو دین کے نشانات تبدیل کرے اور اپنے آپ پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو دین میں نئی بات لے کر آئے۔ (مسلم)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہم صبح دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر لیں؟ فرمایا کہ جو خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا ہو تو کھاؤ لیکن دانت یا ناخن نہ ہو۔ اس کے متعلق نہیں بتاتا ہوں کہ دانت توڑی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔ ہمیں غنیمت میں کتنے ہی اونٹ ملے اور کبیریاں تو ان میں سے

وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صَدَّتْ بِقُرْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمَعْلَمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مَعْلَمٍ فَأَذَرْتَ ذِكْرَهُ فَكُلْ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَذَرْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ يُنْتِنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۸۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الذِّئْبِ يَدَارِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ فُكْلِهِ مَا لَمْ يُنْتِنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثُ عَهْدٍ مُمْشِرِينَ يَأْتُونَنَا بِالْحِمَانِ لَا نَدْرِي أَيَدُكُورُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ ذَكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۹۱ وَعَنْ أَبِي لُطَيْفٍ قَالَ سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعْصِ بِهِ النَّاسُ إِلَّا مَا فِي قِرَابٍ سَيَفِي هَذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ أَدَى مُحَدَّثًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۹۲ وَعَنْ زَادِ بْنِ حَدِيَجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا أَقْوَامُ الْعَدُوِّ وَغَدَاؤُكَ لَيْسَتْ مَعْنَا مَدَى فَتَنْبِذُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنَهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسُحْلَتُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَخِدْمَةُ الْحَبَشِ وَأَصْبِنَا نَهَبَ إِبِلٍ وَعَلِمَ فَنَدَمَهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ لِسَمِهِ

فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ لِهَذِهِ الرِّبْلِ أَوَايِدَ كَأَوَايِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَتْ
مِنْهَا شَيْءٌ فَأَفْعَلُوا بِهٖ هَكَذَا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۹۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّكَ كَانَ لَهُ غَنَمٌ
تَرْغَى بِسَلَحٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةً لَهَا بِشَاةٌ مِنْ غَنَمَتَا
مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَنَزَعَتْهَا بِهٖ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا كُلَّهَا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۸۹۴ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ
فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِكُلِّ أَحَدٍكُمْ شَفْرَتُهُ وَلِكُلِّ أَحَدٍكُمْ
ذَبِيحَتُهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۹۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ نَصْرَ بَهِيمَةٍ أَوْ غَيْرِهَا
لِلْقَتْلِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۹۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ
مَنْ أَخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۸۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۹۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرَبِ فِي الْوَجْرِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْرِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۸۹۹ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ

ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ایک آدمی نے اُسے تیر مار کر روک لیا۔ رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں سے بعض کی عادت وحشی جانوروں جیسی
ہوتی ہے، جب اُن میں سے کوئی جانور تم پر غالب آجائے تو اُس کے ساتھ
ایسا ہی کیا کرو (متفق علیہ)۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی بکریاں
سَلَح کے مقام پر چڑھ رہی تھیں۔ ہماری ایک لونڈی نے دیکھا کہ بکریوں میں
سے ایک مر رہی ہے تو اُس نے ایک پتھر پھینک کر اُس کے ساتھ اُسے ذبح
کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے اُس کو کھانے
کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا ضروری
قرار دیا ہے لہذا جب کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب کسی
کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم اپنی چھری کو اچھی طرح تیز کر
لیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دیا کرو۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مویشی وغیرہ کو باندھ کر قتل کرنے
سے منع فرمایا۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس
پر لعنت فرمائی جو کسی ذی روح چیز کو نشانہ بنائے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی ذی روح چیز کو نشانہ نہ بنایا کرو۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے اور منہ پر داغ لگانے سے منع فرمایا
ہے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے

کے پاس سے گزرے۔ جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے جس نے اسے داغ لگایا ہے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عبداللہ بن ابوطلمحہ کو لے گیا تاکہ آپ اس کی تخلیک فرما دیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں داغنے کا آلہ تھا اور زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغتے تھے۔ (متفق علیہ)۔

ہشام بن زید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ باڑے میں تھے۔ پس میں نے دیکھا کہ بچیوں کو داغ رہے تھے میرے خیال میں فرمایا کہ اُن کے کانوں پر۔ (متفق علیہ)۔

دوسری فصل

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی شکار پائے اور اُس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی پھانس سے ذبح کرے؟ فرمایا کہ جس چیز سے چاہو عن بہادیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو۔

(ابوداؤد، نسائی)

ابوالعشر اُسے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا صرف حلق اور سینے میں ہی ہوتا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم اُس کی ران میں نیزہ مارو تب بھی تمہارے لیے کافی ہے (ترمذی) ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی) ابوداؤد نے کہا کہ یہ کنوئیں میں گرنے والے کا ذبح کرنا ہے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ ضرورت کے وقت ہے۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گشتے یا باز کو تم نے سدھایا ہو پھر اُسے شکار پر چھوڑو اللہ کا نام لے کر تو اُسے کھا لو جو تمہارے لیے روک لیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر مار ڈالے؟ فرمایا کہ اگر مار ڈالے اور اُس میں سے ذرا بھی نہ کھایا تو اُس نے وہ تمہارے لیے روکا ہے۔

(ابوداؤد)

عَلَيْهِ جَمَارٌ وَقَدْ دُسِمَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الَّذِي وَسَمَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۹۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ عَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيدَ اللَّهِ بَيْنَ ابْنِي طَلْحَةَ لِيُحَسِّبَهُ فَوَافَيْتُ فِي يَدَيْهِ إِمْلِسُ كَيْسِمًا بِلِ الصَّدَاقَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۰۱ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَلَّتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَرَبِدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءَ حَسِبَتْهُ قَالَ فِي إِذْنِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۰۲ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَحَدًا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَوْ يَنْبَحُ بِالنَّهْرَةِ وَشَقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرٌ لِلدَّامِرِ شَتَّتْ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۹۰۳ وَعَنْ أَبِي الْعَشْرِ عَنْ أَبِي رَافَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الزَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللِّبَةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتُ فِي فُجْأَهَا لَأَجَزَّ عَنْكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ ابُودَاوُدُ هَذَا أَكْلُوهُ الْمُتَرَدِّى وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا فِي الصَّرْدَةِ -

۳۹۰۴ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلِمْتُ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَايَ ثُمَّ أَرْسَلَتْهُ وَذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ فُكِّلَ وَمِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْتَنِي إِذَا قَتَلْتَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا قَرَأْتُمَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۹۰۵ وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَحَى الصَّيْدَ
فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ
قَتَلَهُ وَلَمْ تَرْفِئِ أَثَرِ سَبْعِ فُكْلٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۹۰۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَيْتُنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ
الْمَجُوسِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۹۰۷ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ سَفَرٍ نَسُرُّ بِالْهَوْدِ وَالنَّصَارَى وَ
الْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ أُنْيَتِهِمْ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا
غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۹۰۸ وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنِ هُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فِي
رَوَايَةٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَخْرَجَ
مِنْهُ فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَتِ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ صَارَعَتْ
فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۳۹۰۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصَبَّرُ
بِالنَّبِيلِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۳۹۱۰ وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ
مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ
لُحُومِ الْحِمَى الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجْتَمَةِ وَعَنِ الْخَلِيسَةِ
وَأَنْ تُؤْطَأَ الْحَبَالِي حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ يُعْيَى سُئِلَ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُجْتَمَةِ فَقَالَ
أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ السَّيِّئُ فَيُرْمَى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ
فَقَالَ الذَّنْبُ أَوْ السَّبْعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ
مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهَا -

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں
شکار کو تیرے مازنا ہوں تو اگلے روز اُس میں اپنا تیر دیکھتا ہوں۔ فرمایا جب
تم یہ جان لو کہ تمہارے ہی تیر سے مرا ہے اور اُس میں کسی درندے کا
نشان نہ دیکھو تو کھاؤ۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں مجوسی کے گتے کے
ساتھ شکار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ثعلبہ خثمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض
گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم سفر کرنے والے ہیں، یہودیوں، نصاریٰ
اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں اور ہمیں اُن کے برتنوں کے
سوانہیں ملتے۔ فرمایا کہ اگر تم اُن کے سودا دوسرے نہ پاؤ تو انہیں پانی سے
دھو لو اور پھر اُن میں کھا پیو۔ (ترمذی)۔

قبیصہ بن ہلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ میں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانوں کے متعلق پوچھا:۔
دوسری روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا۔ فرمایا کہ کھانا تو ایسا بھی
ہے جس سے میں بچتا ہوں۔ فرمایا کہ تمہارے دل میں ذرا بھی خلجان
پیدا نہ ہو کہ تم میں نصرانیت آگئی ہے۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے مجسمہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مجسمہ وہ ہے جس
کو باندھ کر تیر مارا جائے۔ (ترمذی)

حضرت عمر باض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیمہ کے روز منع فرمایا کپڑوں والے
ہر درندے سے اور تینوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے
سے یہاں تک کہ وہ جن لیں جو اُن کے پیٹوں میں ہیں۔ محمد بن یحییٰ
کا بیان ہے کہ ابو عامر سے مجسمہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: کسی
پرندے وغیرہ کو باندھ کر تیر وغیرہ سے مار جائے اور خلیہ کے
متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ بھیڑ یا کوئی درندہ اُسے پائے اور کوئی
شخص اُس سے چھڑا لے لیکن اُس کے ہاتھوں میں وہ ذبح کرنے
سے پہلے مر جائے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شریطہ شیطان سے منع فرمایا ہے۔ ابن عیسیٰ نے یہ بھی کہا کہ یہ وہ ذبیحہ ہے کہ کھال کاٹ دی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں۔ پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مر جائے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا ہی اُس کی ماں کا ذبح کرنا ہے۔ (ابوداؤد، دارمی) اور ترمذی نے اسے حضرت ابوسہیر سے روایت کیا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم اونٹنی کو خر کریں اور گائے بکری کو ذبح کریں تو اُس کے پیٹ سے بچہ پائیں، کیا اُسے پھینک دیں یا کھالیں؟ فرمایا کہ اگر چاہو تو کھال کو کیونکہ اُس کی ماں کا ذبح کرنا ہی اُس کا ذبح کرنا ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چڑیا یا کسی دوسرے جانور کو ناخنی قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کو قتل کرنے کے متعلق اُس سے پوچھے گا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! اُس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ ذبح کر کے اُس کو کھالے اور اُس کے سر کو کاٹ کر پھینک نہ دے۔ (احمد، نسائی، دارمی)۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ اونٹ کے کولان اور دنبوں کی چکیاں کاٹ لینا پسند کرتے تھے۔ فرمایا کہ زندہ جانور سے جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے، اُسے نہ کھایا جائے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۱۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ شَرْطِطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيْسَى هِيَ الذَّيْبُحَةُ يَقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدَ وَلَا تُفَرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۹۱۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِكَاةُ الْجَنَيْنِ ذِكَاةُ أُمِّهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ)

۳۹۱۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَنَحِّرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَتَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنَيْنَ أَتُكْفِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ كُلُّهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذِكَاةَ ذِكَاةِ أُمِّهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۳۹۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بَغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَ اللَّهُ عَنْ قَتْلِ قَبِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذَّابَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا فَيُرْمَى بِهَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۹۱۵ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنَمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يَقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

عطاء بن یسار نے بنی حارثہ کے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ وہ اُھد کی ایک گھاٹی میں اونٹنی چرا رہا تھا تو اُس پر موت دکھائی لیکن

۳۹۱۶ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقَحْةً لِّشَعْبٍ مِّنْ شُعَابِ

کوئی چیز نہ ملی جس سے نحر کرے۔ پس ایک کیل لی اور اُس کے گلے میں پھجھو دی یہاں تک کہ اُس کا خون بہہ گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو آپ نے اُس کو کھا لینے کا حکم فرمایا۔ (ابوداؤد) اور مالک کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: رہیں اُسے تیز دھار والی لکڑی سے ذبح کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر سندر میں کوئی جانور نہیں مگر اُس کو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لیے ذبح فرما دیا ہے۔ (دارقطنی)

أُحِدَ فَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهِ فَآخَذَ وَتَدَا فَوَجَّاهُ فِي لَبَتِهَا حَتَّى أَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَمَالِكٌ وَفِي رَوَايَتِهِ قَالَ فَنَزَلَتْ بِهَا بِشْطَاظًا)

۳۹۱۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ إِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لِبَنِي آدَمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ)

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

کُتَّے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص کُتّا پالے ماسوائے موشیوں اور شکاری کے تو اُس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط گھٹا دیے جائیں گے۔ (متفق علیہ)

۳۹۱۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا شِئْتَ أَهْلًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوسہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے موشیوں کی حفاظت، شکار اور کھیتی باڑی کے علاوہ کُتّا رکھا تو اُس کے ثواب سے روزانہ ایک قیراط گھٹا دیا جائے گا۔ (متفق علیہ)

۳۹۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا شِئْتَ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کُتوں کو مارنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ ایک عورت جنگل سے اپنا کُتا لاتی تو ہم اُس کو بھی مار دیتے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو مارنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ دو نقطوں واسے خالص سیاہ کُتے کو مارا کرو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

۳۹۲۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنْ الْمَرْأَةُ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبٍ فَتَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَيْمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کُتوں کو مارنے کا حکم فرمایا سوائے شکاری کُتے، ریوڑ کے کُتے اور موشیوں کی رکھوالی کرنے والے کے (متفق علیہ)۔

۳۹۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَا شِئْتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بندہ ہوتا کہ کھتے بھی امتوں میں سے ایک امت ہیں تو میں ان سب کو مارنے کا حکم دیتا۔ لہذا تم ہر بالکل سیاہ کھتے کو مار دیا کرو (ابوداؤد، دارمی) نیز ترمذی اور نسائی میں یہ بھی ہے نہیں ہیں کسی گھر والے جو کتا باندھیں مگر ان کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط گھٹا دیے جائیں گے، ماسوا مئے شکاری کھتے، کھیتی والے کھتے اور بھریوں والے کھتے کے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موشیوں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)۔

۳۹۲۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكَلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَمَرَرْتُ بِقَتْلِهِمَا كُلِّمَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَيْهِيمٍ - (رواه أبو داود والدارقطني و زاد الترمذي والنسائي وما من أهل بيت يربطون كلباً إلا نقص من عملهم كل يوم قيراطاً إلا كلب صيد أو كلب حرث أو كلب غنم -

۳۹۲۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ - (رواه الترمذي وأبو داود)

بَابُ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

کن چیزوں کا کھانا حلال ہے اور کن کا حرام؟

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دانتوں سے چھاڑ کھانے والا ہر درندہ اُس کا کھانا حرام ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دانتوں سے چھاڑ کھانے والے ہر درندے اور پنجوں سے شکار کرنے والے ہر پرندے سے منع فرمایا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پالتو گھول کا گوشت حرام فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۳۹۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ - (رواه مسلم)

۳۹۲۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ - (رواه مسلم)

۳۹۲۶ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ - (متفق علیہ)

۳۹۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے روز پالتو گھوڑوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک گور خر دیکھا تو اس کا شکار کر لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس اس کی ران ہے۔ پس آپ نے لے لی اور اسے کھا لیا (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مگر ان کے مقام پر ہم نے ایک خر گوشت کو بھجوا دیا۔ پس میں نے اس کو کھپٹ لیا اور حضرت ابو طلحہ کے پاس لے آیا۔ انھوں نے ذبح کیا اور اس کے سر میں اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بھیجیں تو آپ نے قبول فرمایا (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی کھاتا ہو تو اسے حرام قرار دینا ہو۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عباس کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ کے پاس گئے جو ان کی خالہ اور حضرت ابن عباس کی خالہ تھیں۔ ان کے پاس بھنی ہوئی گور تھی جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گور سے اٹھا اٹھا لیا۔ حضرت خالد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا گور حرام ہے؟ فرمایا نہیں لیکن میری قوم کی زمین میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں نے اسے کھینچ لیا اور اسے کھا یا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری جانب دیکھ رہے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغ کا گوشت کھاتے دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے سات غزوات کیے جن میں ہم آپ کے ساتھ ٹھہری کھاتے رہے۔ (متفق علیہ)

وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْدِيَّةِ وَ
أَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۲۸ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَحَشِييًا
فَحَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ
مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رَجُلُهُ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۲۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنْعَجْنَا أَنْبَاءَ بَنِي الظَّهْرَانِ
فَأَخَذَتْهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْرِكُهَا وَخَذَهَا
فَقَبِلَهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْتُ كَسَتْ أَكْلَهُ وَلَا أَحْرَمَهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ
عِنْدَهَا ضَيْئًا مَحْنُودًا فَقَدْ مَاتَ الصَّبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الصَّبْتِ فَقَالَ خَالِدٌ أَحْرَامُ الصَّبْتِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ يَارِضٍ قَوْحِي
فَأَجِدُنِي أَعَاظُ قَالَ خَالِدٌ فَأَجَرْتُهُ فَأَكَلْتُ وَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۳۳ وَعَنْ ابْنِ أَبِي أَدَى قَالَ عَزَدَنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَأْكُلُ
مَعَهُ الْجَرَادَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبِطِ وَ
أَمْرًا أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلْنَا جَوْعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ
حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَاهُ
نَصَفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ
فَمَرَّ الرَّكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ
وَأَطْعَمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ
فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ
شِفَاءٌ وَفِي الْآخِرِ دَاءٌ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۹۳۶ وَعَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ قَارَةَ وَقَعَتْ فِي سَمَنِ
فَمَا تَتَّ فُسِّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا
فَقَالَ الْقَوْهَا دَمًا حَوْلَهَا وَكُلُّهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۹۳۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَأَقْتُلُوا ذَا
الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَغَا تَهْمَا يَطْمَسَانِ الْبَصَرِ وَ
يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً
أَقْتُلُهَا نَادَانِي أَبُو كُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَقْتُلَ الْحَيَّاتِ فَقَالَ
إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِنَّ الْعَوَامِرُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۳۸ وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا نَحْتًا
سَرِيرَةً حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبَتْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جیشِ مہبط کے ساتھ
جہاد کیا اور ہم پر حضرت ابو عبیدہ کو امیر بنایا گیا۔ ہمیں سخت بھوک لگی تو
سمندر نے ایک مردہ مچھلی ڈال دی کہ اُس جیسی ہم نے دیکھی نہ تھی اُسے
عنبر کہا جاتا تھا۔ ہم اُس میں سے نصف مہینہ کھاتے رہے۔ حضرت
ابو عبیدہ نے اُس کی ایک بڑی لی نوایک سو اُس کے نیچے سے نکل
گیا۔ جب ہم واپس لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔
فرمایا کہ وہ رزق کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف نکالا اور اگر تمہارے
پاس ہے تو ہمیں بھی کھاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے لیے اُس میں سے بھیجا تو آپ نے اُسے کھایا (متفق علیہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے
تو اُس ساری کو ڈبو دو۔ پھر اُسے پھینک دو کیونکہ اُس کے ایک پر میں
شفا اور دوسرے میں بیماری ہے۔

(بخاری)

حضرت مہمونیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ چوہا مکھی میں
گر کر کر گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق
پوچھا گیا تو فرمایا، اُس کے ارد گرد کے گھی کو پھینک دو اور باقی کو
کھا لو۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ سانپوں کو مار دیا
کر دو اور دو کیروں واسے اور دم کے سانپ کو بھی مار دیا کہ کیونکہ
یہ دونوں بینائی کو ختم کرتے اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ کا
بیان ہے کہ ایک دفعہ سانپ کو مارنے کے لیے میں حملہ کر رہا تھا کہ
حضرت ابوبابہ نے آواز دی: برا سے نہ مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم فرمایا ہے۔ فرمایا کہ
اس کے بعد آپ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو منع فرمایا اور وہ عوام ہیں (متفق علیہ)

ابو سائب کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے اُن کے
تخت کے نیچے حرکت سنی۔ ہم نے دیکھا تو سانپ تھا۔ میں اُسے مارنے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مارنے کا حکم فرمایا اور اُس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پہلی ضرب میں گرگٹ کو مار دیا اُس کے لیے سو نیکیاں ہیں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چوینٹی نے کسی نبی کو کاٹا تو انھوں نے چوینٹیسوں کی بستی کو جلا دینے کا حکم فرمایا۔ پس وہ جلا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ تمہیں ایک چوینٹی نے کاٹا تھا لیکن تم نے تسبیح بیان کرنے والی ایک پوری اُمت کو جلا دیا۔ (متفق علیہ)۔

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب چوہا گھسی میں گر جائے اور وہ جھاڑو اُپر تو اُس کے ارد گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر وہ بننے والا ہے تو اُس کے نزدیک نہ جاؤ (احمد، ابوداؤد) اور داری نے اسے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بٹیر کا گوشت کھایا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضلہ خور جانور کو کھانے اور اُس کے دودھ سے منع فرمایا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں فرمایا کہ جلالہ پر سواری کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم امر یقتل الوزغ و ستاءه فویسقا۔ (رواہ مسلم)

۳۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ ذَرْغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّلَاثَةِ دُونَ ذَلِكَ۔ (رواہ مسلم)

۳۹۴۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّحْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمَنِ فَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرِيْهِ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد و رواہ الدارمی عن ابن عباس)

۳۹۴۴ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حَبَّارَى۔ (رواہ ابوداؤد)

۳۹۴۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِهَا (رواہ الترمذی و فی رواية ابی داؤد قال نهی عن رُكُوبِ الْجَلَالَةِ)

۳۹۴۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ۔ (رواہ الترمذی)

۳۹۴۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَى عَنْ أَكْلِ الْبَهْرَةِ وَكُلِّ ثَمَرِهَا۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی)

۳۹۴۸ وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ إِلَّا نَسِيَةً وَلُحُومَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ۔ (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدِيَّتُ غَرِيبٌ

۳۹۴۹ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ۔ (رواہ ابو داؤد والنسائی)

۳۹۵۰ وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَنْتَبَ إِلَيْهِ يَهُودٌ فَقَالُوا إِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْرَعُوا إِلَى خَضَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَا يَمِيلُ أَمْوَالُ الْمُعَاهِدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا۔ (رواہ ابو داؤد)

۳۹۵۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْتُ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدِمَارِ الْمَيْتَتَانِ الْحَوْتُ وَالْجَرَادُ وَالْذَّمَانِ الْكَيْدُ وَالطَّعَالُ۔ (رواہ احمد وابن ماجه والدارقطني)

۳۹۵۲ وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَمَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَعَا فَلَا تَأْكُلُوهُ۔ (رواہ ابو داؤد وابن ماجه) وَقَالَ مُتَعَبِ السُّنَّةِ الْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّ مَوْقُوفٌ عَلَى جَابِرٍ۔

۳۹۵۳ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ لَا أَكُلُهُ وَلَا أَحْتَمُهُ۔ (رواہ ابو داؤد) وَقَالَ مَتَّى السُّنَّةُ ضَعِيفٌ۔

۳۹۵۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيَكِ وَقَالَ إِنَّهُ يُؤْذَنُ

تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے سے منع فرمایا اور اُس کی قیمت کھانے سے بھی (ابوداؤد، ترمذی)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے روز پانچ گدھوں کا گوشت اور دانتوں سے پھاڑنے والا ہر درندہ اور بیخون سے شکار کرنے والا ہر پرندہ حرام فرمایا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ خیبر کیا تو یہودی آئے اور انھوں نے شکایت کی کہ لوگوں نے اُن کی سبز کھجوروں میں جلدی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو کہ معاہدہ کامل حلال نہیں ہے مگر حق کے ساتھ۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے دو مُروے اور دو خون حلال فرما دیے گئے ہیں۔ مُروے مچھلی اور مڈی ہیں جبکہ دو خون جگر اور تلی ہیں۔ (احمد، ابن ماجہ، دارقطنی)

ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو سمندر پھینک دے یا پانی اُس سے دُور ہو جائے اُسے کھاؤ اور جو اُس میں مکر تیرنے لگے اُسے نہ کھاؤ۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) امام محی السنہ نے فرمایا کہ اکثر محدثین کے نزدیک یہ حضرت جابر پر موقوف ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مڈی کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اکثر شکر ایسے ہیں جن کو نہیں پس کھاتا اور نہ انھیں حرام قرار دیتا ہوں۔ (ابوداؤد) محی السنہ نے فرمایا کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرغ کو گالی دینے سے منع کیا اور فرمایا کہ وہ نماز کے

لِلصَّلَاةِ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

۳۹۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلَاةِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۹۵۶ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِيَنَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۳۹۵۷ وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّكَ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشِيَتْ تَأَثُّرَ فَلَيْسَ مِنَّا - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

۳۹۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَأَلْنَا هُمُ مِنْ دُخَانٍ حَارِبًا هُمُ مِنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۹۵۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّ مَنَ فَمَنْ خَافَ تَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۳۹۶۰ وَعَنْ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ تَارَيْتُ أَنْ تَكُنَّ زَمْرًا فَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصَّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۹۶۱ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَائِزَ الْبَيْضَ الَّذِي كَانَتْ تَضِيبُ فَضَّةً - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

یہ اذان کہتا ہے۔ (شرح السنن)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مرغ کو کالی نہ دو کیونکہ وہ ناز کے لیے جگاتا ہے۔

(ابوداؤد)

عبدالرحمن بن ابوسلمی نے حضرت ابوسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گھر میں سانپ نمودار ہو تو اُس سے کہو کہ ہم تم سے حضرت نوح اور حضرت سلیمان بن داؤد کے عہد کا سوال کرتے ہیں کہ ہمیں تکلیف نہ دو۔ اگر پھر بھی نظر اُٹے تو اُسے مار دو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ میرے علم کے مطابق یہ حدیث مرفوع ہے کہ آپ سانپوں کے قتل کر دینے کے متعلق فرمایا کرتے اور فرمایا کہ جو انھیں حملہ کرنے کے ڈر سے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (شرح السنن)

حضرت ابوسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے اُن سے صلح نہیں کی جب سے ہماری اُن کے ساتھ لڑائی ہوئی ہے اور جو انھیں ڈرتے ہوئے چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کے سانپ کو مار دیا کرو۔ جو اُن کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(ابوداؤد، نسائی)

روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم چاہہاں ہم کو صاف کرنا چاہتے ہیں اور اُس میں یہ چھوڑے سانپ بہت ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو مار دینے کا حکم دیا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم کے سانپ کو مار دیا کرو سوائے سفید سانپ کے جو چاندی کی چھڑی جیسا ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے لو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔ وہ اپنے اس پر کو ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے لہذا پوری کو ڈبو دو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں شفا ہے۔ وہ زہر کو آگے اور شفا کو پیچھے رکھتی ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار جانوروں یعنی چوہی، شہد کی مکھی، ہمدرد اور مومے کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جاہلیت والے بعض چیزوں کو کھاتے اور بعض کو نفرت کرتے ہوئے چھڑ دیتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا، اپنی کتاب کو نازل کیا، اس کے حلال کو حلال قرار دیا اور اس کے حرام کو حرام ٹھہرایا۔ پس حلال وہ ہے جس کو اس نے حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو اس نے حرام قرار دیا اور جس سے سکوت فرمایا وہ معاف ہے اور یہ آیت پڑھی: **بِمَا ذُرِّعْتُمْ مِنْهُ حَرَامٌ** جو وحی کی جاتی ہے میں اس میں حرام نہیں پاتا جس کو کوئی کھانے والا کھائے مگر جبکہ مقرر ہو یا بننا ہوا خون۔ (۲: ۱۷۵، ابوداؤد)

حضرت زہرہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں گدھوں کے گوشت کی ہڈیوں کے نیچے آگ جلا رہا تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں۔ گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں۔ (بخاری)

۳۹۹۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَأَمْلَقُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ فَإِذَا يَتَنَقَّى بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۹۹۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَأَمْلَقُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سُمٌّ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ وَلَئِنْ يُقَدِّمَ السُّمَّ وَيُؤَخِّرَ الشِّفَاءَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۳۹۹۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ الثَّمَلَةِ وَالْحَلَّةِ وَالْهُدُودِ وَالضُّرَدِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۳۹۹۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَكُونُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرَكُونَ أَشْيَاءَ تَقْدَارًا فَبَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَلَا قُلَّ لَا أَحَدٌ فِيمَا أُذِجَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ أَدَمَّا الْآيَةَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۳۹۹۶ وَعَنْ زَاهِرِ بْنِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ إِذَا لَوِدُ قُتِلَ تَحْتَ الْقُدُورِ دَبْلُ حَوْمِ الْحُمْرِ إِذَا نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْمِكُمْ عَنْ لَحْمِ الْحُمْرِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنات تین قسم کے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ دوسری قسم سانپوں اور کتوں کی شکل میں ہوتی ہے اور تیسری قسم کے قیام کرتے اور سفر بھی کرتے ہیں۔ (شرح السنہ)

۳۹۹۷ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلَاثَ أَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنَحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحُلُونَ وَيَطْعَنُونَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حقیقہ کا بیان

بَابُ الْعَقِيقَةِ

پہلی فصل

حضرت سلمان بن ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے۔ پس اُس کی طرف سے خون بہاؤ اور اُس کی تکلیف کو دور کرو۔ (بخاری)

۳۹۹۸ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْعَلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَامْطُوا عَنْهُ الْأَذَى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے تو آپ اُن کے لیے دعائے برکت فرماتے اور اُن کی نجسٹ کیا کرتے۔ (مسلم)

۳۹۹۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ فَيُبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مکہ منورہ کے اندر حضرت عبداللہ بن زبیر اُن کے پیٹ میں تھے انھوں نے فرمایا کہ میں نے قبائ میں اُسے جنا۔ پھر اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُسے آپ کی گود میں رکھ دیا۔ آپ نے کھجور منگوائی اور چبا کر اُس کے منہ میں رکھ دی پھر اُس کے منہ میں لعاب دین ڈالا اور نجسٹ فرمائی پھر اُن کے لیے دعائے برکت فرمائی اور وہ پہلا بچہ تھا جو دُور اسلام میں پیدا ہوا۔ (متفق علیہ)

۳۹۹۰ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجَرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَعَهَا ثُمَّ تَغَلَّ فِيهِ ثُمَّ حَنَنَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت امّ کوثر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پرندوں کو اُن کے گھونسلوں میں رہنے دیا کرو اُن کا بیان ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور یہ چیز نہیں تکلیف نہیں دیتی کہ خواہ وہ نہ ہو یا مادہ (ابوداؤد، ترمذی) اور

۳۹۹۱ عَنْ أُمِّ كُثْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقْرِدُوا الطَّيْرَ عَلَى مِكَائِلَهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُ يَقُولُ عَنِ الْعَلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْبَجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذِكْرُنَا كُنْ أَوْلَانَا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ مِنْ قَوْلِهِ)

نسائی میں ارشاد گرامی یَقُولُ عَنِ الْعَلَامِ سے آخر تک ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام حسن بصری نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رطل کا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہو اسے۔ ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، اور نسائی دونوں کی روایت میں مُرْتَهَنُ کی جگہ رَهْنُ ہے نیز احمد اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں یُسْمَى کی جگہ یُدْعَى ہے اور امام ابوداؤد نے فرمایا کہ یُسْمَى زیادہ صحیح ہے۔

محمد بن علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن کا عقیقہ ایک بکری سے کیا اور فرمایا کہ اسے فاطمہ اس کا سر مونڈ دو اور اس کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کر دو۔ پس انھوں نے وزن کیا تو ایک درہم کے برابر یا اس کے حقے کے برابر تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے کیونکہ محمد بن علی بن حسین نے حضرت علی کو نہیں پایا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا عقیقہ ایک ایک دنبے سے کیا تھا (ابوداؤد) اور نسائی کے نزدیک دو دو دنبے ہیں۔

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقیقے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ عقوق کو ناپسند فرماتا ہے گویا آپ نے نام کو ناپسند کیا اور فرمایا جس کے گھر بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی دینا چاہے تو رطل کے کی طرف سے دو بکریاں اور رطل کی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حسن بن علی کے کان میں اذان کہتے ہوئے سنا جبکہ حضرت فاطمہ نے انھیں جناحی نماز کے لیے (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یَقُولُ عَنِ الْعَلَامِ إِلَى آخِرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۳۹۴۲ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَلَامُ مَرَّتَيْنِ يَعْثِقَتَانِ تَذِيبُهُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِغِ وَيُسْمَى وَيُحَلَّقُ رَأْسُهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ لَكِنَّ فِي رَوَايَتِهِمَا رَهْنٌ بَدَلُ مَرَّتَيْنِ وَفِي رَوَايَةِ أَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ يَدْعَى مَكَانَ وَيُسْمَى وَقَالَ ابُودَاوُدُ يَسْمَى أَصَحُّ)

۳۹۴۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ إِشَاقَةٌ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزَنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوْزَنَاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مِنْ غَرِيبٍ قَدْ اسْتَدَاهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنَ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ)

۳۹۴۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشَاتَيْنِ كَبْشَاتَيْنِ - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَعِنْدَ التَّسَائِيِّ كَبْشَتَيْنِ كَبْشَتَيْنِ)

۳۹۴۵ وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْعَقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ وَقَالَ مَنْ ذُلِّلَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْبَبْ أَنْ يَنْشُكَ عَنْهُ فَلْيَنْشُكَ عَنِ الْعَلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ)

۳۹۴۶ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

تیسری فصل

۳۹۷۷ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَوْلَدَ لِأَحَدٍ نَاعُلًا مَذْبَحَ شَاةٍ وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَخْلُقُ رَأْسَهُ وَنَلَطُّهُ بِزَعْفَرَانٍ -
(رواه أبو داود و زاد رزين و سمي)

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں جب کسی کے گھر لڑکا پیدا ہوتا تو بکری ذبح کر کے اُس کا خون بچے کے سر پر لگانا۔ جب دورِ اسلام آیا تو ہم ساتویں روز بکری ذبح کرتے ہیں، اُس کا سر مونڈتے ہیں اور اُس پر زعفران لگاتے ہیں (ابوداؤد) اور رزین میں ہے کہ ہم اُس کا نام رکھتے ہیں۔

کتاب الاطعمہ

کھانوں کا بیان

پہلی فصل

۳۹۷۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِلَامًا فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِ اللَّهُ وَكُلْ بِمِثْلِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں لڑکپن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زیر پرورش تھا میرا ہاتھ پیالے میں گھوما کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھا کرو وائیں ہاتھ سے کھایا کرو اور اپنے نزدیک سے کھایا کرو۔ (متفق علیہ)

۳۹۷۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَعِجِلُ الطَّعَامَ أَنْ لَا يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ - (رواه مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان اُس کھانے کو (اپنے لیے) حلال سمجھتا ہے جس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ (مسلم)

۳۹۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ - (رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرے اور کھانا کھاتے وقت تو شیطان کہتا ہے برات کو تمہارے لیے نہ ٹھکانا ہے اور نہ کھانا۔ جب کوئی داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کا ٹھکانا مل گیا اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو کہتا ہے: تمہیں رات کا ٹھکانا اور کھانا مل گیا۔ (مسلم)

۳۹۸۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَا كُلَّ بَيْعَيْنِ وَلَا أَشْرِبْ فَلْيَشْرِبْ بَيْعَيْنِ - (رواه مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو دو ایسے ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی پئے تو دو ایسے ہاتھ سے پئے (مسلم)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ اُس کے ساتھ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا اور اُسی کے ساتھ پیتا ہے۔

(مسلم)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے اور دست مبارک کو پونچھنے سے پہلے چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیوں اور پیلے کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمہیں یہ معلوم کر برکت کس میں ہے؟۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تیسے کوئی کھانا کھائے تو اپنا ہاتھ پونچھے یہاں تک کہ اُسے چاٹ نہ لے یا کسی کو چٹانہ دے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر کام میں حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو جو گندگی اُس میں لگ گئی ہے اُسے دور کر کے کھائے اور اُسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ اُسے معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہوگی۔

(مسلم)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

(بخاری)

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ چھوٹی پیالی میں اور نہ آپ کے لیے پتی روٹی پکائی گئی۔ قتادہ سے کہا گیا کہ وہ کس پر کھاتے تھے؟ فرمایا کہ دسترخوانوں پر۔ (بخاری)

۳۹۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ لَيْشْمَالَهُ وَلَا يَشْرَبُ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ لَيْشْمَالَهُ وَيَشْرَبُ بِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۹۸۳ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعٍ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۹۸۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَلْعَقُ الْأَصَابِعَ وَالصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي آيَةِ الْبَرَكَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۹۸۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۸۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ قَرْنٍ شَانِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا اسْقَطْتَ مِنْ أَحَدِكُمُ اللَّقْمَةَ فَلْيَمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذَى ثُمَّ لِيَا كُلَّهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۳۹۸۷ وَعَنْ أَبِي حَجِيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مُتَكَبِّئًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۹۸۸ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَوَانٍ وَلَا فِي سُرْجَةٍ وَلَا حِزْلَةٍ مُرْقُوقٍ قَبْلَ لِقَاتَادَةٍ عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفْرِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۹۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُدْرَقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا يُعَيِّنُهُ قَطُّ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۹۹۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَقَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخَلًا مِنْ حِينَ ابْتَعَثَهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مَنْخُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْعُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرِيئًا فَالْكَلَنَاءُ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۳۹۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ لِمَنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَلَا كَرِهَهُ تَرَكَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۳۹۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ وَكَانَ يَأْكُلُ قَلِيلًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعَا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَرَوَى مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسَدَّدُ مِنْهُ فَقَطُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَافَهُ صَافِيٌّ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حَلَا بِهَا ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَ حَتَّى شَرِبَ حَلَابَ سَبْعِ شِيَاةٍ ثُمَّ أَتَاهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ حَلَا بِهَا ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَ فَلَمْ يَسْتَقْمِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیلی چپاتی دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوئے اور نہ سالم بھٹی ہوئی بکری آپ نے آنکھوں سے دیکھی۔ (بخاری)۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبشت سے وصال تک مبدہ نہیں دیکھا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبشت سے وفات پانے تک پھلنی نہیں دیکھی۔ کہا گیا کہ آپ حضرات جو کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا کہ ہم اُسے پیستے اور اُس میں پھونکیں مارتے تو کچھ بھوس سی اڑ جاتی اور باقی کو پکا کر کھا لیا کرتے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کھانے کی برائی نہیں کی۔ اگر خواہش ہوتی تو اُسے کھالیتے اور اگر ناپسند فرماتے تو اُسے پھوڑ دیتے (متفق علیہ)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی بہت کھانا کھا یا کرتا تھا۔ وہ مسلمان ہو گیا تو بہت کم کھانے لگا۔ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے (بخاری) اور مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابن عمر سے صرف اس کی مسند روایت کی ہے اور اُسی کی دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مہمان بنایا جو کافر تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بکری کا حکم دیا تو وہ دوہی گئی اور وہ دودھ پی گیا۔ پھر دوسری کا حکم دیا تو اُسے بھی پی گیا۔ پھر تیسری کا حکم دیا تو اُسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے لیے بکری کا حکم دیا تو وہ دوہی گئی اور وہ اس کا دودھ پی گیا۔ پھر آپ نے دوسری کے لیے حکم فرمایا لیکن وہ اُسے نہ پی سکا آپ نے فرمایا کہ مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافرسات آنتوں میں پیتا

ہے

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **دُوْ اَدْمِیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔** (متفق علیہ)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک کا کھانا دُو کے لیے کفایت کرتا ہے اور دُو کا کھانا چار کے لیے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کفایت کرتا ہے۔ (مسلم)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تبلیہہ مرہض کے دل کو راحت پہنچاتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کے لیے بلایا جو اُس نے تیار کیا تھا۔ پس میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ پس اُس نے جو کی روٹیاں اور شوربا پیش کیا۔ جس میں کدو اور خشک گوشت تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیالے کے کناروں سے کدو تلاش کرتے تھے۔ پس اُس روز سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرتا ہوں (متفق علیہ)۔

حضرت عمر بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبریٰ کی دستی کاٹ کر کھانے دیکھا جو دست مبارک میں تھی۔ پس آپ کو ناز کے لیے بلایا گیا تو آپ نے اُسے رکھ دیا اور چھری کو بھی جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے۔ پھر ناز پڑھائی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں ہے ہمارے پاس مگر سر کر۔ پس وہی منگوایا اور اُسی کے ساتھ کھانے لگے اور فرماتے جاتے: سر کر اچھا سالن ہے، سر کر اچھا سالن ہے۔ (مسلم)

۳۹۹۳ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْارْبَعَةِ۔** (متفق علیہ)

۳۹۹۲ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْارْبَعَةَ وَطَعَامُ الْارْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔** (رواہ مسلم)

۳۹۹۵ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِّغَوَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحَزَنِ۔** (متفق علیہ)

۳۹۹۶ **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خِيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرْقًا فِيهِ دُبَابٌ وَقَدْ يَدَا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبَعُ الدُّبَابَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمَّا أَذَلَ أَحْبَبَ الدُّبَابُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ۔** (متفق علیہ)

۳۹۹۷ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَنَدَى اِلَى الصَّلَوةِ فَالْقَاهَا وَالسَّكَيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔** (متفق علیہ)

۳۹۹۸ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوْءَ وَالْعَسَلَ۔** (رواہ البخاری)

۳۹۹۹ **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ اَهْلَهُ الْاَدَمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نَعْمَ الْاَدَمُ الْخَلُّ نَعْمَ الْاَدَمُ الْخَلُّ۔** (رواہ مسلم)

۲۰۰۰ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَمَرِ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَمَرِ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ -

۲۰۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطْبُ بِالْقِثَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ نَجْنِي الْكِبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُ فَقِيلَ أَكُنْتَ تَرَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ تَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِعًا يَأْكُلُ تَمْرًا وَفِي رِوَايَةٍ يَأْكُلُ مِنْهُ أَكْلًا ذَرِيعًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْقِرَنَّ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمَرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمَرُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِئَاءُ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰۶ وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَوْ يَضْرَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمًّا وَلَا سِحْرًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھنٹی مٹ سے ہے اور اس کے پانی میں آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اُس مٹ سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تر کھجوریں کھڑکی کے ساتھ کھانے ہوئے دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں ہم مَرِّ الظُّهْرَانِ کے مقام پر تھے۔ پہلوئیں رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: کالے کالے چنوکو نہ کہ وہ زیادہ بہتر ہوتے ہیں عرض کی گئی کہ آپ نے بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا ہاں اور کوئی نبی نہیں ہوا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اگر دوں بیٹھے کھجوریں کھا رہے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُن میں سے جلدی جلدی کھا رہے تھے۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملا کر دو کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس گھرواے بھوکے نہیں رہتے جن کے پاس کھجوریں ہوں۔ دوسری روایت میں فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہیں ہیں اُس گھرواے بھوکے ہیں ایسا دویانین نہ بارشاد فرمایا (مسلم)۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھائے تو اُس روز اُسے کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَلاَ تَهْمُ تَرْيَاقٌ
اَوَّلُ الْبَكْرَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۰۸ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا
تُؤَدِّي فِيهِ نَارُ اِلَاسْمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ يُؤْتَى
بِالْحَمِيمِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۰۹ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبَّهَ اِلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ
مِنْ خَيْرٍ اِلَّا وَاحِدَهُمَا تَمْرٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۰ وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبَّعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۱ وَعَنِ النَّحَّاسِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اَلَسْتُ فِي
طَعَامٍ وَشَرِبْتُكُمْ لَعْدًا رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۲ وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْفِىَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ
اِلَى وَلَدَةٍ بَعَثَ اِلَى يَوْمًا لِقَضْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا
لَا اَنَّ فِيهَا ثَوْمًا فَسَأَلْتُ اَحْرَامَهُ هُوَ قَالَ لَا وَلَئِنْ
اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۰۱۳ وَعَنْ جَابِرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ اَكَلَ ثَوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ
فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَاَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْفِىَ بِقَدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ
اَبْقَوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَقَالَ تَرَبُّوْهَا اِلَى بَعْضِ
اَصْحَابِهِ وَقَالَ كُلْ فَاِنِّي اُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۰۱۴ وَعَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رعالیہ کی عجوہ میں شفا ہے اور علیٰ الصبح ان
کا کھانا تریاق ہے۔ (مسلم)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ہم پر ایسا مہینہ بھی آتا جس میں ہم آگ نہ جلاتے
اور ہمارا گزرا کھجوروں اور پانی پر ہوتا ماسوائے نفوڑے بہت گوشت
کے جو بھیج دیا جاتا۔ (متفق علیہ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ آلِ محمد نے کبھی متواتر دو دن گندم کی روٹیاں
پر بیٹ بھر کر نہیں کھائیں بلکہ اُن میں سے ایک روز کھجوریں کھائیں۔

(متفق علیہ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات
تک ہم نے دوسیاہ چیزیں شکم سیر ہو کر نہیں کھائیں۔

(متفق علیہ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم کھانے پینے
میں پھنسنے ہوئے نہیں ہو جبکہ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ کو گھٹیا کھجوریں بھی انہی نہ ملتیں جنہیں شکم سیر ہو کر کھا
لیتے۔ (مسلم)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو اُس میں سے تناول فرمالیتے اور بچا ہوا
بہری طرف بھیجتے۔ ایک روز آپ نے میری طرف پیالہ بھیجا جس میں سے تناول
نہیں فرمایا تھا کیونکہ اُس میں لہسن تھا۔ میں نے سوال کیا کہ یہ حرام ہے؟ فرمایا ہر
نہیں لیکن میں اسے اس کی بدبو کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ پس آپ کے
نا پسند فرمانے کی وجہ سے میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے دُور رہے یا فرمایا کہ ہماری
مسجد سے دُور رہے یا اپنے گھر میں بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں مختلف سبزیاں تھیں تو
اُن میں سے بدبو آئی۔ فرمایا کہ یہ فلاں صحابی کو دے دو اور ارشاد ہوا کھا
لو کیونکہ میں اُس سے سرگوشی کرتا ہوں جس سے تم نہیں کرتے۔

(متفق علیہ)

حضرت منقلم بن صدیک رب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اپنے اناج کو ماپ تول لیا کرو کیونکہ تمہارے لیے اُس میں برکت ڈالی جائے گی۔ (بخاری)۔

حضرت ابوالامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ تعریفیں، پاکیزہ، جس میں برکت دی گئی نہ کفایت کیا ہو نہ چھوڑا ہو اور نہ اُس سے بے پردائی کی، اے رب ہمارے! (بخاری)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتا ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اُس پر اُس کی تعریف کرے اور جب وہ کوئی چیز پیئے تو اُس پر اُس کی حمد بیان کرے (مسلم) اور عنقریب ہم باب فضل الفقراء میں حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ کی دو حدیثیں پیش کریں گے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے تک آل محمد نے شکم سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ۔

دوسری فصل

حضرت ابوالایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے تو کھانا پیش کیا گیا۔ ہم نے ایسا کھانا نہیں دیکھا جو اُس سے زیادہ برکت والا ہو۔ شروع میں ہم نے کھانا تو آخر تک اُس میں برکت کم نہ ہوئی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا کہ جب ہم کھانے لگے تو اس پر بسم اللہ پڑھ لی۔ پھر ایسا شخص کھانے آ بیٹھا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی تو اُس کے ساتھ شیطان نے کھایا۔

(شرح السنن)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے اور اپنے کھانے پر اللہ کا ذکر کرتا بھول جائے تو کہے۔ بِسْمِ اللہِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت امیہ بن محنشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کھا رہا تھا اور اُس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی یہاں تک کہ صرف ایک فقرہ کھایا جب

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ مِمَّا رَزَقَكُمُ فِيهِ۔ (رواه البخاری)

۴۰۱۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدِّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْ رَبِّنَا۔

(رواه البخاری)

۴۰۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهَا عَلَيْهَا۔ (رواه مسلم) وَسَنَدُ كَرُوحِيٍّ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ مَا شِيعَ الْإِسْلَامُ وَمُحَمَّدٌ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

۴۰۱۷ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرِطَاعًا مَا كَانَ أَغْلُو بَرَكَتَهُ مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَتُهُ فِي آخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ هَذَا قَالَ إِنَّا ذَكَّرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِِّ اللَّهُ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ۔

(رواه في شرح السنن)

۴۰۱۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَغَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔

(رواه الترمذی و ابوداؤد)

۴۰۱۹ وَعَنْ أُمِّئَةَ بِنِ مَعْشَرٍ قَالَتْ كَانَ جُلِّيَّاكُلُ فَلَمْ يُسَمِِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ

فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَىٰ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحَكَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا ذَالَ الشَّيْطَانُ
يَا كُلْ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ -
(رواه أبو داود)

۴۰۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ طَعَامٍ
قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا
مُسْلِمِينَ - (رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجه)
۴۰۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّاعُوا الشَّاكِرَ كَالصَّابِرِ -
(رواه الترمذي ورواه ابن ماجه والدارقطني عن
سنان بن سنان عن أبيه)

۴۰۲۲ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا -
(رواه أبو داود)

۴۰۲۳ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ
بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءَ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ -
(رواه الترمذي وأبو داود)

۴۰۲۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَدِمَ عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ لَوْ
أَلَا نَأْتِيكَ بِوُضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا
قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ - (رواه الترمذي وأبو داود
السائي ورواه ابن ماجه عن أبي هُرَيْرَةَ)

۴۰۲۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَقَالَ كُلُوا مِنْ
جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهَا قَرَأَتْ الْبَرَكَةُ

اُسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بِسْمِ اللَّهِ اَوَّلَهُ وَآخِرَهُ
پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: اس کے ساتھ شیطان
متواتر کھاتا رہا جب اس نے بسم اللہ پڑھی تو جو اُس کے پیٹ میں تھا سارا
قے کر کے نکال دیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو کہتے: سب تو تمہیں اللہ
تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔
(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا صابر روزہ دار کی
طرح ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور دارمی نے سنان بن سنان سے بواسطہ اُن
کے والد ماجد کے روایت کیا۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم جب کھانے پینے ترک کرتے: سب تو تمہیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس
نے کھلایا، پلایا اور خلق سے اُمارا اور اُس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔
(ابوداؤد)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے تورات میں پڑھا
کہ کھانے کی برکت کا باعث اُس کے بعد ہاتھ دھونا ہے۔ میں نے نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کی برکت کا باعث اُس سے پہلے اور اُس کے
بعد ہاتھوں کے دھونے میں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے تو آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔
لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم آپ کے وضو کے لیے پانی نہ لائیں؟ فرمایا کہ
مجھے وضو کا حکم دیا گیا ہے جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔ (ترمذی، ابوداؤد
نسائی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ثرید کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ اس کے
ارد گرد سے کھاؤ اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت درمیان

میں نازل ہوتی ہے (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو پیالے کے اونچے حصے سے نہ کھائے بلکہ نیچے حصے سے کھائے کیونکہ برکت اونچے حصے میں نازل ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا اور نہ دواؤمی بھی آپ کے پیچھے چلتے۔

(ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمار بن جبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت کے ساتھ روٹیاں لائی گئیں جبکہ آپ مسجد میں تھے۔ پس آپ نے تناول فرمائیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھائیں۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ کنگریوں سے اپنے ہاتھ کو بچھلے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت لایا گیا اور دوسری آپ کی خدمت میں پیش کی گئی جس کو آپ پسند فرماتے تھے تو آپ نے اُس میں سے نوچا۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گوشت کو چھری سے نہ کاؤ کیونکہ ایسا عجی کرتے ہیں بلکہ اُسے دانتوں سے نوچا کرو جو لذت دے گا اور جلد مضم ہوگا۔ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور دونوں نے کہا کہ یہ قوی نہیں ہے۔

حضرت ام المندثر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت علی تھے اور کھجور کے گچھے لٹکے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تناول فرماتے گئے اور ساتھ ہی حضرت علی بھی کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! اٹھو و تم کمزور ہو۔ پس میں نے اُن کے لیے چغندر اور جو تیار کیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا - (رواہ الترمذی وابن ماجة وَ الدارمی) وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلَكِنْ يَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا فَإِنَّ الْبُرْكَهَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا۔

۴۰۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كُلِّ مَتَكَةٍ قَطًّا وَلَا يَطْأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ -

(رواہ ابو داؤد)

۴۰۲۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْرٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِزُ وَلَحْمٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ أَنْ مَسَحَنَا أَيُّدِيْنَا بِالْحَصْبَاءِ - (رواہ ابن ماجة)

۴۰۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فَرَفِعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَهَسَ مِنْهَا -

(رواہ الترمذی وابن ماجة)

۴۰۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّينِ فَإِنَّهُ مِنْ مُنْعِ الْعَاجِيزِ وَأَمْسُوكَ فَإِنَّهُ أَهْنٌ وَأَمْرٌ -

(رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الإیمان وَقَالَ لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِي)

۴۰۳۰ وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِقَاقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا فَاصْبْ فَإِنَّهُ أَوْفَى لَكَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۰۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الشُّقْلُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۰۳۲ وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ فَلَحَسَهَا اسْتَغْفَرَ لَهُ الْقَصْعَةُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۰۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ عَمْرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۰۳۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّرِيدُ مِنَ الْخَبْزِ وَالتَّرِيدُ مِنَ الْحَبْسِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۳۵ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِنَّ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۴۰۳۶ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِنْدَكَ شَيْءٌ قُلْتُ لَا الْخَبْزُ يَأْتِي وَخَلٌّ فَقَالَ هَانِئُ مَا أَفْقَرُ بَيْتٍ مِّنْ أَدِيمٍ فِيهِ خَلٌّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۴۰۳۷ وَعَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ كِسْرَةً

وسلم نے فرمایا کہ اسے علی! اس سے کھاؤ، یہ تمہارے موافق ہے۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھرچن کو پسند فرماتے تھے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پیالے میں کھائے اور اسے چاٹ دے تو پیالہ اُس کی بخشش کے لیے دعا کرتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات گزارے اور اُس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی ہو جسے دھویا نہ ہو، اُسے کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام کھانوں سے روٹی کا ترید اور حبس کا ترید سب سے زیادہ پسند تھا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کی مالش کرو کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ فرمایا: آؤ، وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت یونس بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا اور

اُس پر کھجوریں رکھ کر فرمایا: یہ اس کا سالن ہے اور تناول فرمائیں۔

(البوداؤد)

حضرت سدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بیمار پڑا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عبادت کے لیے تشریف لائے اور دست مبارک میرے پستانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اُس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں محسوس کی۔ فرمایا کہ تمہارے دل میں تکلیف ہے تم حارث بن کلمہ ثقفی کے پاس جاؤ جو علاج کرتا ہے۔ چاہیے کہ مدینہ منورہ کی سا عجمہ کھجوریں لی جائیں۔ انھیں گٹھلیوں سمیت کوٹا جائے، پھر اُن کا شیرہ نہیں پلایا جائے۔

(البوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترمز کو زکھجوروں کے ساتھ کھا لیا کرتے تھے۔ (ترمذی) اور بوداؤد میں یہ بھی ہے کہ فرماتے: اس کی گرمی اُس کی ٹھنڈک سے توڑی جاتی ہے اور اُس کی ٹھنڈک اس کی گرمی سے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن وغریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ انھیں چیرنے اور ان سے کیڑے نکلنے لگے۔

(البوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تبوک کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ نے چھری شگوائی بسم اللہ پڑھی اور اسے کٹا۔

(البوداؤد)

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھی، پنیر اور نیل گائے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: حلال وہ ہے جو اللہ کی کتاب میں حلال ہے اور حرام وہ ہے جو اللہ کی کتاب میں حرام ہے اور جس سے سکوت فرمایا وہ اُن چیزوں سے ہے جن سے سمان فرمایا ہے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

مَنْ خَبَزَ الشَّعِيرَ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً فَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ وَآكَلْ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۳۸ وَعَنْ سَعْدِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ تَدْيِي حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى قُرَادِي فَقَالَ لَكَ رَجُلٌ مَفْعُودٌ أَيْتُ الْحَارِثَ بْنَ كَلْدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّ رَجُلًا يَتَطَبَّبُ فَلْيَا خَذَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِّنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَاهُنْ بِنَوَاتِهِتْ شَحًّا لِّمَلَدِكَ يَهْتِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۳۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطَبِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَيَقُولُ يَكْسِرُ حُرْ هَذَا بِرْدِ هَذَا وَبَرْدُ هَذَا بِحَرِّ هَذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

۴۰۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ يُفْتِشُهُ وَيُخْرِجُ السُّوسَ مِنْهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۴۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْبُنَةُ فِي تَبُوكَ فَدَعَا لِلسَّكِينِ فَمَتَّى وَقَطَعَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۴۲ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَوْقُوفٌ عَلَى الْأَصَحِّ)

۴۰۴۳. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَدْتُ أَنْ عِنْدِي خُبْزَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ بُرَّةٍ سَمَاءُ مُلَبَّقَةٍ بِسَمْنٍ وَلَكِنْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَاتَّخَذَهَا فَجَاءَ بِهِ فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا قَالَ فِي عَصِيٍّ صَبَّ قَالَ ارْقَعُهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ مُنْكَرِهِ)

۴۰۴۴. وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوحًا -

(رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو دَاوُدَ)

۴۰۴۵. وَعَنْ أَبِي زِيَادٍ قَالَ سُئِلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ إِنَّ أَخِيرَ طَعَامٍ أَكَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ فِيهِ بَصَلٌ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۴۶. وَعَنْ ابْنِ بَشِيرٍ السُّلَمِيِّ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَّ مَنَابِدًا وَتَمَرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالشَّمَاءَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۴۷. وَعَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ أُتِينَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ طَعَامًا وَاحِدًا ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ الشَّمَاءِ فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَجَعَلَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْحٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَفَصَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَمَسَحَ بِكُلِّ كَفٍّ وَجْهَهُ وَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس سفید گندم کی روٹی ہو جس کو گھی اور دودھ سے تر کیا ہوا ہو۔ لوگوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور تیار کر کے لے آیا۔ فرمایا کہ یہ (گھی) کس چیز میں تھا؟ عرض گزار ہوا کہ گوہ کی کپٹی میں۔ فرمایا کہ اسے اٹھا لو (ابو داؤد، ابن ماجہ) اور ابو داؤد نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ پکا لیا ہو۔

(ترمذی، ابو داؤد)

ابو زیاد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیاز کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اُس میں پیاز بھی تھی۔

(ابو داؤد)

بشیر کے دونوں سہمی صاحبزادوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپ مکھن اور کھجوریں پسند فرماتے تھے۔

(ابو داؤد)

حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس بہت سا ثرید اور پیالے میں گوشت لایا گیا۔ میں اپنا ہاتھ اُس میں ہر طرف مارنے لگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سامنے کھا رہے تھے۔ آپ نے اپنے دوسرے دست مبارک سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ کیونکہ کھانا ایک ہی جیسے ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں رنگ بزرگی کھجوریں تھیں۔ میں اپنے سامنے سے کھانے لگا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک طباق میں ہر طرف جاتا۔ فرمایا: اے عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک جیسی نہیں ہیں۔ پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے اور تری کو اپنے چہرہ انور، کلائیوں اور سر مبارک پر مل لیا اور فرمایا: جو چیز

ذَرَاعِيَّهَ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِدْرَاسُ هَذَا الْوُضُوءُ وَمِمَّا
عَيَّرَتِ النَّارُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۰۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوُضُوءَ أَمَرَ
بِالْحَسَاءِ فَصْنَعَهُ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَرُوا مِنْهُ وَكَانَ
يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتَوِا فَوَادَ الْحَزِينِ وَيَسِرُّوَا عَنْ فَوَادِ
السَّقِيمِ كَمَا تَسِرُّوَا حَدَّثَنَا الْوُسْطِيُّ بِالنَّمَاءِ عَنْ
وَجْهِمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۰۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ
مِّنَ السَّهْمِ وَالْكُمَاةُ مِنَ الْمَمْنِ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ
لِّلْعَيْنِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُگ سے پکائی ہو اُس کا وضو ہی ہے۔
(ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے گھر والوں میں سے جب کسی کو بخار چڑھ جاتا تو خبر پرہ کا حکم فرماتے
جو بنایا جانا پھر انھیں گھونٹ گھونٹ پینے کا حکم فرماتے اور فرمایا کرتے،
یہ نمکین کے دل میں طافت پہنچاتا اور مر لیض کے دل سے تنگی دور کرتا
ہے، جیسے تم میں سے کوئی پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل دُور کرتی
ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عجوہ جنت سے ہے اور اس میں
زہر سے شفا ہے اور کھنٹی مت ہے اور اس میں شفا ہے آنکھ کے لیے۔
(ترمذی)

تیسری فصل

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حمان ہوا۔ آپ نے دُتی کا حکم فرمایا تو اُسے
بھونگیا۔ پھر پھڑی لے کر اُس میں سے کاٹنے لگے۔ پس حضرت بلال
نے حاضر ہو کر آپ کو نازکی اطلاع دی۔ آپ نے پھڑی ڈال دی اور
فرمایا: اسے کیا ہو گیا، اس کے دونوں ہاتھوں میں مٹی لگے۔ راوی کا
بیان ہے کہ اُن کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں تو مجھ سے فرمایا: کیا مسواک
پر رکھ کر، میں کاٹ دوں یا مسواک پر رکھ کر تم کاٹ لو گے؟

(ترمذی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے
جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابتداء نہ فرماتے۔ پس آپ
دست مبارک ڈالتے۔ ایک دفعہ ہم آپ کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوئے
تو ایک لڑکی آئی گویا اُسے دھکیلا جا رہا ہے اور وہ کھانے میں ہاتھ

۴۰۵۰ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَفَّتْ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ
بِجَنْبٍ فَشَوَى ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحْتَطِّي بِهَا
مِنْهُ فَجَاءَ بِلَدْلٍ يُؤَدِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَالْتَقَى الشَّفْرَةَ
فَقَالَ مَا لَهُ تَرَبَّتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً
فَقَالَ لِي أَقْصَهُ لَكَ عَلَى سَوَائِكَ أَوْ قَصِّصَهُ عَلَى
سَوَائِكَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۰۵۱ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا ثُمَّ نَضَعُ أَيْدِيَنَا
حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ
يَدَهُ وَلَنَا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ
بِكَأَنِّهَا تَدْفَعُ فَنَنْهَبُ لِنَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ

ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک امرا بی آیا گویا اُسے دھکیلا جا رہا ہے۔ پس اُس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اُس کھانے کو شیطان اپنے لیے حلال کر لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ یہ لڑکی آئی تو اُس نے اس کے ذریعے حلال کرنا چاہا تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُس کا ہاتھ ان دونوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے پھر اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

(مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک غلام کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اُس کے آگے کھجوریں ڈال دیں غلام نے بہت زیادہ کھائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بسیار خوری خوشست ہے اور اُسے واپس کرنے کا حکم فرمایا۔ اسے یہی سبب الایمان میں روایت کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔ (ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو اپنے جوتے اتار لیا کرو، کیونکہ یہ تمہارے پیروں کے لیے راحت بخش ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب اُن کے پاس شریہ لایا جاتا تو اُس کو ڈھانپ دینے کا حکم فرماتیں یہاں تک کہ اُس کی بھاپ کی تیزی جاتی رہتی اور فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ بہت ہی باعث برکت ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو دارمی نے روایت کیا ہے۔

حضرت بُعیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی پیالے میں کھائے اور پھر اُسے چاٹ لے تو پیالہ اُس سے کتنا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے جہنم سے آزاد کرے جیسے تو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا ہے۔ (ریزن)

فَاَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاتِمًا يَدَهُ فَاَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ الشَّيْطَانُ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اِنْ لَا يَدُ لَكَرَأْسُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَاتِ جَاءَ بَهْدَكَ الْجَارِيَةُ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذَتْ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْاَعْرَابِيَّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٍ فَاَخَذَتْ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ يَدَاكَ فِي يَدَيَّ مَعَ يَدِهَا زَادَنِي رَوَايَةً ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَآكَلَ۔

(رواہ مسلم)

۴۰۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارَادَ اَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا فَالْتَمَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ تَمَرًا فَآكَلَ الْغُلَامُ فَكَثُرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ كَثْرَةُ الْاَكْلِ شَوْمٌ وَاَمْرٌ بِرِدِّهِ۔

(رواہ ابی ہاشم فی شعب الایمان)

۴۰۵۳ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ اِدَامِكُمُ الْهَلْخُ۔

(رواہ ابن ماجہ)

۴۰۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا رِيعَالَكُمْ فَرَاتَهُ اَوْحُ لَا قَدَامَكُمْ۔

۴۰۵۵ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيدٍ اَمَرَتْ بِهٍ فَتُغْفَى حَتَّى تَذْهَبَ فَوْرَةٌ دُخَانٍ وَتَقُولُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ۔

(رواہہما التاریخ)

۴۰۵۶ وَعَنْ بُعَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِصَهَا تَقُولُ لَهُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللَّهُ مِنَ التَّارِكَمَا اَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (رواہ زررین)

بَابُ الضِّيَافَةِ

ضيافت کا بیان

پہلی فصل

۴۰۵۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفًا وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَفِي رِوَايَةٍ بَدَّلَ الْجَارُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۵۸ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفًا جَائِزَةً يَوْمَ ذَلِيلَةٍ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَلَّى عِنْدَهُ حَتَّى يُحَرِّجَهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۵۹ وَعَنْ عُقَبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَفْقَهُنَا فَمَا تَرَى فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَتَّبِعُ لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَتَّبِعُ لَهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوَّلِيَّةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ الْجُوعُ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَخْرَجَنِي إِلَّا الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قَوْمًا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ كَيْسٌ فِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ ایک روایت میں ہمسائے کی جگہ ہے کہ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے (متفق علیہ)

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات پُر تکلف دعوت ہے، تین دن ضیافت ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ صدقہ ہے اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ دوسرے کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگ آ جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسی قوم کے پاس آتے ہیں کہ وہ ہماری ضیافت نہیں کرتے، پس کیا حکم ہے؟ آپ نے ہم سے فرمایا: اگر تم ایسی قوم کے پاس آؤ جو تمہارے لیے وہ چیز دینے کا حکم دیں جو مہمان کے لائق ہے تو قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو ان سے صاف انصاف سے لو جو ان کے لیے مناسب ہو (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دن یا رات میں باہر نکلے تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی بل گئے۔ فرمایا کہ تم دونوں کو اس وقت کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکالا؟ عرض گزار ہوئے کہ بھوک نے۔ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے بھی اُسی چیز نے نکالا ہے جس نے تمہیں نکالا لہذا کھڑے رہو۔ پس انصار سے ایک آدمی کے گھر تشریف

بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ
لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنَ فُلَانٌ
قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ
الْأَنْصَارِي فَقَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَصَاحِبِي ثُمَّ قَالَ الْحَدِيثُ مَا أَحَدٌ
الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَصْنَاءَ فَا مَتَى قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ
بِعِدْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هَذِهِ
وَإِذَا خَذَ الْمُدَّيَّةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ آيَاكَ وَالْحُلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ
وَمِنْ ذَلِكَ الْعِدْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا
وَرَدُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَبْكُرُ وَعَمْرٍو الَّذِي لَفْسِي بِيَدِهِ لَتَسْلُكُنَّ عَنْ
هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بَيْتِكُمْ الْجَوْعُ
ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ (رواه
مسلم) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ
الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيْمَةِ -

سے گئے تو وہ گھر میں موجود نہ تھا۔ جب اُس کی بیوی نے دیکھا تو خوش
امید اور مرحبا کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا
فلاں کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ ہمارے لیے بیٹھا پانی لینے گئے
ہیں جب انصاری آیا تو اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ
کے دونوں ساتھیوں سمیت دیکھا تو کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے
ہیں کہ آج مجھ سے بڑھ کر عزت والے مہمان کسی کے پاس نہیں۔ راوی
کا بیان ہے کہ وہ گیا اور اُن کے لیے ایک گچھا لے کر حاضر ہوا جس میں
کچی، خشک اور تازہ کھجوریں تھیں۔ عرض گزار ہوا کہ اس میں سے تناول
فرمائیے۔ پھر اُس نے چھری پکڑی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اُس سے فرمایا کہ دودھ والے جانور سے پچنا۔ پس اُس نے اُن کے لیے
ذبح کیا۔ پس انھوں نے بکری کا گوشت اور اُس گچھے سے کھجوریں
کھائیں اور پانی پیا۔ جب شکم سیر ہو کر رٹ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری
جان ہے تم سے قیامت کے روز ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ نہیں
بھولنے والے گھر والے نکالا اور تم واپس نہیں ہوئے کہ نہیں پچھتیں مل گئیں (مسلم) اور
كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَالْحَدِيثُ ابْنُ مَسْعُودٍ سَمِعَ بَابَ الْوَلِيْمَةِ مَذْكُورَ هَذِهِ -

دوسری فصل

روایت ہے کہ حضرت مقدم بن سعد کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی قوم کا مہمان ہو اور
صبح تک مہمانی سے محروم رہے تو ہر مسلمان پر اس کا حق ہے یہاں تک کہ
وہ اپنی مہمانی اُس کے مال اور زراعت سے حاصل کرے (دارمی) ابو
داؤد) اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی کسی قوم کا مہمان ہو
اور وہ اُس کی مہمانی نہ کریں تو اُسے اپنی مہمانی کے برابر لینے کا
حق ہے۔

ابو الاحوص جشمی سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں عرض
گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کیا ارشاد ہے جبکہ میں ایک آدمی کے پاس سے گزروں
تو نہ وہ میری مہمانی کرے اور نہ ضیافت پھر اس کے بعد وہ میرے پاس سے گزرے
تو کیا میں اُس کی مہمانی کروں یا بدلہ دوں؟ فرمایا کہ اُس کی مہمانی کرو۔ (ترمذی)

۴۰۶۱ عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا مُسْلِمُ صَافٍ قَوْمًا
فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مُحَرَّمًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ -
(رواه الدارمي وأبو داود) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّهَا
رَجُلٌ صَافٍ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ كَانَ لَهُ أَنْ يَقْبِضَهُ
بِمِثْلِ قِرَاهُ -

۴۰۶۲ وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ
فَلَمْ يَقْبِضْنِي وَلَمْ يُضْفِنِي ثُمَّ مَرَرْتُ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ أَفَرِيضُهُ
أَمْ أَجْزِيهِ قَالَ بَلِ أَقْرَبُ (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے۔
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ سے اندر آنے
کی اجازت مانگی حضرت سعد نے دَعَا لَکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہا
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنائی ڈرے یہاں تک کہ حضور نے تین دفعہ
سلام کیا اور حضرت سعد نے تینوں دفعہ جواب دیا کہ آپ نہ نہیں۔ پس نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹ گئے اور حضرت سعد آپ کے پیچھے ہو لیے۔ عرض
گوار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ہاں باپ آپ پر قربان، جتنی دفعہ بھی آپ
نے سلام کیا میرے ان کانوں نے سنا اور میں نے آپ کو جواب دیا لیکن
ایسا کہ آپ نہ نہیں تاکہ آپ زیادہ دفعہ ہم پر سلامتی اور برکت بھیجیں۔ پھر
گھر میں داخل ہوئے اور انھوں نے کشمش پیش کیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
نے ناول فرمایاں۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک بندوں نے
کھایا، فرشتوں نے تمہارے لیے دعا کی رحمت کی اور تمہارے پاس
روزہ داروں نے روزہ افطار کیا۔

(شرح السنہ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی اور ایمان کی مثال گھوڑے جیسی ہے جو اپنی رسی
کے مطابق دوڑتا رہتا ہے، پھر اپنی رسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ بیشک مؤمن
جب بھول جائے تو اپنے ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے لہذا تم اپنا کھانا پرہیز
گاردوں کو کھلاؤ اور ان لوگوں کو جو ایمان کے لحاظ سے معروف ہوں۔
روایت کیا اسے بہت سی شبہ الایمان میں اور ابونعیم نے علیہ ہیں۔
حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک بہت بڑا طب تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے اور
اُسے غراؤ کھاتا تھا۔ چاشت کے وقت جب آپ نماز چاشت ادا کر
لیتے تو اُس طب کو لایا جاتا جس میں شریہ بنایا ہوا ہوتا سب اُس کے
گرد جمع ہو جاتے۔ جب لوگ زیادہ ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم دوڑاؤ بیٹھتے۔ ایک اعرابی نے کہا کہ یہ کیسا بیٹھتا ہے؟ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے متواضع بندہ
بنایا ہے اور مجھے متکبر و متکبر نہیں بنایا پھر فرمایا کہ اس کے کناروں سے
کھاؤ اور اس کی بندی کو چھوڑ دو کیونکہ اُس میں برکت ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

۴۰۶۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَوْ عِيْرِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَلَمْ
يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَلَّمَ
ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيمَةً
إِلَّا هِيَ يَا ذَنِيَّ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ أَسْمِعْكَ
أَحْبَبْتُ أَنْ اسْتَكَثَّرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنْ الْبَرَكَةِ ثُمَّ
دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيدًا فَآكَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَكَلْتُ طَعَامَكُمْ الْإِبْرَارُ
وَصَلَّتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمْ
الصَّائِمُونَ.

(رواہ فی شرح السنۃ)

۴۰۶۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيمَانِ كَمَثَلِ
الْفَرَسِ فِي اخْتِيَارِهِ يَجُولُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى اخْتِيَارِهِ
وَأَنَّ الْمُؤْمِنَ كَيْفَ هُوَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الْإِيمَانِ فَاطْعَمُوا
طَعَامَكُمْ الْأَتْقِيَاءَ وَأُولُوا مَعْرُوفَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ
۴۰۶۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ
يُقَالُ لَهَا الْغَزَاءُ فَلَمَّا امْتَحَوْا وَسَجَدُوا الصُّحُ
أَتَى بِرِكَ الْقَصْعَةَ وَقَدْ تَرَدَّدَتْ فِيهَا فَالْتَقَوْا عَلَيْهَا
فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجَلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ
يَجْعَلْ لِي جَبَارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ كُلُّوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَ
دُعُوا ذُرْوَتَهَا يَبَارِكُ فِيهَا. (رواہ ابوداؤد)

۴۰۶۶ وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ
تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ يُبَارِكُ لَكُمْ فِيهِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

وحشی بن حرب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عرض گزار ہوئے: یا رسول
اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے؟ فرمایا کہ شاید تم الگ الگ کھاتے
ہو، عرض کی، ہاں۔ فرمایا کہ اپنے کھانے پر اکٹھے ہو جایا کرو اور اللہ کا
نام لیا کرو، نعمتیں برکت دی جائے گی۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۰۶۷ عَنْ أَبِي عَسِيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِي فَدَعَانِي فَخَرَجْتُ
إِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِي بَكْرٌ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ
بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا
لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ أَطْعَمْنَا بَرًّا
فَجَاءَ بِعِدْقٍ فَوَضَعَهُ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ
فَقَالَ لَشُعْلَنْ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ
فَاخَذَ عُمَرُ الْعِدْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ حَتَّى تَنَاشَرَ
الْبُسْرُ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَمَسْئُورُونَ عَنْ هَذَا يَوْمَ
الْقِيَمَةِ قَالَ نَعَمْ إِلَّا مَنْ ثَلَاثٍ خَرَقَتْ نَفَقَ بِهَا
الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ أَوْ كِسْرَةً سَدَّ بِهَا جُوعَتَهُ أَوْ
حُبْرًا يَتَدَخَّلُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
مُرْسَلًا)

حضرت ابو عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے، میرے پاس سے گزرے تو مجھے بلایا۔
پس میں حاضر خدمت ہو گیا۔ پھر حضرت ابو بکر کے پاس سے گزرے اور
انھیں بلایا تو وہ بھی آگئے۔ پھر حضرت عمر کے پاس سے گزرے اور انھیں
بلایا تو وہ بھی آگئے۔ پس چلے یہاں تک کہ ایک انصاری کے باغ میں داخل
ہوئے۔ باغ والے سے فرمایا کہ ہمیں کچھ کھجوریں کھلاؤ۔ وہ ایک گچھا
لے آئے اور پیش کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھائیں
اور آپ کے اصحاب نے بھی۔ پھر ٹھنڈا پانی مانگا اور پیا۔ فرمایا کہ قیامت
کے روز تم سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ
حضرت عمر نے گچھا لیا اور زمین پر دے مارا یہاں تک کہ کھجوریں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب بکھر گئیں۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ
ہم سے قیامت کے روز انکے متعلق پوچھا جائے گا، فرمایا: ہاں ماسوائے
تین کے یعنی وہ کپڑا جس سے آدمی نے اپنا منتر چھپایا یا روٹی کا وہ ٹکڑا
جس سے اپنی بھوک کو روکا یا وہ حجرہ جس میں گری اور نہ دی سے بچنے
کے لیے داخل ہو۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان
میں مرسلًا۔

۴۰۶۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُومُ
رَجُلٌ حَتَّى يُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَاهُ دَانَ
شَيْءٌ حَتَّى يَقْدَعَ الْقَوْمُ وَيُعْدِرُ فَإِنَّ ذَلِكَ
يُجْعِلُ جَلِيسَةً فَيَقْضِي يَدَهُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دسترخوان بچھا دیا جائے تو دسترخوان
اٹھانے تک کوئی آدمی کھڑا نہ ہو اور نہ اپنا ہاتھ اٹھائے اگرچہ شکم سیر ہو
گیا ہو، یہاں تک کہ سب فارغ ہو جائیں یا عدل بیان کر دے ورنہ اس
کا ساتھی شرمسار ہوگا اور اپنا ہاتھ روکے گا اور ہو سکتا ہے کہ اُسے

لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) ۴۰۶۹
وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرُهُمْ أَكْلًا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا) ۴۰۷۰
وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَمُ كَعَرَضٍ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَسْتَهْيِيهِ قَالَ لَا تَجْتَمِعَنَّ جُوعًا وَكِنَا -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) ۴۰۷۱
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا فَإِنَّ الْبُرْكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) ۴۰۷۲
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مُعْتَفٍ)

۴۰۷۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ الشُّقْرِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

الہی کھانے کی ضرورت ہو۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بھڑی محمد سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو اُن سے آخر میں کھانا بند کرتے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو خواہش نہیں ہے۔ فرمایا کہ بھوک اور بھوٹ کو جمع نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بل کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

(ابن ماجہ)

حضرت البرہ برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ آدمی اپنے ہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک جائے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان سے نیز حضرت ابن عباس سے اور کہا کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس گھر میں کھانا کھلایا جائے بھلائی اُس کی طرف کو ان کی طرف جانے والی چھڑی سے زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑتی ہے (ابن ماجہ)۔

مجبور کے کھانے کا بیان

بَابُ فِي أَكْلِ الْمُضْطَرِّ

پہلی فصل

یہ باب بھی پہلی فصل سے خالی ہے۔

— وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ —

دوسری فصل

حضرت یحییٰ عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: کوئی حالت ہمارے لیے مردار کو حلال کر دیتی ہے؟ فرمایا کہ تمہارا کھانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ دودھ کا ایک پیالہ صبح اور ایک شام کو۔ ابو نعیم نے کہا کہ عقبہ نے مجھے اس کا یہ مطلب بتایا کہ ایک پیالہ صبح کو اور ایک پیالہ شام کے وقت۔ فرمایا کہ اباجان کی قسم، یہ تو بھوک ہے۔ تو اس حالت میں ان کے لیے مردار کو حلال قرار دے دیا گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو داؤد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم ایسی زمین میں ہوتے ہیں کہ ہمیں بھوک سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے، پس مردار ہمارے لیے کب حلال ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جب تم صبح یا شام کو ایک پیالہ دودھ بھی نہ پاؤ اور ساگ سبزی بھی نہ ملے تب۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ صبح یا شام کو دودھ کا ایک پیالہ بھی نہ ملے اور نہ ساگ سبزی پاسکو جسے کھا لو تو تمہارے لیے مردار حلال ہو جاتا ہے۔ (دارمی)

پینے کی چیزوں کا بیان

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس دیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ) اور مسلم نے ایک روایت میں یہ بھی کہا کہ فرماتے: یہ زیادہ میر کرنے والا زیادہ صحت بخش اور زود مضم ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشک کے دانے سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مشکینہ کے منہ سے پانی پیا جائے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے: برائے اس کا اٹھانا یہ ہے کہ اس کے دہانے کو نیچے کر دیا جائے اور

۴۰۴۲ عَنْ الْفُجَّيْرِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِثُ وَنَصْطَبِثُ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ فَسَرَّهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٍ عَدْوَةٍ وَقَدَحٍ عَشِيَّةٍ قَالَ ذَاكَ وَإِي الْجُوعِ فَاحِلٌ لَهُمُ الْمَيْتَةُ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۴۵ وَعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضٍ فَتُصَيِّبُنَا بِهَا الْمُخَضَّةُ فَمَتَى يَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَحْتَفِقُوا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا مَعْنَاهُ إِذَا لَمْ تَجِدُوا صَبُوحًا أَوْ عِبُوقًا وَلَمْ تَجِدُوا بَقْلًا تَأْكُلُونَهَا حَلَّتْ لَكُمْ الْمَيْتَةُ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

بَابُ الْأَشْرَبَةِ

۴۰۴۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رَوَايَةٍ وَيَقُولُ إِنَّهُ ارْدَى وَابْرَأَ وَامْرَأَ - ۴۰۴۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۴۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ زَادَ فِي رَوَايَةٍ وَاخْتِنَاتُهَا أَنْ يُقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ

يُشْرَبُ مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۷۹ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَنْهَى أَنْ يُشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۰۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشْرَبُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا مِمَّنْ نَبِيٌّ فَلَيْسَتْ بِي -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۰۸۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ لَوْ مِنْ مَاءٍ زَمْرَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۸۲ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ صَلَاتِي الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدْتُ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرَجُلِي ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضَلَّكَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ صَنَعَتِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۰۸۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ فَدَا الْوَجُلُ وَهُوَ يُعَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ دَلَّالًا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْعَرِينِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۰۸۴ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اُس سے پیاجائے (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی کھڑا ہو کر نہ پیئے۔ اگر بھول جائے تو تے کر دے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آب زمزم کا ایک ڈول پیش کیا گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نماز ظہر پڑھ لی تو لوگوں کی حاجات کے لیے کوفے کے چبوترے پر بیٹھے، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا پھر ان کی خدمت میں پانی لایا گیا تو پیاجا اور اُس سے منہ ہاتھ دھوئے۔ سر اور پیروں کا ذکر بھی کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ کھڑے ہو کر پینا نا پسند کرتے ہیں۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے جیسے میں نے کیا ہے۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ آپ کے ایک ساتھی تھے۔ آپ نے سلام کیا اور اُس نے سلام کا جواب دیا اور وہ باغ کو پانی دے رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہو تو وہاں در نہ ہم نالی سے منہ لگا کر پی لیں گے۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس مشکیزے میں رات کا باسی پانی ہے۔ پس وہ جھونپڑے کی طرف گیا، پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر گھر کی چکی بکری کا دودھ اُس میں دو بلہ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ وہ دوبارہ لایا تو اُس آدمی نے پی لیا جو آپ کے ساتھ آیا تھا۔ (بخاری)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو بھرتا ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتے پیتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ریشتی اور دیبا ج کے کپڑے نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ ان کی کھالی میں کھاؤ کیونکہ ان کے لیے دنیا میں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک گھر میں پالی ہوئی بکری دو ہی گئی اور اُس میں اُس کنویں کا پانی ملا گیا جو حضرت انس کے گھر میں تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے دائیں جانب حضرت ابوبکر اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر کو دے دیجئے۔ پس آپ نے اعرابی کو عطا فرمادیا جو آپ کے دائیں دست اقدس میں تھا۔ پھر فرمایا کہ دائیں طرف والا زیادہ حق دار ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ دائیں جانب والے زیادہ حق دار ہیں، لہذا ان کا زیادہ خیال رکھو۔ (متفق علیہ)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے اُس میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب تمام لوگوں سے چھوٹا ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر سیدہ حضرات۔ فرمایا کہ اسے لڑکے اکیاتم اجازت دیتے ہو کہ یہ عمر سیدہ حضرات کو دے دوں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کے پس خوردہ کے سلسلے میں اپنے اوپر میں کسی چیز کو ترجیح نہیں دوں گا۔ پس آپ نے اُسی کو عطا فرمایا (متفق علیہ) اور حدیث افواہ بھی غریب تابعین بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنِيَةِ الْفِضَّةِ أَعْمَى يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي إِنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ

۴۰۸۵ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي إِنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَائِفٍ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۸۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشَيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبَيْرِ الَّذِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرَا عَطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْإِيمَنُ فَالْإِيمَنُ وَفِي رَوَايَةٍ الْإِيمَنُونَ الْإِيمَنُونَ الْإِيمَنُونَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۸۷ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ مَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْتَرِ بَعْضِ مِمَّنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَدُهُ فِي بَابِ الْمُعْجَزَاتِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

دوسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۴۰۸۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَمْرٍَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَشْرِبُ
وَنَحْنُ قِيَامٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْذَاقِيُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
غَرِيبٌ)

۴۰۸۹. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۰۹۰. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ
يَتَفَخَّ فِيهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۰۹۱. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشْرَبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ
اشْرَبُوا مِثْلِي وَثَلَاثَ سَمَوَاتٍ إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ
وَاحِدًا وَإِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۰۹۲. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّفَخِّ فِي الشَّرَابِ
فَقَالَ رَجُلٌ الْقَدَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَهْرَقُهَا
قَالَ فَإِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَإِنْ
الْقَدَحَ عَنْ فَيْكِ ثُمَّ تَنَفَّسْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْذَاقِيُّ)

۴۰۹۳. وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ ثَلَاثَةِ الْقَدَحِ وَأَنْ يَتَفَخَّ
فِي الشَّرَابِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۹۴. وَعَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قَرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ
قَائِمًا فَصُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

کے بعد مبارک میں ہم چلتے ہوئے کھالیا کرتے تھے اور کھڑے ہو کر پی لیا کرتے
تھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے۔

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیتے ہوئے دیکھا کھڑے ہو کر اور بیٹھے
ہوئے۔

(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اُس میں پھونکنے مارنے سے منع
فرمایا ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے کوئی اُونٹ کی طرح نہ پیئے بلکہ دو تین سانسوں میں پیا
کر اور جب پیئے لگو تو بسم اللہ کہو اور جب حاجت پوری کر لو تو
الحمد للہ کہو۔

(ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکنے مارنے سے منع فرمایا
ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میں برتن میں تنکا دیکھتا ہوں۔ فرمایا کہ اُسے
بہا دو عرض گزار ہوا کہ میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ پیالے
کو اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لیا کرو۔

(ترمذی، دارمی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالے
کے سوراخ سے پینے اور پینے کی چیز میں پھونکنے مارنے سے منع فرمایا
ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم میرے پاس نشتر لائے اور ریلکے ہوئے مشکیزے کے منہ
سے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔ پس میں کھڑی ہوئی اور اُس کے منہ
کو کاٹ کر رکھ لیا (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث

عَرِيبٌ مَحِيحٌ

۴۰۹۵ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحُلَّةُ الْبَارِدُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا)

۴۰۹۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَاطْعَمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَإِذَا اسْتَقَى لَبَنًا
فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ فَارَقَهُ
لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزَى مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا
الْبَنُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۰۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعَذَّبُ لَهُ الْمَاءُ مِنَ السَّقِيَا قِيلَ
هِيَ عَيْنُ بَيْتِهَا وَبَيْنَ الْمَدِينَةِ يَوْمَانِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حسن غریب صحیح ہے۔

زہری، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں
کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پینے کی چیزوں میں مینھی اور
ٹھنڈی ندیادہ پسند تھیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ صحیح وہ ہے
جو زہری نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو
کہے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھانا
جب دودھ پئے تو کہے: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے اور
اس سے زیادہ دینا، کیونکہ جو چیز کھانے اور پینے دونوں کی جگہ کفایت
کرے ایسی دودھ کے سوا کوئی نہیں۔ (ترمذی، ابو داؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شیریں پانی سُٹھیا سے منگوایا جاتا۔ کہا گیا کہ وہ ایک
چشمہ ہے جو مدینہ منورہ سے دو دن کی مسافت پر ہے۔

(ابو داؤد)

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سونے یا چاندی کے برتن میں پئے یا اُس
برتن میں جس کے اندر یہ لگے ہوئے ہوں تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی
آگ بھرتا ہے۔ (دارقطنی)

۴۰۹۸ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ
أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ ذَلِكَ فَاتَّمَا يَجْرُفُ
بَطْنُهُ نَارَ جَهَنَّمَ۔ (رَوَاهُ الدَّارِقُطَنِيُّ)

نقیع اور نبید کا بیان

بَابُ النَّقِيعِ وَالْأَنْبِذَةِ

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے اس پیالے
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پینے کی تمام چیزیں پلائی ہیں یعنی
شند، نبید، پانی اور دودھ۔ (مسلم)

۴۰۹۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ
وَالنَّبِيدَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يَوْمًا أَعْلَاهُ وَكَهْ عَزْلَاهُ نَبِيذُهُ عُدْوَةً فَيَشْرِبُهُ عِشَاءً وَنَبِيذُهُ عِشَاءً فَيَشْرِبُهُ عُدْوَةً -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۰۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِذُ لَهُ أَوَّلُ اللَّيْلِ فَيَشْرِبُهُ إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَعِجُّهُ وَالْعُدَاةَ اللَّيْلَةَ الْآخَرَى وَالْعُدَاةَ إِلَى الْعَصْرِ فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ أَوْ أَمْرِيهِ فَصَبَّ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يَنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَجِدْ وَأَسْقَاهُ يُنْبِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۰۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاوِ وَالْحَنْتِ وَالْمَرْقَاتِ وَالنَّقِيرِ وَأَمَرَ أَنْ يُنْبِذَ فِي أَسْقِيَةِ الْإِذْمِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۰۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَإِنْ ظَرَفًا لَأَعْمَلُ شَيْئًا وَلَا يَحْرِمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ إِلَّا فِي ظُرُوفِ الْإِذْمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ دَعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبید بناتے تو اسے اوپر کی جانب سے باندھ دیتے اور اس کا دبانہ تھا۔ صبح کو نبید جھگوتے تو شام کو آپ نوش فرما لیتے اور شام کو جھگوتے تو اسے صبح کو نوش فرما لیتے۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے رات کی ابتداء میں نبید جھگوتایا جاتا تو اسے اگلے روز صبح کو نوش فرما لیتے یا اسے والی رات میں یا اس کے بعد دوسری رات میں یا اگلے روز عصر تک۔ اگر اس کے بعد کچھ بچتا تو خادم کو پلا دیتے یا حکم فرماتے تو بہا دیا جاتا۔

(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبید بنایا جاتا اور اگر مشکیزہ نہ ملتا تو پتھر کے بڑے پیالے میں آپ کے لیے نبید بنایا جاتا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کدو کے تونے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن، جڑ کے برتن سے منع فرمایا ہے اور حکم فرمایا کہ چمڑے کے مشکیزوں میں نبید بنایا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بعض برتنوں سے منع کیا تھا جبکہ برتن کسی چیز کو حلال کرتے ہیں اور نہ حرام بلکہ نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ میں نے تمہیں پینے سے منع کیا تھا مگر چمڑے کے برتنوں میں۔ اب ہر برتن میں پی سکتے ہو لیکن نشہ لانے والی چیز نہ پیو۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابوالمالک اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں

۴۱۰۵ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَرِيِّ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اُس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔
(ابوداؤد، ابن ماجہ)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سبز گھڑے میں نمید بنانے سے منع فرمایا ہے۔ میں نے کہا کہ ہم سفید میں پی لیا کریں؟ فرمایا: نہیں۔
(بخاری)

۴۱۰۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُوفَى قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَبْيِضِ الْخَبَرِ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَدَانِي وَغَيْرِهَا

بزتنوں وغیرہ کو ڈھانپنے کا بیان پہلی فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات شروع ہو یا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو کیونکہ اُس وقت شیطان پھیل جاتے ہیں۔ جب ایک گھنٹہ رات گزر جائے تو انھیں چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کے منہ بند کر دو۔ اور اللہ کا نام لے کر اپنے بزتنوں کو ڈھانپ دو، خواہ اُن پر چوڑائی میں سی کوئی چیز رکھو اور اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا: بزتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو، دروازے بند کر لو، اپنے بچوں کو شام کے وقت روک لو کیونکہ اُس وقت شیطان پھیلتے اور ایک لینے ہیں اور سوتے وقت چراغوں کو بجھا دو کیونکہ بعض اوقات چوسیا بنتی کو کھینچ لیتی ہے اور گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔ مسلم کی روایت میں فرمایا: بزتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو، دروازے بند کر دو، چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان کے لیے بند مشکیزہ حلال نہیں۔

۴۱۰۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جَنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صَبِيَاءَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حَيْثُ دَنَ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَادْكُرُوا قَدْرَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَمُّوا أَيْدِيَكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ تَعَرَّضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا وَاطْفَأُوا مَصَابِيحَكُمْ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ خَمُّوا الْأَيْدِيَّ وَادْكُرُوا الْأَسْقِيَّةَ وَاجْعِفُوا الْأَبْوَابَ وَانْكُفُّوا صَبِيَاءَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنَّ انْشَارًا وَخُطْفَةً وَاطْفَأُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُؤَيْسَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَاحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَ

نہ بند دروازے اور برتن کو کھولے۔ اگر تم کوئی چیز نہ پاؤ تو چوڑائی میں اپنے برتن پر کھڑی ہی رکھ دو اور اللہ کا نام لو اور ضرور ایسا کر دو کیونکہ جو میاں گھر والوں پر ان کے گھر کو بھڑکا دیتی ہے۔ اسی کی دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو اپنے موشیوں اور بچوں کو باہر نہ بھیج یہاں تک کہ ابتدائی سیاہی جاتی ہے کیونکہ شیطان کو سورج غروب ہونے کے وقت بھیجا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ رات کی ابتدائی سیاہی جاتی رہے۔ اسی کی ایک اور روایت میں فرمایا: برتنوں کو ڈھانپ دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو کیونکہ سال میں ایک ایسی رات بھی ہے جس میں وہاں نازل ہوتی ہے، نہیں گزرتی وہ کسی برتن کے پاس سے جس کو ڈھکا نہ ہو اور مشکیزے کے پاس سے جس پر بند نہ ہو مگر وہ وہاں میں نازل ہو جاتی ہے۔

انہوں نے ہی فرمایا کہ انصار میں سے حضرت ابو حمید نامی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک برتن ڈو دھ لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برتن نے اسے ڈھانپ کیوں نہیں لیا تھا، خواہ اس کے اوپر لکڑی ہی رکھ لیتے، (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو اپنے گھروں میں آگ کو نہ چھوڑا کرو یعنی کھلی ہوئی (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کا ایک گھر رات کے وقت اپنے رہنے والوں سمیت جل گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رات کے وقت تم کتے کے بھونکنے یا گدھے کے رینگنے کی آواز سنو تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ

اَوْكُوا السِّقَاءَ وَاغْلِقُوا الْاَبْوَابَ رَاضُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحْمِلُ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا لَمْ يَلَا أَنْ يَعْرِضْ عَلَى اِنَائِهِ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فليَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْمِرُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْنَهُمْ وَفِي رَوَايَةٍ لَمْ يَقَالَ لَا تَرْسَلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ فَحِمَةُ الْعِشَاءِ وَفِي رَوَايَةٍ لَمْ يَقَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لَا يَبْرُأُ اِنَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ غَطَاءٌ اَوْ سِقَاءٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وَكَأَنَّ الْاَنْزَلَ فِيهِ مِنْ ذَٰلِكَ الْوَبَاءِ -

۴۱۰۸ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو حَمِيدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ التَّقِيحِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمْرَتَهُ وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عَوْدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۰۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرَكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۱۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارُ لَتَأْتِي هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا زِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهْيَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہا کرو کیونکہ وہ اُن چیزوں کو دیکھتے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے اور جب چلنے والے پیر کم ہو جائیں تو باہر کم نکلو کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی جس مخلوق کو چاہے بھی بلا دیتا ہے اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر لیا کرو کیونکہ بند دروازے کو شیطان نہیں کھولتا اور جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو نیز گھر سے ڈھک دیا کرو، برتنوں کو اٹھے کر دیا کرو اور مشکوں کے منہ باندھ دیا کرو۔

(شرح السنہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک چوہا مٹی کو گھسیٹا ہوا آیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اُسے چٹائی پر ڈال دیا، جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درہم کے برابر حکم جلا دی۔ فرمایا کہ جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان انہیں ایسے ہی کام سمجھاتا ہے تاکہ تمہیں جلا دیں۔

(ابوداؤد)

فَاتَّهَقُ يَرِيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَاقْلُوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَاتِ الرَّجُلُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْثُ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ وَاجْيِفُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُجِيفَ وَذَكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاكْفُوا الْأَنِيَّةَ وَأَوْكُوا الْقُرْبَ۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

۴۱۱۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَارَةُ تَجُرُّ الْغَتِيلَةَ فَالْقَتَمَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدَّرْهِمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذَا عَلَى هَذَا فَيَحْرِقُكُمْ۔

(رواہ ابوداؤد)

لباس کا بیان

کتاب اللباس

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کپڑوں کو پہنتے اُن میں جہرہ آپ کو سب سے زیادہ پسند تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت منیر بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رومی جہرہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ نے پیو والا کبیل اور ایک موٹا تہ بند ہمارے سامنے نکالا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان دونوں کپڑوں میں وصال ہوا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

۴۱۱۳ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۱۴ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَةً رُومِيَّةً صَبِيغَةً أَلْمِيْنِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۱۵ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ لَيْثًا عَائِشَةُ كِسَاءً مُكَلَبَدًا وَارَاءَ غُلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَوْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ

تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر جس پر سویا کرتے، پھڑے کا تھا جس میں کھجور کا گودا بھرا ہوا تھا۔ (متفق علیہ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تکبیر جس سے آپ ٹیک لگاتے کھجور کا تھا جس میں کھجور کا گودا بھرا ہوا تھا۔

(متفق علیہ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت ابو بکر سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک کو ڈھانپے ہوئے نشر لب لا رہے ہیں۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا ایک بستر اپنے لیے، دوسرا اُس کی بیوی کے لیے، تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برقیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس شخص کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جس نے اپنی چادر کو تکبر کی وجہ سے گھسیٹا ہوا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو گھسیٹا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی اذراۃ تکبر اپنی ازار گھسیٹ کر چل رہا تھا تو وہ دھنسا دیا گیا۔ پس وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی جائے گا۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنی ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذراۃ علیہ اذما حشو کا لُیْفٌ۔ (متفق علیہ)

۴۱۱۷ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وَسَادُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمِ حَشْوُهُ لُيْفٌ۔ (متفق علیہ)

۴۱۱۸ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي حَرِّ الظَّهْرِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَبِّعًا۔ (رواہ البخاری)

۴۱۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلصَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔ (رواہ مسلم)

۴۱۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ أَرَاةً بَطْرًا۔ (متفق علیہ)

۴۱۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

(متفق علیہ)

۴۱۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ أَرَاةً مِنَ الْخِيَلِ خُفِيفَ يَوْمَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ (رواہ البخاری)

۴۱۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْأَمَارِ فِي النَّارِ۔ (رواہ البخاری)

۴۱۲۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نہی فرمایا ہے کہ آدمی بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک ہوتا ہین
کر چلے یا ایک ہی کپڑے میں پوٹ بن جائے یا ایک ہی کپڑے کو اس
طرح لپیٹ لے کہ شرک گاہ کھلی رہے۔

(مسلم)

حضرت عمر، حضرت انس، حضرت ابن زبیر اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ
نہی عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
جس نے دنیا میں ریشم پہنا تو آخرت میں اسے نہیں پہنایا جائے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں ریشم وہ پٹنا ہے جس کا آخرت میں
کوئی حصہ نہ ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی اور سونے کے برتن میں پینے سے
منع فرمایا ہے اور ان میں کھانے سے نیز ریشم اور دیبا ج پہننے اور ان
پر بیٹھنے سے۔

(متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر ایک ریشمی جوڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے
وہ میرے لیے بھیج دیا۔ میں نے اسے پہن لیا تو چہرہ مبارک پر ناراضگی
کے اثرات دیکھے۔ فرمایا کہ میں نے یہ نہاری طرف پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا۔
میں نے نہارے پاس اس لیے بھیجا تھا کہ اسے پھاڑ کر غورنوں کے دوپٹے
بنالو۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اتنا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنی دو مبارک انگلیاں اٹھائیں یعنی درمیانی اور شہادت والی اور دونوں کو
ٹاپا۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب اس کے مقام پر انھوں نے
خطبہ دیتے ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم پہننے
سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر ہو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَأْكُلُ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمِينِي فِي
نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتَعَلَ الصَّمَاءَ أَوْ يَحْتَبِي فِي
تَوْبٍ وَاحِدٍ كَأَشْفَا عَنْ فَرْجِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۲۵ وَعَنْ عُمَرَ وَانْسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي أُمَامَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ
فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۲۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ
لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي الْبَيْتَةِ الْفُضَّةِ وَالذَّهَبِ
وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبَّسِ الْحَرِيرِ وَالذَّيْبِ وَأَنْ
تَجْلِسَ عَلَيْهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۲۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيَاءً فَبَعَثَ بِهَا إِلَى فُلَيْسَتِهَا
فَعَدَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَوَأْبَعْتُ بِهَا
إِلَيْكَ لَتَلْبَسَهَا إِنَّهَا بَعَثَتْ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا
خُمْرًا بَيْنَ النِّسَاءِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۲۹ وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا وَرَفَعَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَعِيهِ الْوُسْطَى وَ
السَّبَابِيَّةَ وَصَنَّهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ أَنَّ خُطْبًا بِأَلْحَابِيَّةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا

إِلَّا مَوْضِعَ إصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ -

۲۱۳۰ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةً طَيِّبَةً لِسَتْ كِسْرًا نِيَّةً لَهَا لِبْنَةٌ دِيْبَاجٌ وَفَوْجِيهَا مَكْفُوفَتَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قَبِضَتْ قَبِضَتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُهَا فَغَنَنُ نَعْسِلَهَا لِلْمَرْضَى نَسْتَشْفِي بِهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحَدَّثَ بِهِمَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّهُمَا شَكَا الْقُمَلُ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ -

۲۱۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسُوهَا وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ أَعْسَلُهُمَا قَالَ بَلَى أَحْرِقْهُمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَسَنَدُ كَرُوحِدَيْثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِدَاةٍ فِي مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک طیلسی کسروانیہ مجتہ نکالاجس کا گریبان ریشم کا تھا اور اس کے دونوں دامن ریشم سے سیلے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مجتہ مبارک ہے اور یہ حضرت عائشہ کے پاس تھا۔ جب وہ فوت ہو گئیں تو میں نے یہ لے لیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم شفا حاصل کرنے کے لیے اسے دھو کر مریض کو پلاتے ہیں۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو خارش کے باعث ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا۔ انھوں نے جوئیں پڑ جانے کی شکایت کی تو آپ نے دونوں حضرات کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا۔ یہ کفار کے کپڑے ہیں لہذا انھیں نہ پہنا کرو۔ ایک رفا میں ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ انھیں دھو دوں؟ فرمایا کہ انھیں جلا دو۔ (مسلم) اور خرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِدَاةٍ وَالِي حَدِيثَ عَائِشَةَ كَرَانِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَنْ عَقْرِبَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيَانِ كَرِيهِمْ -

دوسری فصل

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قمیص منب کپڑوں سے زیادہ پسند تھی۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کی آستینیں پہنچوں تک ہوتی تھیں (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

۲۱۳۳ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

۲۱۳۴ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ كَانَ كُمُ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسُغِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۲۱۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَيْسَ قِيَمًا بَدَأَ بِمَيِّمَةٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زُرَّ الْمُؤْمِنُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِبَيْهِ لَأُحْمَتَامَ عَلَيْهِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَيْنِ وَمَا اسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْطًا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۳۷ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقِيَمُ فِي الْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا حَيْلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۲۱۳۸ وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ كَانَ كَمَا مَرُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْطًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُتَّكِفٌ)

۲۱۳۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ فَأَمَرَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُرْخِي شِبْرًا فَقَالَتْ إِذَا تَنَكَّشْتُ عَنْهَا قَالَ فَنَرَاكَ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ إِذَا تَنَكَّشْتُ أَقْدَامَهُمْ قَالَ فَيُرْخِيَنَّ ذِرَاعًا لَا يَزِيدَنَّ عَلَيْهِ)

۲۱۴۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةٍ فَبَايَعُوهُ وَإِنَّهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ فَأَخَذَتْ يَدَايَ فِي جَيْبٍ قِيَمٍ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قیص پہنتے تو دائیں جانب سے ابتدا فرماتے۔

(ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کا ازار باندھنا اس کی نصف پٹریوں تک ہے نیز اس کے اور ٹخوں کے درمیان ہونے والی کوئی مضائقہ نہیں لیکن اس سے نیچے ہو تو وہ آگ میں ہے۔ یہ تین مرتبہ فرمایا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے روز غرور کے ساتھ ازار گھسیٹنے والے کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برکٹ کے ٹکنا تہنہ قیص اور عمامہ میں ہے۔ جس نے ان میں سے کوئی چیز بکھر سے ٹکائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی ٹوپیاں چھٹی ہوئی تھیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں جبکہ آپ نے ازار کا ذکر فرمایا کہ یا رسول اللہ! غوز میں؟ فرمایا کہ ایک بالشت، ٹکالیں، عرض کی کہ جب اس سے ستر کھٹے؟ فرمایا کہ ایک گز سہی اور اس پر اضافہ نہ کرے (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) نیز ترمذی اور نسائی میں حضرت ابن عمر سے ایک روایت ہے کہ یہ عرض گزار ہوئیں: جب ان کے قدم گھٹیں تو؟ فرمایا تو ایک گز ٹکالیا کریں اور اس پر اضافہ نہ کریں۔

معاویہ بن قرقہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں مزینہ کے ایک وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ پس انھوں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کی قیص مبارک کے بٹن کھٹے ہوئے۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کی قیص کے گریبان میں داخل کیا اور عمر نبوت کو مس کیا۔ (ابوداؤد)۔

۲۱۲۱ وَعَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْسُوا الثِّيَابَ الْبَيْضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ - (رواه أحمد والترمذي والنسائي وابن ماجه)

۲۱۲۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلٌ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ - (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

۲۱۲۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي - (رواه أبو داود)

۲۱۲۴ وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَّقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْحَمَامَةُ عَلَى الْقَلَانِسِ - (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وقاسدا له ليس بالقائم)

۲۱۲۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَلَّ الذَّهَبُ الْحَرِيرَ لِلأَنَاسِ مِنَ أُمَّتِي وَحَرَّمَ عَلَى ذُرِّيَّتِي - (رواه الترمذي والنسائي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح)

۲۱۲۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قِمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ - (رواه الترمذي وأبو داود)

۲۱۲۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ

حضرت سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سفید کپڑے پہنا کر و کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور اپنے مردوں کو ان کا کفن ہی دیا کرو۔

(احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو شملہ دونوں کندھوں کے درمیان رکھتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سر پر عمامہ باندھا تو شملہ میرے آگے اور پیچھے رکھا۔

(ابوداؤد)

حضرت رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور مشرکوں کے درمیان ٹوپیاں پر عملے باندھنے کا فرق ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قائم نہیں ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا اور ریشم میری اُمت کی عورتوں پر حلال فرمایا گیا ہے اور اُس کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے (ترمذی، نسائی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابوسید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اُس کا نام لیتے جیسے عمامہ، قمیص، یا چادر اور پھر کہتے: اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو نے مجھے یہ پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اُس کی بھلائی جس کے لیے بنایا گیا۔ میں اس کی بھلائی سے تیری پناہ لیتا ہوں اور اُس کی بُرائی سے جس کے لیے بنایا گیا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھا نہ کھائے اور پھر کہے: سب

تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری طاقت قوت کے بغیر مجھے یہ روزی دی فرمایا تو اُس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیے جائیں۔ (ترمذی) اور ابو داؤد میں یہ بھی ہے کہ جو کپڑا پہنے اور کہے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر عطا فرمایا تو اُس کے سابقہ معاف فرما دیے جاتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے مسافر سوار کے برابر ہی زادِ راہ لینا۔ اور امیرِ وکے پاس بیٹھنے سے بچنا اور کپڑے کو پھاننا نہ سمجھنا جب تک اُس میں پیوند نہ لگا ہو (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس سے ہم نہیں جانتے مگر صالح بن حسان کی روایت سے جبکہ محمد بن اسماعیل نے کہا کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے۔

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں، بیشک پرانے کپڑے پہننا ایمان کی نشانی ہے، بیشک پرانے کپڑے پہننا ایمان کی نشانی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت حاصل کرنے کے لیے لباس پہنا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُسے ذلت کا لباس پہنا گا (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اُن میں سے ہے۔

(احمد، ابوداؤد)

سُوید بن داہب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے کسی کے صاحبزادے نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو طاقت رکھنے کے باوجود خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دے۔ ایک روایت میں ہے کہ نواضع کی وجہ سے تو

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غَيْرُكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ دَنِيَّتِي - (رواهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَرَأَى أَبُو دَاوُدَ وَمَنْ لَيْسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غَيْرُكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ دَنِيَّتِي وَمَا تَأَخَّرَ -

۴۱۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتَ اللُّحُوقَ بِى فَلْيَكْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ التَّارِكِ وَتَارِكِ وَمُجَالَسَةِ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِى ثَوْبًا حَتَّى تُرْقِعِيهِ - (رواهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا أَحَدِيْثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُسَكَّرُ الْحَدِيثِ -

۴۱۴۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَيَّاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْمَعُونَ إِلَّا تَسْمَعُونَ أَنَّ الْبِدَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ أَنَّ الْبِدَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۱۵۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَيْسَ ثَوْبٌ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَبْسَدَ اللَّهُ ثَوْبَ مَنْ لَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

(رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَاحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ -

(رواهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ)

۴۱۵۲ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ دَهَبٍ عَنْ زُجَيْلِ بْنِ أَبِيكَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ -

اللہ تعالیٰ اُسے بزرگی کا جوڑا پہنائے گا اور جو اللہ کے لیے نکاح کرے
تو اللہ تعالیٰ اُسے بادشاہی تاج پہنائے گا۔ (ابوداؤد) اور ترمذی نے
حدیث لباس کو ان سے بروایت معاذ بن انس روایت کیا۔

وَفِي رِوَايَةٍ تَوَاضَعًا كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ وَمَنْ
تَزَوَّجَ بِهِ تَوَجَّهَ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ حَدِيثٌ
الْبَيَّاسِ -

۲۱۵۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
يُحِبُّ أَنْ يُبْرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۱۵۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَنَا نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَأَى رَجُلًا شَعَثًا قَدْ تَفَرَّقَتْ
شَعْرُهُ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هَذَا مَا يُسْكِنُ بِهِ رَأْسَهُ
وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسَخَّةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ
هَذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ)
۲۱۵۵ وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى ثَوْبٍ دُونَ
فَقَالَ لِي أَلَيْكَ مَا لَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَبِي الْمَالِ
قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِيلِ وَالْ
الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالزَّرْقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ
اللَّهُ مَالًا فَلْيَبُرْ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي شَرْحِ الشُّبَّهِ يَلْفِظُ الْمَصْرَبِ)
۲۱۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَ
عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)
۲۱۵۷ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَكْبُ الْأَرْجُونَ وَلَا أَلْبَسُ
الْمُعَصْفَرُ وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيمِ الْمَكْفَفُ بِالْحَجْرِ
وَقَالَ لَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا تَوْنُ لَهُ وَطِيبُ

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جد امجد سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات
کو پسند فرماتا ہے کہ اُس کے بندے سے اُس کی نعمت کا اثر ظاہر
ہو۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم دیکھنے کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک شخص کے بال بکھرے
ہوئے ہیں: فرمایا کہ کیا اسے ایسی کوئی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے سر
کو درست کر لے۔ پھر ایک آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے کچیلے
تھے۔ فرمایا کہ کیا اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے اپنے کپڑے
دھو لے۔ (احمد، نسائی)

ابوالاحوص سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے معمولی کپڑے پہن رکھے
تھے۔ مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا:
کہ کونسا مال ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہر طرح کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا
فرمایا ہے یعنی اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے اور غلام سے۔ فرمایا
کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے تو اُس کی نعمت اور بخشش کا اثر تمہارے
اوپر نظر آنا چاہیے۔ روایت کیا اسے نسائی نے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں میں ہے۔
حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک آدمی گزرا اور
اُس کے کپڑے سرخ تھے۔ اُس نے سلام کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اُسے جواب نہ دیا۔

(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ارغوانی زین پوش پر سوار نہیں ہوتا
اور نہ کسم کا رنگ ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ ریشمی مائیشے والی قمیص پہنتا
ہوں اور فرمایا کہ مردوں کی خوشبو میں خوشبو ہوتی ہے اور رنگ نہیں ہوتا

النِّسَاءِ لَوْنٌ لَّارِيحٍ لَّـ

جبکہ عورتوں کی خوشبو میں رنگ ہوتا ہے اور خوشبو نہیں ہوتی۔

(رواه أبو داود)

(ابوداؤد)

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس کاموں سے منع فرمایا ہے: بدانت تیلے کروانے، گدروانے، سفید بال اکھاڑنے، مرد کے ساتھ مردکا اور عورت کے ساتھ عورت کا بغیر کپڑوں کے پٹنے اور آدمی کا اپنے بیٹھنے کے کپڑے میں عجیبوں کی طرح رشیم لگانے، اپنے کندھوں پر رشیم لگانے عجیبوں کی طرح، چینی کی کھال پر سوار ہونے اور انگوٹھی پہننے سے ماسواٹے بادشاہ کے۔

(ابوداؤد، نسائی)

٢١٥٨ وَعَنْ أَبِي رِيحَانَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشِيمِ وَ
 التَّتَبُّعِ وَعَنْ مُكَا مَعَةَ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شَعَارٍ
 وَعَنْ مُكَا مَعَةَ الْمَرْءَةِ الْمَرْءَةَ بِغَيْرِ شَعَارٍ وَأَنْ
 يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَسْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَا جِمِ
 أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مُنْبَيْئِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَا جِمِ
 وَعَنِ التَّهْنِئَةِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتِمِ
 (الْأَيْدِي سُلْطَانٍ - رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَانِقُ)

۴۱۵۹۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الدَّهَبِ وَعَنْ بُسْرِ الْقَيْسِي
وَالْمِيَاثِرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّسَائُفِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ وَقَالَ نَهَى عَنِ
الْمِيَاثِرِ الْأَمْجُونِ -

۴۶۰. وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَرَدَ وَلَا الْيَمَارَ.
(رواه أبو داود والنسائي)

٢١٤١ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَيْتَةِ الْحَمْرَاءِ -
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ)

٢١٤٢. وَعَنْ أَبِي رَمْثَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ ذَلِكَ
شَعْرٌ قَدْ عُلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبَةُ أَحْمَرٍ (رَوَاهُ
الترمذي وفي رواية لابن داود وهود ووفدة
وبها ردع من جنائ)

٧١٦٣ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ٥١
 كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّلُ عَلَى أَسَامَةَ وَعَلِيٍّ ثَوْبُ قَطْرِ
 قَدْ تَوَشَّعَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، نیز قسمی پہننے اور ارغوانی گدڑوں سے منع فرمایا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں فرمایا کہ سرخ زین پوش سے منع فرمایا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زمینی پوش اور چیتے کی کھال پر سوار نہ ہوا کرو۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرخ رنگ کے ریشمی زین پوشش سے منع فرمایا ہے۔ (شرح السنہ)

حضرت ابو رزینہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے اُدپرے دو سینہ کپڑے تھے اور آپ کے کپڑوں سے بڑھا پا ظاہر ہونے لگا تھا اور وہ موتے مبارک سرخ تھے (ترمذی) اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ گیسو نے مبارک تابیہ گوش تھے جنھیں ہندی سے رنگا ہوا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز تھی تو آپ حضرت اُسماءؓ کا سہارا لے کر باہر نکلنے لائے اور آپ کے دہر قطر کا بکڑا تھا جو پیٹھا ہوا تھا۔ پس لوگوں کو نماز پڑھائی (شرح السنہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو موٹے قطری کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب آپ بیٹھتے تو پسینے کے باعث وہ بھاری ہو جاتے۔ پس شام سے فلاں بیوی کا کپڑا لایا تو اس عزم گزار ہوئی، ہکاش آپ کسی کو بھیج کر دو کپڑے اُس سے رقم آنے تک ادھا خرید لیں۔ آپ نے ایک آدمی کو بھیجا تو اُس (یہودی) نے کہا: میں جانتا ہوں جو آپ چاہتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ میرا مال ضخم کر لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے جبکہ بخوبی جانتا ہے کہ میں اُن میں سب سے پرہیزگار اور سب سے بہتر ادا کرنے والا ہوں۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میرے اوپر کسم کا رنگ ہوا گلابی پڑا تھا۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں جان گیا کہ ناپسند ہے۔ میں گیا اور اُسے جلادیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے کپڑے کا کیا بنایا؟ عرض گزار ہوا کہ اُسے جلادیا ہے۔ فرمایا کہ گھر میں کسی عورت کو کیوں نہ پہنایا۔ کیونکہ عورتوں کے لیے اسے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

ہلال بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منیٰ میں خمر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کے اوپر سرخ چادر تھی اور حضرت علی آپ کے سامنے ارشادات عالیہ کا مطلب بیان کر رہے تھے۔ (ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سیاہ چادر بنائی گئی۔ آپ نے اُسے استعمال کیا۔ جب پسینہ آتا تو اُس میں سے اُولن کی بو آتی تو اُسے پھینک دیا۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ایک چادر میں بیٹے ہوئے تھے اور اُس کا پھنڈہ نا آپ کے مبارک قدموں پر پڑا ہوا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت وحید بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قباطی کپڑے لائے گئے۔ آپ نے اُن میں سے

۲۱۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قَطْرَتَانِ غُلِيظَتَانِ وَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلًا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَرٍّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسِرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ تَدْعِلِمْتُ مَا تَرِيدُ إِنَّمَا تَرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ بِمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَإِذَا هُمْ لِلْإِمَانَةِ -

(رواه الترمذی والنسائی)

۲۱۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى ثَوْبٍ مَصْبُوعٍ بِعَصْفٍ مُوَرَّدًا فَقَالَ مَا هَذَا فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ فَأَنْطَلَقْتُ فَأَحْرَقْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ - (رواه أبو داود)

۲۱۴۶ وَعَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرٌ وَعَلَى أَمَامَةٍ يُعَيَّرُونَ - (رواه أبو داود)

۲۱۴۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبَسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَدَهَا - (رواه أبو داود)

۲۱۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ لِيَشْمَلَنِي قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ - (رواه أبو داود)

۲۱۴۹ وَعَنْ دَحِيَّةَ بِنِ خَلِيفَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَاطِيٍّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً -

فَقَالَ اَصَدَّعَهَا صَدَّ عَيْنٍ فَاَقْطَعُ احَدَهَا قَيْصًا
وَاَعْطِ الْاُخْرَىٰ مَرَاتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ
وَاَمْرًا مَرَاتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَعْتَهُ تَوْبًا لَا يَصْغُهَا۔

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۴۱۴۰ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ
لَيْتَيْنِ۔ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

ایک قطعی کپڑا مجھے عطا فرمایا اور شاد ہوا کہ اس کے دو حصے کر لینا۔ ایک
سے اپنی قمیص کٹوا لینا اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دینا کہ اُس کا دوپٹہ بنا
لیں۔ جب بیٹھ بیسری تو فرمایا کہ اپنی بیوی کو حکم دینا کہ اس کے نیچے کپڑا
رکھیں تاکہ جسم کا پتہ نہ لگے۔ (ابوداؤد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور انھوں نے دوپٹہ اوڑھا
ہوا تھا۔ فرمایا کہ ایک پیچ کافی ہے نہ کہ دو پیچ۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میری ازار میں درازی تھی۔ فرمایا کہ اے
عبداللہ! اپنی ازار کٹالو۔ پس میں نے اٹھالی۔ پھر فرمایا کہ اوڑا اٹھاؤ۔ میں
نے اوڑا اٹھالی۔ اس کے بعد میں ہمیشہ کوشش کرتا رہا۔ بعض لوگوں
نے کہا کہ کہاں تک؟ کہا کہ نصف پندرہوں تک۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جزء تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا ٹکڑے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس کی
طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ!
میری چادر ٹکڑ جاتی ہے حالانکہ میں اُس کا خیال رکھتا ہوں۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم اُن میں سے نہیں ہو جو تکبر
کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری)

عکرمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کو دیکھا کہ ازار باندھتے تو سانس کی جانب سے اُس کا کنارہ اپنے قدموں
کی پشت پر رکھتے اور پیچھے سے اُونچی رکھتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ اس
طرح ازار کیوں باندھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو اسی طرح ازار باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمامہ باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کی نشانی ہے

۴۱۴۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِزَارِي لَسْتُ رَخَاءً فَقَالَ يَا عَبْدَ
اللَّهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا
زِلْتُ أَنْتَحِرَ بِهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى آيَةٍ
قَالَ إِلَى أَنْصَابِ السَّاقَيْنِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۴۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ جَرَّ تَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى يَسْتَرْجِي
إِلَّا أَنْ أُنْعَاهِدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۱۴۳ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتِرُ
فَيْضُهُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدَّامِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ
وَيَرْفَعُهُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ قُلْتُ لِمَ تَأْتِرُ هَذَا
الْإِزَارَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِرُهَا۔

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۴۱۴۴ وَعَنْ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِئِ فَإِنَّهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ

وَأَرْخَوْهَا خَلْفَ ظُهُورِكُمْ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۱۷۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رَقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَنْ يَصْلَحَ أَنْ يَبْصُرَ مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَإِذَا شَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّمِيهِ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۱۷۶ وَعَنْ أَبِي مَطَرٍ قَالَ إِنِّي عَظَمْتُ أَنْ تَوْبَا بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ فَلَمَّا لَيْسَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مِنَ الرِّيشِ مَا أَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ وَأَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۱۷۷ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَيْسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَيْسَ تَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أَوَارَى بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمِدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَعَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ وَكَفَيْتُ اللَّهُ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَدَاوُدُ مَاجَةً وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۱۷۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّ قَالَتْ دَخَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ رَقِيقٌ فَشَقَّتْ عَائِشَةُ وَكَسَتْهَا خِمَارًا كَثِيفًا۔

(رَوَاهُ مَالِكُ)

اور ان کا شملہ اپنے پیچھے رکھا کرو۔ روایت کیا اسے بہیقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت اسماء بنت ابوبکر حاضری ہوئیں اور ان کے اوپر باریک کپڑا تھا۔ تو آپ ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء! جس وقت عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لیے درست نہیں ہے کہ ان کا کوئی حصہ نظر آئے ماسوائے اس کے اور اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ (ابوداؤد)

ابومطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین درہم کا کپڑا خریدا۔ جب اسے پہنا تو کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے زینت کا لباس عطا فرمایا جس سے لوگوں میں خوبصورتی حاصل کرتا ہوں اور اپنے ستر کو چھپاتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنے ہوئے سنا۔

(احمد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہنا تو کہا: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے پہنا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو نیا کپڑا اپنے نوکے: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے لباس پہنا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر پرانے کپڑے کو لے کر اسے سفینت کر دے تو وہ زندگی اور موت کے اندر اللہ کی پناہ، اللہ کی حفاظت اور اللہ کے پردے میں رہے گا (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

علقمہ بن ابوعلقمہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن حاضری ہوئیں جن کے اوپر باریک دوپٹہ تھا تو حضرت عائشہ نے اسے پھاڑ دیا اور انھیں موٹا دوپٹہ اڑھا دیا۔

(مالک)

۴۱۷۹ وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دُرْعٌ قَطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ فَقَالَتْ ارْفَعْ بَصْرَكَ إِلَى جَارِيَّتِي أَنْظُرْ لِيَهَا فَإِنَّهَا تُزْهِى أَنْ تَلْبَسَ فِي لَبِيَّتٍ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهَا دُرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكَانَتْ امْرَأَةٌ تُقَيِّنُ بِالْمَدَائِنِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَى تَسْتَعِيرَهَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۱۸۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَبَاءً دِيبَاجَ أَهْدَى لَهُ ثَمَرًا وَشَكَ أَنْ تَزْعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقِيلَ قَدْ أَوْشَكَ مَا أَنْزَعَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا فِي عَنْ جَابِرٍ مِيلَ فَجَاءَ عُمَرُ يَجِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكْهُ تَلْبَسُ إِنَّمَا أُعْطِيْتُكَ تَبِيعَهُ قَبَاءً بِالْفَيْ دُرْهُمٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۸۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصَمَّتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعِلْمُ وَسَدَائِ الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۱۸۲ وَعَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَرٍّ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُزَيَّ أَسْرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۱۸۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ مَا شِئْتُ وَابَسَ مَا شِئْتُ مَا أَخْطَأْتُكَ أَشْنَتَانِ سَوَفَ تُخَيَّلُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ)

۴۱۸۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عبدالواحد بن ایمن سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا جن کے اوپر پانچ درہم کی قطری قمیص تھی۔ فرمایا کہ نگاہیں اٹھاؤ اور میری لونڈی کو دیکھو کہ میرے گھر میں پہننا بھی پسند نہیں کرتی۔ حالانکہ اس کپڑے کی قمیص میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی تھی اور جس لڑکی کو مدینہ منورہ میں دھن بنا یا جاتا تو وہ قمیص مجھ سے عاریتاً منگوا لیتی تھی۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ریشمی تبا پہنی جو آپ کو تحفے میں دی گئی تھی۔ پھر جلدی سے اُسے اتارا اور حضرت عمر کی طرف بھیج دیا۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے بہت جلدی اتار دیا۔ فرمایا کہ جبریل نے مجھے اس سے منع کیا ہے۔ پس حضرت عمر روتے ہوئے آئے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ایک چیز کو آپ نا پسند فرماتے ہیں اور وہ مجھے دے دی۔ میرا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ میں نے نہیں پہنے کے لیے نہیں دی۔ میں نے یہ فروخت کرنے کے لیے دی ہے۔ پس انھوں نے وہ دو ہزار درہم میں بیچ دی۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے لیکن نشان اور تانا سوتی ہوتو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(ابوداؤد)

ابرجاء کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور اُن کے اوپر ریشمی نقش و نگار والی چادر تھی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس کو اللہ تعالیٰ کسی نعمت سے نوازے تو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اُس نعمت کا اثر اُس کے بندے سے ظاہر ہو۔ (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رکھا دھوپ چاہو اور پہنو جو چاہو جبکہ دو چیزیں تم سے دُور رہیں یعنی فضول خرچی اور شہمی۔ روایت کیا اسے بخاری نے ترجمہ الباب میں۔

عمر بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رکھاؤ، بیٹو، صدقہ کرو، اور پہنو، جب تک فضل فرجی اور شیخی کی ملاوٹ نہ کرو۔

(احمد، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت ابو درداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین لباس جس سے تم اپنی قبروں اور مسجدوں میں اللہ سے ملو، سفید ہے۔

(ابن ماجہ)

جَدَّہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوْا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَابْسُوا مَا لَمْ يَخْلُطْ إِيَّاهُ دَلَالٌ مَخِيلَةٌ۔ (رواهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةٍ)

۲۱۸۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللَّهَ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمْ أَلْبِيَاضُ۔

(رواهُ ابْنُ مَاجَةٍ)

انگوٹھی کا بیان

پہلی فصل

بَابُ الْخَاتَمِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور ایک روایت میں ہے کہ اُسے دائیں دست مبارک میں پہنا۔ پھر اُسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ نقش کروایا اور فرمایا کہ کوئی میری انگوٹھی جیسا نقش نہ کروائے اور جب آپ اُسے پہنتے تو اُس کے نیچے کو ہتھیلی کی جانب رکھتے۔

(متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسمی اور قسم کارنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے اور سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اُسے تار کر پھینک دیا۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی آگ کی چنگاری کا قصہ کرتا اور اُسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اُس آدمی سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی لے لو اور اس سے نفع حاصل کرو۔ کہنا خدا کی قسم اُسے ہرگز نہیں ملے گا جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھینک دیا۔ (مسلم)

۲۱۸۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَفِي رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ قَرِقٍ نَّقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا وَكَانَ إِذَا لَبَسَهُ جَعَلَ فَقْدًا مِّمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۱۸۷ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَعْصِفِ وَعَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبَ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الزُّكُوفِ۔

(رواهُ مُسْلِمٌ)

۲۱۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَزَعَهُ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَعْبُدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِّنْ تَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِي يَدِهِ فَيَقِيلُ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَكَ أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَخْذُهُ أَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ قبضہ کسری اور نجاشی کے لیے خط لکھیں۔ عرض کی گئی کہ وہ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اُس میں مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ نقش کروایا۔ (مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطروں میں تھا: ایک سطر میں لفظ مُحَمَّدٌ دوسری میں رَسُوْلٌ اور تیسری میں لفظ اللہ تھا۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتی چاندی کی تھی اور اسی کا نگینہ تھا۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دائیں دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اُس میں حبشی نگینہ تھا اور نگینے کو اپنی پتھیلی کی جانب رکھا کرتے تھے۔

(متفق علیہ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگشتی اس میں ہوتی تھی اور اپنے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

(مسلم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے شمع فرمایا کہ اپنی اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی درمیانی اور اس کے نزدیک والی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے (ابن ماجہ) اور ابو داؤد و نسائی نے اسے حضرت علی سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے بائیں دست مبارک میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

۴۱۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَفَيْصَةَ وَالتَّجَاشِي فَقِيلَ لَهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلَقَةً فَضَمَّ نَفْسَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ كَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَ أَصْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ -

۴۱۹۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ فِصَّةٍ وَكَانَ فِصَّةً مِنْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۱۹۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ خَاتَمُ فِصَّةٍ فِي يَمِينِهِمْ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فِصَّةً وَمَتَا يَكِي كَفًّا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۱۹۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِصْرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۹۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخْتَمَ فِي إصْبَعِي هَذِهِ أَوْ هَذِهِ قَالَ فَأَوْحَى إِلَيَّ الْوَسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۱۹۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِمْ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ)

۴۱۹۵ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَسَارِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے واسنے دست مبارک میں لیا اور سونے کو اپنے دوسرے دست کرم میں لیا۔ پھر فرمایا کہ یہ دونوں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں۔
(راحد، ابوداؤد، نسائی)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چیتے کی کھان پر سوار ہونے اور سونا پہننے سے منع فرمایا: بے مگر جبکہ یہ ریزہ ریزہ ہو۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت بربدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا جس نے تانے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی:۔ بات کیا ہے کہ مجھے تم سے بتوں کی بو آرہی ہے؟ اُس نے وہ پھینک دی اور وہ ہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر بارگاہ ہوا۔ فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے وہ بھی پھینک دی اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں کس چیز کی پہنوں؟ فرمایا کہ چاندی کی اور پورے ایک مثقال کی نہ ہو (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) اور امام محی السنہ نے کہا کہ حضرت سہل بن سعد کی مہر کے متعلق حدیث سے یہ بات صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تلاش کرو اگر چہرہ لوسے کی انگوٹھی ہی ملے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند فرماتے تھے: زرردی یعنی خلوک کا استعمال، بالوں کی سفیدی بدلنا، ازار کھسیٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، عورت کا نمنا سب جگہ پر زینت ظاہر کرنا، پاسے کھیننا، معوذات کے سوا دم کرنا، غیر شرعی تصویر باندھنا، مٹی کو غلط جگہ ڈالنا، بچے کی صحت بگاڑنا جبکہ یہ حرام نہیں ہے۔

(ابوداؤد، نسائی)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کی ایک مولاۃ حضرت زبیر کی ایک لڑکی کو حضرت عمر کی خدمت میں لے گئی جس کے پیروں میں گھنگرو تھے۔ حضرت عمر نے وہ کاٹ دیے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر

۲۱۹۶ وَعَنْ عِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ فَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي. (رواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۱۹۷ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زُكُوبِ الثُّمُورِ وَعَنْ لَبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا. (رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۱۹۸ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شَبِّ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ جِلْيَةً أَهْلُ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ آتَاكَ قَالَ مِنْ ذَرِّي وَلَا تَبْتِمًا مِّثْقَالًا. (رواهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ مُعِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ لِّمَسَّ دَلْوِ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ

۲۱۹۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُقُ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَدًّا لِإِزَارٍ وَالتَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالرَّيْتَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالتَّضَرُّبَ بِالْكَعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمَعُودَاتِ دَعَقًا لِّمَائِمٍ وَغَزَلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَفَسَادَ الصَّيِّ غَيْرَ مُحَرَّمٍ.

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۰۰ وَعَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رَجُلٍهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ.

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۰۱ وَعَنْ مُبَنَّاتٍ مَوْلَاةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاحِلٌ يُصَوِّتُنَ فَقَالَتْ لَا تَدْخُلْنَهَا عَلَى إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ جَلَاحِلَهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۰۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ أَنَّ جَدَّهُ عَرَجَةَ بْنَ أَسْعَدٍ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْحُلَاقِ فَأَتَتْهُ أَنْفًا مِّنْ وَرَقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُحَلِّقَ حَيْبَ حَلَقَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلَقَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَوِّقَ حَيْبَ طَوَقٍ مِّنْ نَّارٍ فَلْيُطَوِّقْهُ طَوَقًا مِّنْ ذَهَبٍ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَيْبَ سَوَارٍ مِّنْ نَّارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سَوَارًا مِّنْ ذَهَبٍ وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِصَّةِ فَالْعَبُولِهَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۰۴ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّهَا امْرَأَةُ تَقَلَّدَتْ فَلَادَةً مِّنْ ذَهَبٍ قَلَّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَيُّهَا امْرَأَةٌ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْمًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۰۵ وَعَنْ أُخْتِ إِحْدَى بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ ثِيَابًا مِّنْ ذَهَبٍ وَكَانَتْ تَلْبَسُ ثِيَابًا مِّنْ نَّارٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

(ابو داؤد) گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

عبدالرحمن بن حیان انصاری کی بناء نامی مولاۃ سے روایت ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں کہ ایک لڑکی کو ان کی خدمت میں لایا گیا جس نے آواز دالی جھانجن میں رکھی تھی۔ فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لائیں مگر اس کے گھنگرے کاٹ کر کمینہ کر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔

(ابو داؤد)

عبدالرحمن بن طرفہ سے روایت ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عرجہ بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ناک جنگ کلاب میں کاٹ دی گئی تھی۔ انھوں نے چاندی کی ناک چڑھوائی تو اُس سے بدبو آنے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سونے کی ناک چڑھوانے کا حکم فرمایا۔

(ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پسند کرے کہ اُس کے پیارے کو آگ کا حلقہ پہنایا جائے تو وہ اُسے سونے کی بالی پہنا دے اور جو چاہے کہ اُس کے لاٹھے کو آگ کا طوق پہنایا جائے تو وہ اُسے سونے کا طوق پہنا دے اور جو چاہے کہ اُس کے لاٹھے کو آگ کے کنگن پہنا جائیں تو وہ سونے کے کنگن پہنا دے۔ تم چاندی لے لو اور اُس سے کھیدو۔

(ابو داؤد)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے گی قیامت کے روز اُس کی گردن میں آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنے گی تو قیامت کے روز اُس کے کانوں میں ایسی ہی آگ کی بالیاں پہنائی جائیں گی۔

(ابو داؤد، نسائی)

اُختِ حذیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے گی قیامت کے روز اُس کی گردن میں آگ کا ہار پہنایا جائے گا اور جو عورت اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہنے گی تو قیامت کے روز اُس کے کانوں میں ایسی ہی آگ کی بالیاں پہنائی جائیں گی۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! تم چاندی کے زیور کیوں نہیں پہنتیں؟ جبکہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جو دکھانے کے لیے سونے کا زیور پہنے گی مگر اُسی کے ساتھ اُسے عذاب دیا جائے گا۔
(ابوداؤد، نسائی)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفُضَّةِ مَا تُحَلِّينَ بِهِ أَمَّا لَأَنْ لَيْسَ مِنْكُمْ أَمْرَأَةٌ تَحَرَّى ذَهَبًا تُظَهِّرُهُ إِلَّا عِدَّتْ بِهِ -
(رواهُ ابوداؤد والنسائي)

تیسری فصل

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیور اور ریشم والوں کو منع کرتے اور فرمایا کرتے: اگر تم جنتی زیور اور اُس کا ریشم چاہتے ہو تو دنیا میں انہیں نہ پہنو۔

۲۲۰۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَ الْحَلِيَّةِ وَالْحَرِيرِ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حَلِيَّةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوها فِي الدُّنْيَا -

(نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوا کر اپنی اور فرمایا: اس نے آج مجھے تمہاری طرف سے مشغول رکھا کہ ایک نظر اس کی طرف اور ایک نظر تمہاری طرف رہی پھر اُسے پھینک دیا۔ (نسائی)۔

(رواهُ النَّسَائِيُّ)
۲۲۰۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا فَلَيْسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مِّنْ الْيَوْمِ إِلَيَّ نَظْرَةٌ وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ أَلْقَاهُ
(رواهُ النَّسَائِيُّ)

امام مالک سے روایت ہے کہ بچوں کو سونا پہنانے کو میں ناپسند کرتا ہوں کیونکہ مجھے یہ خیر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ پس میں مردوں سے ہر بڑے اور چھوٹے کے لیے ناپسند کرتا ہوں۔
(موطا)

۲۲۰۸ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُلْبَسَ الْغُلَمَانُ شَيْئًا مِّنَ الذَّهَبِ لِأَنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَيَّأَ عَنِ التَّخَنُّمِ بِالذَّهَبِ فَإِنَّا أَكْرَهُ لِلرِّجَالِ الْكِبَرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيرِ -
(رواهُ فِي الْمَوْطَأِ)

جو تلوں کا بیان

بَابُ النِّعَالِ

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے نعلین مبارک پہنتے دیکھا جن میں بال نہیں تھے۔ (بخاری)

۲۲۰۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ -
(رواهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعلین مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔ (بخاری)۔

۲۲۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَأَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قَبْلَانِ - (رواهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک غزوہ کے دوران فرماتے ہوئے سنا۔ جو تھے زیادہ پینا کر دیکھ کر آدمی سوار کی طرح ہوتا ہے جب تک جوتے پینے رہے۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتے پینے تو دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اُترے تو بائیں طرف سے ابتدا کرے یعنی پینتے وقت داہنا پہلے اور اُترتے وقت آخر میں رہے۔ (متفق علیہ)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ چاہیے کہ دونوں کو اتار دے یا دونوں جوتے پہن لے۔
(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتا پہن کر نہ چلے جب تک کہ دوسرے جوتے کا تسمہ درست نہ ہو جائے اور ایک مونہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک ہی کپڑے میں پوٹ نہ بن جائے اور کپڑا اس طرح نہ پیٹے کہ شرم گاہ کھل رہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر نفل مبارک کے دو تسمے ہوتے اور ہر تسمہ دوہرا ہوتا۔ (ترمذی)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر جوتے پینے (ابوداؤد)۔ اور ترمذی وابن ماجہ نے اسے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔
قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کبھی کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نفل مبارک

۴۲۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُولُ اسْتَكْبَرُوا مِنَ النَّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ.
(رواهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا انْزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنَ الْيَمِينُ أَوْ الْكُفَى تُنْعَلُ وَآخِرُهُمَا تُنْزَعُ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۱۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُخَفِّفَ مَا جَمِيعًا أَوْ لِيَنْعَلَهُمَا جَمِيعًا.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِكَ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ شِسْعُكَ وَلَا يَمْشِي فِي حُفٍّ وَاحِدٍ وَلَا يَأْكُلُ شِمَالًا وَلَا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفُ الصَّمَاءَ.
(رواهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۱۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ مُتَيَّ شِرَاكُهُمَا.
(رواهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۲۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعَلَ الرَّجُلُ قَاتِمًا.
(رواهُ ابْنُ دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

۴۲۱۷ وَعَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

ہیں کر بھی چلتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ایک نعل مبارک پہن کر چلے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سنت ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنے جوتے اُتارے اور انھیں اپنے پہلو میں رکھ لے۔

(ابوداؤد)

ابن بُرَیْدہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت نباشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دو سیاہ موزے تحفے کے طور پر بھیجے تو آپ نے وہ پہن لیے (ابن ماجہ)۔ اور ترمذی نے ابن بُرَیْدہ سے بواسطہ ان کے والد ماجد کے یہ بھی کہا: پھر آپ نے وضو فرمایا اور دونوں کے اوپر مسح کیا۔

کنگھی کرنے کا بیان

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دائمی سنتیں پانچ ہیں۔ نغتنہ کرنا، مونے زیر ناف صاف کرنا، مونچھیں پست کرنا، ناخن کاٹنا اور نبلوں کے بال اکھاڑنا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو یعنی ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ مونچھیں پیچی کرو اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے لیے وقت مقرر کر دیا گیا ہے کہ مونچھیں پست کرنے، ناخن کاٹنے، نبلوں کے بال اکھاڑنے اور مونے زیر ناف مونڈنے کو چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے رکھے۔ (مسلم)

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ)

۲۲۱۸. وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَنِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۱۹. وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَنَرَادُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ تَوَصَّاهُ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا -

بَابُ التَّرَجُّلِ

۲۲۲۰. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۱. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسُ الْخَتَانِ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَنَقْفُ الْإِيطِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۲. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ أَذْفُوا اللَّحَى وَاحْفَظُوا الشَّوَارِبَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمْ كَوُوا الشَّوَارِبَ وَاحْفَظُوا اللَّحَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۳. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَتْ قُلْتُ لَكَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَنَقْفِ الْإِيطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا تَذُوكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔ (متفق علیہ)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ کے روز حضرت ابو قحافہ کو حاضر بارگاہ کیا گیا تو ان کا سر اور داڑھی خنجر کی طرح سفید تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کا رنگ بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچنا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے جس کام کے لیے حکم نہ فرما دیا جانا۔ اہل کتاب اپنے بالوں کو چھوڑتے تھے جبکہ مشرکین اپنے سر میں مانگ نکالتے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشانی مبارک کے بال چھوڑے رکھتے۔ پھر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔ (متفق علیہ)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قزح سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ نافع سے کہا گیا کہ قزح کیا ہے؟ فرمایا کہ بچے کا سر مونڈنا اور کچھ چھوڑ دینا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دکھایا جس کے سر کا کچھ حصہ مونڈا گیا اور کچھ چھوڑ دیا گیا تھا۔ آپ نے ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا: سارا مونڈو یا سارا چھوڑ دو۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کی وضو اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کی طرح بننے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ انھیں اپنے گھر وں سے نکال دیا گیا کرو۔ (بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری)

۲۲۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ خَالِقَهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّخَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ وَاهِدًا ابْشَىءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِي مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسُدُّونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمَشْرِكُونَ يَفْرَقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۳ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزْحِ قِيلَ لِمَا نَافِعُ مَا الْقَزْحُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ الْبَعْضُ وَالْحَقُّ لِبَعْضِهِمُ التَّخْفِيفُ بِالْحَدِيثِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوا كُلَّهُ أَوْ اسْرُكُوا كُلَّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَلِثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۳۱ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَجَاءَتْهُ إِمْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّكَ بَلَغَنِي أَتَاكَ لَعْنَتُ كَيْتٍ وَكَيْتٌ فَقَالَ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللُّوحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَنْ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتَ مَا أُنْزِلَ فِي الرُّسُولِ فَخُذْهُ وَمَا نَهَكُمُ عَنْهُ فَأَنْتُمْ أُولَئِكَ قَالَتْ بَلَى قَالَ قَرَأْتَهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۳۴ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبَّدًا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعَّمَا الرَّجُلُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۳۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَبِصَحَ الْقَبِيبُ فِي رَأْسِهِ وَلَرَحِيَّتِهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۳۷ وَعَنْ ثَابِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَمَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بالوں کو ملانے والی، ملوانے والی، گودنے والی اور گودانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے گودنے والی گودانے والی، بال چننے والی، خوبصورتی کے لیے دانت پینلے کرانے والی اور اللہ کی پیدائش کو بد کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ پس ایک عورت اُن کے پاس آئی اور کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں کیوں نہ اُس پر لعنت کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی اور وہ اللہ کی کتاب میں ہو، کہا کہ میں نے سارا قرآن مجید پڑھا ہے، لیکن اُس میں وہ بات نہیں جو آپ کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم غور سے پڑھیں تو اُسے پابیتیں اور ضروریہ پڑھیں: اور رسول جو بتیں دیں اُسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں اُس سے رک جاؤ (۵۹: ۷) کہنے لگی کیوں نہیں۔ فرمایا تو اسی کے ذریعے آپ نے منع فرمایا ہے (متفق علیہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر نظر بدکا لگنا حق ہے اور گودنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بال چپکائے ہوئے دیکھا۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہترین خوشبو لگاتی جو میسر آ جاتی۔ یہاں تک کہ میں خوشبو کی چمک آپ کے سر اقدس اور لیش مبارک میں پاتی۔

(متفق علیہ)

نافع نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب دھونی لیتے

تو لوہان غیر مخلوط کی دھونی لیا کرتے یا کافر بھی لوہان کے ساتھ ڈال لیتے
اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح دھونی لیا کرتے۔
تھے۔ (مسلم)۔

اسْتَجْمَرَ بِاللَّوَةِ غَيْرَ مَطْرَاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُ مَعَ اللَّوَةِ
ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مبارک مونچھوں سے کترتے یا لیتے اور اللہ کے
خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کیا کرتے۔
(ترمذی)

۲۲۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبٍ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ
خَلِيلُ الرَّحْمَنِ صَلَواتِ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی مونچھوں سے ذرا نہ کترے وہ
ہم میں سے نہیں ہے۔ (احمد، ترمذی، نسائی)۔

۲۲۳۹ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبٍ فَلَيْسَ
مِنَّا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ)

عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک کے طویل و عرض سے
کچھ لیا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے۔

۲۲۴۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لَحْيَتِهِ
مِنْ عَرْضِهَا وَطَوْلِهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ)

حضرت یحییٰ بن مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے اوپر خلوق دیکھی تو فرمایا: کیا تمہاری
بیوی ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ اسے دھولو، پھر دھولو پھر دھولو پھر
نہ لگانا (ترمذی، نسائی)

۲۲۴۱ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلْقًا فَقَالَ لَكَ امْرَأَةٌ قَالَ
لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ)

حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر ذرا بھی
خلوق لگی ہوئی ہو۔ (ابوداؤد)

۲۲۴۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ
شَيْءٌ مِّنْ خَلْقٍ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں سفر سے اپنے
گھر والوں کے پاس لوٹا تو میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے تھے تو گھر والوں
نے زعفران والی خلوق کا بیب کر دیا۔ اگلے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ
جا کر اسے دھو ڈالو۔ (ابوداؤد)

۲۲۴۳ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى
أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَقُوا فِيَّ
بَزْعُفَرٍ أَنْ فَعَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ذَهَبَ فُخْرُ
هَذَا عَنكَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۲۴۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ چھپا رہے جبکہ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو چھپی رہے (ترمذی، نسائی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک کچی تھی جس سے خوشبو نکالیا کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر مبارک میں اکثر نیل لگاتے اور ریش مبارک میں کنگھی کرتے۔ اکثر سہرا قدس پر کپڑا رکھتے جو نیل کے کپڑوں کی طرح معلوم ہوتا۔

(شرح السنہ)

حضرت امّ لانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہمارے پاس نشریف لائے اور آپ کے چار گیسرے مبارک تھے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں مانگ نکالتی اور آپ کے تالو مبارک سے مانگ نکالنا شروع کرتی تو پیشانی کے بالوں کو چشمان مبارک کے درمیان جھڑتی۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے مگر ایک روز کا ناغہ کر کے (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

عبداللہ بن بُریدہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں آپ کے بال کھڑے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زیادہ زیب و زینت سے منع فرمایا ہے۔ کہا کہ میں آپ کے پیروں میں جوتے کیوں نہیں دیکھتا؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ کبھی کبھی ننگے پیروں پہن کر رہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بال رکھے ہوئے ہوں تو اُن کا اعزاز کرے۔ (ابوداؤد)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرَّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ - (رواه الترمذی والنسائی)

۲۲۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا - (رواه أبو داود)

۲۲۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَرِدُهُنَّ رَأْسَهُ وَيَسْرِجُ لِحْيَتَهُ وَيَكْتَرِدُ الْقِنَاعَ كَانَ ثَوْبَهُ ثَوْبَ زَيَّاتٍ - (رواه في شرح السنّة)

۲۲۴۷ وَعَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِمَكَّةَ قَدَمَةً وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرَ - (رواه أحمد وأبو داود والترمذی وابن ماجّة)

۲۲۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا خَرَفْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ عَنْ يَافُوخِهِ وَأَرْسَلْتُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ - (رواه أبو داود)

۲۲۴۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْجِلِ إِلَّا غَبَاً - (رواه الترمذی وأبو داود والنسائی)

۲۲۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِفَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ مَالِي أَرَاكَ شَعْتًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَرْفَاحِ قَالَ مَالِي لَا أَرَى عَلَيْكَ حَذَاءً قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِي أَحْيَانًا - (رواه أبو داود)

۲۲۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ - (رواه أبو داود)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے بڑھاپے کو بدلانا ہے ان میں سب سے بہتر مندی اور دسمہ ہیں۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برعقرب آخری زمانے میں ایسے لگ ہوں گے جو اس سیاہ رنگ سے خضاب کریں گے جیسے کنزروں کے پوسٹے۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔ (ابو داؤد، نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبتی نعلین مبارک پہنا کرتے اور ریش مبارک کو درس اور انحراف سے رنگا کرتے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔ (نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس نے مندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کتنا اچھا ہے پھر دوسرا شخص گزرا جس نے مندی اور دسمہ سے خضاب کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ اُس سے بھی اچھا ہے۔ پھر تیسرا شخص گزرا جس نے زردی سے خضاب کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ ان سب سے زیادہ اچھا ہے۔ (ابو داؤد)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑھاپے کو بدلنا اور بیہودگی مشابہت نہ کرو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور نسائی نے اسے حضرت ابن عمر اور حضرت زبیر سے روایت کیا۔ عمرو بن شعیب، اُن کے والد ماجد اُن کے قدام مجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید بال نہ چنویز کہ وہ مسلمان کا نور ہے۔ جس کو اسلام میں سفیدی آئی تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس کے باعث نیکیاں لکھے گا، اس کی وجہ سے اُس کی خطائیں مٹانے کا اور اس کے سبب اُس کے درجے بلند کرے گا۔

(ابو داؤد)

حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اسلام کے اندر سفیدی آئی تو قیامت کے روز اُس کے لیے نور ہوگا۔ (ترمذی، نسائی)۔

۲۲۵۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ مِنَ الشَّيْبِ الْجَنَاءُ وَالدُّمُؤُا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۵۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَاحَةَ الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۵۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَيَصْفُرُ رِجْلَيْهِ بِالْوَرَسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۲۲۵۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْجَنَاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا قَالَ قَبْرٌ آخِرٌ قَدْ خَضَبَ بِالْجَنَاءِ وَالدُّمُؤُا فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا ثُمَّ مَرَّ آخَرٌ قَدْ خَضَبَ بِالصَّفْرَةِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلُّهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْهَمْدِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ)

۲۲۵۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَفِرُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ مِنْ شَابٍ شَيْبَةٍ فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۵۸ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۵۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنْ أَدْرُسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنْاءٍ وَاحِدٍ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجَمْرِ وَدُونَ الْوَقْدَةِ -

(رواہ ابو داؤد)

۲۲۶۰ وَعَنْ ابْنِ الْحَنَظَلِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْأَسَدِيِّ لَوْلَا طَوْلُ جُمْتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ قُبِلَتْ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَأَخَذَ شَقْرَةً فَقَطَعَهَا جُمْتَهُ إِلَى أَذْنِيهِ وَرَفَعَهَا إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ -

(رواہ ابو داؤد)

۲۲۶۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِي ذُوَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أَلَمْ يَأْتِ لَا أَجْزُهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُدُّهَا وَيَأْخُذُهَا -

(رواہ ابو داؤد)

۲۲۶۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْمَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَيَّ آخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي بَنِيَّ آخِي فَبِئْسَ بَنَاتًا أَفْرَاسُ فَقَالَ ادْعُوا إِلَى الْخَلْقِ فَأَمَرَهُ فَخَلَقَ رُءُوسًا -

(رواہ ابو داؤد والنسائی)

۲۲۶۳ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَحْتَمِلُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَكِي فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْطَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبَعْلِ (رواہ ابو داؤد وقال هذا الحديث ضعيفاً ورواه مجاهد)

۲۲۶۴ وَعَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَامِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِصَابِ الْحِثَاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلَكِنَّكِ أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي يَكْرَهُ رِيحَهُ - (رواہ ابو داؤد والنسائی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔ آپ کے گیسوئے مبارک تا بگوش سے زیادہ اوند تا بدوش سے کم تھے۔

(ترمذی)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے حضرت ابن الحنفلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: -
خُرَیمِ اسدی بہت اچھا آدمی ہے جبکہ اُس کے بال تا بگوش سے زیادہ نہ ہوں اور ازار انچی نہ رکھے۔ یہ بات حضرت خُرَیمؓ تک پہنچی تو انھوں نے سر کے بالوں کو چھری سے کاٹ کر کانوں تک کر لیا اور اپنی ازار کو نصف پٹیوں تک اونچا کر لیا۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے گیسو دراز تھے۔ مجھ سے میری والدہ محترمہ نے فرمایا کہ میں انھیں کاٹوں گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو کھینچتے اور کپڑا کرتے تھے۔

(ابوداؤد)

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی پر کوئی نہ روئے۔ پھر فرمایا کہ میرے بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ۔ ہمیں لایا گیا گویا ہم چڑیا کے بچے تھے۔ فرمایا کہ حجام کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ پس اُسے حکم فرمایا تو اُس نے ہمارے سر مونڈے۔ (ابوداؤد، نسائی)

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں خنہ کیا کرتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھال زیادہ نہ کاٹا کر دیکھو کہ یہ بات عورت کے لیے زیادہ لذت والی اور خاوند کو زیادہ پسند ہے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کا ایک راوی مجہول ہے۔

کرمیہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہندی کے خطاب کے متعلق پوچھا تو فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن میں اسے پسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب اس کی بو کو پسند فرماتے تھے (نسائی) ابو داؤد

۲۲۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عَتَبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايَعَنِي فَقَالَ لَا أَبَايَعُكَ حَتَّى تَغَيِّرِي كَفَّيْكَ فَاكُتَّهَمَا نَقًّا سَبْعَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۶۶ وَعَنْهَا قَالَتْ أَدَمْتُ امْرَأَةً مِنْ قُرَاشٍ بِمِدِّهَا كِتَابُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيُّ رَجُلٍ أَدِيدُ امْرَأَةً قَالَتْ بَلَّيْتُ امْرَأَةً قَالَ لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ يَعْزِي بِالْحِثَاءِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۶۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالْتَامِصَةُ وَالْمُتَنَاصِلَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاوُدَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۶۹ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۷۰ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ الْخُرْعَةَ بِأَنْسَانٍ مِمَّنْ أَهْلُهُ فَاطِمَةُ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةُ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْسَرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلُبَيْنِ مِنْ فَصَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَ السِّرَّ وَفَكَتِ الْقُلُبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَتَقَطَّعَتْ مِنْهُمَا فَاطِلَقًا إِلَى رَسُولِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ہند بنت عتبہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! مجھے بیعت کر لیجیے۔ فرمایا کہ میں اس وقت تک بیعت نہیں کروں گا جب تک تم اپنے ہاتھوں کی رنگت نہ بدل لو جو درندوں کے ہاتھوں جیسے ہیں۔ (ابوداؤد)

انہوں نے ہی فرمایا کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اشارہ کیا جس کے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے خط تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا اور فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا؟ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! عورت کا۔ فرمایا کہ اگر تم عورت نہ ہو تو اپنے ناخنوں کا رنگ مہندی کے ساتھ بدل لو (ابوداؤد - نسائی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بربالوں کو ملانے والی ملوانے والی بال پھینے والی بال چنونا نے والی اگر دھونے والی اور نسیر کسی تباہی کے گدوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنے اور اس عورت پر جو مردوں جیسا لباس پہنے۔ (ابوداؤد)

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ عورت مردوں جیسے جوڑے پہنتی ہے۔ فرمایا کہ مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اپنے گھر والوں میں سے سب سے آخر میں حضرت فاطمہ سے ملاقات کرتے اور واپسی پر سب سے پہلے حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لے جاتے۔ ایک غزوہ سے آپ لوٹے تو انہوں نے دروازہ پرٹا یا پردہ لٹکایا ہوا تھا نیز حسن اور حسین کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے تھے۔ آپ چلے آئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ وہ جان گئیں کہ اس چیز کے دیکھنے نے آپ کو تشریف لانے سے روکا ہے لہذا پردہ پھاڑ دیا اور دونوں بچوں کے کنگن اتار دیے اور انھیں توڑ ڈالا۔ وہ دونوں

روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تو آپ نے دونوں سے انھیں بے کمر فرمایا: اے ثوبان! انھیں بے کمر آل فلاں کے پاس جاؤ کہ یہ میرے گھر والے ہیں، میں ناپسند کرتا ہوں کہ یہ اپنی پاکیزہ چیزیں دنیا کی زندگی میں کھالیں۔ اے ثوبان! فاطمہ کے لیے عصب کی بڑی کامر اور باقی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ۔

(احمد، ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: راشد کا سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ نگاہ کو تیز کرتا اور بال اگاتا ہے۔ اُن کا گمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سرمہ دانی ہوتی جس سے رات میں روزانہ تین سلائی اس آنکھ میں اور تین دوسری آنکھ میں لگایا کرتے۔

(ترمذی)

انھوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں آٹھ سرمہ تین تین سلائی لگاتے اور فرمایا کہ جو تم علاج کرتے ہو اُن میں بہترین لبیب کرنا، نسور لین، پچھنے لگوانا اور حلاب لینا ہے اور جو تم سونے لگاتے ہو اُن میں بہتر آٹھ ہے کیونکہ وہ بینائی کو روشن کرتا اور بال اگاتا ہے اور جن میں تم پچھنے لگواتے ہو اُن میں سترھواں، اُیسیواں، اور اکیسواں روز بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا کہ پچھنے لگوانے کو لازمی اختیار کرو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے روکا۔ پھر مردوں کو اجازت دی کہ ازار باندھ کر داخل ہو جایا کریں۔

(ترمذی، ابوداؤد)

ابوالملیح نے فرمایا کہ حمص والوں کی چند عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ تم کہاں سے ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ شام سے۔ فرمایا کہ شاید تم اُس علاقے کی عورتیں ہو جہاں عورتیں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیکیان فَاخَذَا مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ اِنَّ هَؤُلَاءِ اَهْلِي اَنْزَعُ اَنْ يَأْكُلُوا طَبْخًا يَكُونُ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِّنْ عَصَبٍ وَسَوَارِينَ مِّنْ عَاجٍ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۲۴۱ ۵۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْتَجِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هَذِهِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۴۲ ۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَتَنَامَ بِالْإِثْمِدِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْكُمْ بِهِ اللَّهُ وَدَوَّ السُّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَسْحُورُ وَخَيْرُ مَا اَكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْإِثْمِدَ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ وَإِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ أَحَدَى وَعِشْرِينَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى الْمَلَكِ مِنَ الْمَلَكِ إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۲۴۳ ۵۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوا بِالسَّيَازِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۲۴۴ ۵۵ وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ قَدِمَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِّنْ أَهْلِ حِمصَ فَقَالَتْ مَنِ آيَنَ أَنْتُمْ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ

میں بھی جاموں میں داخل ہوتی ہیں۔ ہم نے کہا، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر کے سوا کسی دوسرے گھر میں کپڑے اتارے تو اس کے اور اس کے رب کے درمیان جو پردہ ہوتا ہے وہ پردہ پھٹ جاتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اپنے گھر کے سوا، مگر اس کا وہ پردہ پھٹ جاتا ہے جو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے۔ (ترمذی، ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم عجمی علاقوں کو فتح کر لو گے اور تم ان میں ایسے گھر بھی پاؤ گے جن کو حتم کہا جائے گا تو مردان میں داخل نہ ہوں مگر انار باندھ کر اور عورتوں کو ان میں داخل ہونے سے منع کرنا، ماسوائے مریضہ اور نفاس والی کے۔

(ابو داؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ حتم میں بغیر ازار کے داخل نہ ہو۔ جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حتم میں داخل نہ ہونے دے اور جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دو حلقہ ہو۔

(ترمذی، نسائی)

تیسری فصل

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اگر میں حضور کے سر مبارک کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ فرمایا اور آپ نے خضاب نہیں لگایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر نے ہندی اور سہمہ کا خضاب کیا جبکہ حضرت عمر نے صرف ہندی کا خضاب کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنی ریش مبارک کو زردی سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے کپڑوں پر زردی

رہتا تھا الحَمَامَاتُ قُلْنَ بَلَى قَالَتْ فَاتَى سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ رَوْحِهَا إِلَّا اهْتَكَّتِ السُّتْرُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِي رَوَايَةٍ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا اهْتَكَّتْ سِتْرُهَا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۲۲۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَفْتَحُ كَعْمَارُ مَلُ لِحَجْمٍ وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بَيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَامَاتُ فَلَا يَدْخُلُهَا الرِّجَالُ إِلَّا بِأَلْأَزْرَادٍ مَنَعُوهَا النِّسَاءُ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسًا۔

(رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۲۲۴۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَامَ يَغْيِرُ أَرَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ الْحَمَامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَا أُثِدَّةٌ تُدَارِعُهَا الْخَمْرُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

۲۲۴۷ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ خَضَابٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتٍ كُنْتُ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ وَزَادَ فِي رَوَايَةٍ وَقَدْ اخْتَضِبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِجَاءِ وَكَتَبُوا وَاخْتَضِبَ عُمَرُ بِالْحِجَاءِ بَحَثًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۴۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُصْفَرُ لِحْيَتَهُ بِالصَّفْرَةِ حَتَّى يَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصَّفْرَةِ فَقِيلَ

لَمْ تَصْبِغْ بِالصُّمْرَةِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عَمَامَتَهُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۲۴۹ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۸۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُخِّنُ قَدْ خَصَبَ يَدَيَّ وَرَجُلِي بِالْحَتَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرِيهِ فَنَفَى إِلَى التَّقِيْعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَدِّقِينَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
۲۲۸۱ وَعَنْ الْوَكِيدِ بْنِ عَقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلَ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِعَبِيَّاتِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبُرْكَاتِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ فَيَجِيءُ إِلَى الْيَمِينِ وَآتَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمْسَحْ مِنْ أَجْلِ الْخُلُقِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۲ وَعَنْ أَبِي تَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جُمَّةً أَفَارِجَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَآكِرْمَهَا قَالَ فَكَأَتْ أَبُو تَتَادَةَ رُبَّمَا دَهْنَهَا فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَآكِرْمَهَا
(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۲۲۸۳ وَعَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَنِي أُخْتِي الْمُعَيَّرَةُ قَالَتْ وَ أَنْتِ يَوْمَئِذٍ غَلَامٌ ذَلِكَ قَرْنَانِ أَوْ قَصْتَانِ فَمَسَحَ رَأْسُكَ وَبَرَكَ عَلَيْكَ وَقَالَ أَحَلُّوْا هَذَيْنِ أَوْ قَصَّوْهُمَا

لگ جاتی۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ زردی سے کیوں رنگتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ رنگتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ میرے نزدیک اتباع رسول سے پیاری کوئی چیز نہیں اور اس کے ساتھ آپ کے کپڑے بھی رنگے جاتے یہاں تک کہ عمامہ مبارک بھی (ابوداؤد۔ نسائی) عثمان بن عبد اللہ بن مویب کا بیان ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک بالوں میں سے ایک خضاب کیا ہوا مونے مبارک ہمارے پاس لائیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مٹخت سے فرمایا جس نے اپنے ہاتھ اور پیر ہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ پس آپ حکم فرمایا تو اسے نقیع کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اس کو قتل نہ کریں؟ فرمایا کہ مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ (ابوداؤد) حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو مکہ والے اپنے بچوں کو آپ کے پاس لائے۔ آپ اُن کے لیے دعائے برکت فرماتے اور اُن کے سروں پر ہاتھ بھرتے۔ مجھے بھی آپ کی خدمت میں لایا گیا اور مجھے خلوق لگی ہوئی تھی تو خلوق کی وجہ سے مجھے آپ نے ہاتھ نہیں لگایا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: میرے بال کندھوں تک ہیں، کیا میں ان میں گنگھی کر لوں؟ فرمایا ہاں اور ان کی عزت کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ”ہاں ان کی عزت کرو“ فرمانے کے بموجب حضرت ابو قتادہ بعض اوقات دن میں دو مرتبہ بھی اُن میں تیل لگا لیتے۔ (مالک)

حجاج بن حسان نے فرمایا کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میری بہن حضرت منیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اُن دنوں لڑکے تھے اور تمہارے دو گیسو یا پیشانی کے دونوں جانب بال تھے تو حضور نے تمہارے سر پر

ہاتھ پیر اور کھائے کرت فرمائی اور فرمایا کہ دونوں کو ٹھوڑا دوا کرو اور کہو کہ یہ یوں کا طریقہ ہے
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کے بال منڈائے۔

(نسائی)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد
میں تھے تو ایک آدمی اندر آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے
تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ
فرمایا، گویا بالوں کو درست کرنے کا حکم فرما رہے تھے۔ وہ ایسا ہی کر کے واپس
آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ اس بہتر نہیں
ہے کہ تم میں سے کوئی سر کے بال یوں بکھیرے رہے گویا کہ وہ شیطان ہے۔

(مالک)

ابن المسیب کو فرماتے ہوئے سنا گیا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو
پسند فرماتا ہے۔ ستھرا ہے اور نظافت کو پسند فرماتا ہے کریم ہے اور کرم کو پسند
فرماتا ہے۔ سخی ہے اور سخاوت کو پسند فرماتا ہے۔ پس صاف ستھرے
رہو۔ میرے خیال میں فرمایا کہ اپنے صحنوں کو بھی صاف رکھو اور یہود کی مناسبت
اختیار نہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ مہاجر بن مسار سے میں نے اس کا ذکر
کیا تو کہا: مجھ سے حدیث بیان کی عامر بن سعد نے اپنے والد ماجد کے
واسطے سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا اور یہ بھی
ارشاد ہوا: اپنے صحنوں کو بھی صاف رکھا کرو۔ (ترمذی)

یحییٰ بن سعید نے سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کے خلیل
حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے فرد ہیں جنہوں نے اپنی مونچھیں پست رکھیں
اور پہلے انسان ہیں جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی اور پہلے شخص ہیں جنہوں
نے بڑھاپے کی سفیدی دیکھ کر گناہ کش کی برائے رب یہ کیا ہے؟
اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم ابیہ فقار رہے۔ عرض گزار ہوئے کہ
اے رب ابیہ سے وقار کو بڑھا۔ (مالک)

فَإِنَّ هَذَا زَيُّْ الْيَهُودِ - (رواہ ابو داؤد)

۴۲۸۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
۶۵ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا -

(رواہ النسائی)

۴۲۸۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
۶۶ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ تَأَثَّرَ
الرَّأْسَ وَاللَّحْيَةَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِاصْلَاحِ شَعْرِهِ وَرَحِيَّتِهِ
فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْيَسَّ هَذَا خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ تَأَثَّرَ
الرَّأْسَ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ -

(رواہ مالک)

۴۲۸۶ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ سَمِعَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
۶۷ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ
يُحِبُّ الْكِرَامَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَتَظَفُّوا أَرَأَيْتُمْ قَالَ
أَفَنِيْتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لِمُهَاجِرِ بْنِ مَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ
قَالَ تَظَفُّوا أَفَنِيْتَكُمْ -

(رواہ الترمذی)

۴۲۸۷ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَمْعَةَ سَعِيدَ
۶۸ بْنِ الْمُسَيْبِ يَقُولُ كَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ
أَوَّلَ النَّاسِ صَيِّغَ الصُّبَّةِ أَوَّلَ النَّاسِ اخْتَنَنَ أَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ
وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هَذَا
قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَارِئًا إِبْرَاهِيمَ قَالَ
رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا - (رواہ مالک)

بَابُ التَّصَاوِيرِ

تصویروں کا بیان

پہلی فصل

۲۲۸۸ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا نَسَاءٌ وَبِزٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۸۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا وَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمْ وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِي جُرُوءٌ كَلْبٌ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَهُ فَأَمَرِيهِ فَأَخْرَجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَ جِبْرِيلَ فَقَالَ لَقَدْ كُنْتُ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلَابِ حَتَّى آتَى أَمْرُ بَقْتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبٌ إِلَّا نَقَضَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۹۱ وَعَنْهَا أَنَّهُمَا اشْتَرَتْ شُرْقَةً فِيهَا تَصَاوِيرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتُّوبُ إِلَى اللَّهِ وَلِي سَوْءٌ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ الشُّرْقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوسِّدَ هَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُقَالُ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا برحمت کے فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمگین اُٹھے۔ اور فرمایا کہ جبریل نے مجھ سے اس رات ملنے کا وعدہ کیا تھا لیکن ملنے نہ آئے حالانکہ خدا کی قسم، انھوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی تھی۔ پھر آپ کے دل میں ایک پتے کا خیال آیا جو آپ کے تخت کے نیچے تھا چنانچہ حکم دیا تو اسے نکال دیا گیا۔ پھر دست مبارک میں پانی لے کر اُس جگہ پر چھڑکا۔ جب شام ہوئی تو حضرت جبریل ملاقات کے لیے حاضر ہوئے۔ فرمایا کہ تم نے تو مجھ سے گزشتہ رات ملنے کا وعدہ کیا تھا، عرض گزار ہوئے ہاں، لیکن ہم اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ صبح ہوئی تو اُس روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتوں کو مار دینے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ آپ چھوٹے باغ کے گتے کو بھی مار دینے کا حکم فرماتے اور بڑے باغ کا کتا چھوڑ دیا جاند (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں کوئی تصویر نہ چھوڑتے مگر اُسے توڑ دیتے۔ (بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ انھوں نے ایک پردہ خریلا جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے۔ پس میں نے چہرہ انور پر ناراضگی کے اثرات پہچان لیے۔ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں اللہ اور اُس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پردے کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے یہ اس لیے خریدا کہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس کے ساتھ ٹیک لگائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان

لَهُمْ أَحْيَاءُ مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ
الصُّورَةُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۹۲ وَعَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ
لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمُورَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۹۳ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ فِي غَزَاةٍ فَاخْذَتْ نَمَطًا فَسَرَتْهُ عَلَى الْبَابِ
فَلَمَّا قَدِمَ ذَرَأَى النَّمَطَ فَجَدَّ بِهِ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ لَمَّا يَمُرُّنَا أَنْ تَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۹۴ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ يَصَاهُونَ
بِخَلْقِ اللَّهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ أَظْلَمُ
مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا
حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا
عِنْدَ اللَّهِ الْمُصَوِّرُونَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۹۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ
بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَيُعَذَّبُ بِهَا فِي جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ فَإِنْ كُنْتُ لَا بُدَّ فَأَعْلَا فَأَصْنَعَ الشَّجَرَةَ وَالْأَ
رْوَاحَ فِيهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

تصویر والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا
جائے گا کہ تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہو
اُس میں رحمت کے فرشتے نازل نہیں ہوتے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ انھوں نے الماری کے اوپر پر وہ ڈالا
جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پھاڑ دیا۔
میں نے اُس کے دُکے بنائے جن پر حضور بیٹھا کرتے۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک غزوہ
کے لیے نکلے تو میں نے ایک کپڑے کے اُس کا دروازے پر پردہ لٹکا
دیا۔ جب آپ تشریف لائے اور آپ نے وہ کپڑا دیکھا تو اُسے کھینچا اور
پھاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے، ہمیں حکم نہیں فرمایا کہ ہم پتھروں اور مٹی کو
لباس پہنائیں۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
قیامت کے روز سب سے سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ
کی شانِ تخلیقی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو اُسی طرح چیز بنانے لگے جیسی میں نے
بنائی۔ بھلا ایک ذرہ تو بنائیں، ایک دانہ تو بنائیں، ایک جو تو بنائیں۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ
کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہر تصویر بنانے
والا جہنم میں جائے گا۔ ہر تصویر جو اُس نے بنائی ہوگی اُس کا جاندار بنایا
جائے گا جو جہنم میں اُسے عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر چاہ
نہ ہو تو درخت وغیرہ چیزوں کی تصویر بنا لو جن میں رُوح نہیں ہے (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایسے غلاب کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اُس نے دیکھا نہ ہو تو وہ جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دیا جائے گا اور وہ نہیں کر سکے گا۔ جو کان لگا کر ایسے لوگوں کی بات سُنے جو اُسے ناپسند کرتے ہوں یا اُس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے روز اُس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے اُسے عذاب دیا جائے گا اور تکلیف دی جائے گی کہ اُس میں روح پھونکے اور وہ روح نہیں ڈال سکے گا۔ (بخاری)

حضرت بربیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شطرنج کھیل گیا اُس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں رنگے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا: میں گزشتہ رات حاضر ہوا تھا۔ مجھے اندر داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر کے اندر باریک پر وہ تھا جس میں تصویریں تھیں اور گھر میں ایک کُتّا تھا۔ دروازے کی تصویروں کے سر کاٹنے کا حکم فرمائیے تاکہ وہ درخت کی طرح رہ جائیں۔ پردے کو کاٹنے کا حکم فرمائیے کہ اُس کے دوسرے ہاتھ بنائے جائیں جو پھٹتے رہیں اور روندے جائیں اور کُتے کو نکال دینے کا حکم فرمائیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

(ترمذی، ابو داؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی دیکھنے والی اور دو کان ہوں گے سُنے والے اور ایک بونے والی زبان ہوگی۔ وہ کہے گا کہ مجھے تین شخصوں پر مقرر فرمایا گیا ہے ہر اُس شخص پر جو مکش اور ظالم ہو، ہر اُس شخص پر جو خدا کے ساتھ دوسروں کی عبادت کرے اور تصویریں بنانے والے پر۔ (ترمذی)

۲۲۹۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَدْرَكَ كَلْفًا أَنْ يَتَّعِدَ بَيْنَ شَعْبَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنْ اسْتَمَحَ إِلَى حَدِيثٍ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفْرُدُونَ مِنْهُ صَبَتْ فِي أَذُنِهِ الْأُنْثَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَابٌ وَكَلْفٌ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَارٍ فِيهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۹۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ الْأَنْثَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَعِبَ بِالْخُرُوشِيرِ فَكَانَ مَصْبُغًا يَدَهُ فِي لَحْوِ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ قَالَ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَنْعَجْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَتَىكَ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ سَتَرٌ فِيهِ تَمَاثِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَهَرَّ بِرَأْسِ التَّمَاثِيلِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيَقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرَّ بِالسَّيْرِ فَلْيَقْطَعْ فَلْيَجْعَلْ وَسَادَتَيْنِ مَنبُودَتَيْنِ تُوطَانِ وَمُرَّ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرِجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

۲۳۰۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عَنْكَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا عَيْنَانِ بَصَرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةِ كُلِّ جَبَّارٍ عَيْنِي دَوْلٍ مِنْ دَعَا مَعَهُ اللَّهُ إِلَهًا آخَرًا وَإِلَهِاتُ الْمَصُورِينَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۰۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيلَ الْكُوبَةُ الظِّلُّ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۳۰۳ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوبَةِ وَالْعُبَيْرِ وَالْعُبَيْرِ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الدَّارَةِ يُقَالُ لَهَا الشُّكْرُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰۴ وَعَنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَوِيَ بِالتَّوَدُّ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۲۳۰۵ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حِمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر اللہ تعالیٰ نے شراب، خمر اور کوبہ حرام فرمایا ہے اور فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے کہانیکہ انکوبہ طبلے کو کہتے ہیں بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، خمر، کوبہ اور خمیرہ سے منع فرمایا ہے۔ خمیرہ ایک شراب ہے جس کو حبشی لوگ جنوں سے بناتے ہیں اور اُسے سکر کہہ جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شرطج کھیلے اُس نے اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: شیطان شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔ روایت کیا اسے احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

سعد بن ابی الحسن کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ ایک آدمی اگر عرض گزار ہوا: ابن عباس! میں ہاتھ سے کام کرنے والا آدمی ہوں یعنی میں یہ تصویریں بنانا ہوں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تم سے حدیث بیان نہیں کرتا مگر جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو تصویر بنائے تو اللہ تعالیٰ اُسے عذاب دے گا۔ پس اُس آدمی نے ٹھنڈا سانس لیا اور اُس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا۔ فرمایا کہ تم پر افسوس! اگر تم ہاتھ سے بنیر ایک رات گزارو۔ اس درخت کو لازم پکڑ لو اور ہر اُس چیز کو جس میں روح نہیں ہے۔

(بخاری)

۲۳۰۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي رَجُلٌ أَتَمَّا مَعِيشَتِي مِنْ مَنَعَةِ يَدَيَّ وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أَحَدَّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهَا حَتَّى يَنْفَعُ فِيهِ الرُّوحَ وَلَيْسَ يَنْفَعُ فِيهَا أَبَدًا قَرِيبًا الرَّجُلُ رُبُوعٌ شَدِيدٌ وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَهْتَكِ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَيْسَةَ يَقَالُ لَهَا
مَا رِيَّةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَكَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ أَتَتْهَا أَرْضُ الْجَبَسَةِ
فَذَكَرَتْهَا مِنْ حُسْنِهَا وَنَصَا وَبَرَفِهَا فَرَفَعَهَا رَأْسُ فَقَالَ
أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنُو عَلَى قَبْرِهِ
مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ أُولَئِكَ شُورَاهُ
خَلَقَ اللَّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۰۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَ أَحَدًا دَلِيلَهُ
وَالْمَصْرُورُونَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِحَلِيمٍ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۲۳۰۹ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُولُ الشَّطْرُ نَحْمُوهُ
مَيْسِرُ الْأَعَاجِمِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۲۳۱۰ وَعَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ
قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشَّطْرِ إِلَّا خَاطِيٌّ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۲۳۱۱ وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ لُحَيْبِ الشَّطْرِ نَحْمُوهُ فَقَالَ
هُوَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ الْبَاطِلَ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ)
الْأَحَادِيثُ الْأَرْبَعَةُ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ

۲۳۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَدُونَهُمْ
دَارُ قَشِقٍ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي دَارَ
فُلَانٍ وَلَا تَأْتِي دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَآنَ فِي دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوا لَآنَ فِي دَارِهِمْ سِتُورٌ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّتُورُ سُبَّةٌ -
(رَوَاهُ الدَّارِقُطِيُّ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو اپنی کسی ازواج مطہرات میں سے کسی کے کنبیہ
کا ذکر کیا جس کو یاد رکھا جانا تھا اور حضرت اُمّ سلمہ اور حضرت اُمّ حبیبہ سرزمین
حبشہ سے آئی تھیں۔ انھوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور خوبصورتی
اُس میں تھیں۔ آپ نے سہارا رکھنا کہ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُن
میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اُس کی قبر پر مسیح بنالیتے اور پھر اُس میں نیصوبہ
بنادیتے۔ وہ اللہ کی مخلوق میں بدترین ہیں۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے سخت عذاب اُس
شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا یا اپنے
والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا اور تصویر بنانے والوں کو اور اس عالم کو
جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل نہ کیا۔ (بیہقی)

روایت ہے کہ حضرت علی فرمایا کرتے: بشرطِ نَحْمُوهُ کا جو اُس ہے۔
(بیہقی)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے فرمایا: بشرطِ نَحْمُوهُ سے نہیں کھیلے گا مگر خطاکار۔
(بیہقی)

اُن سے ہی بشرطِ نَحْمُوهُ کھیلنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ باطل کاموں
سے ہے اور اللہ تعالیٰ باطل کو پسند نہیں فرماتا (ان چاروں حدیثوں کو بیہقی
نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر نشریف لے جایا کرتے۔ اُن کے ساتھ ایک
گھر تھا تو اُن پر گھبراہٹ گزرتا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ آپ فلاں
کے گھر نشریف لے جاتے ہیں اور ہمارے عرب خانے پر حملہ آور فرمائیں
ہوتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے گھر گتے ہیں عرض
گزار ہوئے کہ اُن کے گھر بلی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بلی تو زندوں سے ہے۔ (دارقطنی)۔

کتاب الطب والری

طب اور جہاز پھونک کا بیان

پہلی فصل

۴۳۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الْوَدَاءِ بَرَاءً يَدْرِي اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۱۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي شَرْطَةِ مُحَمَّدٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيْتَةِ كَبْدٍ وَأَنَا أَنَهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيْتِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۱۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ أَبِي يُوسُفَ الْأَخْزَابِيُّ عَلَى الْكَلْبِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۱۷ وَعَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْكَلْبِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمَشْقِصٍ ثُمَّ دَرَمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۱۸ وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي ابْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشَّوْنِيزُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفا بھی نازل فرمائی ہے۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیماری کے لیے دوا ہے۔ جب دوا بیماری تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ تندرست ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شفا تین چیزوں میں ہے یعنی تپکنے لگا دالے کے نشتر میں شہد کے گھونٹ میں اور آگ کے داغ میں لیکن میں اپنی امت کو داغ سے منع کرتا ہوں۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ احزاب کے روز حضرت اُبی بن کعب کی رگ حیات پر تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں داغ دیا۔ (مسلم)

انھوں نے ہی فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذ کی رگ حیات پر تیر مارا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے تیر کے پیکان سے داغ دیا۔ پھر ورم آگیا تو آپ نے دوبارہ داغ دیا۔ (مسلم)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا تو اس نے ان کی ایک رگ کاٹی اور اس پر داغ دیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سیاہ دانے میں موت کے ہواہر بیماری کی شفا ہے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ انسا مر سے موت اور سیاہ دانے سے کلو نجی مراد ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطَلَقَ بَطْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَقِمَ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ سَقَيْتُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَا قَا فَقَالَ لَكُ ثَلَاثُ مَرَاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةُ فَقَالَ اسْقِمَ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ امْثَلِ مَا تَنَادَاوَيْتُمْ بِالْحِجَامَةِ وَالْقِطِّ الْبَحْرِيِّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۲۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدُوا بِرُؤُوسِيَاكُمْ بِالْغَضْرِ مِنَ الْعُدَاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقِسْطِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۲۳ وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعَلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْحَوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يَسْعَطُ مِنَ الْعُدَاةِ وَيَكْدُمُ ذَاتُ الْجَنْبِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ قِيحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحَمَةِ وَالشَّمْلَةِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۳۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَرَقِيَ مِنَ الْعَيْنِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۲۷ وَعَنْهُ أَوْسَلَمَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا حَارِبِيَّةً فِي دَجْوِهَا سَفْعَةً تَعْنِي

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کا پیٹ پل رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے شہد پلاؤ۔ اُس نے پلایا۔ پھر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے اُسے پلایا لیکن دست اُفدہ زیادہ ہونے لگے۔ تین مرتبہ آپ نے یہی فرمایا۔ پھر چوتھی مرتبہ اُسے عرض گزار ہوا تو فرمایا کہ اُسے شہد پلاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ میں نے اُسے پلایا لیکن دست اور زیادہ آنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تمہارے بھائی کا پیٹ بھوت بوت ہے۔ پس اُس نے پھر پلایا تو وہ تندرست ہو گیا۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں کے ساتھ تم علاج کرتے ہو ان میں چپکنے گوانا اور قسط بحری بے مثل ہیں۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کو گلے داکر عذاب نہ دیا کرو بلکہ قسط استعمال کیا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت ام قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گلے آنے پر اپنی اولاد کے گلے کیوں دباتی ہو بلکہ اس عود ہندی کو استعمال کیا کرو کہ اس میں سات چیزوں سے شفا ہے جن میں سے نمونیہ بھی ہے۔ گلے کی تکلیف میں نسواری جائے اور نمونیہ میں لپیپ کیا جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سحار جہنم کے جوش سے ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر لگنے، ڈس جانے اور غلبہ بیماری میں دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم نظر لگ جانے پر دم کرو لیا کریں۔ (متفق علیہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کا شانہ اقدس میں ایک لڑکی کبھی جس کے چہرے پر

چھائیں تھی زور رنگ کی تو فرمایا کہ اس پر دم کراؤ کیونکہ اس سے نظر لگ گئی ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دم کرنے سے منع فرمایا تو آل عمر بن حزم حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے بریارسول اللہ! ہمارے پاس دم کرنے کے الفاظ ہیں جن کے فیصلے ہم بچھو کے کاٹے پر دم کرتے ہیں اور آپ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انھوں نے آپ کے صفحہ وہ الفاظ دہرائے تو فرمایا کہ میں ان کوئی مضائقہ نہیں دیکھتا، لہذا جو تم میں اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے تو ضرور پہنچائے۔

(مسلم)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دورِ جاہلیت کے اندر ہم دم کیا کرتے تھے۔ پس ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اپنے دم کرنے کے الفاظ مجھے سنا دیا کرو کیونکہ اُس دم میں کوئی مضائقہ نہیں جس میں شریک نہ ہو۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر لگنا حقیقت ہے۔ اگر تقدیر پر کوئی چیز سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی اور جب تم سے اعضاء دھونے کے لیے کہا جائے گا تو تم دھو دیا کرو۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے بریارسول اللہ! کیا ہم علاج کروایا کریں؟ فرمایا: ہاں اے اللہ کے بندو! علاج کروایا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اُس کی شفا بھی مقرر فرمائی ہے سوائے ایک بڑھاپے کی بیماری کے۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو کیونکہ انھیں اللہ تعالیٰ کھانا پلاتا ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

صَفْرَةَ فَقَالَ اسْتَرَقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۲۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقِيِّ فَبَاءُوا أَنْ يُعْمِدُوا مِنْ حَزْمٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقِيَةٌ نَرُقِّي بِهَا مِنَ الْعَقَرِ وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقِيِّ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَهُ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.

(رواه مسلم)

۲۳۲۹ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرُقِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَرُقِّي فِي ذَٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقِيِّ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَرِكٌ.

(رواه مسلم)

۲۳۳۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتَغْسَلْتُمْ فَاعْسِلُوا.
(رواه مسلم)

۲۳۳۱ عَنْ إِسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَفْنَتَ دَاوِيَّ قَالَ نَعَمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ تَدَاوَوْنَا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَلْوٍ وَاحِدٍ أَلْهَرَمَ.

(رواه أحمد والترمذي وأبو داود)

۲۳۳۲ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُوا مَرَضًا كُمْ عَلَى لَطْعَامٍ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ. (رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي في هذا حديث غريب)

۴۳۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۳۳۷ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَدَاوِيَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۳۳۵ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتِ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۳۳۶ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمِشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرِ قَالَ حَارِجًا قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمِشْتِ بِالسِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السِّنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۴۳۳۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالِدَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوُوا بِحَرَامٍ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۳۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّاءِ وَالْخَيْبِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۳۳۹ وَعَنْ سَلَمَى خَادِمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتِجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْتَضِبْهُمَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسد بن زرارہ کو شوک کی بیماری کے باعث داغ دیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ نمونیہ کا علاج ہم قسط بحری اور زیتون سے کیا کریں۔

(ترمذی)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمونیہ میں روغن زیتون اور ورس تجویز فرمایا کرتے۔

(ترمذی)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا: بزم کس چیز کے ساتھ جلاب لیتی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ شہرم سے۔ فرمایا: گرم گرم، عرض گزار ہوئیں کہ پھر میں سنا، جلاب لیتی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت کا علاج ہوتا تو سنا میں ہوتا۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابو دردادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج دونوں کو نازل فرمایا اور ہر بیماری کا علاج رکھا۔ پس تم علاج کرو یا کرو اور حرام چیزوں کے ساتھ علاج نہ کیا کرو۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپاک دوائی سے منع فرمایا ہے۔

(احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب بھی کسی نے سردی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ پیچھنے گھوٹے اور پیروں میں درد کے لیے کہا جاتا تو فرمانے اُچی پر لپیپ کر دو۔

(ابو داؤد)

۴۳۲۰ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوَّةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي أَنْ أَصْعَمَ عَلَيْهَا
 الْحِثَاءُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۳۴۱. وَعَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْهَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ
كَتِفَيْهِ وَيَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ فَلَا يَصْرُفُهُ
أَنْ لَا يَتَدَاوِيَ شَيْءٌ لَشَيْءٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مُلَاجَةَ)
۴۳۴۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۳۰ اِحْتَجَّ عَلَى دُرَيْكِ مِنْ وَثَنَاءِ كَانَ بِهِ -

۴۳۴۳ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَجِشَةِ امْرَأَتِي بِمِائَةِ لَحْيَةٍ عَلَى مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَأَةِ إِلَّا امْرُؤَهُ مَرَامَتَكَ بِالْحِجَابَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ - وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۴۳۴۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَلِيبًا سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِفَةِ رَجُلٍ يَجْعَلُهَا فِي
دَوَاءٍ فَهِيَ هَذِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۳۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْذَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ - رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَرَأْسُ التِّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَانَ يَحْتَجِمُ
لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَوَاحِدَى وَعِشْرِينَ -

۴۳۴۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ
عَشْرَةَ وَاحِدًا وَعِشْرِينَ -

۴۳۴/۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی زخم آنا یا خراش لگتی تو مجھے اُس پر مندی رکھنے کا حکم فرماتے۔
(ترمذی)

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر اور دونوں کندھوں کے درمیان چمکنے لگوایا کرتے اور فرماتے کہ جس نے ان دو جگہوں کا خون بہا دیا تو اُسے بی بات نقصان نہیں دے گی کہ کسی بیماری کا کوئی علاج نہ کر وائے ۔

(البرد اود، ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہِ پر پکھنے لگوئے اُس موج کے سبب جو آپ کو ہو گئی تھی۔

(البرد اود)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ جس رات آپ کو معراج کروائی گئی تو فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرے اُس نے یہی گزارش کی کہ اپنی امت کو بچھنے لگوانے کا حکم دیجئے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ کسی طبیب نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوا میں مینڈک ڈالنے کے متعلق پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔
(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گردن کی دونوں رگوں اور کندھوں کی رگ میں پچھنے لگواتے۔
روایت کیا اسے ابو داؤد نے جبکہ ترمذی اور ابن ماجہ میں یہ بھی ہے کہ آپ
سترہ، اٹیس یا کیس تاریخ کو پچھنے لگواتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سترہ، اٹھیس اور اکیس تاریخ کو کچھے گونا گونا پسند فرماتے۔
(شرح السنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے تو ہر بیماری سے شفا ہوگی۔

(ابوداؤد)

کبشہ بنت ابوبکرہ نے فرمایا کہ اُن کے والد ماجد اپنے گھر والوں کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع کرتے اور بتاتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منگل خون کا روز ہے اور اس میں ایک ساعت ہے جس میں خون نہیں رکتا۔

(ابوداؤد)

زہری سے مرسل روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بدھ یا ہفتے کے روز پچھنے لگوائے اور اسے کوڑھ کی بیماری لگ جائے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ یہ مسند بھی مری ہے جو درجہ صحت پر فائز نہیں ہوئی۔

اُن سے ہی مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پچھنے لگوائے یا لپ کرے ہفتے یا بدھ کے روز تو کوڑھ ہونے پر ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو۔

(شرح السنہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے میری گردن میں دھاگا دیکھ کر فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اس چیز پر میرے لیے دم کیا گیا ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ انھوں نے پچھ کر اسے کاٹ دیا اور فرمایا: یا رسول اللہ! کو شرک کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دم، تمویذات اور جادو شرک ہیں۔ میں عرض گزار ہوئی: آپ یہ کس طرح فرماتے ہیں جبکہ میری آنکھ میں تکلیف ہوتی تو میں نلاں بیوی کے پاس جاتی۔ وہ اسے پڑھ کر دم کرتا تو تکلیف رفع ہو جاتی حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ شیطاں کا کام ہے کہ وہ اپنا ہاتھ چھوتنا اور جب دم پڑھا جاتا تو ہٹا لیتا۔ تمہارے لیے ہی کہنا کافی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ کرتے تھے کہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کر دے اور شفا دے کیونکہ شفا دینے والا تو ہے نہیں ہے شفا مگر تیری شفا۔ ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے (ابوداؤد)۔

اللہ علیہ وسلم قال من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدا وعشرين كان شفاء لكل داء۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۳۲۸/۳۶ وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ وَيَزْعَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرَقُّ -

(رواہ ابوداؤد)

۲۳۲۹/۳۶ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ احْتِجَمَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَأَمَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَكُومَنَّ إِلَّا نَفْسُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤْدُ وَقَالَ وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِرُّ -

۲۳۵۰/۳۸ وَعَنْ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ احْتِجَمَ أَوْ أَطْلَى يَوْمَ السَّبْتِ أَوْ الْأَرْبَعَاءِ فَلَا يَكُومَنَّ إِلَّا نَفْسُهُ فِي الْوَضَحِ -

(رواہ فی شرح السنہ)

۲۳۵۱/۳۹ وَعَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا فَقَالَ مَا هَذَا أَفَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِي نَبِيٌّ قَالَتْ فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ أَلْ عِبَادُ اللَّهِ لَا عُنْدِيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التُّرْبِيَّ وَالْتِمَارَ وَالْتَّوَلَّ شِرْكَ فَقُلْتُ لِمَ تَقُولُ هَكَذَا لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْدِفُ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فَلَانٍ لِمَ هُوَ يَتِي فَأَذَارَقَاهَا سَكَنْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّمَا ذَاكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْحَسُّهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رُقِيَ كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقَمًا - (رواہ ابوداؤد)

۴۳۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرَّةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۳۵۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَبَا لِي مَا آتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تَرِيًّا قَا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشَّعْرَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِي -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۳۵۴ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْتَوَى أَوْ اسْتَرَفَى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۳۵۵ وَعَنْ عَيْسَى بْنِ حَمْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَكُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيمَةً فَقَالَ لَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكَلَّ الْبَيْتَ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۳۵۶ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حَمَةٍ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ بَرِيدَةَ)

۴۳۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حَمَةٍ أَوْ دَمٍ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۳۵۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ يَسْرَعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَاسْتَرَقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدِّ لَسَبَقَهُ الْعَيْنُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نشرہ نامی عمل کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ شیطانی کاموں سے ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں یہ کام کرنے مناسب نہیں سمجھتا کہ تریانی بیڑوں یا توئید لشکاؤں یا خود بنا کر شعر کہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے داغ لگوا یا دم کر دیا تو وہ توکل سے لافتن ہو گیا۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

عیسیٰ بن حمزہ کا بیان ہے کہ میں عبداللہ بن عکیم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُنھیں سرخ بادہ کھل آئی تھی۔ میں نے کہا کہ آپ توئید کیوں نہیں لگاتے۔ فرمایا کہ ہم اُس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی چیز لٹکا ئی تو وہ اُسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دم کرنا نہیں ہے مگر نظر لگنے یا زہریلے جانور کے کاٹے کا۔ روایت کیا اسے احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ہے اسے ابن ماجہ نے حضرت بکر بن عبد ربیع سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے دم کرنا مگر نظر لگنے یا زہریلے جانور کے کاٹے کا یا نکبیر کا۔ (ابوداؤد)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! حضرت جعفر کے لڑکوں کو نظر بہت جلدی لگ جاتی ہے کیا میں اُن پر دم کر دیا کروں؟ فرمایا: ہاں کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت شفاعت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور میں حضرت حفصہ کے پاس تھی۔ فرمایا کہ تم انہیں نہ کا دم کیوں نہیں سکھائیں جیسے تم انہیں لکھنا سکھایا ہے۔

۲۳۵۹ وَعَنِ الشَّعَاءِ بَنَتْ عَبْدَ اللَّهِ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لَا تَعْلَمِينَ هَذِهِ رُقِيَّةُ التَّمَلَّةِ كَمَا عَلَّمْتُمَا الْكِتَابَةَ

۲۳۶۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ بَغْسَلٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخْبَاةٍ قَالَ فَلَبِطَ سَهْلٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ وَاللَّهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَلْ تَتَّبِعُونَ لَهُ أَحَدًا فَقَالُوا نَتَّبِعُهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَخَلَّطَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ إِلَّا بَرَكْتَ لِعَسَلٍ لَهُ فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَدَاخِلَةَ أِزَارِهِ فِي قَدَحٍ شَحَرٍ صَبَّ عَلَيْهِ فَرَأَاهُ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَأْسٌ

(رَوَاهُ فِي شَوْحِ السُّنَّةِ دُرَّوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوْصَلُ لَهُ فَتَوْصَلُ لَهُ)

۲۳۶۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتْ الْمُعَوَّذَاتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ اثْنَيْ عَشَرَ حَسَنًا)

۲۳۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتُمْ الْمُغْرِبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجَنُّ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِي بَابِ التَّرَجُّلِ)

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن ربیع نے حضرت سہل بن حنیف کو نہاتے ہوئے دیکھا تو کہا: خدا کی قسم نہ میں نے آج جیسا دن دیکھا اور نہ ایسی خوبصورت کھال۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سہل گر پڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دی اور عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! سہل بن حنیف کے لیے چارہ فرمائیے کہ خدا کی قسم وہ دوسرے بھی اٹھاتے فرمایا کیا تمہارا کسی پر نظر لگانے کا شبہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارا حضرت عامر بن ربیع پر شبہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عامر کو بلایا اور سخت الفاظ کہے اور فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرے بلکہ دعائے برکت کرے۔ ان کے لیے دھو دو۔ پس حضرت عامر نے اُن کے لیے اپنے چہرے ہاتھوں گھٹنوں، دونوں پیروں کی اطراف اور تہنہ کا داخلی حصہ ایک پیالے میں دھو دیا پھر اُن پر چھڑک دیا تو وہ لوگوں کیساتھ یوں چلنے لگے جیسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی (شرح السنہ) امام مالک بھی روایت کیا اور اپنی روایت میں فرمایا کہ نظر لگانا حق ہے۔ تم ان کیسے دھو کر دوا کرو گے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنات اور انسان کی نظر سے بپاہ مانگا کرتے یہاں تک کہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس نازل ہوئیں جب یہ نازل ہوئیں تو انہیں لے لیا اور ان دونوں کے سوا باقی کو چھوڑ دیا۔ روایت کیا اسے ترمذی، وابن ماجہ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں مغربوں دکھائی دیتے ہیں؟ میں عرض گزار ہوئی کہ مغربوں کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جن میں جنات شریک ہو جائیں (ابوداؤد) اور حضرت ابن عباس کی خیر ما تداوینتم والی حدیث باب الترجل میں ذکر کی جا چکی ہے۔

تیسری فصل

۴۳۶۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرْوَةُ إِلَيْهَا وَإِمْرَادَةٌ فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوَةُ بِالْوَحَةِ وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرْوَةُ بِالسَّقَمِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۳۶۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَعَنَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَادَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعِلُهُ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدْعُ مُصَلِّيًّا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ ثُمَّ دَعَا بِبِلَاحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنْاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّ عَلَى إصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَعَتْهُ وَيَسْحَحُهَا وَيَعُوذُ بِهَا بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ - (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبٍ)

(الْإِيمَانِ)

۴۳۶۵ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدْحٍ مِّنْ مَّاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مَخْضَبَةً فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمَسِّكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِّنْ فِصَّةٍ فَخَضَخَتْ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطْلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتِ حُمْرَاءَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۳۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ تَاسَمًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُنَاةُ حُدُرُ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُنَاةُ مِنَ الْمَوْتِ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَبَّةِ وَهِيَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: معدہ جسم کا حوض ہے اور رگیں اُس کی طرف آنے والی نالیاں ہیں جب معدہ تندرست ہو تو رگیں تندرستی لے کر لوٹتی ہیں اور جب معدہ میں فساد ہو تو رگیں بیماری لے کر لوٹتی ہیں۔

(بیہقی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے دست مبارک زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے ڈس لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے جوڑتے سے مارا اور جان سے مار دیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ بچھو پر لعنت کرے کہ نہ مازی کو چھوڑتا ہے اور نہ دوسرے کو یا نبی اور غیر نبی کو۔ پھر تمک اور پانی منگایا تو انھیں ایک برتن میں ڈالا۔ پھر اُسے اُنکی پر ڈالنے لگے جس پر کاٹا تھا اور اُسے ملتے رہے اور سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھ کر دم کرتے رہے ان دونوں کو بیہقی نے شب الامیان میں روایت کیا ہے۔

عثمان بن عبد اللہ بن مویہ کا بیان ہے کہ گھروالوں نے مجھے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پانی کا پیالہ دے کر بھیجا کیونکہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو بڑا پیالہ دے کر اُن کی طرف بھیجا جاتا۔ پس اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موٹے مبارک نکالے جو چاندی کی ڈبہ میں رکھے ہوئے تھے۔ وہ اُس میں ہلائے ہاتے اور اُس پانی سے پلایا جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اُس ڈبہ میں جہانکا تو چند سرخ موٹے مبارک دیکھے۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ . . . رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ کبھی زمین کی چپک ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی مَن کی قسم سے ہے اور اُس کا پانی آنکھ کے لیے شفا بخش ہے اور عجرہ کھجور جنت سے ہے اس

میں زہر ہے۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں، انہیں نچوڑا اور اُن کا پانی ایک شیشی میں رکھا اور اپنی ایک ضبغ البصر نمڑی کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ شفا یاب ہو گئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہر مہینے میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لیا کرے اُسے کوئی بڑی بیماری نہیں پہنچے گی۔

(ابن ماجہ، بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شفاؤں کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ یعنی شہد اور قرآن مجید کو۔ ان دونوں کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور کہا کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ آخری حدیث حضرت ابن مسعود پر موقوف ہے۔ حضرت ابوبکر شہ انساری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہر تل بکری کے باعث سر مبارک پر پھینکے لگوائے۔ منہر کا بیان ہے کہ میں نے زہر کے بنیر اُسی طرح اپنے سر میں پھینکے لگوائے تو میرا حافظہ جاتا رہا یہاں تک کہ مجھے نماز کے اندر سورہ فاتحہ میں بھی لغتہ دیا جاتا۔

(رزین)

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اے نافع! میرا خون جوش مار رہا ہے، لہذا کسی حجام کو میرے پاس لاؤ جو جوان ہو، بوڑھے یا بچے کو نہ بلانا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہار منہ پھینکے لگوانا بہتر ہے کہ غفل اور حفظ میں اضافہ کرتا ہے اور حافظہ کے حافظے کو بڑھاتا ہے۔ پس جو پھینکے لگوائے تو اللہ کا نام لے کر حبوبت کو لگوائے لیکن جمعہ، جمعہ اور انوار کو پھینکے لگوانے سے اجتناب کرے بلکہ پیر یا منگل کے روز پھینکے لگواؤ اور بدھ کے روز پھینکے لگوانے سے بچنا کیونکہ اسی روز حضرت ایوب علیہ السلام بیماری میں مبتلا ہوئے تھے نیز کوڑھ اور بھس کی بیماری بھی بدھ کے دن یا رات میں ہی شروع ہوتی

شَقَاءُ مِمَّنَ السَّيِّءِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذَتْ ثَلَاثَةَ كُمُودٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَحَصَرَتْهُنَّ وَجَعَلَتْ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلَتْ بِمِجَارِيَةٍ لِيَ عَمَشَاءَ فَبَرِئَتْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ)

۴۳۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَنَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ عَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ)

۴۳۶۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائِينَ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّ الْأَخِيرَ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ۔

۴۳۶۹ وَعَنْ أَبِي كَبِيْشَةَ الْأَعْمَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ عَلَى هَامِتٍ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَأَحْتَجَمْتُ أَنَا مِنْ غَيْرِ سِوَةِ ذَلِكَ فِي يَافُوحِي فَذَهَبَ حَسَنُ الْخِفْظِ عَنِّي حَتَّى كُنْتُ الْقَنُ فَاتَرَحْتُ الْكِتَابَ فِي الصَّلَاةِ۔

(رَوَاهُ رِزَائِيُّ)

۴۳۷۰ وَعَنْ تَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا تَافِعُ يَنْبَغُ لِي الدَّمُ فَاتَرْتَنِي بِحِجَامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًا وَلَا تَجْعَلْ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّبِيِّ أَمْتَلُ وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْخِفْظِ وَتَزِيدُ الْخَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَاجًا فَيَوْمَ الْخَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ فَأَحْتَجَمُوا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثَّلَاثِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ بِهِ أَيُّوبُ فِي الْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُ وَجْدًا مَرَوً

ہے۔ (ابن ماجہ)۔

حضرت منفل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منگل کے روز مینے کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگونا سال بھر کی بیماری کا علاج ہے۔ (رزین) اور روایت کیا اسے امام احمد کے ساتھی حرب بن اسمعیل کرمانی نے اور اس کی اسناد قوی نہیں جیسا کہ منتقی میں ہے اور اسی کے مانند رزین نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔

لَا بَرَصَ إِلَّا فِي يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ يَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ (رواہ ابو مکیہ) ۲۳۷۱
وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثَّلَاثِ وَاسْبَعِ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِلدَّاءِ السَّنَةِ - (رواہ رزین)
(رواہ حرب بن اسماعیل الکرمات صاحب أحمد و ليس إسناده بهذا لك هكذا في المنتقى وروى رزین نعوة عن أبي هريرة)

بَابُ لِفَالٍ وَالطَّيْرَةِ

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شگون کوئی چیز نہیں اور ہتر فال ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اچھا لفظ جو تم سے کوئی سنے (منتقی علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بیماری کا منتہی ہونا ہے، نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے، نہ ہاں کوڑھ والے سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔ (بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بیماری کا منتہی ہونا ہے، نہ ہامہ ہے اور نہ صفر ہے۔ ایک اعرابی عرض گزار ہوا: کہ یا رسول اللہ! اُوٹوں کا کیا حال ہے جبکہ رگینان میں وہ ہرن کی طرح ہوتے ہیں لیکن ایک غارش والا اُوٹ اُن سے آفتا ہے تو سب کو خارش کی کہ دنیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو بیماری کس نے لگائی؟ (بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بیماری کا لگنا ہے نہ جانور کی کھوپڑی کا آٹھ ہے نہ سارول کی تاثیر ہے اور نہ پیٹ کا ہو کا ہے (مسلم) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: نہ بیماری کا منتہی ہونا ہے نہ صفر کا ہونا ہے اور نہ بھڑ پیرت میں (مسلم)

۲۳۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوا وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۷۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَفَرٍ مِنَ الْمَجْدُ وَمِثْلُهَا نَفَرٌ مِنَ الْأَسَدِ - (رواہ البخاری)

۲۳۷۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِذِلِّ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ لَكَائِهَا الطَّيْبَاءُ فَيُخَاِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْبِرُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ (رواہ البخاری)

۲۳۷۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَّءَ وَلَا صَفَرَ - (رواہ مسلم)
۲۳۷۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا عَوْلَ - (رواہ مسلم)

۲۳۷۷ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي دَفْنٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَأَرْجِعْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمر بن شریذ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: ثقیف کے دفن میں ایک آدمی کوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ اسے پیالے میں پیغام بھیجا کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا ہے لہذا واپس لوٹ جاؤ۔ (مسلم)

دوسری فصل

۲۳۷۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الْأَسْمَ الْحَسَنَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ)

۲۳۷۹ وَعَنْ قُطَيْبِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَاةُ وَالطَّرْقُ وَالطَّيْرَةُ مِنَ الْحَبِيبَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فال لیتے لیکن بڑی گونی نہ لیا کرتے اور آپ اچھے نام کو پسند فرمایا کرتے۔ (شرح السنہ)

قطیب بن قبیصہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پرندے کے نام سے، کنکری پھینک کر اور پرندہ اڑا کر فال لینا نبت پرستی کا حصہ ہے۔ (ابوداؤد)

۲۳۸۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّيْرَةُ شِرْكٌ قَالَ هُ ثَلَاثًا وَمَا مِثْلَ إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِبُ يَأْتُو كُلُّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ) فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِثْلَ إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِبُ يَأْتُو كُلُّ هَذَا عِنْدِي قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پرندوں کا لینا شرک ہے۔ اُن سے تین مرتبہ فرمایا اور نہیں ہے کوئی ہم میں سے مگر اُس کو اللہ تعالیٰ توکل سے دُور سے جان لے (ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو فرماتے ہوئے سنا اور انھوں نے اس حدیث میں وَمَا مِثْلَ إِلَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِبُ يَأْتُو كُلُّ فرماتے ہوئے سنا اور میرے نزدیک یہ حضرت ابن مسعود کا قول ہے۔

۲۳۸۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُودٍ وَفَرَضَ مَامَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً يَا اللَّهُ وَتَوَكَّلَا عَلَيْهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ اسے پیالے میں ڈالنے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور توکل رکھتے ہوئے کھاؤ۔ (ابن ماجہ)

۲۳۸۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا تَكُنِ الطَّيْرَةَ فِي شَيْءٍ فِي الدَّارِ وَالْقَرْيَةِ وَالْمَرْأَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ہامہ ہے اور نہ بیماری کا منتہی ہونا اور نہ سنگوں۔ اگر سنگوں میں کچھ ہے تو گھر، گھوڑا اور عورت میں ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی حاجت کے لیے نکلتے تو یا راشد، یا نجیح، سنانا پسند فرماتے۔ (ترمذی)

حضرت جریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون نہ لیا کرتے۔ جب کسی کو عامل بنا کر بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے۔ اگر اس کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے اور اس کے آثار پر نور چہرے پر دیکھ جاتے اور اگر نام ناپسند فرماتے تو پسند نہ کرنے کے آثار چہرہ اور اسے نمایاں ہوتے۔ جب کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے۔ اگر اُس کا نام پسند آتا تو اس بات سے خوش ہوتے اور چہرہ اور پر اس کے آثار دیکھ جاتے اور اس کا نام اگر ناپسند فرماتے تو کراہت آپ کے پر نور چہرے سے نمایاں ہوتی۔ (ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم ایک گھر میں رہتے تھے تو ہمارے جان و مال میں اضافہ ہو رہا تھا۔ پھر ہم دوسرے گھر میں رہنے لگے تو ہمارے افراد اور مال میں کمی آگئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اُس گھر سے کوچ پھوڑ دو۔ (ابوداؤد)

یحییٰ بن عبد اللہ بن جیسر کا بیان ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین ہے جس کو ایبن کہا جاتا ہے اور وہ ہماری باغات و زراعت کی زمین ہے لیکن اُس کی وباہت سخت ہے۔ فرمایا کہ اُسے اپنے سے دور کر دو کیونکہ وہ بانی جگہ کے قریب جانا خود کو ہلاک کرنا ہے۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

عمرہ بن عامر کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور شگون کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا بہتر حصہ فال ہے اور مسلمان کو کوئی چیز نہ روکے۔ جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کہے: اے اللہ! نیکیوں کو نہیں لاتا مگر تو اور برا بھلا کو نہیں دھڑکتا مگر تو۔ نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ اسے ابوداؤد نے مسنوناً روایت کیا ہے۔

۲۳۸۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَبِّئُ إِذَا أَخْرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ تَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيحُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۳۸۴ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ إِذَا ابْعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ فَإِذَا اعْجَبَهُ اسْمُهُ فَوَحَّيَهُ دَرُوعِي يَشْرُدُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي مَجْهِمِهِ وَإِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِنْ اعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرَحَ بِهِ وَرُئِيَ يَشْرُدُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كَرَاهِيَةُ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۸۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ فِيهَا عَدُوْنَا وَأَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ قَلَّ فِيهَا عَدُوْنَا وَأَمْوَالُنَا فَقَالَ عَلِيٌّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ذُرُّوْهَا ذِمَّةً - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۸۶ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ مَسِيكٍ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَنَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا أَبَيْنُ وَهِيَ أَرْضُ رَيْفَتَا وَمَيْرَتَا وَلَنْ وَبَاءَ هَا شَدِيدًا فَقَالَ دَعَهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرْفِ الثَّلَفَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۳۸۷ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتْ الطَّيْرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِإِحْسَنَاتٍ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَرُدُّهُ السَّيِّئَاتُ إِلَّا أَنْتَ وَلَا أَحْوَلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَمَرْسَلًا)

بَابُ الْكُهَانَةِ

کہانت کا بیان

پہلی فصل

۲۳۸۸ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْوَرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَانَ قَالُوا فَلَا تَأْتُوا الْكُهَانَ قَالُوا قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصَدِّكُمْ قَالُوا قُلْتُ وَمِمَّا رَجَالٌ يَخْطُونَ قَالُوا كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۳۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيَسُورُ لَشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يَجِدُونَ أَحْيَانًا يَأْكُلُ الشَّيْءُ وَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطُفُهَا الْجَنُّ فَيَقْرَأُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّ قَرَالٍ جَابِئَةٍ فَيَخْطُطُونَ فِيهَا أَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ كَذِبَةٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۳۹۰ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْرَتُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتَرْجِيهِ إِلَى الْكُهَانِ فَيَكُونُونَ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۳۹۱ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَوةُ الرَّبْعَيْنِ لَيْلَةً - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم دورِ جاہلیت میں چند کام کیا کرتے تھے یعنی ہم کا ہنوں کے پاس جاتے تھے۔ فرمایا کہ ہنوں کے پاس نہ جایا کرو۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم بدشگونیاں لیا کرتے تھے۔ فرمایا یہ ایسی چیز ہے جو محض تمہارے دل کا خیال ہے لہذا وہ تمہیں نہ روکے۔ میں عرض گزار ہوا کہ ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا اللہ کے پیوں میں سے ایک نبی خط کھینچا کرتے تھے جس کا خط اُن کے موافق ہو وہ درست ہے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: وہ کوئی چیز نہیں ہوتے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بتاتے ہیں جو اُسی طرح ہو جاتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ وہ سچی بات ہوتی ہے جسے کوئی جِن اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغی چوگا ڈالتی ہے۔ پس وہ اُس میں سو سے زیادہ جھوٹ بلا لیتے ہیں۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمانے ہوئے سنا: بیشک فرشتے عنان یعنی بادل میں اترتے ہیں اور اُس کام کا ذکر کرتے ہیں جس کا آسمان میں فیصلہ ہوا ہے۔ فیاطین اُسے سننے کی کوشش کرتے ہیں جو کچھ سن لیتا ہے تو کہیں تک پہنچا دیتا ہے اور وہ اُس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے بلا کر بیان کرتے ہیں۔

(بخاری)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی نجومی کے پاس جائے اور اُس سے کوئی بات پوچھے تو اُس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں۔ (مسلم)

٢٣٩٢ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلَّى لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِ
عَلَى أَثَرِ سَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْتُ عَلَى
النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونِ مَاذَا قَالَ زَيْتُكُمْ قَالُوا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ
بِي وَكَافِرٌ فَا مِمَّنْ قَالَ مُطَرَّنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ
فَذَا لِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ يَا لَكُوبٍ وَأَمَّا مَنْ قَالَ
مُطَرَّنَا يَبُوءُ كَذَا وَكَذَا فَذَا لِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ يَا لَكُوبٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرَقْنِ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَأَفَرَيْنِ يُنْزِلُ اللَّهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ يَكُونُ كَذَا أَوْ كَذَا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی جبکہ اُسی رات بارش ہوئی تھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ اُس نے فرمایا: میرے بندوں نے مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے صبح کی اور کھڑ کرتے ہوئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کی تاثیر کا منکر ہے اور جس نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے نے بارش برسائی اُس نے میرے ساتھ کھڑ کیا اور تندے پر ایمان رکھا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کوئی برکت نازل نہیں کی مگر صبح کو لوگوں میں سے ایک گروہ اُس کے باعث کافر ہو جاتا ہے کیونکہ بارش اللہ برساتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ستارے نے برسائی۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نجومیوں کے علم کمانت سے حاصل کیا اُس نے جادو کا ایک حصّہ حاصل کیا۔ جتنا زیادہ کیا اُتنا زیادہ حصّہ۔
(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کاہن کے پاس آئے اور اُس بات کی تصدیق کرے
جو وہ کہے یا اپنی حاضنہ بیوی سے صحبت کرے یا اپنی بیوی سے اُس کی دُبر
میں صحبت کرے تو وہ اُس چیز سے لافلتق ہو گیا جو محمد مصطفیٰ پر نازل فرمائی
گئی ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

٢٣٩٢ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ
شُعْبَةً مِنَ السَّحَرِ رَأَى مَا رَادَ -

۴۳۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ أَوْ أَتَى امْرَأَةً حَائِضًا أَوْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبْرِهَا فَقَدْ بَرَّيْتُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

تیسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے

٧٣٩٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ مَرَّتْ

تو فرستے عاجزی سے اُس کے فرمان پر اپنے پیروں کو بچا دیتے ہیں گویا پتھر پر زنجیریں ہیں جب اُن کے دلوں سے دہشت دُور ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ ارشادِ ربانی کے متعلق کہتے ہیں کہ خن فرمایا اور وہ بلندی و کبریاٰ والا ہے۔ پس چوری سے سننے والا اُسے سن لیتا ہے جو اوپر تلے یوں ہوتے ہیں سفیان راوی نے اپنی سنجیدگی سے اُس کی کیفیت بیان کی اور اپنی انگلیوں کے درمیان قدرے فاصلہ رکھا۔ پس ایک کسی بات کو سن پاتا ہے تو اپنے سے نیچے والے کی طرف ڈالتا ہے۔ پھر دوسرا اُسے اپنے سے نیچے والے کی طرف ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جادو گر یا کاہن کی طرف ڈال جاتی ہے۔ بعض اوقات اُسے ڈالنے سے پہلے چنگاری جاگتی ہے اور بعض اوقات اُس کے لگنے سے پہلے ڈال دیتا ہے۔ پس وہ اُس کے ساتھ سو جھوٹ بلا دیتا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ کیا اُس نے ہم سے فلاں روز ایسا اور ایسا نہیں کہا تھا۔ پس اُسی بات کی وجہ سے اُس کی تصدیق کر دی جاتی ہے۔ جو آسمان سے سُنی گئی تھی۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے مجھے ایک نے بتایا جو انصار سے تھے کہ ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک سنہار ٹوٹا اور روشنی پھیلی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ جب اسی طرح ستارہ ٹوٹتا تو دورِ جاہلیت میں تم کیا کہاتے تھے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانے ہم کہا کرتے کہ اس رات کوئی عظیم آدمی پیدا ہوا ہے اور کسی عظیم آدمی نے وفات پائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کسی کی موت یا زندگی کے باعث نہیں ٹوٹے بلکہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح بیان کرنے لگتے ہیں پھر وہ آسمانی فرشتے جو اُن کے نزدیک ہیں تسبیح کرتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کا سلسلہ آسمان دنیا والوں تک پہنچتا ہے پھر وہ کہتے ہیں جو عرش کو اٹھانے والوں کے قریب ہیں کہ آپ کے رب نے کیا فرمایا؟ وہ اُنہیں بتاتے ہیں جو فرمایا تھا۔ پھر ایک آسمان والے دوسرے آسمان والوں کو بتاتے ہیں یہاں تک کہ اس آسمان دنیا تک بات پہنچتی ہے۔ پس جتن چوری سے سن لیتے اور اپنے دوستوں کی طرف ڈال دیتے ہیں اور شہاب مارے جاتے ہیں۔ پس کابھن جو اُس کے موافق کہیں وہ

الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنَحِهِمْ خُضْعًا نَا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْمَلَكُ قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَمَعَهَا مُسْتَرَقُوا السَّمْعَ وَمُسْتَرَقُوا السَّمْعَ هَكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَقَمٍ فَحَرَدَهَا وَبَدَّ دَبَّيْنِ أَصَابِعِهِمْ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشَّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَيَكُونُ بَعْضُهُمَا مِثْلَ كَذِبٍ فَيَقَالُ الْيَسْرُ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا أَوْ كَذَا، كَذَا أَوْ كَذَا فَيُصَدِّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ - (رواه البخاری)

۴۳۹۷ وعن ابن عباس قال أخبرني رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الأنصار أنهم بينا جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ربي بنجوم واستنار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنتم تقولون في الجاهلية إذا رمي بمثل هذا قالوا الله ورسوله أعلم فقلنا نقول ولدا لليلة رجل عظيم ومات رجل عظيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتها لا يؤمى بها لسوت أحد ولا يحلوتهم ولكن ربنا تبارك اسم إذا قضى أمرا سبهم حملة العرش ثم سبهم أهل السماء الذين يكونونهم حتى يبلغ التسبيح أهل هذه السماء الدنيا ثم قال الذين يكون حملة العرش لأملة العرش ما إذا قال ربكم فيخبرونهم ما قال فيستخبر بعض أهل السموات بعضا حتى يبلغ هذه السماء الدنيا فيخطف الحجن السمع فيقذفون إلى أوليائهم ويأمون فما جاءوا

درست ہوتی ہے لیکن وہ اُس میں ملاوٹ اور اضافہ کر لیتے ہیں۔

(مسلم)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین باتوں کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ ایک قسم کو آسمانی کی زینت بنایا، دوسری قسم شیاطین کو مارنے کے لیے اور تیسری قسم نشانیاں ہیں جن سے راہ معلوم کی جاتی ہے۔ جس نے ان تینوں کے سوا کوئی اور وجہ بتائی اُس نے غلطی کی، اپنا حصہ ضائع کیا اور ایسی بات کا تکلف کیا جو وہ نہیں جانتا۔ اسے بخاری نے تقلیداً روایت کیا ہے اور رزین کی ایک روایت میں ہے کہ ایسی بات کا تکلف کیا جو مفید نہیں اور جس کا اُسے علم نہیں اور جس کے علم سے انبیائے کرام اور فرشتے بھی عاجز ہیں۔ ربیع سے اسی کے مانند ہے نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ستارے میں کسی کی زندگی، رزق اور موت ہمیں رکھی جبکہ وہ (کاہن) اللہ پر جھوٹ باندھتے اور ستاروں کا ہمانہ بنا تے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علم نجوم کا ایک باب حاصل کیا اُس کے سوا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے تو اُس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ نجومی کاہن ہے، کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے۔

(رزین)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ پانچ سال اپنے بندوں سے بارش کو روکے رکھے اور پھر بھیجے تب بھی لوگوں کا ایک گروہ کافر ہو جائے گا وہ کہیں گے کہ ہم پر مجد ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔

(نسائی)

بِمَعْنَى دَجَّهِمْ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْتَرُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ۔

(رواہ مسلم)

۴۳۹۸ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ النُّجُومَ لثَلَاثٍ جَعَلَهَا زِينَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا لِغَيْرِ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَأَضَاعَ نَصِيبَهُ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِي رِوَايَةٍ رِزِينٍ تَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَلَائِكَةُ وَعَنِ الرَّبِّيعِ مِثْلُهُ زَادَ اللَّهُ مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي نَجْمٍ حَيَوَةَ أَحَدٍ وَلَا رِزْقًا وَلَا مَوْتَ وَطَنًا يَقْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ وَيَتَعَلَّلُونَ بِالنُّجُومِ۔

۴۳۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللَّهُ فَقَدْ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحَرِ الْمُنْجَمِ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ۔

(رواہ رزین)

۴۴۰۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ الْقَطْرَ عَنْ عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سَقَيْنَا بَنُوَ الْوَجْدِجِ۔

(رواہ النسائی)

کتاب الرؤیا

خواہوں کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت سے بشارتوں کے سوا کچھ

۴۴۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ

باقی نہیں رہا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔
(بخاری) امام مالک نے عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔
جس کو کوئی مسلمان دیکھے یا اُس کے لیے کسی کو دکھایا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب نبوت کے حتموں میں سے چھپا لبسواں حصہ
ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی
دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اُس نے واقعی مجھے دیکھا۔
(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو عنقریب وہ
مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میرے جیسی صورت اختیار نہیں
کر سکتا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور پریشان خواب
شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو
پسند کرتا ہے تو اُس کا ذکر نہ کرے مگر جس شخص کو پسند کرنا ہو اور جب
ایسی چیز دیکھے جس کو نا پسند کرنا ہو تو اُس کی بُرائی اور شیطان کی بُرائی سے
اللہ کی پناہ پکڑے، تین مرتبہ تھکا دے اور کسی سے اُس کا ذکر نہ کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو نا پسند
کرتا ہو تو بائیں جانب تین مرتبہ نفث کر دے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی
پناہ لے اور اُس کو روٹ کو بدل دے جس پر لیٹا ہوا تھا۔

(مسلم)

قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ (رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا
الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ)۔

۴۴۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتْرَةِ وَارِعِينَ
جُزْءٌ مِّنَ النَّبُوَّةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
لَا يَتِمَثَّلُ فِي صُورَتِي۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰۴ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي لَيْقَظَةٍ
وَلَا يَتِمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يَحِثُّ
بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ
مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتَعَوَّذْ ثَلَاثًا وَلَا يَحِثُّ
بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَكِنْ تَضُرُّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ
عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا
وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں پڑا کرے گا کیونکہ مومن کا خواب نبوت کا چھپا لیسواں حصہ ہے اور جو نبوت کا حصہ ہو وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ خواب تین قسم کے ہیں۔ ایک دلی خیالات، دوسرے شیطان کے ڈراوے اور تیسرے اللہ کی طرف سے بشارتیں۔ جو قوم میں سے ناپسندیدہ چیز دیکھے تو وہ کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہیے۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ خواب میں طوق دیکھنے کو ناپسند کرتے اور بیڑی کو پسند فرماتے۔ کہا جاتا ہے کہ بیڑی دین میں ثابت قدمی کی نشانی ہے۔ (متفق علیہ) بخاری نے فرمایا کہ روایت کیا ہے اسے قتادہ اور یونس اور عثیم اور ابوہریرا نے ابن سیرین سے اور انھوں نے حضرت ابوہریرہ سے۔ یونس نے فرمایا کہ میرے خیال میں بیڑی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔ مسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ یہ حدیث کا حصہ ہے یا ابن سیرین کا قول ہے اور ایک روایت میں اسی طرح ہے اور میں نے حدیث میں ان کے قول کو دیکھا کہ اَلْغُلَّ سے آخر تک درج کر دیا ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میل سر کاٹ دیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا: جب خواب میں شیطان تم میں سے کسی کے ساتھ کھیلے تو اسے لوگوں سے بیان نہ کرے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک رات میں نے خواب میں دیکھا جیسے سونے والا دیکھتا ہے کہ گویا ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں۔ ہمارے سامنے ابن طاب کی ترکھوریں پیش کی گئیں۔ میں نے اس کا یہ مطلب لیا کہ ہمارے لیے دنیا میں رفعت اور آخرت میں عافیت ہے اور ہمارا دین پاکیزہ ہے۔

(مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے کھجوریں

۲۲۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْتَرَبَ التَّمَانُ لَمْ يَكْدِ يَكْدُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جَزَاءُ مَنْ سَتَّ وَارْتَعَيْنَ جَزَاءُ مَنْ التَّبَوَّهَ وَمَا كَانَ مِنَ التَّبَوَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَكْدُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَأَنَا أَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثُ حَوَائِثُ النَّفْسِ وَتَحْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْدُهُ فَلَا يَقْضُهُ عَلَى أَحَدٍ وَلَيْقَهُ فَلْيُصَلِّ قَالَ وَكَانَ يَكْدُهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُجِبُهُ الْقَيْدُ وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) قَالَ الْبُخَارِيُّ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَيُونُسُ وَهَشِيمٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ يُونُسُ لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَيْدِ وَقَالَ مُسْلِمٌ لَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَفِي رِوَايَةٍ تَحْوَهُ وَأَدْرَجُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ -

۲۲۰۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ حَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يَحْدُثُ بِهِ النَّاسُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۱۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنَّ فِي دَارِ عَقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَارِثَيْنَا بِرُطَبٍ مِّنْ رُّطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۱۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّيْ أَهَاجِرُ مَرَجٍ مَّكَّةَ

والی جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ پیامبر یا ہجر ہے حالانکہ وہ مدینہ منورہ ہے یثرب نامی۔ میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ "نوار کو حرکت دے رہا ہوں اور وہ اوپر سے ٹوٹ گئی۔ یہ وہ نقصان ہے جو اہل ایمان کو احد کے روز پہنچا۔ پھر میں نے دوبارہ اس کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی بہتر ہو گئی۔ یہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح اور ایمان والوں کے اجتماع سے نوازا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سويا ہوا تھا کہ میری خدمت میں زمین کے خزانے لائے گئے۔ پس سونے کے دو کنگن میری ہتھیلی پر رکھ دیے گئے۔ مجھ پر گراں گزرے۔ میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر بھونک مارو۔ میں نے ان پر بھونک ماری تو وہ چلے گئے۔ میں نے ان سے دو جھوٹے مراد لیے میں جن کے درمیان ہوں۔ ایک صنعا والا اور دوسرا پیامہ والا۔ (متفق علیہ) اور ایک روایت میں ہے کہ ان میں سے ایک مسیمہ تھا، پیامہ والا اور دوسرا عیسیٰ تھا صنعا والا۔ یہ روایت مجھے صحیحین میں نہیں ملی اور صاحب جامع نے اسے ترمذی کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون کا جاری چشمہ دیکھا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لیے جاری کر دیا گیا ہے۔ (بخاری)۔

حضرت سمیرہ بن جبرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ناز پڑھ لیتے تو چہرہ اور ہماری جانب کر کے فرماتے: تم میں سے آج رات کس نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہو تو بیان کر دیتا اور جو اللہ چاہتا آپ فرماتے۔ چنانچہ ایک روز آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا کہ آج رات میں نے دو شخص دیکھے کہ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور ایک کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں لوطی کا زبور تھا جو اس کے گال میں داخل کر کے چیرتا ہوا تھا کہ گدھی تک پہنچ

إِلَى أَرْضٍ بَعَثْنَا نَحْلًا فَذَهَبَ وَهَلَى إِلَى أَتَمِّهَا أَيْمَامَهُ أَوْ هَجَرَ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أُنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُ الْآخَرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ۔

(متفق علیہ)

۴۲۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَنِي فِي كَفِّي سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَّرْتُ عَلَى قَادِحِي إِلَى أَنْ أَنْفَخْتُهُمَا فَتَفَخَّخَتْهُمَا فَذَهَبًا فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابِينَ الَّذِينَ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبٌ صَنَعَاءُ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ (متفق علیہ) وَفِي رَوَايَةٍ يُقَالُ أَحَدُهُمَا مُسَيْلَمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْأُخَرَى صَاحِبُ صَنَعَاءَ لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ۔

۴۲۱۳ وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ رَأَيْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ فِي النَّوْمِ جَرِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ يُجْرِي لَهُ۔ (دَاةُ الْبُخَارِيِّ)

۴۲۱۴ وَعَنْ سَمِيرَةَ بِنْتِ جُبَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلْنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكُنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اتَّيَا نِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ فَأَخْرَجَا نِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلْبُورٌ مِّنْ حَدِيدٍ يَدْخُلُهُ فِي شِدْقِهِ فَيَشْقُفُ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِ الْآخَرِ مِثْلَ

ذَلِكَ وَلَيْتُمْ شِدْقُهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ
مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ
مُصْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ يَفْهَرُ
أَوْصَحْرَةً يَشْدُخُ بِمِ رَأْسِهِ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَاهَا الْحَجَرُ
فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى
يَلْتَمِعَ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا كَانَ فَعَادَ إِلَيْهِ
فَضْرَبَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا
حَتَّى آتَيْنَا إِلَى ثَعْبٍ مِثْلِ النَّوْرِ أَعْلَاهُ صَيِّقٌ قَسِيْلُهُ
وَأَسْفُهُ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا ارْتَلَقْتُ ارْتَفَعُوا حَتَّى
كَأَدَانِ يَخْرُجُ مِنْهَا وَادَا اخْمَدَتْ رَجْعًا فِيهَا وَ
فِيهَا رَجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاءٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا
انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دِمِيقٍ
رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ وَعَلَى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ
بَيْنَ يَدَيْهِ حَجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ
فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِئَةِ فَرْدَةٍ
حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلُّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِئَةٍ
بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتَّى آتَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا
شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ ذَوْبِيَانٌ وَإِذَا
رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا
فَصَوَدَ ابْنُ الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَنِي دَارًا وَسَطَ الشَّجَرَةِ
كَأَنِّي أَقْطُ أَحْسَنَ مِنْهَا فِيهَا رَجَالٌ شُبَّانٌ وَنِسَاءٌ
نِسَاءٌ ذَوْبِيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَ ابْنُ
الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَنِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ مِنْهَا
فِيهَا شُبَّانٌ وَنِسَاءٌ فَقُلْتُ لَهُمَا أَتَكْمَلَانِ طَوْفَهُمَا فِي
اللَّيْلَةِ فَأَخْبَرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ مَا الرَّجُلُ
الَّذِي رَأَيْتَ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبِ
فَتَحَسَّلَ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيَصْنَعُ بِهِ
مَا تَرَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَ يُشْدُخُ

جاتا۔ پھر دوسرے گال میں بھی اسی طرح کرتا اور پہلا گال درست ہو جاتا۔
پھر دوبارہ اسی طرح کرتا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ کہا چلیے۔ ہم چل دیے
یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس آئے جو پیٹھ کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک
آدمی پتھر باچان لے کر اُس کے سر پر کھڑا تھا جس کے ساتھ اُس
کے سر کو کھینچتا۔ جب وہ مارتا تو پتھر دوڑ چلا جاتا۔ وہ اُسے لینے کے لیے
جاتا تو واپس نہ آتا کہ اُس کا سر پیلے کی طرح درست ہو جاتا۔ وہ واپس آ
کر اُسے مارتا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا کہ چلیے
ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک گڑھے کے پاس پہنچے جو نور کی طرح
تھا، جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع تھا۔ اُس کے نیچے آگ تھی
جب وہ بلند ہوتی تو لوگ بھی اوپر آ جاتے اور اُس سے نکلنے کے قریب
ہو جاتے۔ جب وہ نیچے جاتی تو وہ بھی نیچے چلے جاتے اور اُس میں
ننگے مرد و عورت تھے۔ میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ دونوں نے کہا کہ چلیے
ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے، جس کے درمیان میں
ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے کنارے ایک آدمی اُس کے سامنے پتھر لے
کر کھڑا تھا۔ جب نہر والا آگے بڑھتا اور نکلنے کا ارادہ کرتا تو یہ آدمی اُس
کے منہ پر پتھر مارتا اور اُسی جگہ واپس لوٹا دیتا۔ جب بھی وہ نکلنے کے
پہلے آتا تو یہ اُس کے منہ پر پتھر مار کر واپس اُسی جگہ لوٹا دیتا۔ میں نے کہا
یہ کیا ہے۔ دونوں نے کہا چلیے۔ ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک سرسبز
باغ میں پہنچے۔ جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا۔ اُس کی جڑ میں ایک
بوڑھا اور بچے تھے۔ اور ایک آدمی درخت کے سامنے آگ جلا رہا
تھا۔ وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھ گئے اور ایک گھر میں لے گئے۔
جو درخت کے درمیان میں تھا اور اُس سے خوبصورت میں نے کوئی
گھر نہیں دیکھا تھا۔ اُس میں بوڑھے، جوان، عورتیں اور بچے تھے۔ پھر
مجھے نکال لائے اور درخت پر لے چڑھے۔ پھر مجھے دوسرے گھر میں لے
گئے جو پہلے سے بھی خوبصورت اور عمدہ تھا۔ اُس میں بوڑھے اور جوان
نھے۔ میں نے دونوں سے کہا کہ آج رات تم نے مجھے بہت پھرایا ہے،
لہذا جو کچھ میں نے دیکھا ہے اُس کے متعلق مجھے بتاؤ۔ کہا ہاں وہ آدمی
جس کا چہرہ اچھا جاتا تھا، وہ بہت جھوٹا ہے۔ جھوٹی باتیں بنا یا کرتا اور
لوگ اُس سے سُن کر دنیا میں پھیلاتے رہے۔ پس قیامت تک اُس

ساتھ ہی ہوتا رہے گا۔ جس کو آپ نے دیکھا کہ اُس کا سر کھپا جاتا ہے تو اس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا لیکن وہ رات کو سو جاتا اور دن میں اُس پر ایل نہ کرتا۔ جو آپ نے ملاحظہ فرمایا اُس کے ساتھ قیامت تک وہی ہوتا رہے گا۔ جن کو آپ نے تنور میں دیکھا وہ زنا کار تھے جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور تھا۔ جس بوڑھے شخص کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم تھے اور اُن کے گرد جو بچے تھے وہ لوگوں کی اولاد ہے۔ جو آگ جلا رہا تھا وہ جہنم کا انچارج فرشتہ مالک تھا۔ پہلا گھر جس میں آپ داخل ہوئے عام مومنین کا ہے۔ یہ دوسرا گھر شہیدوں کا ہے۔ میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اپنا سر اٹھا لیے۔ میں نے سر اٹھا یا تو میرے اوپر بادل جیسی چیز تھی اور ایک روایت میں ہے کہ نہ نہر نہ سفید بادل۔ دونوں نے کہا کہ آپ کی منزل ہی ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے چھوڑو تاکہ میں اپنے مکان میں داخل ہو جاؤں۔ کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جو پوری نہیں کی۔ جب اُسے پوری کر لیں گے تو اسی میں جلوہ افروز ہوں گے۔ (بخاری) اور حدیث عبد اللہ بن عمر جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ خواب ہے جو مدینہ منورہ کے متعلق دیکھا باب حرم المدینہ میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

حضرت ابو زینب عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کا خواب نبوت کے چھبالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ خواب پرندے کے پیر پر ہے۔ جب تک اُسے بیان نہ کیا جائے جب اُسے بیان کر دیا جائے تو اسی طرح واقع ہو جاتا ہے۔ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ اُسے نہ بیان کرو مگر دوست یا دانا سے۔ (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں فرمایا ہر خواب پرندے کے پیر پر ہے جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے جب تعبیر بیان کر دی تو واقع ہو جائے گی اور پیر خیال میں آپ نے فرمایا اُسے بیان نہ کرو مگر دوست یا غفلت مند آدمی سے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درقم کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت خدیجہ آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوئیں: ہر اُنھوں نے آپ کی تصدیق کی تھی لیکن آپ کے ظہور سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے

رَأْسُهُ فَرَجَلٌ عَلِمَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ
بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا فِيهِ يَالْتَهَامٌ يُفْعَلُ بِهِ مَا رَأَيْتَ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَ فِي الثَّقَبِ فَمِنْ الزَّانَةِ
وَالَّذِي رَأَيْتَ فِي النَّهْرِ أَجَلُ الزَّيَا وَالشَّيْخُ الَّذِي
رَأَيْتَ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصَّبِيَّانُ حَوْلَهُ
فَأُولَٰئِكَ النَّاسُ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَارِثُ
النَّارِ وَالَّذِي أَرَادَ الْوَلِيَّ الَّذِي دَخَلَتْ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ
وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جَبْرِئِيلُ فَهَذَا
مِيكَائِيلُ فَأَرْفَعُ رَأْسَكَ فَدَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي
مِثْلُ السَّحَابِ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُ الرِّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ
قَالَ ذَاكَ مَنَزَلُكَ قُلْتُ دَعَانِي ادْخُلْ مَنَزَلِي قَالَا لَا
بَقِيَ لَكَ عَمْرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَإِذَا اسْتَكْمَلْتَهُ أَتَيْتَ
بِمَنَزَلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ
فِي بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ۔

۴۴۱۵ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ
وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَّا لَمْ
يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ وَاحِسِبُ قَالَ لَا
تُحَدِّثُ إِلَّا حَبِيبًا أَوْ كَلِيمًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَ
فِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ قَالَ الرَّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَّا لَمْ
تُعَبَّرْ فَإِذَا أُعْبِرَتْ وَقَعَتْ وَاحِسِبُ قَالَ لَا تَقْصُهَا
إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ۔

۴۴۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرْقَةَ فَقَالَتْ لَهَا خَدِيجَةُ لَرَأَتْهُ
كَأَنَّ قَدْ صَدَّقَكَ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتَ فِي الْمَنَامِ

وہ خواب میں دکھائے گئے اور اُن کے اوپر سفید کپڑے تھے۔ اگر وہ جہنمی ہوتے تو اُن کے اوپر کوئی اور لباس ہوتا۔

(احمد، ترمذی)

ابن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ اُن کے چچا حضرت ابو خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ کو بتایا تو آپ بیٹ گئے اور فرمایا۔ اپنا خواب سچا کر لو۔ چنانچہ انھوں نے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کیا (شرح السنہ) اور کَانَ مِيزَانًا نَزَلَ مِنْ السَّمَاءِ والی حدیث ابو بکر ہم غفرلہ باب مناقب ابو بکر و عمر میں بیان کریں گے۔

تیسری فصل

حضرت عمر بن عبد ربّی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے: کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ پس جس سے اللہ تعالیٰ بیان کروانا چاہتا وہ بیان کرتا۔ ایک صبح کو آپ نے ہم سے فرمایا: آج رات میرے پاس دو شخص آئے انھوں نے مجھے اُٹھایا اور مجھ سے کہا چلیے۔ میں اُن کے ساتھ چل دیا اور اس میں وہی کیا جو فصل اول کی طویل حدیث میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اس میں کچھ زیادہ ہے جو مذکورہ حدیث میں نہیں ہے یعنی فرمایا: ہم ایک ہرے بھرے باغ میں آئے جس میں ہر قسم کے موتی پھیل گئے۔ باغ کے درمیان میں ایک لمبا آدمی تھا۔ آسمان تک لمبائی کے باعث مجھے اُس کا سر نظر نہیں آیا۔ جبکہ اُس آدمی کے گرد میں نے کثرت سے بچے دیکھے جو میں نے پہلے دیکھے نہیں تھے۔ میں نے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ یہ کون ہے اور وہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیے یہاں تک کہ ایک بہت بڑے باغ میں پہنچے۔ اُس سے بڑا اور خوبصورت باغ میں نے دیکھا نہیں تھا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس میں چڑھئے ہم چڑھے یہاں تک کہ ایک شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنایا گیا تھا۔ ہم شہر کے دروازے پر آئے اور اُسے کھولنے کے لیے کہا تو ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اُس میں داخل ہوئے تو اُس میں ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا آدھا جسم خوبصورت تھا جو کسی نے

الْمَنَامُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ (رواهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۲۱۷ وَعَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى الثَّائِمَ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقٌ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ - (رواهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ) وَسَنَدُ كَرُحِدِثٍ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ -

۴۲۱۸ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِاصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ عِدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ اثْنَانِ وَاتَّهَمَا ابْتِغَاثِي وَاتَّهَمَا قَالَا لِي لَا نَطْلُقُ وَإِنِّي أَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرْتُ مَثَلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطَوِيلٍ وَفِيهِ زِيَادَةٌ لِّكَيْتَ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُّعْتَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرٍ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْتٌ ظَهَرَ فِي الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوَّلًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلَدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هُوَ لَوْ قَالَ قَالَا لِي أَنْطَلِقْ فَأَنْطَلَقْنَا فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَّمْ أَرِ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي إِرْقُ فِيهَا قَالَا فَارْتَقَيْنَا فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَّبْنِيَّةٍ بَلَدٍ ذَهَبٍ وَكَلْبَتِ فُضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّنَا فِيهَا رَجَالٌ شَطْرُ مَنْ خَلَقَهُمْ كَأَحْسَنَ مَا

أَنْتَ رَأَيْتَ شَطْرَهُمْ كَاتِبَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ قَالَ قَالَا لَهُمَا أَهْبُوا فَفَعَلَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ وَإِذَا تَهَرَّ شُعْرَتُ مَنْ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ قَدْ هَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَذَكَرَنِي تَفْسِيرَ هَذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرُّومَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوَلَدُ الْوَلَدُ الَّذِي حَوَّلَهُ فَمَوْلَا مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرَهُمْ حَسَنًا وَشَطْرَهُمْ قَبِيحًا فَاتَّهَمُوا قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَبَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۲۱۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَقْدَرِ الْقَدَائِ أَنْ يَرَى الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَهُ تَرِيًّا

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۲۲۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

کتاب الآداب بَابُ السَّلَامِ

پہلی فصل

۴۲۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طَوَّلَهُ

دیکھا ہوا اور آدھا ایسا بد صورت جو کسی نے دیکھا بھی نہ ہو۔ دونوں نے اُن سے کہا کہ جا کر اس نہریں کو دیکھو۔ چنانچہ سامنے ایک نہر بہ رہی تھی جس کا پانی بالکل سفید تھا۔ وہ جا کر اس میں کود گئے۔ جب وہ ہمارے پاس واپس آئے تو اُن کی بد صورتی جا چکی تھی اور وہ پوری طرح خوب صورت ہو چکے تھے اور اس اضافے کی شرح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ لبِ آدمی جو باغ میں تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور اُن کے ارد گرد وہ بچے تھے جنہوں نے فطرت پر وفات پائی۔ مسلمانوں میں سے بعض عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مشرکوں کی اولاد کا کیا حال ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکوں کی اولاد اور وہ لوگ جن کا آدھا بدن خوب صورت اور آدھا بد صورت تھا، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اچھے کام بھی کیے اور بُرے بھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں صاف فرما دیا۔

(بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی کسی چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے اور اُس نے دیکھی نہ ہو۔

(بخاری)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سچا خواب سحری کے وقت کا ہوتا ہے۔ (ترمذی، دارمی)

کتاب آداب سلام کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی

سُتُونَ ذُرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَىٰ أَوْلَئِكَ
التَّغَرَّوْهُمُ نَفَرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسًا فَاسْتَمَعَ مَا
يُحْيَوْنَكَ فَإِنَّهَا تَحْيِيَّتُكَ وَتَحْيَا ذُرِّيَّتُكَ فَذْهَبَ فَقَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
قَالَ فَرَأَدُوهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ عَلَىٰ صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُونَ ذُرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ
الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ
قَالَ تَطْعَمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ
وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خَصَالٍ
يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا
دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا الْقِيَا وَيُشْمِتُهُ إِذَا عَطَسَ وَ
يَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ لَمْ أَحَدُهُ فِي الصَّغِيرَيْنِ
وَلَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدَيْنِ وَلَكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ
بِرَوَايَةِ النَّسَائِيِّ

۲۲۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَوْمِنُوا وَلَا تَوْمِنُوا
حَتَّى تَعْلَمُوا وَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْ مَوْعِدًا
تَعَابَتُمْ أَفْتُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۲۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلرَّائِبِ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي
عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيرِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پسندیدہ صورت پر پیدا فرمایا۔ اُن کا قد ساٹھ گز تھا۔ جب اُنھیں پیدا کر
لیا تو فرمایا: جاؤ اور ان افراد کو سلام کرو۔ وہ کچھ فرشتے تھے جو بیٹھے
ہوئے تھے۔ پس غور سے سننا وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہی
تمہارا اور تمہاری اولاد کا جواب دینا ہوگا۔ وہ گئے اور اُنھوں نے کہا: ہر
تم پر سلامتی ہو۔ اُنھوں نے کہا: آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت یا وہی
کا بیان ہے کہ اُنھوں نے وَرَحِمَهُ اللَّهُ کا اضافہ کیا لہذا جنت میں جو
بھی داخل ہوگا۔ وہ حضرت آدم کی صورت میں داخل ہوگا اور اُس
کا قد ساٹھ گز ہوگا! اُس وقت سے لوگوں کا قذاب تک گھٹتا ہی آ رہا ہے (متفق علیہ)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: کونسا اسلام بہتر ہے؟
فرمایا کہ کھانا کھانا اور سلام کرنا خواہ تم اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔
(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایمان والے کے دوسرے ایمان
والے پر چھ حقوق ہیں: جب بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرے، مرنے کے
تو جنازے میں شریک ہو، ہلے تو اُس کی دعوت قبول کرے، جب
اُس سے ملے تو سلام کرے، پھینکے تو اس کا جواب دے اور اُس کی
نیم خواہی کرے خواہ وہ غائب ہو یا موجود۔ یہ روایت مجھے صحیحین میں نہیں
ملی اور نہ حمیدی کی کتاب میں لیکن صاحب جامع نے اسے نسائی کی روایت بیان کیا ہے۔
اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہو گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور ایمان
نہیں لاسکو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمہیں
ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جب تم اُسے کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت
کرنے لگو گے۔ سلام کو آپس میں پھیلاؤ۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور
مختصر سے زیادہ لوگوں کو۔

(بخاری)

۴۲۲۶ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارَّ عَلَى الْقَائِدِ وَالْقَائِدَ عَلَى الْكَثِيرِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۲۲۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِذَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غُلَمَاتٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِهِنَّ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدُوا إِلَيْهِمُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَأَضْطَرُّوهُ إِلَى أَصْبَحِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۲۲۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَلَيْهِمُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۳۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا دَعَاكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِي رَوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا دَاوُدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ إِنَّ الْيَهُودَ اتُّوْلَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَلَعْنَتُكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكَ وَالْعَنْفُ وَالْفُحْشُ

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور غصے سے زیادہ لوگوں کو۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لڑکوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ جب تمہیں راستے میں کوئی اُن میں سے مل جائے تو اُسے تنگ راستے کی طرف مجبور کرو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہودی تمہیں سلام کریں اور اُن میں سے کوئی اَسْتَامُ عَلَيْكَ کہے تو جواب میں دَعَاكُمْ کہہ دیا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو صرف دَعَاكُمْ کہہ دیا کرو۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور کہا: اَسْتَامُ عَلَيْكُمْ پس میں نے جواباً کہا: بلکہ تم پر موت اور لعنت۔ فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ جابھوں نے کہا: کیا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کہ میں نے دَعَاكُمْ کہہ دیا ہے۔ ایک روایت میں صرف عَلَيْكُمْ ہے اور واؤ کا ذکر نہیں کیا (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہودی آئے اور انہوں نے اَسْتَامُ عَلَيْكَ کہا۔ آپ نے دَعَاكُمْ کہا۔ حضرت عائشہ نے کہا: تم لوگوں پر موت، اللہ کی لعنت اور اس کا غضب۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ فِي وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُونِي فَا حِشَّةً فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ.

۲۲۳۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَشْرِكِينَ عَبْدًا الْأَوْتَانِ وَالْيَهُودَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسَتَيْكَ نَحَدُّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا آتَيْتُمُ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۲۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَلَا تُشَادُّ السَّيْلَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيبَ حَدِيثِ الْخُدْرِيِّ هَكَذَا) ۲۲۳۵ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتَغِيثُوا الْمَهْرُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَقِيبَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا وَلَهُ أَحَدُهُمَا فِي الصَّحِيحَيْنِ)

۲۲۳۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِأَلَمَعْرُوفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَ وَيُجِيبُ إِذَا دَعَاكَ وَيُسَيِّمُ إِذَا طَسَّ وَيُعَوِّدُ إِذَا مَرَضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا

اے عائشہ! اٹھو واپس پر میری لازم ہے سختی اور بدزبانی سے بچو عرض گزار ہوئیں کہ جو انھوں نے کہا کیا وہ آپ نے سنا نہیں؟ فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا میں نے وہ بات ان پر ہی دوا دی۔ ان کے منقلب میں بات قبول فرمائی جاتی ہے جبکہ انہی قبول نہیں کی جاتی اور مسلم کی ایک روایت میں کہ تم فحش گو نہ بنو کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبانی اور یہود کو پسند نہیں فرماتا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، بت پرست، مشرک اور یہودی ملے جلے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمیں ایسی جگہوں پر بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں کیونکہ وہاں ہم گفتگو کرتے ہیں۔ فرمایا جب تم انکار کر دیا کہ بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کیا کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نگاہ نیچی رکھنا، ہاتھ روکنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے روکنا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوبکر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ واقعہ میں فرمایا: اور راستہ تنہا دینا۔ ثقات کی اس سے ابوداؤد نے حدیث ابوبکر کے بعد اسی طرح یہ روایت صحیحین میں نہیں لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مذکورہ واقعہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مظلوم کی داد دے کر اور بھولے بھٹکے کو راستہ بتاؤ۔ اسے ابوداؤد نے حدیث ابوبکر کے بعد اسی طرح روایت کیا ہے اور صحیحین میں ان دونوں کو میں نے نہیں پایا۔

دوسری فصل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر دستور کے مطابق چھ حق ہیں جب اُسے ملے تو سلام کرے، جب وہ بلائے تو دعوت کو قبول کرے، جب وہ پھینکے تو جواب دے، جب وہ بیمار

مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۴۲۳۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عَشْرُونَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۲۳۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَعْفَرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُونَ وَقَالَ هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۳۹ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۲۴۰ وَعَنْ جَبْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى سُورَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۲۴۱ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ يُجْزَى عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزَى عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مَرْفُوعًا) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ أَبِي دَاوُدَ

۴۲۴۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى

بڑے نو عیادت کرے جب وہ مرنے تو اس کے جنازے کے پیچھے جائے اور اس کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے (ترمذی، دارمی) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: -

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ پس اُسے جواب دیا گیا۔ پھر بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برس۔ پھر دوسرا آیا اور اُس نے کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ - پس اُسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: برس۔ پھر تیسرا آیا اور کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - پس اُسے جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: برتیس۔

(ترمذی، ابو داؤد)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے منکر روایت کرتے ہوئے یہ بھی کہا: پھر چوتھا شخص آیا اور اُس نے کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَعْفَرَتُهُ - آپ نے فرمایا: چالیس اور فرمایا کہ اسی طرح فیصدت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ (ابو داؤد)۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد)

حضرت جبریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا۔ (احمد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جماعت کی طرف سے کافی ہے کہ جب وہ گزرے تو ان میں سے ایک آدمی بھی سلام کرے اور بیٹھنے والوں میں سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی کافی ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں مرفوعاً روایت کیا اور روایت کیا ہے ابو داؤد نے اور کہا کہ حسن بن علی نے اسے مرفوع کہا ہے جو امام ابو داؤد کے شیخ ہیں۔

عمرو بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیر سے مشابہت اختیار کرتا ہے۔ نہ مشابہت اختیار کرے وہود کی اور نہ

نصاری کی کیونکہ یہود کا سلام کرنا انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام کرنا ہتھیلی کے اشارے سے ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔ اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو اسے سلام کرے۔

(البوداؤد)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس کے رہنے والوں کو سلام کرو اور جب نکلو تو اس کے رہنے والوں کو سلام کے ساتھ چھوڑو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں مسلاً روایت کیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیٹھ اجب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو۔ یہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام بات کرنے سے پہلے ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دور جاہلیت میں ہم کہتے: اللہ تعالیٰ تیرے سامنے آنکھیں ٹھنڈی رکھے اور اچھا دن چڑھائے جب دور اسلام آیا تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔

(البوداؤد)

غالب کا بیان ہے کہ ہم امام حسن بھری کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا: مجھ سے میرے والد ماجد نے میرے قید امجد سے روایت کرتے ہوئے کہا: میرے والد ماجد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا: آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا۔ فرماتے ہیں کہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میرے آبا جان آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تم پر اور تمہارے والد ماجد پر سلام۔ (البوداؤد)

فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمُ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكْفِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ)

۴۲۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ -

(رَوَاهُ الْبُودَاؤْدُ)

۴۲۲۴ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ سَلَامًا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

۴۲۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي إِدَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۲۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ قِيلَ الْكَلَامَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَادِيثٌ مُنْكَرٌ)

۴۲۲۷ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقُولُ نَحْمَدُ اللَّهَ بِكَ عَيْنًا وَنَعْمُ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهَيْتُمْ عَنْ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ الْبُودَاؤْدُ)

۴۲۲۸ وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ إِذَا جُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي

قَالَ بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنِّي فَأَقْرَبُهُ السَّلَامَ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى آبَيْكَ السَّلَامُ - (رَوَاهُ الْبُودَاؤْدُ)

۲۲۴۹ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْحَضَرِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضَرِيَّ
كَانَ عَامِلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ يَدَا بِنَفْسِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۵۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيَتَرَبَّ فَنَاءً أَنْ حَجَّ
لِلْحَاجَّةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
مُسْنَدٌ)

۲۲۵۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكُرُ لِمَا لَمْ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي
إِسْنَادِهِ ضَعْفٌ)

۲۲۵۲ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ أَعْلَمَ السُّرْيَانِيَّةَ وَفِي رَوَايَةٍ أَنَّهُ أَمَرَنِي
أَنْ أَعْلَمَ كِتَابَ يَهُودٍ وَقَالَ إِنِّي مَا أَمَّنُ يَهُودَ عَلَى
كِتَابٍ قَالَ فَمَا مَرَّتِي نَصَفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعْلَمْتُ
فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودٍ كَتَبْتُ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ
قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيَسْلَمْ
فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسْلَمْ
فَلْيَسْتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

۲۲۵۴ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطَّرِيقَاتِ إِلَّا لِمَنْ هَدَى
السَّبِيلَ وَرَدَّ النَّجَسَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَأَعَانَ عَلَى
الْحُمُولَةِ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَذَكَرَ حَدِيثُ

ابن العلاء حضرمی سے روایت ہے کہ حضرت علامہ الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے عامل تھے۔ جب وہ آپ
کے لیے عریضہ لکھتے تو اپنی ذات سے شروع فرماتے۔

(ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اس پر مٹی ڈالے۔
ایسا کرنا حاجت کو بہت پورا کرنے والا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت
کیا اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے سامنے کاتب موجود تھا۔ میں
نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قلم کو کان پر رکھ لو کیونکہ یہ انجام کو بہت یاد
کرنے والا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب
ہے اور اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے
سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے یہودی کتاب
سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ مجھے یہودیوں کے لکھے کا اعتبار نہیں۔ راوی کا
بیان ہے کہ نصف مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میں سیکھ چکا۔ لہذا جب یہودی کے
لیے کچھ لکھنا ہوتا تو میں لکھتا اور جب وہ آپ کے لیے لکھتے تو اُن کے
لکھے ہوئے کو میں آپ کے حضور پڑھتا۔

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو
سلام کرے۔ اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے۔ جب جانے کے لیے کھڑا
ہو تب بھی سلام کرے۔ پہلا سلام اس دوسرے سلام سے زیادہ ضروری
نہیں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
راستوں میں بیٹھنے کے اندر کوئی بھلائی نہیں مگر اس شخص کے لیے جو راستہ
بتائے، سلام کا جواب دے، نگاہ نیچی رکھے اور بوجھ لا دے۔ میں دوسرے
کی مدد کرے (شرح السنہ) اور ابوجہری کی حدیث باب فضل الصدقہ

اَبْنِ جَدِّي فِي بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

میں بیان کی جا چکی ہے۔

تیسری فصل

۴۲۵۵ عَنْ اَبْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَعَهُ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهُ بِأَذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ أَذْهَبَ إِلَى أَوْلَيْكَ الْمَلَائِكَةُ إِلَى مَلَأَ مِنْهُمْ جُلُوسٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحِمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لَهُ اللَّهُ وَيَدَاكَ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ سَمِيْنِ رَبِّي وَكَلْنَا يَدَيَّ رَبِّي سَمِيْنِ مَبَارَكَةً ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَمَى رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَصُوغُهُمْ أَوْ مِنْ أَصُوغِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْ فِي عُمُرِهِ قَالَ ذَلِكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَمَى رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْحِجَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَهْبَطَ مِنْهَا وَكَانَ آدَمُ يُعَدُّ لِنَفْسِهِ فَإِنَّا هُوَ مُلْكُ الْمَوْتِ قَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجَلْتُ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَعَدًا فَجَعَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمٍ مِنْ أَمْرِ الْكِتَابِ وَاللَّهُ مُوَدِّعٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۲۵۶ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَلَمْ عَلَيْنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا اور اُن میں رُوح پھونکی تو چھبیک آئی تو انھوں نے الحمد للہ کہا اور خدا کی حمد و ثنا بیان کی۔ اُن کے رب نے اُن سے فرمایا کہ اے آدم! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو گروہ کی شکل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہو۔ انھوں نے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو انھوں نے عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہا پھر اپنے رب کی طرف لوٹے تو فدا نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا آپس میں سلام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں دستِ قدرت بند کر کے فرمایا: دونوں میں سے جس کو چاہو چُن لو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں اپنے رب کا داہنا ہاتھ اختیار کیا جبکہ اُس کے دونوں ہاتھ ہی مبارک ہیں جب اُسے کھولا تو اُس میں حضرت آدم تھے اور اُن کی اولاد۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ تمہاری اولاد ہے۔ اُس وقت ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے درمیان اُس کی عمر لکھی ہوئی تھی۔ اُن میں ایک فرخسن و جمال والوں میں تھا۔ عرض کی کہ اے رب! یہ کون ہیں؟ فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے، میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! اس کی عمر بڑھا دے فرمایا کہ میں اس کی یہی عمر لکھ چکا ہوں۔ عرض کی کہ اے رب! میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ سال دیے۔ فرمایا کہ تمہاری مرضی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر جنت میں رہے جب تک اللہ نے چاہا۔ جب اس سے نرسے کہنہ حضرت آدم اپنی جان پر زیادتی کر بیٹھے تھے جب ملک الموت اُن کے پاس آیا تو حضرت آدم نے اُس سے کہا: آپ نے جلدی کی، میرے لیے ہزار سال لکھے گئے ہیں۔ کہا کیوں نہیں لیکن آپ نے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیے تھے۔ انھوں نے انکار کیا تو اُن کی اولاد بھی انکار کرتی ہے کیونکہ وہ بھول گئے تھے اور اُن کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُسی روز سے کھنے اور گواہ بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔

(ترمذی)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم عورتوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتَّارِخِيُّ)

۲۲۵۷ وَعَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَعْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالُ فَإِذَا عَدُوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا عَلَى صَاحِبٍ بَيْعَةٍ وَلَا مَسْكِينٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالِ الطُّفَيْلُ فَبَعَثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتَبَعَنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوقِ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلَامِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ فَاجْلِسْ بِنَاهُ مَنَا نَحْدَثُ قَالَ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ قَالَ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ إِنَّمَا نَعْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ سَلَّمَ عَلَيَّ مَنْ لَقِينَاهُ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَهْقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۲۵۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِي حَاطِطِي عَدُوٌّ وَإِنِّي قَدْ أَذِئْتِي مَكَانَ عَدُوِّهِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَعْثِي عَدُوَّكَ قَالَ لَا قَالَ فَهَبْ لِي قَالَ قَالَ لَا فَبَعَثَنِي بِعَدُوِّ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَهْقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۲۵۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْبَادِيُّ بِالسَّلَامِ بَرٌّ مِّنَ الْكِبَرِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَهْقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

(ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی)

طفیل بن ابی بن کعب کا بیان ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ صبح کے وقت بازار کو جاتے۔ ان کا بیان ہے کہ جب ہم صبح کو بازار جاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر جس ریڑھی والے یا بیوپاری یا غریب یا کسی بھی شخص سے ملتے تو اُسے سلام کرتے۔ طفیل کا کہنا ہے کہ ایک روز میں حضرت عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھ سے بازار تک ساتھ چلتے کوکھا تو میں بولا کہ آپ بازار میں کیا کریں گے جبکہ آپ کسی سودے کے پاس ٹھہرتے ہیں، نہ کسی چیز کے متعلق پوچھتے ہیں نہ کسی کا بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار والوں کی مجلس میں بیٹھتے ہیں لہذا ہمارے پاس یہیں بیٹھیں تاکہ ہم باتیں کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھ سے فرمایا: اے ابولطن! کیونکہ ابوطفیل کا پیٹ بڑا تھا۔ ہم صبح کو سلام کی وجہ سے جاتے ہیں تاکہ جو ہمیں ملے اُسے سلام کریں۔ روایت کیا اسے مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ فلاں کا میرے بائع میں عذق کھجور کا درخت ہے اور اُس درخت کے باعث وہ مجھے تکلیف پہنچاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلا کر فرمایا برا اپنا درخت مجھے بیچ دو۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ مجھے ہبہ کر دو عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ جنت کے ایک درخت کے بدلے بیچ دو عرض کی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا مگر جو سلام میں غل کرتا ہو۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے سلام کرنے والا تکبر سے آزاد ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

اجازت طلب کرنے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس حضرت

بَابُ الْإِسْتِئْذَانِ

۲۲۶۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ أَتَانَا أَبُو

مُوسَى قَالَ إِنَّ عَمْرًا رَسَلَ إِلَىَّ أَنِ اتَّبِعْ فَإْتَيْتُ بَابَهُ
فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرِدْ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ
أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى يَابِكَ ثَلَاثًا
فَلَمْ تَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ
لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عَمْرٌ أَرَادَهُ عَلَيْهِ الْبَيْتَةُ قَالَ أَبُو
سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عَمْرِ فَتَهَدَّتُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۹۱. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ
الْحِجَابَ وَإِنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِي حَتَّى أَنْهَكَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۹۲. وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي دِينٍ كَانَ عَلَيَّ ابْنِي فَذَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ
مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا كَاتِبُكَ كَرِهَهَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۹۳. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ
أَبَاهُ الْحَقُّ يَا هَلِ الصُّفَّةُ فَأَدْعُهُمْ إِلَى فَايْتَهُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَاقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَادْنَوْا فَادْنَوْا فَادْنَوْا
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۴۹۴. عَنْ كَلْدَةَ بِنْتِ حَبِيبٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ
بَعَثَ بِلَبْنٍ أَوْحِدًا آيَةً وَضَعَا بَيْسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ
الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أُسَازِنْ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلْتُ
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُدَّادُ)

ابو موسیٰ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے حضرت عمرؓ نے بلایا تھا کہ ان کے پاس
جاؤں۔ میں ان کے دروازے پر حاضر ہوا اور تین مرتبہ سلام کیا۔ مجھے کسی
نے جواب نہ دیا تو میں لوٹ آیا۔ فرمایا کہ نہیں میرے پاس آنے سے کس چیز نے
روکا؟ میں عرض گزار ہوا کہ حاضر ہوا تھا اور دروازے پر تین دفعہ سلام کیا تھا
لیکن جواب نہ ملا تو لوٹ آیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا تھا کہ جب تم میں سے کوئی تین دفعہ اجازت مانگے اور اجازت نہ ملے تو
لوٹ آئے۔ پس حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس پر گواہی پیش کرو حضرت ابوسعیدؓ نے
فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کھڑا ہوا اور جا کہ حضرت عمرؓ کے پاس میں نے گواہی دی (متفق علیہ)
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: رہنا را اجازت لینا یہی ہے کہ پردہ
اٹھاؤ اور میری آہستہ گفتگو بھی سن لیا کرو۔ یہاں تک کہ میں ہمتیں منع کروں۔
(مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے والد ماجد کے
قرض کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ میں نے
دروازہ کھٹکھٹایا تو فرمایا: رکون ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میں۔ فرمایا کہ میں میں کیا،
گویا اسے ناپسند فرمایا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اندر داخل ہوا تو آپ نے دودھ کا پیالہ پایا۔ فرمایا
اے ابوہریرہ! الی صنفہ کے پاس جاؤ اور اُنھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں
ان کے پاس گیا اور اُنھیں بلا لایا۔ وہ حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی اُنھیں
اجازت مرحمت فرمادی گئی تو وہ اندر داخل ہوئے۔ (بخاری)

دوسری فصل

کلدہ بن جبیل سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ، ہرن کا بچہ اور ککڑیاں بھیجیں
جبکہ اُس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وادی کے بالائی حصے میں تھے۔
راوی کا بیان ہے کہ میں اندر داخل ہوا تو نہ سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی۔
راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوٹ جاؤ اور
سلام کہو پھر کہو: کہ میں اندر جاؤں؟ (ترمذی، ابوداؤد)۔

۴۴۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فِجَاءً مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنٌ -

۴۴۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تَلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَهُ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُورٌ - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ آئے تو یہی اُس کی اجازت ہے۔ (ابوداؤد) اور اُسی کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی کا بھیجا ہوا شخص اُس کی طرف سے اجازت ہے۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو اندر نظر پڑنے کے باعث دروازے کے سبب سے نہ رہتے بلکہ دائیں یا بائیں تشریف فرما رہتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یہ اس لیے تھا کہ اُن دنوں گھروں کے پردے نہیں ہوتے تھے۔

(ابوداؤد) وہ حدیث انس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہا، وہ باب الضیافت میں بیان کی جا چکی ہے۔

تیسری فصل

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھنے ہوئے عرض گزار ہوا: کیا میں اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لیا کروں؟ فرمایا: ہاں عرض گزار ہوا کہ میں گھر میں اُن کے ساتھ رہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُن سے اجازت لیا کرو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ میں تو اُن کا خادم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُن سے اجازت لیا کرو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ انھیں نکلی دیکھو؟ عرض کی: نہیں فرمایا تو اُن سے اجازت لیا کرو اسے امام مالک نے سہرا روایت کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دفعہ رات کو اور ایک دفعہ دن کو میرا داخلہ ہوتا۔ پس جب میں رات کے وقت داخل ہوتا تو آپ میری خاطر کھانستے۔

(نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پہلے سلام نہ کرے اُسے اجازت نہ دو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

۴۴۴۷ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَأْذِنُ عَلَى امْرَأَتِي فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا - (رواهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۴۴۴۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحَّيْتُ لِي -

(رواهُ النَّسَائِيُّ)

۴۴۴۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْذِنُوا لِمَنْ لَمْ يَبْدَأْ بِالسَّلَامِ - (رواهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

پہلی فصل

قتادہ کا بیان ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن بن علی کو بوسہ دیا جبکہ آپ کے پاس اقرع بن حابس بھی تھے۔ اقرع نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں لیکن میں ان میں سے کسی کو بھی نہیں چومتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: جو شفقت نہ کرے اس پر شفقت نہیں کی جائے گی۔ متفق (علیہ) اور ہم اثنیٰ عشر لکھ والی حدیث ابوہریرہ کو ہم باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بیان کریں گے اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ اور حدیث اُمّ ہانی پیچھے باب الامان میں پیش کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

حضرت برادر بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص جو مسلمان جو ملاقات کے وقت آپس میں مصافحہ کریں مگر دونوں جدا ہونے سے پہلے بخش دیے جاتے ہیں۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ) اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو ایک دوسرے سے مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد و ثنا کرنے کے ساتھ اس سے صاف چاہیں تو دونوں کو بخش دیا جاتا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اس کے لیے مجھے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کی کہ کیا اسے گلے لگائے اور بوسہ دے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کا ہاتھ پکڑا کر اس سے مصافحہ کرے؟ فرمایا، ہاں۔ (ترمذی)۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا مریض کی عیادت کرنا اس

۲۲۴۰ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسِ أَكَانَتْ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۲۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ قَالَ الْأَقْرَعُ إِنِّي لِيُعَشِدُّهُ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرَحُّهُ لَا يَرَحُّهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَدُ كَرُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَثَمَ لَكُمْ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَذَكَرَ حَدِيثُ أُمِّ هَانِيٍّ فِي بَابِ الْأَمَانِ -

۲۲۴۲ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِي رِوَايَةٍ أَبِي دَاوُدَ قَالَ إِذَا لَتَقِيَ الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا -

۲۲۴۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الرَّجُلُ مِمَّا يَلْتَقِي أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيْتَحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفِيَلْتَرِمُهُ وَيُقْبِلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفِيَاخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۲۴۴ وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُهُمُ

وقت مکمل ہوتا ہے کہ اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ اس کا کیا حال ہے اور تمہارا آپس میں سلام کرنا مصافحہ سے مکمل ہوتا ہے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور اس کو ضعیف کہا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت زید بن حارثہ جب مدینہ منورہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ انہوں نے اگر دروازہ کھٹکھٹایا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف ننگے پیر اور کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ خدا کی قسم، میں نے اس سے پہلے یا اسکے بعد کپڑا اس طرح کھٹے بدن نہیں دیکھا آپ نے اُن سے مصافحہ کیا اور انھیں بوسہ دیا۔ (ابو بن بشر نے عنہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ اس نے (ترمذی)

کہا: میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ملاقات کے وقت کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ حضرات سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ میں کبھی حضور سے نہیں ملا جبکہ آپ نے مصافحہ نہ کیا ہوا اور ایک روز آپ نے مجھے بویا تو اپنے گھر میں نہیں تھا۔ جب واپس آیا اور مجھے بنایا گیا تو میں حاضر بارگاہ ہو گیا۔ اُس وقت آپ تخت پر جلوہ افروز تھے تو آپ نے مجھے گلے لگا لیا۔ یہ کتنا کرم ہے، یہ کتنا کرم ہے۔ (ابوداؤد)۔

حضرت عمر بن ابوجہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں حامزہ بارگاہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ہر مہاجر سوار مر جا!۔ (ترمذی)۔

حضرت انس بن حنیفہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگوں میں باتیں کر رہے تھے اور مزاجیر باتوں سے انھیں ہنسنا ہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پیلوں میں کٹڑی چھو دی۔ عرض گزار ہوئے کہ مجھے بدلہ دیجئے۔ فرمایا کہ بدلہ لے لو۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ کے اوپر قمیص ہے جبکہ میرے اوپر قمیص نہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قمیص اٹھا دی تو وہ آپ سے لپٹ گئے اور پہلوئے مبارک کو بوسہ دینے لگے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا صرف یہی ارادہ تھا۔

(ابوداؤد)

شعبی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت جعفر بن ابوطالب سے ملاقات ہوئی تو انھیں گلے سے لگا لیا اللہ ان کی

یَدَاہُ عَلٰی جَبْہَتِہٖ اَوْ عَلٰی یَدَیْہِ فِیْسَالُہٗ کَیْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمَصَافَحَہُ۔

(رواہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَعَفَہُ)

۴۴۵ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ الْمَدِیْنَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ لِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرِیًّا نَاجِیًّا ثَوْبَہُ وَاللّٰهُ مَا رَاَیْتُ عَرِیًّا نَاجِیًّا قَبْلَہُ وَلَا بَعْدَہُ فَاَعْتَنَقَہُ وَقَبَّلَہُ۔ (رواہُ التِّرْمِذِیُّ)**

۴۴۶ **وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَنَزَةَ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرِّہَلَّ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا رَاقِبْتُمُوہُ قَالَ مَا لَقِیْتُ قَطْرًا لَّا مَافَاحَتْنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَلَمَ اَکْتُ فِیْ اَهْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُ وَهُوَ عَلٰی سَرِیْرِ فَاَلْتَرَمَیْتُ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجُوْدًا وَاجُوْدَ۔**

(رواہُ ابُو دَاوُدَ)

۴۴۷ **وَعَنْ عُرْمَةَ بْنِ اَبِیْ جَہْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جِئْتُ مَرَحَبًا بِالزَّاکِبِ الْمُهَاجِرِ۔ (رواہُ التِّرْمِذِیُّ)**

۴۴۸ **وَعَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُصَیْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَیْنَا هُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَکَانَ فِیْہِ مِزَامٌ بَیْنَا یُضْحِکُہُمْ وَفَطَعَتْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصَرَتِہِ یَحُوْدُ فَقَالَ اَصْبِرْ لِّیْ قَالَ اَصْبِرْ قَالَ اِنِّ عَلَیْکَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلَیَّ قَمِیْصٌ فَزَقَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِیْصِہِ فَاَحْتَضَنَتْ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَہُ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هَذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔**

(رواہُ ابُو دَاوُدَ)

۴۴۹ **وَعَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقَّی جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَہُ وَقَبَّلَ**

دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ روایت کیا اسے ابو داؤد اور بیہقی نے
سُئِبَ الْإِيمَانِ مِیں مسلماً اور مصابیح کے بعض نسخوں میں شرح السنہ سے
ہے کہ بیاضی سے منسلک مروی ہے۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سرزمین حبشہ سے واپس
آنے کے واقعہ میں روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم کھلے یہاں تک کہ
مدینہ منورہ میں آپسے تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملے۔ آپ نے
مجھ سے معاف فرمایا۔ پھر فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہے
یا مدح جعفر کی اور یہ فتح خیبر کے وقت کا واقعہ ہے۔
(شرح السنہ)

حضرت زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو عبد القیس
کے وفد میں تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو عبدی جلدی
اپنی ساریوں سے اترنے لگے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے مبارک ہاتھوں اور پیروں کو بوسے دیے (ابو داؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے سہیت،
عادت اور صورت میں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ بولنے اور گفتگو کرنے
میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ فاطمہ سے بڑھ کر مشابہت
رکھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو ان
کے لیے کھڑے ہو جاتے ان کا ہاتھ پکڑتے اسے بوسہ دیتے اور اپنے بیٹھنے کی
جگہ پر بٹھاتے جب آپ ان کے پاس فخر فرماتے جاتے تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتی
آپ کا دست مبارک پکڑ کر اسے بوسہ دیتی اور آپ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتی (ابو داؤد)
حضرت بلور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں آنے پر میں پہلی
دفہ حضرت ابو بکر کے ساتھ اندر داخل ہوا تو ان کی صاحبزادی حضرت عائشہ
لیٹی ہوئی تھیں جنھیں بجا رہی تھی ہوا تھا حضرت ابو بکر ان کے پاس گئے اور
فرمایا: ننھی بیٹی! کیا حال ہے؟ اور ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

(ابو داؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچے کو لایا گیا تو آپ نے اسے بوسہ
دیا اور فرمایا: یہ نخیل اور بزدل بنانے والے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی
خوشنود دارفصل سے ہیں۔ (شرح السنہ)

مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ وَفِي شَرْحِ
السُّنَنِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا)

۲۲۸۰ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي قِصَّةِ رُجُوعِهِ
مِنَ الْأَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى آتَيْنَا الْمَدِينَةَ
فَتَلَقَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَنَقَنِي
ثُمَّ قَالَ مَا أَدْرِي أَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ أَفَرَحَ أَمْ يَقْدُرُ جَعْفَرُ
وَدَافَقَ ذَلِكَ فَتَحَ خَيْبَرَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۲۲۸۱ وَعَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ
لَهُمَا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَّبِعُ دَرْمِمْ رَوَّاحِنَا
فَنُقْبِلُ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَهُ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ
أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيثًا وَكَلَامًا
يُرْسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ إِذَا
دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَ
أَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ
إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْ وَأَجْلَسَتْ فِي مَجْلِسِهَا
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۳ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلُ
مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَائِشَةُ كُنْتُ مُضْطَجِعَةً
قُلُ أَمَّا بَهَا حَتَّى فَاتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا
بَنِيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۲۸۴ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَى بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَبْجِنَةٌ
كَلَّاهُمْ لِمَنْ رِيحَانِ اللَّهِ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

تیسری فصل

حضرت ابی بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف من اور حسین دوڑے تو آپ نے انھیں سینے سے لگا لیا اور فرمایا: بیشک اولاد نخیل اور بزر دل بنا دینے والی ہے۔

(احمد)

عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مصافحہ کیا کرو کہ دل کی کدورت جاتی رہے گی۔ تحفہ دیا کرو تو محبت ہو جائے گی اور عداوت جاتی رہے گی۔ روایت کیا اسے امام مالک نے مرسلًا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دوپہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے تو گویا اُس نے یہ نماز شب قدر میں پڑھی اور جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا بلکہ گرجانا ہے۔ روایت کیا ہے اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۴۴۸۵ عَنْ يَعْلَى قَالَ إِنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا اسْتَبَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَحَبَّةٌ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۴۸۶ وَعَنْ عَطَاءٍ خُرَّاسَانِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادُّوا تَحَابُّوا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ۔

(رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا)

۴۴۸۷ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَانَتْ مَصَلَاتِهِمْ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَاتِ إِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ إِلَّا سَقَطَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الْقِيَامِ

کسی کے لیے قیام کرنے کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر بنو قریظہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بویا جو قریب ہی رہتے تھے۔ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد نبوی کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ (متفق علیہ) اور اس سلسلے کی طویل حدیث باب حکم الاسرار میں گزر چکی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے بیٹھے ہوئے آدمی کو اٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ خود آپس میں فرامی اور وسعت پیدا کر دیا کرو۔ (متفق علیہ)

۴۴۸۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قَرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطَوَّلِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأَسْرَاءِ۔

۴۴۸۹ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوْسَعُوا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر واپس آجائے تو اس جگہ کا وہی زیادہ حق دار ہے :-

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا لیکن وہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ آپ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی خوشی اس میں ہو کہ لوگ اُس کے لیے کھڑے ہو کر اسے نودہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لامٹی پر ٹیک لگاتے ہوئے باہر نثریف لائے تو ہم آپ کے لیے کھڑے ہو گئے۔ فرمایا کہ ایسے کھڑے نہ ہوا کرو جیسے عجمی لوگ ایک دوسرے کی تنظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد)

سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ ایک گواہی کے سلسلے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی اُن کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ اُنھوں نے اُس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے کپڑے سے اپنا ہاتھ پونچھے جو اس نے اُسے پہنا یا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتے۔ کھڑے ہوتے اور واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو نبیلین مبارک یا اپنا کوئی کپڑا اچھوڑ جاتے۔ پس آپ کے اصحاب جان جاتے اور بیٹھ رہتے۔

(ابوداؤد)

۴۲۹۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا ارَادَهُ لَمْ يَقُومُوا لَهَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لَكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

۴۲۹۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ التَّارِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۲۹۳ وَعَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى عَصَا فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا يَقُومُوا الْأَعْجَمُ يُعْظَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۹۴ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَنَا أَبُو بَكْرٍ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسٍ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبٍ مَنْ لَمْ يَكْسَهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۹۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَهُ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَنْتَبِهُونَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۴۹۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَفْرَقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ دو آدمیوں کو الگ الگ کرے مگر ان دونوں کی اجازت سے۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

(ترمذی، ابوداؤد)

۴۴۹۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا۔ (رواہ ابوداؤد)

عمر بن شعیب کے والد ماجد نے ان کے جد امجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان میں نہ بیٹھو مگر ان کی اجازت سے۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۴۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتَّى نَرَهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضُ بَيُوتِ أَزْوَاجِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہم سے گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم آپ کو دیکھتے کہ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔

۴۴۹۹ وَعَنْ ذَاتِلَةَ بَيْنِ الْخُطَّابِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَرَحُّمَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لِحَقًّا إِذَا رَأَاهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَرَحَّمَهُ لَهُ۔ (رواہما البیہقی فی شعب الإيمان)

حضرت ذاتلہ بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے لیے کچھ سر کے وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جگہ کی گنجائش موجود ہے۔ نبی کریم نے فرمایا: مسلمان کا حق ہے کہ اس کا بھائی جب اسے دیکھے تو اس کے لیے کچھ سرک بٹائے۔ روایت کیا ان دونوں کو بیہقی نے۔

بَابُ الْجُلُوسِ وَالْتَّوُمِ وَالْمَشْيِ

بیٹھنے، سونے اور چلنے کا بیان

پہلی فصل

۴۵۰۰ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحن کعبہ میں اپنے ہاتھوں سے حلقہ باندھے ہوئے دیکھا۔ (بخاری)

عباد بن تمیم سے روایت ہے کہ اُن کے چچا جان نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں چیت لیٹے ہوئے دیکھا کہ ایک پیر مبارک دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے ایک پیر کو اٹھا کر دوسرے پر رکھے جبکہ وہ چیت لیٹا ہوا ہو۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی چیت نہ لیٹا کرے کہ اپنے ایک پیر کو دوسرے پر رکھے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی دو چادروں میں اکڑ کر چل رہا تھا اور اُس کے نفس کو یہ بات بڑی پسند تھی تو اُسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اُس میں قیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بائیں پہلو پر تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں سے حلقہ باندھ لیتے۔ (رزین)

حضرت ثعلبہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں قرضاء کے طریقے پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اُن کا بیان ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی

صلی اللہ علیہ وسلم یفناء الکعبۃ محتباً بیدیه۔ (رواہ البخاری)

۴۵۰۱ وَعَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا قَاعًا أَحَدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۰۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرَفَعَ الرَّجُلُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۰۳ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ أَحَدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخَّرُ فِي بَرْدٍ وَقَدْ أَجْبَدَتْ نَفْسُهُ خُفَّ بِرِ الْأَرْضِ فَهُوَ يَتَجَدَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۵۰۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۵۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ لِحْتَبِي بِيَدَيْهِ۔ (رَوَاهُ رِزِينٌ)

۴۵۰۷ وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ بِالْقُرْصَاءِ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشَّعُ ارْعَدَتْ مِنَ الْفَرَقِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۵۰۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغُجْرَ تَرْتَبَعٌ فِي مَجْلِسٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۵۰۹ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَزَسَ يَلِيلًا صُطَّجَعًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَزَسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَتِفِهِ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۴۵۱۰ وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوضَعُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۵۱۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُصْطَظِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضُجْعَةٌ لَا يُجِبُّهَا اللَّهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۵۱۲ وَعَنْ يَعْيَشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ الْخَفَّارِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مُصْطَظِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضُجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ فَانْظَرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۵۱۳ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِي رِوَايَةٍ حِجَابٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ لَرْمَةٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي مَعَالِيقِ السُّنَنِ لِلْحَظَّارِيِّ حِجَى)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ قرعہ دہی تو میں خوف خدا سے کانپ اٹھی۔

(ابوداؤد)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے وقت اترتے تو داہنی کمرٹ پر بیٹ جاتے اور جب صبح کے قریب اترتے تو اپنی کلائی کو کھڑی رکھتے اور سر مبارک کو اپنی ہتھیلی پر رکھ لیتے۔

(شرح السنہ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آل سے کسی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر تقریباً اُسی طرح کا تھا جو آپ کی قبر انور میں رکھا گیا اور آپ کے نماز پڑھنے کی جگہ سر اقدس کے پاس ہوتی تھی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔

(ترمذی)

بیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا جو اصحاب صفہ سے تھے کہ ایک دفعہ درد کے باعث میں پیٹ کے بل بیٹا ہوا تھا کہ ایک آدمی اپنے پیروں کے ساتھ مجھے ہلانے لگا اور کہا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

(ابوداؤد - ابن ماجہ)

حضرت علی بن شیبانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بنیر پر دے والی چھت پر رات گزاری۔ دوسری روایت میں حِجَامٌ کا لفظ ہے تو اس کا کوئی ذرہ دل نہیں ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اور خطابی کی معام السنن میں حِجَجِی کا لفظ ہے۔

۴۵۱۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ - (رواه الترمذی)

۴۵۱۵ وَعَنْ حَدِيقَةَ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ - (رواه الترمذی وأبو داود)

۴۵۱۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا - (رواه أبو داود)

۴۵۱۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَحَابُهُ جُلُوسٌ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَرَأَيْتُمْ عِزِّي - (رواه أبو داود)

۴۵۱۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْغَيَْةِ فَقَلَّصْ عَنْ الظِّلِّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ (رواه أبو داود) وَفِي شَرْحِ الشُّعْبَةِ عَنْهُ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْغَيَْةِ فَقَلَّصْ عَنْهُ فَلْيَقُمْ فَإِنَّ مَجْلِسَ الشَّيْطَانِ هَكَذَا - (رواه معمر موقوفاً)

۴۵۱۹ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَمْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاتَّخَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقَنَّ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصِقُ بِالْحِدَارِ حَتَّى أَنْ تَوْبَهَا لَيَتَعَقَّ بِالْحِدَارِ - (رواه أبو داود والبيهقي في شعب الإيمان)

۴۵۲۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَيْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرَأَتَيْنِ - (رواه أبو داود)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس کے اوپر پردہ تعمیر نہ کیا گیا ہو۔ (ترمذی)

حضرت حدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ شخص ملعون ہے جو حلقے کے درمیان میں بیٹھے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجلسوں میں سے اچھی وہ ہے جو زیادہ وسعت والی ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کیا بات ہے کہ میں نہیں متفرق دیکھ رہا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رجب تم میں سے کوئی سائے میں بیٹھا ہو اور سایہ اس کے اوپر سے بیٹھے لگے جس سے اس کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو جائے تو چاہیے کہ وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو (ابوداؤد) اور شرح السنہ میں ان سے ہے کہ فرمایا: رجب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور وہ بیٹھے لگے تو اٹھ کھڑا ہو کیونکہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ایسی ہوتی ہے۔ اسے معمر نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ مسجد سے باہر تھے اور راستے میں مرد و زن مخلوط ہو گئے تھے۔ آپ نے عورتوں سے فرمایا: تم پیچھے ہٹ جاؤ کیونکہ تمہارے لیے راستے کے درمیان میں چلنا مناسب نہیں بلکہ راستے کے ایک جانب چلا کرو۔ پس عورتیں دیواروں سے پیٹ کر چلنے لگیں یہاں تک کہ بعض اوقات ان کا کپڑا دیوار میں ٹک جاتا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی دو عورتوں کے درمیان چلے۔ (ابوداؤد)

۴۵۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا اتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدٌ نَاحِيَةً يَنْتَهَى -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَذَكَرَ حَدِيثًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فِي
بَابِ الْقِيَامِ وَسَدَّ كُرْحَيْتِي عَلَيَّ وَإِنِّي هَدِيرَةٌ فِي
بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم میں سے
کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو مجلس کے
آخر میں بیٹھتا (ابوداؤد) اور ایک حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث
باب القیام میں پیش کی جا چکی اور حضرت علی و حضرت ابوہریرہ کی حدیث
باب اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفاتہ میں اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ
بیان کی جائیں گی۔

تیسری فصل

۴۵۲۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا
وَقَدْ وَصَعْتُ يَدَيَّ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي فَاتَّكَأْتُ
عَلَى الْكَيْسِ يَدَيَّ فَقَالَ اتَّقِعْدُ قَعْدَةَ الْمَخْضُوبِ
عَلَيْهِمْ -

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا :-
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس
طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ پیچھے پیٹھ پر رکھا ہوا تھا اور
ہاتھ سے سرین کو ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ فرمایا کیا تم اُن کی طرح بیٹھتے
ہو جن پر غضب فرمایا گیا ہے۔

(ابوداؤد)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
۴۵۲۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَرَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَكَرَعْتَنِي بِرِجْلِهِ وَ
قَالَ يَا جُنْدُبُ إِنَّمَا هِيَ ضُجْعَةُ أَهْلِ النَّارِ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں پیٹ کے بل بیٹھا ہوا تھا۔
اُس نے پاٹے اقدس سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا برا ہے جُنْدُب! یہ
جہنمیوں کا لیٹنا ہے۔ (ابن ماجہ)

چھینکنے اور جمائی لینے کا بیان

پہلی فصل

بَابُ لُعْطَاسٍ وَالتَّشَاوُبِ

۴۵۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنْ لَمْ يَحِبَّ الْعُطَّاسُ وَيَكْرَهُ التَّشَاوُبَ فَإِذَا
عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهُ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَاَمَّا التَّشَاوُبُ
فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَشَاوَبَ أَحَدُكُمْ
فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَشَاوَبَ مَحَكٌ
مِنْ الشَّيْطَانِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رَوَايَةٍ مُسْلِمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :- بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا اور
جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ
الحمد للہ کہے تو ہر شے والے مسلمان پر حق ہے کہ اُس سے
يَرْحَمُكَ اللہ کہے۔ اگر جمائی آئے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے
جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اُسے روکے
کیونکہ جب تم میں سے کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان اُسے دیکھ کر ہنستا

ہے (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے: جب یہ ماکتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور اُس کا بھائی یا ساتھی اُس سے یَرْحَمُکَ اللہ کہے۔ جب وہ اُس سے سُنے تو کہے تو چھینکے وَاللّٰہُ بِکُمْ اللّٰہُ وَیُصَدِّحُ بِاَلْکُمْ کہے۔ (بخاری)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دو آدمی چھینکے تو ایک کو آپ نے اُن میں سے چوب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ وہ شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کو جواب دیا اور مجھے جواب نہیں دیا ہے؟ فرمایا کہ اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تھا اور تم نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اُسے جواب دو اور جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے اُسے جواب نہ دو۔ (مسلم)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا جبکہ ایک آدمی آپ کے حضور چھینکا تو آپ نے اُس کے لیے یَرْحَمُکَ اللہ کہا۔ پھر دوسرے نے چھینکا تو فرمایا: اس آدمی کو زکام ہے (مسلم) اَللّٰہُ نَدیٰ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اُس کے تیسری مرتبہ فرمایا: اسے زکام ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو جھانسی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ کر اُسے روکے کیونکہ شیطان اندر داخل ہوتا ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنے پرنور چہرے کو دستِ اقدس یا

فَاتَ اَحَدُکُمْ اِذَا قَالَ مَا صَحَّحَ الشَّیْطَانُ مِنْهُ

۴۵۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلِیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلِیَقُلْ لَہٗ اُخْرَہٗ اَوْ صَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَاِذَا قَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلِیَقُلْ یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصَدِّحُ بِاَلْکُمْ۔ (رواہ البخاری)

۴۵۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدُہُمَا وَلَمْ یُشَمِّتْ الْاُخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ شَمَّتَ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِیْ قَالَ اِنَّ هَذَا حَمِدَ اللّٰہَ وَلَمْ یَحْمِدِ اللّٰہَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۴۵۲۷ وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَیَحْمَدِ اللّٰہَ فَشَمَّتُوْہُ وَاِنْ لَمْ یَحْمَدِ اللّٰہَ فَلَا تُشَمِّتُوْہُ۔ (رواہ مُسْلِمٌ)

۴۵۲۸ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَہٗ فَقَالَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰی فَقَالَ الرَّجُلُ مَرْکُومٌ۔ (رواہ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَاۃٍ لِتَرْمِذِیٍّ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ فِی الثَّلَاثِ اِنَّہٗ مَرْکُومٌ)

۴۵۲۹ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخَدْرِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَنَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلِیَمْسِکْ بِیَدِہٖ عَلٰی فِہِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ۔ (رواہ مُسْلِمٌ)

۴۵۳۰ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطَّی وَجْہَہٗ بِیَدِہٖ اَوْ ثَوْبِہٖ

بکڑے سے چھپا لیتے اور اُس میں اپنی آواز کو لپیٹ رکھتے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابوداؤد نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی چھپکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہے اور اُسے جواب دینے والا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے۔ پہلا کہے۔ یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحْ بِاَلْکُمُ

(ترمذی، دارمی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہودی چھپکتے، یہ امید رکھتے ہوئے کہ آپ اُن کے لیے یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ کہیں گے لیکن آپ یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحْ بِاَلْکُمُ کہتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دے اور ہماری اصلاح فرمائے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ ہم حضرت سالم بن عبید کے پاس تھے تو لوگوں میں سے ایک نے چھپکا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ حضرت سالم نے اُس سے کہا عَلَیْکَ وَ عَلٰی اُمّتِکَ۔ اُس نے اسے دل میں محسوس کیا تو فرمایا: میں کچھ نہیں کہہ رہا ہوں مگر وہی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا، جیسا کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چھپک آئی تو اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَیْکَ وَ عَلٰی اُمّتِکَ کیونکہ جب تم میں سے کوئی چھپکے تو اُسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہنا چاہیے اور جو اُسے جواب دے وہ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے اور پہلا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَیْ وَ لَکُمْ کہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

عبید بن رفاعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: چھپکنے والے کا جواب تین دفعہ تک ہے اگر اس سے بڑھے تو چاہے اُسے جواب دے چاہے نہ دے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو تین دفعہ تک چھپکنے پر جواب دو۔ اگر اس سے بڑھے تو وہ زکام ہے۔ اسے

وَعَصَىٰ بِهَا صَوْتًا۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و قَالَ الترمذی ہذا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ)

۴۵۳۱ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِاَلْكُمْ۔

(رواہ الترمذی و الدارمی)

۴۵۳۲ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ إِلَيَّ يَهُودِيٌّ عَاطِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُو أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَيَقُولَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِاَلْكُمْ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۴۵۳۳ وَعَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ فَطَسٍ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَحَدَّثَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَ لَكُمْ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

۴۵۳۴ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شِمْتٌ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَإِنْ شِمْتَتْ فَشِمْتَتْ وَ إِنْ شِمْتَتْ فَلَا۔

(رواہ ابوداؤد و الترمذی و قَالَ هَذَا

حَدِیثٌ غَرِیْبٌ)

۴۵۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شِمْتٌ أَخَاكَ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَهُوَ زَكَامٌ۔ (رواہ ابوداؤد و قَالَ لَا

أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْتَ رَفَعْتَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
ابوداؤد نے روایت کیا اور کہا کہ میرے علم کے مطابق اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا گیا ہے۔

تیسری فصل

نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس پہنچا تو کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں بھی کہتا ہوں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح نہیں سکھایا بلکہ سکھایا کہ ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ (ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں) کہا کریں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

منہج کا بیان

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی کھلکھلا کر ہنسنے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا کوا نظر آنے لگتا بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے۔
(بخاری)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی مجھ سے حجاب نہیں فرمایا اور میں نے نہیں دیکھا آپ کو منکر تبسم ریزی کرتے ہوئے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نماز پڑھنے کی جگہ سے کھڑے نہ ہوتے جس پر نماز فجر پڑھتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ کھڑے ہو جاتے اور لوگ باتیں کرتے ہوئے دُور جاہلیت کی باتوں کا ذکر کر کے ہنسنے لگتے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم ہی فرمانے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ شمر پڑھتے۔

۴۵۳۴ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ -
(رواہ الترمذی وقال هذا حديث غریب)

بَابُ الضَّحِكِ

۴۵۳۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجِمًّا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوًّا إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ -

(رواہ البخاری)

۴۵۳۸ وَعَنْ جَبْرِ قَالَ مَا حَبَّبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ اسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ -
(متفق علیہ)

۴۵۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَاخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواہ مسلم وفي رواية للترمذی يَتَنَاشِدُونَ الشَّعْرَ)

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم ربزی کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

۴۵۲۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رواہ الترمذی)

تیسری فصل

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہنسا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں اور ان کے دلوں میں ایمان پہاڑ سے بھی مضبوط تھا۔ وہ نشانات کے درمیان دوڑتے اور ایک دوسرے سے ہنستے جب رات ہوتی تو وہ تارک الدنیا بن جاتے تھے۔

(شرح السنہ)

۴۵۲۱ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ هَكَذَا كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ قَالَ نَعَمْ وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ أَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَعْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَتِ اللَّيْلُ كَانُوا رَهَبًا تًا۔

(رواہ فی شرح السنۃ)

بَابُ الْأَسَاسِ

ناموں کا بیان

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے کہا: اے ابوالقاسم! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی جانب متوجہ ہوئے تو اُس نے کہا: یہ آواز میں نے دسی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھا کرو۔

(متفق علیہ)

۴۵۲۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت

۴۵۲۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا

جُعِلَتْ قَاسِمًا أَقْسَمَ بَيْنَكُمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نہ رکھا کرو کیونکہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے کہ تم میں تقسیم میں کرتا ہوں۔
(متفق علیہ)

۴۵۴۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَاءٍ إِلَيَّ اللَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن سب سے زیادہ پسند ہیں۔

(مسلم)

۴۵۴۵ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّينَ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رِيحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْخَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَتَهُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رِيحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْخَ وَلَا نَافِعًا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے لڑکے کا یسار، رباح، نیجج اور افخ نام نہ رکھا کرو کیونکہ تم پوچھو گے کہ فلاں ہے؟ وہ نہ ہوگا تو جواب دینے والا کہے گا کہ نہیں ہے (مسلم) اور اسی طرح کی ایک روایت میں فرمایا: اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، افخ اور نافع نہ رکھا کرو۔

۴۵۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهْمِي أَنْ يُسَمِّيَ بِيَعْلَى وَبِرَكَّةٍ وَبِأَفْخَ وَبِيسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبَنَحْوِ ذَٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُ سَكْتًا بَعْدَ عَمَّهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَٰلِكَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ بعلی، برکت، افخ، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے سے منع کر دیا جائے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ اس بات سے غرض نہ ہو گئے۔ پھر وصال فرمایا اور اس بات سے منع نہ فرمایا۔

(مسلم)

۴۵۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ يُسَمِّي مَلِكَ الْأَمْلَاحِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رَوَايَةٍ مُسْلِمٍ قَالَ أَخِيضُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَخِيضُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمِّي مَلِكَ الْأَمْلَاحِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس شخص کا نام سب سے بُرا ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے غضب ناک اور سب سے خبیث وہ شخص ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہو کیونکہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ!۔

۴۵۴۸ وَعَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكُوا أَنْفُسَكُمْ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبَيْتِ مِنْكُمْ سَتَوْهَا زَيْنَبُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کہ میرا نام بڑہ رکھا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں کو پاک نہ کرو۔ تم میں سے پاکی والوں کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کا نام زینب رکھو۔ (مسلم)

۴۵۴۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوزَيَّةُ إِسْمَها بَرَّةً فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت جویریہ کا نام بڑہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے تبدیل کر کے

جویریہ رکھ دیا تھا کیونکہ آپ یہ کہنا ناپسند فرماتے تھے کہ میں بڑے کے پاس سے نکل آیا۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

(مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منذر بن ابی اسید کوفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا جبکہ وہ پیدل ہوئے۔ آپ نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا اور فرمایا کہ اس کا کیا نام ہے عرض کی کہ نلال۔ فرمایا بلکہ اس کا نام منذر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی میرا بندہ اور میری بندی نہ کہے کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری سب عزتیں اللہ کی بندیاں ہیں بلکہ کہا کرو کہ میرا غلام اور میری لونڈی یا خادمہ۔ غلام اپنے آقا کو میرا رب نہ کہے بلکہ میرا آقا کہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میرا آقا اور میرا مولیٰ کہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ نہ کہے کیونکہ تمہارا مولیٰ تو اللہ تعالیٰ ہے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انگوڑ کو کرم نہ کہو کیونکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔ (مسلم) اور ایک روایت میں حضرت وائل بن حجر سے ہے کہ کرم نہ کہو بلکہ الْعِنب اور دَالِحَبَلَة کہا کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انگوڑ کو کرم نہ کہو اور نہ بول کہو: ہاں اُسے زمانے کی غرابی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی زمانے کو بُرا بھلا نہ کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ

اسمہا جویریۃ وکان یکرہ ان یقال خرج من عند برة۔ (رواہ مسلم)

۲۵۵۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيلَةَ۔

(رواہ مسلم)

۲۵۵۱ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَى بِالْمُنْذِرِ ابْنِ أَبِي اسِيدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلَدًا فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فَلَانٌ قَالَ لَا لَكِنَّ اسْمَهُ الْمُنْذِرُ۔

(متفق علیہ)

۲۵۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَامْتِي كُلُّكُمْ عِبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَاءِكُمْ مَاءُ اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ عَلَّامِي وَخَارِجِي وَفَتَايَ وَتَنَانِي وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ رَبِّي وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَفِي رَوَايَةٍ لِيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَفِي رَوَايَةٍ لَا يَقُلْ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ۔

(رواہ مسلم)

۲۵۵۳ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ فَإِنَّ الْكُرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ (رواہ مسلم) وَفِي رَوَايَةٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَا تَقُولُوا الْكُرْمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعِنبَ وَالْحَبَلَةَ۔

۲۵۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْمُوا الْعِنبَ الْكُرْمَ وَلَا تَقُولُوا يَا حَبِيبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

(رواہ البخاری)

۲۵۵۵ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسِبُ أَحَدُكُمْ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ

الدَّهْرُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۵۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لَيَقْدُلُ لِنَفْسِي نَفْسِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يُؤْذِيَنِي ابْنُ آدَمَ فِي بَابِ الْإِيمَانِ۔

ہے۔ (مسلم)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ کہے کہ میرا نفس ناپاک ہو گیا۔ (متفق علیہ) اور یٰؤدٰی بنِ آدمؑ کے والی حدیث ابوہریرہؓ پیچھے باب الایمان میں پیش کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

۴۵۵۷ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَارِثٍ عَنْ أَبِي رَافَةَ التَّائِدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْتُمُونَ يَا أَبَا الْحَكَمِ قَدْ عَاةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاللَّيْلَةُ الْحَكْمُ فَلَمْ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ قَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَخَرَضِي كِلَا الْفَرِيعَيْنِ بِحُكْمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْسَنَ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَانْتَ أَبُو شُرَيْحٍ۔

شریح بن ہارثی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے سنا کہ لوگ ابوالحکم کنیت سے پکارتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا: بیشک حکم تو اللہ تعالیٰ ہے اور حکم بھی اسی کی طرف سے ہے لہذا تمہاری کنیت ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میری قوم میں جب کسی بات پر اختلاف ہوتا ہے تو میرے پاس آ جاتے ہیں اور میں ان کا فیصلہ کر دیتا ہوں تو میرے فیصلے پر دونوں فریق خوش ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ تمہارے لڑکے کہتے ہیں؟ عرض کی کہ شریحؓ، مسلمؓ اور عبد اللہؓ ہیں۔ فرمایا کہ ان میں بڑا کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ شریحؓ فرمایا تو تم ابوشریحؓ ہو (ابوداؤد)۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيَمِيُّ)

۴۵۵۸ وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ لَمْ مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ۔

مسروق کا بیان ہے کہ میری حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: تم کون ہو؟ میں عرض گزار ہوا کہ مسروق بن اجدع۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اجدع شیطان ہے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۵۵۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا سَمَاءُ كُمْ سَمَاءُ أَبَا يَكْمُ فَاحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے روز اپنے اپنے باپ کے نام سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو دَاوُدَ)

۴۵۶۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدُ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اسم گرامی اور کنیت کو جمع کرنے سے منع

وَيَسْأَلُ مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۵۶۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِذَا سَمَيْتُمْ بِاسْمِي فَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَقَالَ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَكْتَنُ بِكُنْيَتِي وَمَنْ تَكْتَنُ بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي -

۴۵۶۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهِ مُحَمَّدًا أَكُنِّيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ فَذَكَرَنِي

إِنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ

كُنْيَتِي أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي - (رَوَاهُ

أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُعِي الشَّيْخُ غَرِيبٌ)

۴۵۶۳ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وَلَدْتُ لِي بَعْدَكَ وَلَدًا

أَسَمِّي بِاسْمِكَ وَأَكْنِي بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۵۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَتَبَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِيهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَ

فِي الْمَصَابِيحِ صَحِيحٌ)

۴۵۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْأَسْمَاءَ الْقَبِيحَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۵۶۶ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أَسَامَةَ بْنِ

أَخْدَرٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِي

أَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ

أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ

فَرَمَا يَافِي هُوَ كُوْنِي مُحَمَّدًا أَلْقَا سَمَ نَام رَكْهِي -

(تِرْمِذِي)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا: جب تم میرے نام پر نام رکھو تو میری کنیت پر کنیت نہ رکھا

کرو (تِرْمِذِي، ابن ماجہ) اور تِرْمِذِي نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابو داؤد

کی روایت میں فرمایا: جو میرے نام پر نام رکھے تو میری کنیت پر کنیت نہ رکھے

اور جو میری کنیت پر کنیت رکھے تو میرے نام پر نام نہ رکھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت عرض گزار

ہوئی: یا رسول اللہ! میں نے لڑکا جناب سے اور اُس کا نام ابو القاسم رکھا ہے۔

مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ کس نے میرے نام کو حلال

کیا اور کنیت کو حرام کیا نیز کس نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال

کیا؟ اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور محی السنہ نے غریب کہا۔

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں

عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کہ اگر آپ کے بعد میرے گھر لڑکا پیدا ہو تو

میں آپ کے نام پر اُس کا نام اور آپ کی کنیت پر اُس کی کنیت رکھ دوں؟

فرمایا، ہاں۔ (ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے میری کنیت ایک بہنری پر رکھ دی جس کو میں چُنا کرتا تھا۔ اسے

تِرْمِذِي نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند

کے ساتھ اور مصابیح میں اس کو صحیح کہا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم بُرے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔

(تِرْمِذِي)

بشیر بن میمون نے اپنے چچا حضرت اسامہ بن اُخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو اصرم کہا جاتا تھا اور وہ اس جامعہ

میں تھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض

گزار ہوئے کہ اصرم۔ فرمایا بلکہ تم زُرْعہ ہو۔ (ابو داؤد) اور کہا کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاص، عزیز، غنم، شیطان، حکم، عراب، حباب

اور شہاب نام کو بدل دیا تھا۔ کہا کہ میں نے ان کی سندوں کو اختصار کے باعث ترک کر دیا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری نے حضرت ابو عبد اللہ سے یا حضرت عبد اللہ نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زعموا کے بارے میں کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ آدمی کی بڑی سواری ہے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا اور کہا کہ ابو عبد اللہ سے مراد حضرت حذیفہ ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں نہ کہا کرو کہ اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہا کرو کہ اللہ چاہے اور پھر فلاں چاہے (احمد، ابو داؤد) ایک منقطع روایت میں ہے کہ فرمایا: یوں نہ کہا کرو کہ اللہ چاہے اور محمد مصطفیٰ چاہیں بلکہ صرف یوں کہا کرو کہ جو اللہ چاہے۔

(شرح السنہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کو سید نہ کہا کرو کیونکہ تمہاری نظریں وہ سید ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

عبد الحمید بن جمیل بن شیبہ کا بیان ہے کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا تو انھوں نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میرے جد امجد حضرت حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہارا کیا نام ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ میرا نام حزن ہے۔ فرمایا بلکہ تم سہل ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے باپ نے جو نام رکھا ہے میں اُسے بدل نہیں سکتا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ اس کے بعد ہمیشہ ہمارے درمیان رنج و غم رہا۔ (بخاری)

حضرت ابو جہر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیائے کرام کے ناموں پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن نام بہت پسند ہیں اور بہت پسند

الغاص وعزیز وعنتلہ وشیطن والحکم وعراب وحباب وشہاب وقال ترکت اسانیدہا للاختصار۔

۲۵۶۷ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِرَبِّي مَسْعُودٍ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعْمُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِشْرِ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ إِبْنُ أَبِي عَدْرِ اللَّهِ حَذِيفَةُ)

۲۵۶۸ وَعَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ مُنْقَطِعَةً قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

۲۵۶۹ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِمَنَافِقٍ سَيِّدًا فَإِنَّهُ إِن يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ اسْخَطَ ثَمَّ رَبَّهُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۵۷۰ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزَنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ إِسْحَى حَزَنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِسَهْلٍ إِسْمًا سَمَانِيَةً أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا ذَاكَ فِينَا الْحَزُونَ بَعْدُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۵۷۱ وَعَنْ أَبِي وَهَبٍ الْغُبَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمَوُا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَاحْبَبُوا الْأَسْمَاءَ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

وَأَصَدَّقَهَا حَارِثٌ وَهَمَّ أَنْ يَقْبَحَهَا حَرْبٌ وَمَرَّةٌ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

نام حارث اور تمام ہیں جبکہ بہت بڑے نام حرب اور مَرَّة ہیں۔
(ابوداؤد)

بَابُ الْبَيَانِ وَالشَّعْرِ

بیان اور شعر کا باب

پہلی فصل

۴۵۴۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ
فَخَطَبَا فَحَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لِسِحْرًا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مشرق کی جانب سے دو
شخص آئے اور انھوں نے خطاب کیا تو ان کے بیانات پر لوگ حیران
رہ گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیانات
جادو اثر ہوتے ہیں۔ (بخاری)

۴۵۴۳ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بعض شعر میں دانائی ہوتی
ہے۔ (متفق علیہ)

۴۵۴۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مبالغہ آرائی کرنے والے ہلاک
ہو گئے۔ تین مرتبہ فرمایا۔ (مسلم)

۴۵۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةٌ
لَيْسَ إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاعروں کی باتوں میں سب سے سچی بات
وہ جو لیبید نے کہی کہ اللہ تنہا ہے کے سوا ہر چیز فانی ہے۔
(متفق علیہ)

۴۵۴۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ
هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ هِيَّ فَأَنشَدْتُهُ بَيْتًا - فَقَالَ هِيَّ ثُمَّ
أَنشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيَّ حَتَّى أَنشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: ایک
روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ نے
فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے شعروں میں سے کوئی یاد ہے؟
عرض کی ہاں۔ فرمایا پیش کرو۔ میں نے ایک شعر پڑھا۔ فرمایا اور پیش کرو۔
میں نے ایک شعر اور پڑھا۔ فرمایا اور پیش کرو۔ یہاں تک کہ میں نے
سو شعر آپ کو پڑھ کر سنائے۔ (مسلم)

۴۵۴۷ وَعَنْ جُنْدُبِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَّتْ أَصْبَعُهُ
فَقَالَ هَلْ أَنْتَ إِلَّا أَصْبَعٌ دَمِيَّتْ وَفِي سَبِيلِ

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی جہاد میں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک انگشت مبارک خون آلودہ ہو گئی
فرمایا کہ نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جو اللہ کی راہ میں خون آلودہ ہو گئی ہے۔

اللَّهُ مَا لَقِيتَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۷۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ أَهْبِ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيُّدَا بَرُوحِ الْقُدُسِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۷۹ وَعَنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْبُوا قُرَيْشًا فَإِنَّ أَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْ تَشْيِ النَّبْلِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۸۰ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ أَنْ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَا فَحَتَّ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَجَاهُ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۵۸۱ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَوْ لَا اللَّهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَأَنْزَلْنَا سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبَّتِ الْأَقْدَامُ إِنَّ الْأَوَّلَى قَدْ بَخَوَا عَلَيْنَا إِذَا ارَادُوا فِتْنَةَ أَبِينَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ أَبِينَا أَبِينَا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۸۲ وَعَنِ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ اللَّهُ مَا جَرَدُونَ وَالْأَنْصَارُ يَجْفَرُونَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُولُونَ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کو، جبکہ ہمارے ساتھ حضرت جبریل ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان سے فرماتے رہے کہ میری طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! اس (حضرت حسان) کی رُوح القدس سے مدد فرما۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریش کی ہجو کو کہو، نہ کہ یہ اُن پر تبریل کی بوچھاڑ سے بھی سخت ہے۔

(مُسْلِم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت حسان سے فرماتے ہوئے سنا کہ رُوح القدس برابر ہمارے مدد کرتا رہے گا جب تک تم اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے ملافیت کرتے رہو گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمانے ہوئے سنا کہ اُن کی ہجو کوئی کر کے حسان نے شفا دی اور شفا پائی۔

(مُسْلِم)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خندق کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی مٹی اٹھا کر لے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کا شکم مبارک غبار آلود ہو گیا تھا اور کہتے جاتے: اگر اللہ تعالیٰ ہارے نہ دیتا تو ہم ہارے نہ پاتے، نہ صدقہ دیتے، نہ غارتگری کرتے۔ پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور تضادم کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھنا۔ بیشک کفار نے ہم پر زیادتی کی ہے کہ ہمیں فتنے میں ڈالنا چاہا، تو ہم نے اُن کی بات نہ مانی۔ بات نہ مانی کو بلند آواز سے کہتے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مہاجرین و انصار سب خندق کھودتے اور مٹی اٹھا کر لے جاتے اور یہ کہتے: ہم وہ ہیں جو عمر بھر جہاد کرنے کے لیے محمد مصطفیٰ کے ہاتھوں بک گئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں جواب دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے:۔

اے اللہ! آرام نہیں ہے مگر آخرت کا لہذا جملہ انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہو تو مشغروں سے بھرے ہوئے سے بہتر ہے۔

(متفق علیہ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَعْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۵۸۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ تَيْمَنِيَ جَوْفَ رَجُلٍ قَبْلَ تَيْمَنِي خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَيْمَنِيَ شَعْرًا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے شمر کے بارے میں حکم نازل فرما دیا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ جھاڑتا ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ان کے ذریعے تم اُن پر یوں نیر اندازی کرتے ہو جیسے نیروں کی بوجھاڑ (شرح السنہ) اور ابن عبدالبر کی استیعاب میں ہے کہ وہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! شمر کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ مومن اپنی تلوار اور اپنی زبان کے ساتھ لڑتا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جیاد اور خاموشی ایمان کی دو شاخیں ہیں جبکہ نفس گوئی اور زبان درازی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں۔

(ترمذی)

حضرت ابو ثعلبہ غنشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نرم میں سے قیامت میں میرا سب سے پیارا اور مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس کا اخلاق اچھا ہو نیز میرا ناپسندیدہ اور مجھ سے بہت دور ہوگا جس کا اخلاق بُرا ہو یعنی بہت بولنے والے، منہ پھٹ اور گپیں ہانکنے والے۔ اسے بیعتی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور ترمذی نے اسی طرح حضرت جابر سے روایت کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے

۲۵۸۴ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشَّعْرِ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يُجَاهِدُونَ بِسَيْفِهِمْ وَلِسَانِهِمُ وَالَّذِينَ نَفْسُهُمْ بِيَدِهِمْ لَكَائِمَاتٌ تَرْمُونَهُمْ بِرُءُوسِهِمْ النَّبِيلِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْأَسْتِيعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَرَى فِي الشَّعْرِ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ يُجَاهِدُونَ بِسَيْفِهِمْ وَلِسَانِهِ۔

۲۵۸۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِي شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَأُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۵۸۶ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْغَشَّانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبُكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا وَأَكْرَمُكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدُكُمْ مِنِّي مَسَادِيرُكُمْ أَخْلَاقًا التَّثَارُوتُ الْمُتَشَتِّتُونَ الْمُتَشَتِّتُونَ الْمُتَشَتِّتُونَ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ جَابِرٍ وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَدْ عَلِمْنَا الشُّرَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفَيِّهُونَ
قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ

۴۵۸۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرُمُ السَّاعَةَ حَتَّى
يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِاللَّسِنَةِ لَهْمَ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ
بِاللَّسِنَةِ هَا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۵۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ اللَّهَ يُبْعِضُ الْبَلِيغَ
مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا يَتَخَلَّلُ
الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۴۵۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِي فِي يَقَوْمٍ تَقْرَضُ
شِفَاهَهُمْ بِمَقَارِيفٍ مِنَ النَّارِ فَقُلْتُ يَا جَبْرَيْلُ
مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ أُمَّتِكَ الَّذِينَ
يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۵۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرَفَ الْكَلَامِ لِيَسِي بِهِ
قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوْ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ صَرَفًا وَلَا عَدَلًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۵۹۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا
قَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عُمَرُ وَلَوْ قَصَدَ فِي
قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أَمَرْتُ أَنْ يُجَوَّزَ فِي
الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَّازَ هُوَ خَيْرٌ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

یا رسول اللہ! التُّرَارُونَ اور اَلْمُتَشَدِّقُونَ کو تو ہم جانتے
ہیں لیکن اَلْمُتَفَيِّهُونَ کون ہیں؟ فرمایا کہ تکبر کرنے والے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی
یہاں تک کہ ایسے لوگ کل آئیں جو اپنی زبانوں سے کھا بیٹھ گئے جیسے
گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔

(احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برا اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے اُس
آدمی کو ناپسند فرماتا ہے جو اپنی زبان کو پھلٹے جیسے گائے اپنی زبان
کو پھراتی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شبِ معراج میں ایسے لوگوں کے
پاس سے گزرا جن کے ہونٹ اگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے
تھے۔ میں نے کہا کہ اے جبریل! یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ آپ کی اُمت کے
خطیب ہیں جو وہ باتیں کہتے جنہیں خود نہیں کرتے تھے۔ اسے ترمذی
نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لکھے دار باتیں بنا کر سیکھ لے تاکہ اُس
کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنی جانب کھینچ لے تو قیامت کے روز
اللہ تعالیٰ اُس کے فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز ایک
آدمی کھڑا ہوا اور بہت باتیں بنائیں۔ حضرت عمرو نے فرمایا کہ اگر یہ میانہ روی
اختیار کرتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے مناسب نظر آیا یا
مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مختصر گفتگو کیا کروں کیونکہ مختصر کلام ہی بہتر ہے۔

(ابوداؤد)

۴۵۹۲ وَعَنْ صَحْرَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ
۲۱
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ
جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حُلْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

صحرا بن عبد اللہ بن بُریدہ، اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد نے فرمایا
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔
بیشک بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں اور بعض علوم جہالت ہیں۔
بعض شعروں میں حکمت اور بعض باتوں میں وبال ہوتا ہے۔
(ابوداؤد)

تیسری فصل

۴۵۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۲۲
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رِجْلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ
يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَنَافِعُ وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَنًا بِرُوحِ الْقُدُسِ
مَا نَافَعَ أَوْ فَاحَدَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت حسن
کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں منبر رکھواتے جس
پر وہ اچھی طرح کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف
سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتا
بیشک اللہ تعالیٰ رُوح القدس کے ذریعے حسن کی مدد کرتا ہے
جب تک یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت
یا فخر کرتے ہیں۔
(بخاری)

۴۵۹۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
۲۳
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ
الصُّوَرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُؤْيَاكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ قَالَ قَتَادَةُ
يَعْنِي ضَعْفَةَ النِّسَاءِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا ایک حدی غول تھا جس کو انجشہ کہا جاتا تھا اور وہ خوش
الچان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے
انجشہ! آہستہ، کچھ شیشوں کو نہ توڑ دینا۔ قتادہ نے فرمایا کہ مراد عورتوں
کی کمزوری ہے۔
(بخاری)

۴۵۹۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
۲۴
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنٌ حَسَنٌ وَقَبِيحٌ
قَبِيحٌ -
(رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِيُّ) وَرَدَى الشَّافِعِيُّ عَنْ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے شعر کا ذکر ہوا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی کلام ہے، اچھا ہو تو اچھا ہے اور
بُرا ہو تو بُرا ہے۔ روایت کیا اسے دارقطنی نے اور شافعی نے عروہ
سے مرسل روایت کیا ہے۔

عُرْوَةَ مَرْسَلًا -

۴۵۹۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ
۲۵
سَيِّرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عراج کے پاس چل رہے

تھے کہ سامنے شاعر شہر پڑھتا ہوا آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان کو رکچہ لویا شیطان کو روکو کیونکہ آدمی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ہوتا تو یہ شہروں سے بھرے ہوئے ہونے کی نسبت اُس کے لیے بہتر ہے۔ (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: راگ اس طرح دل میں نفاق کو اُگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روا کیا ہے۔

نافع کا بیان ہے کہ میں ایک راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ انھوں نے باجے کی آواز سنی تو اپنی دو انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لیں اور راستے سے دوسری جانب ہٹ گئے۔ پھر کتنی ہی دیر بعد انھوں نے مجھ سے فرمایا: اسے نافع! کیا تمہیں کچھ آواز آتی ہے؟ عرض گزار ہوا، نہیں۔ تب انھوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں ہٹائیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے بانسری کی آواز سن کر اسی طرح کیا جیسے میں نے کیا ہے۔ نافع نے فرمایا کہ اُن دونوں میں نوعمر تھا (امروہ ابوداؤد)

بِالْعَرَجِ اِذَا عَرَضَ شَاعِرٌ يُشَدُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَانَ يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ قَبِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِي شَعْرًا۔ (رواہ مسلم)

۴۵۹۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۴۵۹۸ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مَرْمَرًا فَوَضَعَ اَصْبَعِي فِي اُذُنِي وَنَافِعِ الطَّرِيقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاُخْرَى ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ اَنْ بَعْدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ اَصْبَعِي مِنْ اُذُنِي قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاغِ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعُ وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيرًا۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغَيْبَةِ وَالسُّتْمِ

زبان کی حفاظت اور غیبت و بدکلامی

پہلی فصل

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے اُس کی ضمانت دے جو دونوں جہڑوں کے درمیان ہے اور اُس کی ضمانت دے جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، میں اُس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا کوئی لفظ کہہ دیتا ہے جس کو اُس نے اہمیت نہیں دی ہوتی لیکن اُس کے

۴۵۹۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ الْخُفْيَيْنِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ البخاری)

۴۶۰۰ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا لَا يَرَفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَتٍ

باعث اللہ تعالیٰ اُس کا درجہ بلند کر دیتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ایک لفظ کہہ دیتا ہے جس کی اُسے پروا نہیں ہوتی لیکن وہ اُسے جہنم میں لے جاتا ہے (بخاری) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جہنم میں اتنا نیچے لے جاتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو کالی دینا فسق اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی دوسرے پر فحش یا کفر کی تہمت نہ لگائے ورنہ اُسی پر لڑائی ہے جبکہ اُس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کے کفر کا دعویٰ کیا یا اللہ کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہ ہو تو کہنے والے پر لوٹے گا۔

(متفق علیہ)

حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دُکال کی گلوچ کرنے والوں میں مجرم پہل کرنے والا ہے۔ جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سچے کے لیے مناسب نہیں ہے کہ بہت لعنت کرنے والا بنے۔ (مسلم)

حضرت ابوذر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

قَالَ الْعَبْدُ لِيَتَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ - (رواه البخاری) وَ فِي رَوَايَةٍ لَهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

۴۶۰۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ مُسَوِّقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ -

(متفق علیہ)

۴۶۰۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاؤَ بِهَا أَحَدَهُمَا -

(متفق علیہ)

۴۶۰۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَزِمِي بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَّالِكَ -

(رواه البخاری)

۴۶۰۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَ لَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ -

(متفق علیہ)

۴۶۰۵ وَعَنْ أَنَسٍ وَرَأْيِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَتَبَانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ -

(رواه مسلم)

۴۶۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا - (رواه مسلم)

۴۶۰۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بہت لعنت کرنے والے قیامت کے روز نگواہ ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والے۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو اُن سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا وہی ہے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت میں سب سے بُرا دُمنہ والے آدمی کو دیکھو گے جو ایک کے منہ پر کچھ کھتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ۔

(متفق علیہ)

حضرت محمد کیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جہنم جنت میں داخل نہیں ہوگا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں سنّا مُد کا لفظ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی کا منشا نیکی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کر دے۔ کیونکہ جھوٹ بدی کی طرف لے جاتا ہے اور بدی جہنم میں لے جاتی ہے۔ آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذاب لکھ لیا جاتا ہے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا: بیشک سچائی نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک جھوٹ بدی ہے اور بدی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

حضرت امّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جھوٹا آدمی نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے، بھلائی کی باتیں کہے اور بھلائی کی باتیں آگے پہنچائے۔ (متفق علیہ)

حضرت مفاد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّعَّازِينَ لَا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۶۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۶۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ذَا الْوَحْمَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۱۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ تَمَامُ

۴۶۱۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَرْقِي إِلَى الْبِرِّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْكَذِبَ يُجَوِّرُ إِلَى الْفُجُورِ يَهْدِي إِلَى النَّارِ۔

۴۶۱۲ وَعَنْ أُمِّ كَلثُومٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيُسَبِّحُ خَيْرًا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۱۳ وَعَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جب تم بہت تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دیا کرو۔

(مسلم)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی نے دوسرے کی تعریف کی۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا: تم پر افسوس انم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی۔ اگر تم میں سے کسی کو تعریف کرنی پڑ ہی جائے تو کہے: میں غلام کو ایسا سمجھتا ہوں اور حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے، جبکہ وہ اُس کی نظر میں ایسا ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کی صفائی بیان نہ کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جو اُسے ناپسند ہو۔ عرض کی گئی کہ اگر وہ بُرائی میرے بھائی میں موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں؟ فرمایا کہ جو تم کہہ رہے ہو اگر اُس میں وہ بُرائی ہے تو غیبت ہوئی اور جو تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں نہیں تو یہ اُس پر بہانہ ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم اپنے بھائی کی وہ بات کہو جو اُس میں عیب کی ہے تو تم نے اُسکی غیبت کی اور جب وہ بات کہی جو اُس میں نہیں تو تم نے اُس پر بہانہ باندھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا کہ اسے اجازت دے دو اور یہ غافلان کا بُرا آدمی ہے۔ جب وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خندہ پیشانی سے ملے اور کھل کر کلام فرمایا: جب وہ آدمی چلا گیا تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! آپ نے تو ایسا فرمایا تھا، پھر اُس سے خندہ پیشانی سے ملے اور کھل کر کلام فرمایا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے فحش گو کہ پایا؟ بیشک قیامت میں مرتبے کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرا آدمی وہ ہوگا جس کو اُس کی بُرائی کے باعث لوگ چھوڑ دیں اور ایک روایت میں ہے کہ اُس کی فحش گوئی کے باعث چھوڑ دیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا رأيتم المداحين فاحذروني وجوههم الشراب۔

(رواه مسلم)

۴۶۱۴ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَتْنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَا دَحَا لَا مَحَالَةَ فَلْيَعْلُ أَحْسِبْ فَلَا تَأْتِ اللَّهَ حَسِيبٌ إِنْ كَانَ يُرَى أَنْكَ كَذَلِكَ وَلَا يُزَيِّ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا۔

(متفق علیہ)

۴۶۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَكَرَكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ۔ (رواه مسلم) وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ۔

۴۶۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّذَرُوا لِي فَبَسَّ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَابْتَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَابْتَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَاهَدْتَنِي فَمَآ شَأْنُ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَزَلَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ تَرَكَ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

(متفق علیہ)

۴۶۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَا فِي إِلَّا الْمُجَاهِدُونَ
وَأَنَّ مِنَ الْمُجَانَّةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا
ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ عَمِلْتُ
الْبَارِعَةَ كَذَا أَوْ كَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرُكَ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ
يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ
أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يَوْمًا يَا اللَّهُ فِي بَابِ
الْوَيْفَاةِ -

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری تمام امت عافیت سے رہے گی سوائے
علامہ گناہ کرنے والوں کے۔ اور یہ بھی اعلان کرنا ہے کہ آدمی رات کو ایک
کام کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُس پر پردہ ڈالا ہے لیکن صبح کے وقت وہ
کہے کہ اے فلاں رات میں نے فلاں کام کیا۔ حالانکہ رات کو اُس کے
رب نے پردہ ڈالے رکھا لیکن صبح کو اُس نے اپنے رب کا پردہ ہٹا
دیا (متفق علیہ) اور مَنْ كَانَ يَوْمًا يَا اللَّهُ والی حدیث ابوہریرہ
پیچھے باب الضیافتہ میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھڑکھڑ دے جبکہ وہ غلطی پر ہو تو اُس کے
یہ جنت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا اور جہنم پر پہنچنے ہوئے
بھڑکے کو بھڑکے تو اُس کے لیے جنت کے درمیان میں مکان بنایا
جائے گا اور جس کا اخلاق اچھا ہو اُس کے لیے جنت کے بالائی حصے
میں مکان بنایا جائے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث
حسن ہے اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے اور معانی میں اسے غریب کہا ہے۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کیا چیز لوگوں کو کثرت سے
جنت میں داخل کرے گی؟ وہ اللہ کا تقویٰ اور خوش خلقی ہے کیا تم جانتے
ہو کہ کیا چیز لوگوں کو کثرت سے جہنم میں داخل کرے گی؟ وہ دغالی چیزیں
منہ اور شرم گاہ ہیں۔

(ترمذی)

حضرت بلال بن عارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی ایک بھلائی کا لفظ منہ سے نکالتا
ہے اور اُس کی قدر و قیمت نہیں جانتا تو اُس کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کے
لیے قیامت تک کی رضامندی لکھ دیتا ہے۔ ایک آدمی بُرا لفظ منہ سے
نکالتا ہے اور اُس کی حقیقت کو نہیں جانتا تو اُس کے باعث اللہ تعالیٰ
اُس کے لیے ملاقات کے دن تک کی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔ روایت
کیا اسے شرح السنہ نے اور اسی طرح روایت کیا اسے مالک،

۴۱۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بَيْنِي لَهُ فِي رَيْصِ
الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْبِرَّ وَهُوَ مُحِقٌّ بَيْنِي لَهُ
فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَنَ خُلُقِي بَيْنِي لَهُ
فِي أَعْلَاهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَكَذَلِكَ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَفِي الْمَصَابِيحِ قَالَ
عَرَبِيٌّ)

۴۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّدَرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ
النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحَسَنُ الْخُلُقِ اتَّدَرُونَ
مَا أَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ النَّارَ الْاَجْوَفَانِ الْفَمُ
وَالْفَرْجُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۲۰ وَعَنْ بِلَالِ بْنِ عَارِثٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ
مِنْ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغُهَا يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا
رِضْوَانًا إِلَى يَوْمِ تَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ
بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغُهَا يَكْتُبُ اللَّهُ
بِهَا عَلَيْهِ سَخَطًا إِلَى يَوْمِ تَلْقَاهُ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ دَرَوِيُّ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ)

وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ

۴۲۱ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِمَنْ يُخَيَّرُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۴۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُولُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُولُهَا إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسُ يَهْوِي بِهَا أَبْعَدَ مَتَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَأَنَّهُ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهِ أَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهِ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

۴۲۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ أَمْرٌ عَلَيْكَ لِسَانُكَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ يَدُكَ وَابْرَأْ عَلَى خَطِيئَتِكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۲۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَلِّمُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ أَتَى اللَّهُ فَيْتًا فَإِنَّا نَحْنُ بِكَ فَإِنِ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمَّتْ وَإِنِ اعْوَجَجَتْ اعْوَجَجَتْ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۲۶ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُ مَا لَا يَعْنِيهِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُمَا)

ترمذی الحدیث ماجہ نے۔

بہز بن حکیم، اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کے لیے خرابی ہے جو بھوٹی بات کرے کہ اُس کے ذریعے لوگ ہنسیں، اُس کے لیے خرابی ہے اُس کے لیے خرابی ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی ایک لفظ کہتا ہے اور لوگوں کو ہنسنا کے لیے کہتا ہے تو اُس کے باعث وہ تباہی پہنچے جاگرتا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے اور زبان کے ذریعے آدمی قدموں کی نسبت زیادہ پھسل جاتا ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا۔ روایت کیا اسے احمد، ترمذی، دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نجات کس چیز میں ہے؟ فرمایا کہ اپنی زبان کو قبضے میں رکھو، تنہا راگھر تنہا رہے یہ کافی رہے اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔ (احمد، ترمذی)

حضرت ابوسید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً فرمایا کہ جب آدمی کے لیے صبح ہوتی ہے تو تمام اعضاء زبان کی خوشامد کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہے تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹھیک نہ رہے تو ہم بھی ٹھیک نہ رہیں گے۔ (ترمذی)

علی بن حسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبیوں سے بیکار باتوں کا چھوڑ دینا ہے۔ روایت کیا اسے مالک اور احمد نے اور روایت کیا اسے ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ سے اور ترمذی و بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں سے۔

۴۲۷۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَقَّى رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَبْشُرْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَلَّا تَدْرِي فَلَعَلَّكَ تَكَلَّمُ فِيمَا لَا يَعْنِيكَ أَوْ يَخِلُ بِهَا لَا يَنْقُصُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۲۷۸ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ قَالَ لَخَذَنِي لِسَانِي نَفْسِي وَقَالَ هَذَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۴۲۷۹ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنِ الْمَلِكِ مِيلًا مِّنْ نِّتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۲۸۰ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أُسَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَبُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِمِصْدَقِي وَأَنْتَ بِمِ كَاذِبٍ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۲۸۱ وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِسَانَانِ مِنَ النَّارِ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۴۲۸۲ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِيٍّ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَأَبِيهِ هُوَ وَفِي أُخْرَى لَهُ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ

۴۲۸۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا وَفِي رِوَايَةٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ کرام میں سے ایک وفات پا گئے تو ایک شخص نے کہا: آپ کو جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ اس نے کوئی بیکار بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو کم نہیں ہوتی۔

(ترمذی)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا ہاں رسول اللہ اسب سے خوفناک چیز کیا ہے جن سے آپ مجھے ڈراتے ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا یہ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کے باعث فرشتہ اس سے ایک میل پرے ہٹ جاتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت سفیان بن اُسَید حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا یہ بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات کہو تو وہ تمہیں سچا جانتا ہو اور تم جھوٹ بول رہے ہو۔

(ابوداؤد)

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں دُشمن والا ہو تو قیامت کے روز اس کی زبان آگ کی ہوگی۔

(دارمی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن طعن دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بے غیرت نہیں ہوتا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور بیہقی کی روایت میں فحش گو بے غیرت ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ ایک

لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۴۳۴ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَا عَنْوًا يَلْعَنُ اللَّهُ وَلَا يَغْتَضِبُ اللَّهُ وَلَا يَجْهَنَّمُ فِي رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۴۳۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا الْعَزَّ شَيْئًا صَعِدَتْ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُخَلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُخَلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَرَاذًا لَمْ تَجِدْ مَسَاقًا رَجَعَتْ إِلَى الذِّمَى لَعْنَتْ فَإِنْ كَانَ لَكَ أَهْلٌ وَلَا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۴۳۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّجْمُ رِدَاءً فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۴۳۷ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلَغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَخْرِجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الصَّدْرُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۴۳۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مَرَّجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَرَّجَتْ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

اور روایت ہے: برہمنوں کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا بنے۔ (ترمذی)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لعنت اور اُس کے غضب کے ساتھ کسی پر لعنت نہ کیا کرو اور نہ جہنم کے ساتھ۔ ایک روایت میں وَلَا بِالنَّارِ ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب آدمی کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے تو اُس کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اُس کے دروازے بھی اُپس کے سامنے بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے۔ جب کوئی ٹھکانا نہیں پاتی تو اُس شخص کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اُس کا اہل ہو تو اُس پر پڑتی ہے ورنہ اپنے کئے والے کی طرف لوٹتی ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہوانے ایک آدمی کی چادر اڑائی تو اُس نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ تو حکم کی پابندی ہے اور جو کسی چیز پر لعنت کرے اور وہ اُس کی مستحق نہ ہو تو لعنت اُسی (قائل) پر لوٹتی ہے۔ (ترمذی۔ ابو داؤد)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مجھے میرے کسی صحابی کی شکایت نہ پہنچائے کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ تمہارے پاس سے صاف سبب لے کر جاؤں۔ (ابو داؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی: آپ کو صفیہ کا زنتی بڑی ہونا کافی ہے یعنی پست فدا۔ فرمایا کہ تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اُسے دریا میں گھولا جلتے تو اُسے دھکیں کر دے۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد)

(احمد، ترمذی، ابو داؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز میں بے حیائی مگر اسے داغ دار کر دیتی ہے اور نہیں ہوتی کسی چیز میں جیسا کہ اسے زینت بخشتی ہے (ترمذی)

خالد بن معدان نے حضرت مساذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی گناہ کی وجہ سے ملامت کرے تو اس وقت تک وہ نہیں مرے گا جب تک اس گناہ کو کر نہ لے جبکہ اس نے توبہ کر لی ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے کیونکہ اس کی اسناد منقطع نہیں ہے کہ خالد بن معدان نے حضرت مساذ بن جبل کو نہیں پایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر خوشی کا اظہار نہ کرو مبادا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور تمہیں مبتلا کر دے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں کہ کسی کی نقل انکاروں اگرچہ مجھے اتنا کچھ ملے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس کو صحیح کہا۔

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی آیا اس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اس کا گھٹنا باندھا، پھر مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب سلام پھیر دیا تو اپنی سواری کے پاس آیا، اسے کھولا، پھر سوار ہو گیا اور پکارا: اے اللہ! مجھ پر اور محمد مصطفیٰ پر رحم فرما اور ہماری رحمت میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو کہ یہ زیادہ بے خبر ہے یا اس کا اونٹ؟ کیا تم نے سنا جو اس نے کہا تھا؟

لوگ عرض گزار ہوئے: کیوں نہیں (البوداؤد) اہل حدیث البوسہ ہرہ کفہ بالمدینہ کین بآ والی پیچھے باب الاعتصام کی فصل اول میں مذکور ہوئی۔

۴۴۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ. (رواه الترمذی)

۴۴۰ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مَعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ يَعْنِي مِثْرَ خَيْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ (رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ خَالِدًا لَمْ يَدْرِكْ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ.

۴۴۱ وَعَنْ وَائِلَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْهَرُ السَّمَاتُ لِأَخِيكَ فَيَرْحِمَهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ. (رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ حَكِيَّتُ أَحَدًا وَأَتَّ لِي كَذَا وَكَذَا.

(رواه الترمذی وصححه)

۴۴۳ وَعَنْ جُنْدَبٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَتَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْرٍ بَعِيدٌ أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ قَالُوا بَلَى. (رواه أبو داود) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا فِي بَابِ الْإِعْتِصَامِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ.

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اُس کا عرش بھی ہٹنے لگتا ہے۔ اسے بھیقی نے شعب الایمان میں نوا کیا ہے۔

حضرت ابوامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رومن ہر قسم کی خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے ماسوائے نسیان اور بھول کے۔ روایت کیا اسے احمد نے اور بھیقی نے شعب الایمان میں حضرت سعد بن ابی وقاص سے۔

صفوان بن سنیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی گئی کہ کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی گئی کہ کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کی گئی کہ کیا مومن کذاب ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ روایت کیا اسے مالک اور بھیقی نے شعب الایمان میں مسلمان۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان آدمی کی صورت اختیار کر کے لوگوں کے پاس آتا ہے اور انھیں جھوٹی حدیث سناتا ہے۔ لوگ متفرق ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے خود سنا جس کو میں چہرے سے پہچانتا ہوں اگرچہ اُس کا نام نہیں جانتا، جو بول حدیث بیان کرتا ہے۔ (مسلم)

عمران بن حطان کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھیں ایک سیاہ کبیلہ لپیٹے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے پایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابوذر! یہ تنہائی کیسی؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بُرے سانحے سے تنہائی بہتر ہے۔ اچھا سانحہ تنہائی سے بہتر ہے۔ اچھی بات کسنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری بات کہنے سے بہتر ہے۔

۴۴۴۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَدَحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالَى وَاهْتَزَّتْ لَهُ الْعَرْشُ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۴۴۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ)

۴۴۴۷ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

۴۴۴۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيُمَثِّلُ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَحْدِثُ لَهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرَفُ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يَحْدِثُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۴۹ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا يَكْسَاءُ أَسْوَدَ وَحْدَةً فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هَذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السَّوِّ وَالْحَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَأَمْلَأُوا الْخَيْرَ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنَ أَمْلَاءِ الشَّرِّ۔

۴۴۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

۴۵۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّ أَرْبَعَ لِمَمْرِكَ كُلَّهُ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ ذِكْرَكَ فِي السَّمَاءِ وَلَوْ أَنَّكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِطَوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنُكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الصَّحْحِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَنْهَبُ بَنُورَ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قَدْ حَقَّ لَكَ أَنْ تَكُنَ مَرًّا قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللَّهِ لَوْ مَتَّ لَا تَمُوتُ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لِيَحْجُزَكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا پھر لمبی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے کاموں کو زینت دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کرو تو آسمانوں میں تمہارا چہرہ چا اور زمین میں تمہارے لیے نور ہو گا۔ عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ لمبی خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرو کیونکہ یہ شیطان کو بھگانے والی اور دینی کاموں میں تمہاری مددگار ہو گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ زیادہ سننے سے بچنا کیونکہ یہ دل کو مودہ کرتا اور چہرے کے نور کو دور کر دیتا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا حق بات کہنا اگرچہ وہ کڑوی ہو۔ عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ اللہ کے کاموں میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا۔ عرض گزار ہوا کہ اور زیادہ۔ فرمایا کہ وہ بڑائی تمہیں لوگوں سے روکے جس کو تم جانتے ہو کہ تمہارے اندر موجود ہے۔

۴۵۱ عَنْ أَنَسٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهِيرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ طَوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ذر! کیا میں نہیں ایسی دو عادتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا: کہ لمبی خاموشی اور حسن اخلاق۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مخلوق نے ان جیسا کوئی عمل نہیں کیا۔

۴۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيقِهِ فَأَلْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَعَانَيْنِ وَصِدَّيْقَيْنِ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيقِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر کے پاس سے گزرے جو اپنے کسی غلام کو لعنت ملامت کر رہے تھے۔ ان کی جانب متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا: صدیق ہیں کہ لعنت ملامت کرنا، ان کی قسم یہ نہیں ہو سکتا۔ پس اُس روز حضرت ابو بکر نے اپنے بعض غلام آزاد کر دیے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر

فَقَالَ لَا أَعُوذُ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْإِسْحَاقُ بْنُ الْحَمَّاسِ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ -

۴۴۵۳ وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلَى
آبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهُوَ يَجِدُ لِسَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ
مَعَ عَقْرِ اللَّهِ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي
الْمَوَارِدَ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

۴۴۵۴ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْمُؤَالِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكَ لِمَنْ
لَكُمْ الْجَنَّةُ أَصَدُّ قَرَارًا أَحَدُكُمْ وَأَوْفَرًا إِذَا دَعَاكُمْ
وَأَذْوًا إِذَا تَنَبَّهْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغَضُّوا
أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ -

۴۴۵۵ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ
يَزِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ
عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ إِذَا رَأَوْا ذَكَرَ اللَّهُ وَشَرُّهُمْ عِبَادُ
اللَّهِ الْمَشَاوِرُ بِالتَّهْمِيمَةِ الْمَفْرَقُونَ بَيْنَ الْحَبَّةِ
الْبَاعُونَ الْبُرَاءَ الْعَنْتَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۴۵۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلَاةَ
الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ أَعِيدُوا وَضُوءَكُمْ
وَصَلُّوْا تَكْمًا وَامْضُوا فِي صَوْمِكُمْ وَأَقْضُوا يَوْمًا
آخَرَ قَالَ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اغْتَبَبْتُمْ فَلَانَا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۴۵۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَحَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ الْغَيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لِيَزْنِي فَيَتُوبُ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي رَدَائِهِ

عمر گنوار ہوئے کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ ان پانچوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب
الایمان میں روایت کیا ہے۔

اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عندہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے تھے۔ حضرت عمر
نے کہا برا اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے، ٹھہرئیے۔ حضرت ابوبکر نے اُن
سے فرمایا کہ یہ مجھے ہلاکت کی جگہوں میں پہنچا دیتی ہے۔

(مالک)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھے اپنی چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں
جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا
کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اُسے ادا کرو۔ اپنی شرمگاہوں
کی حفاظت کرو۔ اپنی نکاحیہ نیچی رکھو اور اپنے ہاتھ روکے رکھو۔

حضرت عبدالرحمن بن غنم اور حضرت اسماء بنت بیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندوں
میں سے بہترین وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور اللہ
کے بندوں میں سے بُرے وہ ہیں جو جنہوں کے لیے چلنے والے، دوستوں میں
مُہلّی ڈالنے والے اور پاکباز لوگوں کے عیوب ڈھونڈنے والے ہیں۔
ان دونوں کو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو آدمیوں
نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور دونوں روزہ دار تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اپنا وضو اور اپنی نماز دہراؤ اور اپنے
اس روزے کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھنا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا
رسول اللہ یہ کہیں؟ فرمایا کہ تم نے فلاں کی غیبت کی ہے۔

(بیہقی)

حضرت ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غیبت زنا سے بھی سخت
ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! غیبت زنا سے سخت تر کس
طرح ہے؟ فرمایا کہ زانی اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لیتا ہے۔ دوسری روایت

میں ہے کہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاتا جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی ہے اور حضرت انس کی روایت میں فرمایا ہر زانی توبہ کر لیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں۔ ان مینوں حدیثوں کو بھیقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرے اور کہے کہ اے اللہ! ہمیں اور اسے بخش دے اس سے بھیقی نے دعوات الکبیر میں روایت کیا اور کہا کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

فَيَتُوبُ فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يَغْفِرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَ هَالِكُ صَاحِبِهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الرِّثَا يَتُوبُ وَصَاحِبُ الْغَيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) ۴۶۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَنْ كَفَّرَ الْغَيْبَةَ أَنْ تَسْتَغْفَرَ لِمَنْ اغْتَابَتْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ وَقَالَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مُعْتَمَدًا)

وعدے کا بیان

بَابُ الْوَعْدِ

پہلی فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر کے پاس حضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے مال آیا تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض ہو یا جس سے آپ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اتنا مال عطا فرمانے کا وعدہ کیا تھا اور تین مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ انھوں نے مجھے لب بھر کر دی۔ میں نے انھیں گنا تو پانچ سو درہم تھے۔ فرمایا کہ اس سے دو گنا اور بے نو۔ (متفق علیہ)

۴۶۵۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدَاوَةِ بَنِي الْحَضَرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ فَيْكُهُ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا أَوْ هَكَذَا أَقْسَطَ يَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَتَّالِي حَتَّى قَعَدَتْهُمَا فَرَأَاهُ خَمْسَ مِائَةٍ قَالَ حُنَّ وَثَلِيهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سفید رنگ اور عمر رسیدہ تھے۔ حسن بن علی آپ سے مشابہت رکھتے تھے۔ آپ نے ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا حکم فرمایا تھا۔ ہم لینے کے لیے گئے تو آپ کی وفات کی خبر ملی اور کوئی چیز نہ مل سکی۔ جب حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس سے رسول اللہ صلی

۴۶۶۰ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَشَبُّهُ وَأَمْرُنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ فُلُومًا فَذَهَبْنَا نَقْرِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتٌ فَلَمْ يُعْطَوْا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَجِ
فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُه فَأَمَرَ كُنَّا بَعْدَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۶۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَسَمَاءِ قَالَ
بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ
وَبَقِيتُ لَهُ بِقِيَّةٌ فَوَعَدَنِي أَنْ آتِيَنِي بِهَا فِي مَكَانٍ
فَنَسِيتُ فَنَزَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانٍ فَقَالَ
لَقَدْ شَقَقْتُ عَلَى أَنَا هَهُنَا مَنَدٌ ثَلَاثٌ أَنْتَظِرُكَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۶۶۲ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ بَيْنَتِهِ
أَنْ يَفِي لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِ لِلْمِيعَادِ فَلَا تَأْتِمِرْ عَلَيْهِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۶۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَانِي أُخِي
يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا
فَقَالَتْ هَاتِعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتَ أَنْ تُعْطِيَ قَالَتْ أَرَدْتُ
أَنْ أُعْطِيَ تَمَرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّكَ لَوَلَمْ تُعْطِيَ شَيْئًا أَكْبَتَ عَلَيْكَ
كَذِبَةٌ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو آجائے پس میں آپ کی طرف
گیا اور انھیں یہ بات بتائی تو انھوں نے دینے کا حکم فرمایا۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن ابوالحسام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اعلان نبوت
سے پہلے میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سودا کیا تھا
اور میری طرف کچھ بقیہ رہ گیا تھا۔ میں نے وعدہ کیا کہ ابھی آتا ہوں آپ اسی جگہ
رہیں۔ میں بھول گیا۔ تین روز کے بعد مجھے یاد آیا تو آپ اسی جگہ موجود تھے۔
فرمایا کہ تم نے مجھ پر شقت ڈال دی۔ میں یہاں تین دن سے تمہارا انتظار
کر رہا ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور
اُس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو لیکن ایسا عہد نہ کر سکے اور مقررہ
وقت پر نہ آ سکے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میری والدہ
محترمہ نے ایک روز مجھے بلایا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے گھر جلوہ
افروز تھے۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا: رادھو! تمہیں کچھ دوں گی۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا اسے کیا دینے کا ارادہ ہے؟
عرض گزار ہوئیں: میرا ارادہ ہے کہ اسے کھجوریں دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تمہارے اوپر
گناہ لکھا جاتا۔ روایت کیا ہے ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی آدمی سے وعدہ کرے اور اُن میں سے ایک
نماز کے وقت تک نہ آئے اور جانے والا نماز پڑھنے چلا جائے تو اُس پر
کوئی گناہ نہیں۔

(ربزین)

۴۶۶۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ
أَحَدَهُمَا إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ
لِيُصَلِّيَ فَلَا تَأْتِمِرْ عَلَيْهِ -

(رَوَاهُ رِزِينَ)

بَابُ الْمَذَاحِ

خوش مزاجی کا بیان

پہلی فصل

۴۶۶۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْلُطَنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ التَّخَيْرُ يَلْعَبُ بِهِ فَمَا تَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں گھل کر رہتے تھے، یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے عمیر! انخیر کا کیا کیا ہے؟ ہمارے پاس ایک چڑیا تھیں سے وہ کھیلنا تھا اور وہ گرمی تھی
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۴۶۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَدَاعِبُنَا قَالَ إِنْ لِي لَأَقُولُ لَأَ حَقًّا -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ خوشی طبعی فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نہیں کہتا مگر سچی بات۔ (ترمذی)

۴۶۶۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ حَامِلُكَ عَلَى وَدَكَ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا أَصْنَمُ بَوْلِدٍ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا التَّوْقُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سواری مانگی۔ فرمایا کہ میں مہتیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا عرض گزار ہوا کہ اونٹنی کے بچے کا کیا بناؤں گا؟ فرمایا کہ اونٹ کو اونٹنی ہی تو بنتی ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

۴۶۶۸ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ - (رَوَاهُ ابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)
۴۶۶۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَرْأَةٍ عَجُوزَاتٍ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ فَقَالَتْ وَمَا لِهِنَّ دَكَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهَا أَمَا تَقْرَيْنِ الْقُرْآنَ إِنَّا أَنْشَأْنَهُنَّ أَنْشَاءً فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا
(رَوَاهُ رِزِينَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ يَلْقُظُ الْمَصَابِيحِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے دو کانوں والے۔ (ابوداؤد، ترمذی)
اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا: کوئی بوڑھا جنت میں داخل نہیں ہوگی عرض گزار ہوئیں: ہر یکس لیے جبکہ وہ تو قرآن مجید پڑھتی ہیں۔ فرمایا کہ کیا تم قرآن مجید میں یہ نہیں پڑھتیں: ہم نے اُن عورتوں کو اچھی اُٹھان اُٹھایا تو انھیں کنواریاں بنایا۔
(۴۶: ۴۵) روایت کیا اسے رزین نے اور شرح السنہ میں مصابیح کے لفظوں میں ہے۔

۴۶۷۰ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا بَنَ حَرَامٍ وَكَانَ يَهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَبَجَّهْهُ رَسُولُ

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک بدوی جس کا نام حضرت زاہر بن حرام تھا، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے گاؤں سے تنگھے لاتے اور جب وہ گاؤں کو جانے کا ارادہ کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انہیں سامان دیتے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زائر ہمارا گاؤں اور ہم ان کا شہر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے، حالانکہ وہ خوبصورت نہ تھے۔ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے تو وہ اپنا سامان بیچ رہے تھے۔ حضور نے پیچھے سے انہیں گود میں لے لیا جبکہ انہوں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا کہ کسے لگے۔ کون ہو، مجھے چھوڑ دو۔ مڑ کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو اپنی کمر بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے مس کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ جب پہچان لیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمانے لگے: کون غلام خریدتا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! پھر تو آپ مجھے بہت کم قیمت یا میں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن تم اللہ کے نزدیک کم قیمت نہیں ہو۔

(شرح السنہ)

حضرت عرف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ غزوہ تبوک کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ چڑے کے نیچے میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ اندر آ جاؤ۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا پورا ہی داخل ہو جاؤں؟ فرمایا کہ پورے ہی۔ پس میں اندر داخل ہو گیا۔ عثمان بن ابوعاص نے کہا ہے کہ انہوں نے پورا داخل ہونے کی بات اس لیے کہی تھی کہ خمیہ چھوٹا تھا۔ (ابوداؤد)

حضرت ثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی تو حضرت عائشہ کی بلند آواز سنی۔ جب اندر داخل ہوئے تو طمانچہ مارنے کے لیے حضرت عائشہ کو کپڑا اور فرمایا: تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی آواز اونچا کرتی ہو۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں روکتے ہیں اور حضرت ابوبکر غصے کی حالت میں نکل گئے۔ جب حضرت ابوبکر باہر چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے کیسا دیکھا کہ میں نے نہیں اس شخص سے چھڑایا، حضرت ابوبکر کئی روز نہ آئے۔ پھر اجازت مانگی تو دونوں میں صلح ہو چکی تھی چنانچہ دونوں سے کہا کہ مجھے اپنی صلح میں بھی شامل کر لیجئے جیسے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ارَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَاهِدًا أَبَا دَيْنَانَا وَنَحْنُ حَاضِرُهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ دَمِيمًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يَبْصُرُهُ فَقَالَ أَرْسَلَنِي مِنْ هَذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْتُوا لَهَا الزَّقْ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِذَا قَالَ اللَّهُ تَجِدُنِي كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنْ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتُ بِكَاسِدٍ۔ (رواهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۴۶۱ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قَيْتٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كُلْكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ اشْمًا قَالَ ادْخُلْ كِلِي مِنْ صَعْرِ الْقَبِيَّةِ۔

(رواهُ ابوداؤد)

۴۶۲ وَعَنْ الثُّمَّانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ تَهْلِكُ فَلَمَّا دَخَلَ تَنَادَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكَ تَرَفَعِينَ صَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغَضَّبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْقَذْتُكَ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا ادْخُلَا نِي فِي سَلَمِكُمَا كَمَا ادْخَلْتُمَا نِي فِي حَرْبِكُمَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا -

نے فرمایا: ہم نے ایسا کر لیا۔

(رواه أبو داود)

(البوداؤدو)

٢٤٤٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَارِجُهُ وَلَا تُعَدُّهُ
مَوْعِدًا فَتُخْلَفَ - (رَوَاهُ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ) وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: را اپنے بھائی سے جھگڑا نہ کرو اور نہ اُس کا مذاق اُڑاؤ اور نہ اُس سے ایسا وعدہ کرو جس کے تم نے خلاف کرنا ہے۔
اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

دوسروں سے اُونچا بننا اور تعصب برتنا

پہلی فصل

٢٧٤٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ
عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ
قَالَ فَاكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ بْنُي اللَّهِ وَبَنِي اللَّهِ ابْنُ بَنِي اللَّهِ
ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأُكَ قَالَ
فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ نَسَأُكُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ
فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا
فَقِمُوا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۷۵ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ
ابْنُ الْكَرِيمِ يَوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٢٤٤٤ **وَعَنِ الْبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ** قَالَ فِي يَوْمٍ حُنَيْنٍ
كَانَ أَبُو سَعْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اخِدًا لِبَعْنَانَ بَغْلَةً
يَعْرِى بَغْلَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
غَشِيَ الْمَشْرِكَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا
كُذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَمَا رَأَى مِنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا آدمی زیادہ معزز ہے؟ فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ منتفی ہو۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو لوگوں میں سب سے معزز حضرت یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم اس بارے میں نہیں پوچھتے۔ فرمایا تو قبائل عرب کے متعلق پوچھتے ہو۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا جو تم میں دورِ جاہلیت کے اندر بہتر تھے وہی دورِ اسلام میں بہتر ہیں جبکہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ (منتفق علیہ)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: معزز ولد معزز ولد معزز ولد معزز تو یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں علیہم السلام۔

(بخاری)

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ حنین کے روز فرمایا کہ حضرت ابوسفیان بن حارث نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجر کی نگام بٹھائی ہوئی تھی جب مشرکین نے آپ کو زنجے میں بے لیا تو آپ نیچے اتر گئے اور فرمانے لگے: بزہبی میں ہوں، یہ بھڑک نہیں، میں ہی عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس روز کسی شخص کو

النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِمَّنْ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۷۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۷۸ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْرُقُونِي كَمَا أَطْرَبَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۷۹ وَعَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمَجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

آپ سے زیادہ بہادر نہیں دیکھا گیا۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا ہر اے ساری مخلوق سے بہتر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تو حضرت ابراہیم ہیں۔

(مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مجھے اتنا نہ بڑھانا جتنا نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بڑھایا کیونکہ میں تو اُس کا بندہ ہوں لہذا اُس کا بندہ اور اُس کا رسول کہا کرو۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عیاض بن حمار شنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے پر ظلم کرے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لوگ اپنے اباؤ اجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں جو مر چکے۔ بیشک وہ جہنم کے کھیلے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے لیے بالکل آسان ہے کہ وہ گمراہ ہو جائیں جو نہج ہدایت کو اپنی ناک سے دھکیلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور اور اباؤ اجداد پر فخر کرنا دور فرما دیا ہے اب خواہ کوئی مومن پرہیزگار ہو یا فاسق، بد بخت، سب حضرت آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدم مٹی سے بنائے گئے تھے۔

(ترمذی۔ ابو داؤد)

حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں بنی عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہمارے سید (سرور) ہیں۔ فرمایا سید تو اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ ہم میں بڑی بزرگی اور عظمت

۴۴۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحَمٌ مِّنْ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجَعَلِ الَّذِي يَدْهِيهِ الْخِرَاءُ يَا نَعْمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُيْبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِآلَاءِهَا إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ أَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۴۴۸۱ وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَدِّي بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللَّهُ فَقُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضَلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا

والے ہیں۔ فرمایا کہ اپنی بات کرو یا کوئی اور بات کرو مبادا شیطان تمہیں بے لگام کر دے۔ (ابوداؤد)

حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بحسب مال ہے اور بزرگی تقویٰ ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمانے ہوئے سنا کہ جو جاہلیت کی نسبتوں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے تو اُس کے باپ کی شرمگاہ اُس کے منہ میں دے دو اور کنایہ نہ کرو۔ (شرح السنہ)

عبد الرحمن بن ابوعقبہ نے حضرت ابوعقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو اہل فارس کے مولیٰ تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ اُمد میں شریک ہوا تو میں نے مشرکین کے ایک آدمی پر ضرب لگائی اور کہا: بریہ مجھ سے لے اور میں فارسی غلام ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ میں نے اس کی حق کے بغیر مدد کی تو وہ اونٹ کی طرح ہے جو گڑھے میں گر جائے اور دم پکڑ کر کھینچا جائے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی قوم کی حق کے بغیر مدد کی تو وہ اونٹ کی طرح ہے جو گڑھے میں گر جائے اور دم پکڑ کر کھینچا جائے۔

(ابوداؤد)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! عصیت کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرو۔

(ابوداؤد)

حضرت سراقہ بن مالک بن حبشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان والوں کا دفاع کرے جب تک گنہگار نہ ہو۔

(ابوداؤد)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم سے نہیں ہے جو عصیت کی طرف بلا

فَقَالَ قَوْلُوا قَوْلَكُمْ أَدْبَعَضَ قَوْلَكُمْ وَلَا يَسْتَجِرِيَّتَكُمْ الشَّيْطَانُ۔ (رواہ ابوداؤد)

۴۶۸۲ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۴۶۸۳ وَعَنِ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَّى بِعِزِّ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْضُوهُ بِعَيْنِ آبِيهِ وَلَا تَكُونُوا۔ (رواہ فی شرح السنہ)

(رواہ فی شرح السنہ)

۴۶۸۴ وَعَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقْبَةَ عَنْ أَبِي عَقْبَةَ وَكَانَ مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ قَالَ شَرِهَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا أَفْضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ هَلَّا قُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ (رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد)

۴۶۸۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَصَرَّ قَوْمًا عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رَدَى فَهُوَ يُزْعَمُ بِذَنبِهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد)

۴۶۸۶ وَعَنِ ذَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعَصِيَّةُ قَالَ أَنْ تَعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ۔ (رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد)

۴۶۸۷ وَعَنِ سَرَّاقَةَ بِنِ مَالِكِ ابْنِ جُعْثُمٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَيْرُكُمْ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْتُمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد)

۴۶۸۸ وَعَنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى

اور وہ ہم سے نہیں ہے جو عصیت کے باعث لڑے اور وہ ہم میں سے نہیں ہے جو عصیت پر مرے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا بہرہ اگر دیتا ہے۔ (ابوداؤد)

عَصِيَّةٌ وَلَيْسَ مِمَّا مَنْ قَاتَلَ عَصِيَّةً وَلَيْسَ مِمَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصِيَّةٍ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۶۸۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبَّكَ الشَّيْءُ يَعْجِي وَيُصِمُّ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

عبادہ بن کثیر شامی جو اہل فلسطین سے تھے انھوں نے اپنے میں سے ایک عورت سے روایت کی جس کو فسبلہ کہا جاتا تھا کہ اُس نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں پوچھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا یہ عصیت ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ عصیت یہ ہے کہ آدمی اپنی قوم کی ظلم پر مدد کرے۔ (احمد بن ماجہ)

۴۶۹۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ عَنْ امْرَأَةٍ مِمَّنْهُمْ يَقَالُ لَهَا فِسْبِلَةُ أَتَاهَا قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ مِنَ الْعَصِيَّةِ أَنْ يَنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۶۹۱ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنْتُمْ هَذِهِ لَيْسَتْ بِمَسْبِيَّةٍ عَلَى أَحَدٍ كُتِبَ بَنُو أَدَمَ طَفْتُ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلِكُوهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدَيْنٍ وَتَقْوَى كَفَى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاحْشَا بَعْثًا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ فِي شُعَبٍ)

(الْإِيمَانِ)

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوبررہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض

۴۶۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ مِنْ أَحَقِّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ
مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ
قَالَ أَبُوكَ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ
ثُمَّ أَبَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ -

(مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ)

٢٤٩٣ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَغِمَ أَنْفُ رَغِمَ أَنْفُ رَغِمَ أَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ
أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۹۲ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى
أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَى وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا
قَالَ نَعَمْ مِثْلُهَا-

(مُتَّفِقٌ عَلَيَّ)

٢٤٩٥ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَلْأَبَى فُلَانٍ
 لَيْسَ أَلِيَّ يَا وَلِيَّاءُ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ
 وَلَكِنْ لَهُمْ رَحْمٌ أَبْلَهُاءُ بِأَلْهَاءِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٤٩٩٤ وَعَنِ الْمُخَيَّرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَمَاتِ
وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَابٍ وَكِرَةً لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ
وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ -

(مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ)

٢٧٩٤ **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ
وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَهُ
قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّه
فَيَسُبُّ أُمَّه - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

گنہگار ہو کہ یا رسول اللہ! میرے عیسیٰ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے ؟
 فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی، پھر کون ؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض کی، پھر کون ؟
 فرمایا کہ تمہاری والدہ۔ عرض گنہگار ہو کہ پھر کون ؟ فرمایا کہ تمہارا والدہ دوسری
 روایت میں تین دفعہ فرمایا: تمہاری والدہ پھر تمہارا والد، پھر جو تم سے زیادہ

قریب، زیادہ قریب ہوں۔ (متفق علیہ)

اُن سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اُس کی ناک خاک آلود ہو، اُس کی ناک خاک آلود ہو، لکھی ناک خاک آلود ہو عرض کی گئی یا رسول اللہ کس کی؟ فرمایا کہ جو بڑھاپے کی حالت میں اپنے والدین کو پائے، دونوں میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر بھی جنت میں داخل نہ ہو۔

مستم

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ قریش سے معاہدے کے دنوں میں میری والدہ میرے پاس آئیں اور وہ مشترکہ نہیں ہیں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میری والدہ میرے پاس آئی ہیں اور وہ ضرورت مند ہیں کیا میں اُن سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا: ہاں اُن سے صلہ رحمی کرو۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے ابوفلان کا قبیلہ میرا دوست نہیں کیونکہ میرا دوست اللہ ہے اور نیک مسلمان ہیں، اے اُن کے ساتھ نسبِی رشتہ ہے تو اُن کی ترمی کے ساتھ میں اُنھیں نہ رکھوں گا (منتقٰی علیہ)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام فرمایا ہے ماؤں کی نافرمانی کرنا اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا۔ منع کیا ہے اپنا ہاتھ روکتے اور لینے کے لیے نیار رہنے سے اور تمہارے لیے ناپسند فرمایا ہے بیکار گفتگو کرنا زیادہ مانگنا اور مال ضائع کرنا۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گناہ دینا کبیرہ گناہوں سے ہے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالیاں دیتا ہے؟ فرمایا: ہاں آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (متفق علیہ)۔

۴۹۸ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ آيَاتِ الْبِرِّ صَلََةُ الرَّحِيلِ أَهْلَ وَدَّ ابْنِ بَعْدَانَ يُؤَيِّ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَسِّطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُسَّأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا خَرَعَتْ قُلُوبُ الرِّجَمِ فَآخَذَتْ بِحَقْوِي الرَّحْلَيْنِ فَقَالَ مَا قَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِينَ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ لَا تَرْضَيْنِ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ وَأَقْطَعُ مِنْ قِطْعِكَ قَالَتْ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۱ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجْمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ وَصْلِكَ وَصَلَّتْ وَمَنْ قِطْعِكَ قِطَعَتْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۰۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجْمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قِطَعَنِي قِطَعَهُ اللَّهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۳ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۰۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي قِرَانَةٌ أَسْلَمْتُ وَيَقْطَعُونِي وَأَحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيَسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَنِّي

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت بڑی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی عدم موجودگی میں بھی اُس کے دوستوں سے حُسن سلوک کرے۔ (مسلم)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہے کہ اُس کے رزق میں فراخی اور اُس کی عمر میں درازی ہو تو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ جب اس سے فارغ ہوا تو رحم کی رشتہ داری کھڑی ہوئی اور رحم کا دامن کرم پکڑ لیا۔ فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئی: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے والے کا مقام ہے۔ فرمایا کیا تو اس بات پر اطمینان نہیں کریں اُسے جوڑوں جو تجھے جوڑے اور اُسے نوڑوں جو تجھے توڑے؟ عرض گزار ہوئی: کیوں نہیں؟ رب افرمایا تو اسی طرح ہوگا (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لفظ رحم کا تعلق رحم سے ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تجھے جوڑے ہیں اُسے جوڑتا ہوں اور جو تجھے توڑے ہیں اُسے توڑتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم عرش کے ساتھ لٹکا ہوا کتنا ہے کہ جو مجھے ملائے اُسے اللہ تعالیٰ ملائے اور جو مجھے توڑے اُسے اللہ تعالیٰ توڑے۔ (متفق علیہ)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا جو قطع رحمی کرے (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدلہ چکانے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اُس سے رشتہ داری توڑی جائے تب بھی وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں کہ میں اُن سے جوڑتا ہوں لیکن وہ مجھ سے توڑتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ سبکی کرتا ہوں اور وہ

فَقَالَ لَيْنَ كُنْتُ كَمَا قُلْتَ فَكَأْتُمَا تُسْقِعُهُمُ الْمَلَّ وَلَا
يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيْدٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى
ذَلِكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ بُر و باری سے پیش آتا
ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت سے۔ فرمایا اگر یہی بات ہے تو تم نے
بیان کی تو تم اُن کا منہ بھول سے بھرتے ہو جب تک تم اسی طریقے پر
کار بند رہو گے تو اللہ تعالیٰ برابر تمہاری مدد فرماتا رہے گا (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ٹوٹا قی نقدیر کو مگر دعا اور نہیں بڑھاتی عمر
کو مگر نیکی اور آدمی گناہ کے باعث روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے جو
اُس سے سرزد ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو قرآن مجید
پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ کہا کہ حازنہ بن نعمان ہیں۔
آپ کے غلاموں کی نیکی، آپ کے غلاموں کی نیکی۔ اور وہ اپنی والدہ ماجدہ
کے ساتھ لوگوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتے تھے۔ روایت کیا اسے شرح
السنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ایک روایت میں فرمایا: میں سویا
توپنے آپ کو میں نے جنت میں دیکھا یہ کہ دخلت الجنة کی جگہ ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رب کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور رب
کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو درود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے
اُن کے پاس آکر کہا: میری بیوی ہے اور میری والدہ مجھ سے فرماتی ہیں
کہ اُسے طلاق دے دوں؟ حضرت ابو درود نے اُن سے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: باپ جنت
کا درمیانی دروازہ ہے۔ چاہے دروازے کی حفاظت کر دیا ضائع کر
دو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

بہز بن حکیم، اُن کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد کا بیان ہے کہ میرے
کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ میں عرض گزار

۴۴۰۶ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيدُ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي
الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَأَنَّ الرَّجُلَ لِيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِالدَّيْنِ
يُصِيبُهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۴۰۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَمِعَتْ فِيهَا قِرَاءَةُ
حَقْلَتُ مَنْ هَذَا قَالُوا حَارِثَةُ بْنُ الشَّحْمَانِ كَذَا إِلَهُ
الْبِرِّ كَذَا إِلَهُ الْبِرِّ وَكَانَ أَبَو النَّاسِ بِأَمِّهِ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْبِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ
الْإِيمَانِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ
بَدَلًا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)

۴۴۰۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ الرَّبُّ فِي رِضَى الْوَالِدِ
وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۴۰۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ
إِنِّي لِي أَمْرَأَةٌ وَإِنِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهُ
أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ سَخِطَتْ
فَحَافِظُ عَلَى الْبَابِ أَوْصِيَّةٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۴۱۰ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمُّكَ

ہوگا کہ پھر؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر؟ فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ۔ عرض گزار ہوا کہ پھر؟ فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ، پھر جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ (ترمذی، ابوداؤد)۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر اللہ میں ہوں، رحمن میں ہوں، رحم کو میں نے پیدا کیا اُسے اپنے نام سے مشتق کیا۔ جو اُسے جوڑے تو میں اُسے جوڑوں گا اور جو اُسے توڑے میں اُسے توڑوں گا۔ (ابوداؤد)۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اُس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ اس سے زیادہ لائق نہیں کہ اُس کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ بہت جلد دنیا میں سزا دے اور آخرت کے عذاب کو اُس کے لیے ساتھ ہی ذخیرہ کر دے اور وہ امام سے بناوٹ اور قطع رحمی ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا، احسان جنانے والا، والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا۔ (نسائی - دارمی)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نسب سے کھینچو تاکہ اپنوں سے صلہ رحمی کر سکو۔ صلہ رحمی سے غنا، مال و دولت میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں دلازی ہوتی ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے، کیا میری توبہ پرستی ہے؟

قُلْتُ تُوْمَنْ قَالَ اَمَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۴۴۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ فَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْ وَمَنْ قَطَعَ بَتَّتْ۔ (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ)

۴۴۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعٌ رَحِمٍ۔

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۴۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ آخَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدْخُلُهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبُغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۴۴۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَثَانٌ وَلَا عَاقٌ وَلَا مَدٌّ مِنْ خَمِيرٍ۔

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالتَّارِخِيُّ)

۴۴۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا مِنْ أَسَائِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنَسَاةٌ فِي الْاَثَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۴۱۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمِّ

قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَذَبَّهَا
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۴۱۷ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ
مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرٍّ
أَبَوِي شَيْءٌ أَزِيَّهُمَا بِمَعْدَمَاتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ
عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنَّا ذُعَمَدُهُمَا مِنْ جَعْدِهِمَا
وَصَلَّةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصِلُ إِلَّا إِلَيْهِمَا وَلَا كَرَامُ
صَدِيقِهِمَا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۴۱۸ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا لَا لِحَيْدَ أَنْزِلَ إِذَا قَبِلَتْ
امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَسَطَ لَهَا رِداءً فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ
فَقَالُوا هِيَ أُمُّ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ۔
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

فرمایا کیا تمہاری والدہ ہے؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا کیا تمہاری خالہ ہے؟ عرض گزار
ہوا، ہاں۔ فرمایا کہ اُس کے ساتھ نیکی کرو۔ (ترمذی)۔

حضرت انسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی آکر
عرض گزار ہوا، یہاں رسول اللہ! کیا میرے والدین کی نیکیوں میں سے کوئی
ایسی باقی ہے کہ اُن کی وفات کے بعد میں اُن کے ساتھ نیکی کر سکوں؟
فرمایا، ہاں۔ اُن کے لیے دعا کرنا، اُن کی بخشش مانگنا، اُن کے بعد اُن
کے وعدے پورا کرنا، اُن رشتوں کو جوڑنا جو اُن کی وجہ سے جڑتے
ہیں اور اُن کے دوستوں کی عزت افزائی کرنا۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جبرائیل کے مقام پر گوشت تقسیم فرماتے دیکھا
جبکہ ایک عورت آئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالکل قریب آ
گئی تو اُس کے لیے آپ نے اپنی چادر مبارک بچھا دی۔ وہ اُس پر
بیٹھ گئی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ حضور کی والدہ
ہے جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔ (ابوداؤد)۔

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں آدمی جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آ
لیا تو وہ پہاڑ کی ایک غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ٹھک کر ایک بٹا
بتھر اُس غار کے منہ پر آگیا اور اُن کا راستہ بند کر دیا۔ اُن میں سے ایک
نے دوسروں سے کہا کہ اپنے ایسے اعمال کو یاد کرو جو نیک مینتی سے خدا
کے لیے کیے ہو اور اُن کے ذریعے خدا سے دعا کرو، شاید وہ اسے
ہٹا دے۔ اُن میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! میرے والدین بہت
بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے میں بکریاں چراتا تھا جب شام کو انکے پاس آتا
اُن کا دودھ نکالتا اور بچوں سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا تھا۔ ایک دخت
نے ایک روز مجھے دیر کر دی اور میں شام کو لوٹا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔
میں نے حسب معمول دودھ دولا۔ میں دودھ لے کر اُن کے سر ہانے

۴۴۱۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا
إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَأَنْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ
مِنَ الْجَبَلِ فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
أَنْظَرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَأَدْعُوا
اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ
إِنِّي كَانَتْ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلَوْ
صَبِيَّةٌ صَغَارُكُنَّ أَدْعِي عَلَيْهِمْ فَإِنَّ رَحْمَتُكَ عَلَيْهِمْ فَجَلَبَتْ بَدَأَتْ
بِوَالِدَيْهِ أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَوَلَدَتُهُ
قَدْ نَأَى فِي الشَّجَرِ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى
أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَجَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ

أَحْلَبُ فِجْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَهُ وَسَهَمَا الْكُرَّةِ
 أَنْ أَوْقَطَهُمَا وَآكُرُهُ أَنْ أَبْدَا بِالصَّبِيَةِ قَبْلَهُمَا وَ
 الصَّبِيَةُ يَتَصَاغُونَ عِنْدَ قَدَامِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ
 دَائِي وَدَا أَبُوهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ
 أَيْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَأَقْرِجْ لَنَا فُرْجَةً
 نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَقَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ حَتَّى يَرَوْا
 السَّمَاءَ قَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمِّ
 أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا
 نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى ارْتَبَاهَا بِمَاءِ دِينَارٍ فَسَعِدْتُ حَتَّى
 جَمَعْتُ مَاءً دِينَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ
 رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحَ الْحَاكِمَ
 فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَيْ فَعَلْتُ ذَلِكَ
 ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَأَقْرِجْ لَنَا مِنْهَا فَقَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً
 وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ أَيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا
 يَفْرِقُ أُرِي فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي
 فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ
 أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا
 فَجَاءَنِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَلَا تَطْلُمَنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي
 فَقُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ إِنَّ
 اللَّهَ وَلَا تَهْزَأَنِي فَقُلْتُ أَيْ لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخَذْتُ ذَلِكَ
 الْبَقَرِ وَرَاعِيَهَا فَآخَذَهُ فَأَنْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ
 كُنْتُ تَعْلَمُ أَيْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَأَقْرِجْ
 مَا بَقِيَ فَقَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ

(مَنْفَعٌ عَلَيْكَ)

۴۲۰ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَتْ
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُو وَقَدْ جِئْتُ اسْتَنْشِيرُكَ فَقَالَ
 هَلْ لَكَ مِنْ أَمْرِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمِهَا فَوَاتَتْ
 الْجَنَّةَ عِنْدَ رَجُلَيْهَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ)

کھڑا ہو گیا۔ انھیں جگانا پسند نہ کیا اور اُن سے پہلے بچوں کو پلانا بھی مجھے
 پسند نہ آیا جبکہ بچے میرے قدموں میں چلاتے رہے میری کمر اُن کی صبح
 تک یہی حالت رہی۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے محض تیری رضا کے
 لیے کیا تو ہمیں اتنا راستہ عطا فرما کہ ہم آسمان کو دیکھ لیں۔ پس اللہ تعالیٰ
 نے اتنا راستہ کھول دیا کہ انھوں نے آسمان دیکھ لیا۔ دوسرے نے
 کہا: اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی تھی، جس سے میں محبت کرتا، اس
 سے بھی زیادہ جتنی مدد و عزتوں سے کرتے ہیں۔ میں نے اُس سے اپنی
 خواہش کا اظہار کیا تو اُس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں اُسے سو دیناروں
 میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کیے اور اُس سے ملا۔ جب میں
 اُس کی دونوں مانگوں کے درمیان بیٹھا تو اُس نے کہا: اے اللہ کے
 بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو نہ کھول۔ میں اُسے چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔
 اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ ایسا میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو ہمارا
 راستہ کھول دے۔ پس کچھ راستہ اور کھل گیا۔ تیسرے نے کہا کہ اے
 اللہ! میں نے ایک فرق چاولوں کے بدلے ایک آدمی کو مزدوری پر
 لگایا۔ کام پورا کرنے پر اُس نے کہا کہ میرا حق دو۔ میں نے اُس کا حق
 سامنے رکھا تو وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ میں برابر اُس سے نزاعت کرتا رہا
 تک کہ اُس سے گامیں اور چرواہے جمع ہو گئے۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا
 کہ اللہ سے ڈرو، مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق دو۔ میں نے کہا کہ ان کا یوں
 اور چرواہوں کی طرف جاؤ۔ اُس نے کہا کہ اللہ سے ڈرو اور مجھ سے
 مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا، یہ گامیں
 اور چرواہے لے لو۔ چنانچہ وہ انھیں لے کر چلا گیا۔ اگر تو جانتا ہے
 کہ میں نے ایسا صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو باقی راستہ بھی کھول
 دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کا راستہ کھول دیا۔

(منتفق علیہ)

حضرت معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے
 یا رسول اللہ! میرا جہاد کرنے کا ارادہ ہے اور میں آپ سے مشورہ کرنے آیا
 ہوں۔ فرمایا: کیا تمہاری والدہ ہے۔ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ فرمایا: تو اُن
 کی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ جنت اُن کے پیروں کے پاس

وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۲۱. وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي طَلَقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَقْهَا. (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ دَاوُدَ)

۴۲۲. وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدِي هَذَا قَالَهُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ. (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۲۳. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالْبَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّ لَهُمَا لَعَاقًا فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتُتِبَ اللَّهُ بَارًا.

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۲۴. وَعَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ يَابَانٌ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ يَابَانٌ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ إِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَإِنْ ظَلَمَاهُ قَالَ وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ.

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۲۵. وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ نَظَرَ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةً رَحْمَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَبَّةً مَبْرُورَةً قَالُوا وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۲۶. وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الدُّوْبِ يَعْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى

ہے۔ روایت کیا اسے احمد و نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میرے کاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا اور حضرت عمرؓ سے ناپسند کرتے تھے۔

انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو تو میں نے انکار کیا۔ پس حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اُسے طلاق دے دو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ وہی تمہاری جنت و دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بندے کے والدین فوت ہو جاتے ہیں یا ان میں سے ایک اور وہ اُن کا نافرمان لیکن ہمیشہ اُن دونوں کے لیے دعا اور استغفار کرتا رہے تو آخر کار اللہ تعالیٰ اُسے نیک لوگوں میں رکھ لیتا ہے۔ (بیہقی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح کرے کہ اللہ اور اپنے والدین کا فرمان بردار ہو تو صبح ہوتے ہی اُس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور اگر ایک ہو تو ایک دروازہ۔ اور اگر کوئی اللہ اور اپنے والدین کی نافرمانی میں صبح کرے تو صبح ہوتے ہی جہنم کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اگر ایک ہو تو ایک دروازہ۔ ایک شخص عرض گزار: اگر وہ دونوں ظلم کریں؟ فرمایا: اگرچہ وہ ظلم کریں، اگرچہ وہ ظلم کریں، اگرچہ وہ ظلم کریں۔ (بیہقی)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بیٹا ایسا نہیں جو اپنے والدین کی طرف نگاہِ رحمت سے دیکھے مگر ہر نظر کے بدلے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے حجِ مبرور لکھ دیتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ خواہ روزانہ سو دفعہ دیکھے؟ فرمایا: ہاں اللہ بہت بڑا اور بہت پاک ہے۔ (بیہقی)۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرماتا

ہے جس کو ان میں سے چاہے ماسوائے والدین کی نافرمانی کے کہ ایسا کرنے والے کو مرنے سے پہلے زندگی میں جلد ہی سزا دے دی جاتی ہے۔
(بیہقی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائیوں پر ایسا حق جیسا باپ کا اپنے بیٹوں پر حق ہے۔ ان پانچوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

مِنْهَا مَا شَاءَ الْأَعْقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ السَّمَاتِ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۲۷ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ كَبِيرِ الْأَخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

مخلوق پر شفقت اور مہربانی رکھنا

پہلی فصل

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں فرمائے گا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: کیا آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں جبکہ ہم تو بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کیا اختیار میں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے شفقت نکال دی ہے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت مانگنے آئی جس کے ساتھ اُس کی بیٹیاں تھیں۔ مجھے ایک کچھڑ کے سوا کچھ نہ ملا تو میں نے وہی اُسے دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں کو تقسیم کر کے دے دی۔ اور خود اُس میں سے نہ کھایا۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اور میں نے آپ کو بتایا تو فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے رعبے آزمایا اور وہ اُن کے ساتھ نبی کرے تو وہ اُس کے لیے جہنم سے اُڑ ہو گی۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۲۸ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّقِبِلُونِ الصَّبِيَّانَ فَمَا نُقْبِلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَامَكَ لَكَ إِنْ تَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۰ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَنِي امْرَأَةٍ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَهَمَّتْ بَابِيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْءً قَامَتْ ذَمْرَبَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَتْهُ وَتَابَعَتْ ابْنَتِي مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ شَيْءٌ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ لَنْ لَه سَنَاءٌ مِنَ النَّارِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۳۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو قیامت کے روز حاضر ہوگا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور اپنی دو انگلیوں کو ملایا۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور میرے خیال میں آپ نے فرمایا: اُس قیام کرنے والے کی طرح جو نہ تھکے اور اُس روزہ دار کی طرح جو روزہ نہ چھوڑے۔ (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا اعواہ یتیم اپنا بیواغیر، حجت میں اس طرح ہوں گے اور اپنی شہادت والی اور درمیان انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور اُن کے درمیان ٹھوڑا سا فاصلہ رکھا۔ (بخاری)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بزم مسلمانوں کو آپس میں مہربانی، محبت اور شفقت کرتے ہوئے پُرس دیکھو گے جیسے ایک جسم۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے جسم کے اعضاء بے خوابی اور بھاری کی طرف ایک سرے کو ہلاتے ہیں (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان والے ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر آنکھ کو تکلیف ہو جائے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر کو تکلیف ہو جائے تو سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا بعض دوسرے بعض حصے کو مضبوط کرتا ہے پھر انگشت مبارک آپس میں پیوست کیں۔ (متفق علیہ)

اُن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل یا حاجت مند آتا تو فرماتے: بزم سفارش کرو تا کہ تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو چاہے فیصلہ کر داتا ہے۔ (متفق علیہ)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۶۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَسِيرَيْنِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْثَرُ وَلَا لَصَائِمٍ لَا يَفْطُرُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۳۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ وَخَيْرُهُ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّابِقَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۶۳۴ وَعَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاجُمٍ وَتَوَادُّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا أَشْتَكَى عَضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ أَشْتَكَى عَيْتٌ أَشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنْ أَشْتَكَى رَأْسٌ أَشْتَكَى كُلُّهُ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۶۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۳۷ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا آتَاهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ شَفَعُوا فَلْتَوْجِدُوا وَيَقْضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کروں لیکن ظالم کی کیسے مدد کروں؟ فرمایا کہ اُسے ظلم سے روک دو، یہی تمہارا اُس کی مدد کرنا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اُس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیفوں میں سے اس کی ایک تکلیف دہ فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ پوشی فرمائے گا (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے، نہ ذلیل کرے، نہ تحقیر کرے تقویٰ یہاں ہے اور تین دفعہ اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کو بُرائی سے یہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو تحقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور اُبرو حرام ہے۔

(مسلم)

حضرت عباس بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی تین ہیں۔ ایک حاکم جو انصاف کرنے والا، نصرت کرنے والا اور نیکی کی توفیق والا ہو۔ دوسرا رحم دل آدمی جو ہر رشتہ دار اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہو۔ تیسرا پاک دامن جو عیال دار ہو کر سوال کرنے سے بچے۔ چہنی پانچ ہیں۔ ایک وہ کمزور اُسے جن کا کوئی مقصد حیات نہیں۔ تمہارے درمیان رہیں تو تابع ہو کر رہیں۔ نہ بیوی بچہ کی تنہا اور نہ مال کی۔ دوسرا وہ خائف کہ کوئی طرح اُس سے پوشیدہ نہ ہو۔ معمولی چیزوں میں بھی خیانت کرتا ہے۔ تیسرا وہ آدمی جو ہر صبح و شام کو تمہیں تمہارا بال بچہ اور مال میں دھوکہ دے نیز نجل، جھوٹ اور بدخلقی بخش کرے گا ذکر بھی کیا۔

(مسلم)

۴۴۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرْهُ مَظْلُومًا كَيْفَ أَنْصُرْهُ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُ مِنَ الظَّالِمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ أَيَاكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۳۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۴۴۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخُو الْمُسْلِمِ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى ههنا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَارٍ يَحْسِبُ امْرِئٌ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعَرَضُهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۴۴۱ وَعَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوقِفٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَىٍّ وَمُسْلِمٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَقِّفٌ ذُو عِيَالٍ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زُبْرَكَ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَلَا ذَقْلٌ وَلَا خَانٌ وَرَجُلٌ لَا يَصْبِيحُ وَلَا يَمَسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكَذِبَ وَالشُّنْظِيرُ الْفَخَّاشُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، مومن نہیں ہوتا، خدا کی قسم مومن نہیں ہوتا، خدا کی قسم مومن نہیں ہوتا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! کون؟ فرمایا کہ جس کی مثالوں سے اُس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی مثالوں سے اُس کا ہمسایہ بے خوف نہیں ہوتا۔ (مسلم)۔

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ جبریل مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب وہ اُسے وارث بنا دیں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دوئم کو گشتی نہ کریں جب تک کہ اور لوگوں میں مل جائیں کیونکہ یہ بات اُس کے لیے افسوسناک ہوگی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت تميم دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: دین خیر خواہی ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کس کے لیے؟ فرمایا کہ اللہ کے لیے، اُس کی کتاب کے لیے، اُس کے رسول کے لیے اور ائمہ مسلمین و عوام کے لیے۔ (مسلم)۔

حضرت جبریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز پڑھتے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بہت کی۔

(متفق علیہ)

۴۶۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدًا حَتَّى يُحِبَّ لِاخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۶۲۵ وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا تَتَجَاوَزْ أَشْرَ دُونَ الْأَخِيرِ حَتَّى تَخْتَلَطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَحْزَنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۶۲۷ وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۶۲۸ وَعَنْ جَبْرِيلَ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنَّصَحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو سچے اور تصدیق کیے گئے تھے کہ رحمت نہیں نکالی جاتی مگر بد بخت آدمی سے۔

(احمد، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحم بھی رحم فرماتا ہے لہذا تم زمین والوں پر رحم کرو کہ آسمان والا تم پر رحم فرمائے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بروہ تم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیک باتوں کا حکم نہ دے اور بُری باتوں سے نہ روکے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نوجوان کسی بوڑھے کی اُس کی عمر کے باعث عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایسا شخص مقرر فرما دیتا ہے جو بڑھاپے میں اُس کی عزت کرے۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تعظیم و توقیر کا حصہ ہے کہ بوڑھے مسلمان اور قرآن جاننے والے کی عزت کی جائے جبکہ وہ اُس میں زیادتی نہ کرے اور نہ اُس سے دُور رہے نیز انصاف کرنے والے حکمران کی۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس گھر میں یتیم ہو اور اُس کے ساتھ نیکی کی جاتی ہو اور مسلمانوں کا بُرا گھر وہ ہے جس گھر میں یتیم ہو اور اُس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔

(ابن ماجہ)

۴۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمُصَدِّقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا مَنَّ اللَّهُ بِكَ يَرْحَمْ صَغِيرًا نَادِمًا يُوقِدُ كَبِيرًا وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۵۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَأْنٌ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَبِلَ اللَّهُ لَهُ عَمْدًا سِتِّمْ مَنْ يُكْرِمُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۵۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَجْلالِ اللَّهِ أَكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْعَالِي فِيهِ وَلَا الْحَافِي عَنْهُ وَلَا كَرَامَ السُّلْطَانِ الْمَقْسُوطِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ)

۴۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو اللہ تعالیٰ ہر اُس بنا، کے بدلے جس پر اُس کا ہاتھ پھیرنے کی نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جو کسی یتیم کو لٹکا کر لے کرے اسے جنت میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیاں ملائیں۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے کھانے اور پینے میں یتیم کو شامل کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت واجب فرما دیتا ہے مگر جبکہ ایسا گناہ کرے جو بخشنا نہ جائے اور جو تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے اُنھیں ادب سکھائے اور اُن پر شفقت رکھے یہاں تک کہ اُنھیں ضرورت نہ رہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت واجب فرما دیتا ہے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ فرمایا، اگر چہ دو ہوں۔ یہاں تک کہ لوگ عرض گزار ہوئے: اگر ایک ہو؟ فرمایا اگرچہ ایک ہو۔ اللہ تعالیٰ جس کی دُور پیاری چیز میں چھین لے اُس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! دو پیاری چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو آنکھیں (شرح السنہ)۔

حضرت جابر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: ماہ آدمی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور نا صحیح نامی راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

ابوب بن موسیٰ اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ترمذی نے کہا کہ میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور کالے رخساروں والی عورت قیامت میں ایسے ہوں گے اور یزید بن زُریر نے درمیانی

۴۵۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَسْحَهُ إِلَّا اللَّهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمْرٌ عَلَيْهِمَا يَدَا حَسَنَاتٍ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمَةٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرْنِ بَيْنِ اصْبَعَيْهِ - (رواه أحمد الترمذی وقال هذا حديث غریب)

۴۵۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدَّى يَتِيمًا إِلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مَخْلُصَاتٍ مِنَ الْخَوَاتِ فَادَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتَّى يُغْنِيَهُنَّ اللَّهُ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ أَوِ اثْنَتَيْنِ حَتَّى لَوْ قَالُوا أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ بِكَرِيمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا كَرِيمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ - (رواه في شرح السنہ)

۴۵۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُؤَدَّبَ الرَّجُلُ وَلَكِنَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ - (رواه الترمذی وقال هذا حديث غریب وناصح الراوی لیسر عند اصحاب الحديث بالقوی)

۴۵۸ وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلُ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ - (رواه الترمذی والبیہقی فی شعب الإيمان وقال الترمذی هذا عندی حدیث مرسل)

۴۵۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ بِالشَّجْعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفَعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَوْمَاءُ

اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا یعنی وہ جاہ و جمال والی عورت جس کا خاؤ فوت ہو گیا اور اُس نے اپنے نفس کو یتیم بچوں کی وجہ سے روکے رکھا یہاں تک کہ وہ جاہ ہو گئے یا مر گئے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی بیٹی ہو اور وہ اُسے زندہ دگر نہ کرے، نہ اُسے ذلیل کرے اور نہ اپنے بیٹے کو اُس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی مدد کرنے پر قادر ہے لہذا مدد کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کی مدد فرمائے گا اگر وہ اُس کی مدد پر قادر ہوتے ہوئے اُس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُس کا مواخذہ کرے گا۔ (شرح السنہ)۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پس غیبت اپنے بھائی کا گوشت کھائے جانے سے مدافعت کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اُسے جہنم سے آزاد کر دے۔ اسے تہیقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ قیامت کے روز اُس سے جہنم کی آگ کو دھڑ رکھے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور ایمان والوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔

(۴۷:۳۰ - شرح السنہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان آدمی کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرنا چھوڑ دے جہاں اُس کی حرمت پامال کی جا رہی ہو اور اُس کی آبروریزی ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسی جگہ پر ذلیل کرے گا جہاں اُسے تابید و بزدلی

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةِ امْرَأَةً مَاتَ مِنْ رُوحِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَا هَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۷۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ابْنَتَانِ فَلَمْ يَأْذِهَا وَلَمْ يَهْنَأْ وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُورَ ادْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۷۱ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَيْبَ عِنْدَهُ أُخُوهُ الْمُسْلِمَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ فَصَرَّهُ نَصْرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى نَصْرِهِ أَدْرَكَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۴۷۲ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ أَخِيهِ بِالْمَغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتَقَ مِنَ النَّارِ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۷۳ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُرَدُّ عَنْ عَرْضٍ أَخِيهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَدَّ عَنْهُ نَارُ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۴۷۴ وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حَرَمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عَرْضِهِ إِلَّا خَذَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ

کی ضرورت ہوگی اور جو مسلمان آدمی کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر بدو کرے جہاں اُس کی آبروریزی کی جارہی ہو اور اُس کی حرمت کو پامال کیا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی ایسی جگہ پر بدو فرمائے گا جہاں وہ تاثیر ایزدی کی ضرورت محسوس کرے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کا پوشیدہ عیب دیکھ کر چھپایا یہ ایسا ہے گویا اُس نے زندہ درگور لڑکی کو زندہ کیا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہے۔ اگر اُس میں کوئی بُرائی دیکھے تو اُسے دُور کر دے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور ضعیف کہا۔ اس کی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے۔ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے اور ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے جو ہلاکت کو اُس سے دفع کرنا اور پس پشت اُس کی حفاظت کرنا ہے۔ حضرت مہاذب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کو منافق سے بچائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو قیامت کے روز اُسے جہنم کی آگ سے بچائے گا اور جو کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ اپنے کسے سے نکلے۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھے دوست وہ ہیں جو اپنے دوستوں کے لیے اچھے ہیں اور اچھے ہمسائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسایوں کے لیے اچھے ہیں۔ اسے ترمذی اور دارمی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے کیسے علم ہو کہ میں نے بھلائی کی ہے یا بُرائی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ہمسائے کو کہتے ہو گئے سنو کہ

نَصَرْتَهُ وَمَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يَنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرْضِهِ وَيُنْتَهَكَ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ۔ (رواہ ابوداؤد)

۲۷۴۵ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَى مَوْتًا۔

(رواہ احمد والترمذی وصححه)

۲۷۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَدُكُمْ مَرَّ أَوْ أَخْبَرَ فَإِنْ رَأَى بِمَا آذَى فَلْيُصْطِمْ عَنْهُ۔ (رواہ الترمذی وصححه) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ دَلِيلِي دَاوُدَ الْمُؤْمِنِ مَرَّاةً الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنِ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكْفُ عَنْهُ ضَيْعَتُهُ وَيَحْوَطُ مِنْ ذَرَائِعِهِ

۲۷۴۷ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَتَّى مُؤْمِنًا مِنْ مَنَافِقٍ بَعَثَ اللَّهُ مُلَكًا يَجْعَلُ لِحِمَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ تَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنًا حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جَبْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

(رواہ ابوداؤد)

۲۷۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِمْ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ۔ (رواہ الترمذی والداری قوال الترمذی)

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۷۴۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَوْلَادًا أَسَاءْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ قَدْ أَحْسَنْتَ

فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ أَسَأْتُ
فَقَدْ أَسَأْتُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۴۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

تم نے بھلائی کی تو واقعی تم نے بھلائی کی اور جب اپنے ہمسائے کو کہتے ہوئے
سنو کہ تم نے بُرا سلوک کیا تو واقعی تم نے بُرا سلوک کیا۔ (ابن ماجہ)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے اُن کے مرتبہ کے مطابق سلوک
کرو۔ (ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت عبد الرحمن بن قزاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز وضو فرما رہے تھے تو آپ کے اصحاب
وضو کے پانی کو ملنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا
کہ تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کے رسول سے
محبت رکھتے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ
اچھی لگتی ہے کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کرے یا اللہ اور
اُس کا رسول اُس سے محبت کریں تو جب بات کرے تو سچ بولے، جب
اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرے اور جب کسی کا ہمسایہ بنے
تو حُسن سلوک کرے۔ (بیہقی)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمانے ہوئے سنا: مومن وہ نہیں جو اپنا پیٹ
بھر لے اور اُس کا ہمسایہ اُس کے پہلو میں بھوکا ہو۔ ان دونوں حدیثوں
کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! فلاں عورت کا بہت نمازیں پڑھنے، روزے
رکھنے اور خیرات کرنے کا چرچا ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسائے
کو تکلیف دیتی ہے۔ فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ عرض گزار ہوا کہ فلاں عورت کم رکھ
رکھنے کم صدقہ دینے اور کم نمازیں پڑھنے میں مشغور ہے وہ غیر کے ٹکڑے
ہی خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔
فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان
میں۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرے

۴۴۶۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمًا يَوْمًا فَبَعَلَ أَصْحَابَهُ يَتَمَسَّحُونَ
بِوَضُوئِهِمْ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
يَحْبِبُّكُمْ عَلَى هَذَا قَالُوا حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيثًا
إِذَا حَدَّثَ وَلْيَبْرُكْ أَمَانَتًا إِذَا أَمِنَ وَلْيُحْسِنْ جَوَارَ
مَنْ جَاوَرَهُ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۴۶۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي
يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَارِعٌ إِلَى جَنَّتِهِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۴۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَلَانَةٌ تَذْكُرُ مِنْ كَثَرَةِ صَلَواتِهَا وَصِيَامِهَا
وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُوْذِي جَارَ نَهْأَ بِلِسَانِهَا
قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ فَلَانَةً تَذْكُرُ
قَلَّةَ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَواتِهَا وَاتَّهَتْ نَصَدَقَتْ
بِأَلَا تَوَارِ مِنَ الْإِقْطِ وَلَا تُوْذِي بِلِسَانِهَا جَارَ نَهْأَ
قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۴۶۴ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جہاں چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں بُرے اور بھلے آدمی بتاؤں؟
راوی کا بیان ہے کہ لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ ایک
شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، ہمیں اچھے اور بُرے لوگ
بتائیے۔ فرمایا تم میں اچھے وہ ہیں جن سے بھلائی کی امید ہو اور بُرائی کا خطرہ
نہ ہو اور تم میں بُرے یہ ہیں جن سے بھلائی کی امید نہ ہو اور بُرائی کا خطرہ
رہتا ہو۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ترمذی
نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو بھی اسی طرح تقسیم کیا ہے جیسے
تمہارے درمیان روزی تقسیم فرمائی ہے اللہ تعالیٰ دنیا دینا ہے جس سے محبت کرے اور
جس سے محبت نہ کرے لیکن دین اُسی کو دیتا ہے جس سے محبت کرے جس کو اللہ تعالیٰ
نے دین دیا اسے پسند فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بندہ
مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کا دل اور اُس کی زبان مسلمان ہو جائے اور ایمان والا
نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کی شراذل سے اُس کا ہمسایہ بے خوف ہو (احمد، بیہقی)۔
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن الفت کرنے والا ہے اور اُس میں کوئی
بھلائی نہیں جو الفت نہ کرے اور اُس سے الفت نہ کی جائے۔ روایت
کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے مُنتہی کی حاجت پوری کی اور ارادہ یہ ہو کہ اس
سے وہ خوش ہو جائے تو اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے
اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمایا (بیہقی)
اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے کسی مظلوم کی فریاد رسی کی تو اللہ تعالیٰ اُس کے لیے تہتر مغفرتیں
لکھ دیتا ہے جس میں سے ایک اُس کے تمام کاموں کا درست رہنا ہے
اور باقی بہتر قیامت کے روز اُس کے لیے درجات ہوں گے۔

(بیہقی)

اُن سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا

وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ
مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَٰلِكَ ثَلَاثٌ مَّرَاتٍ فَقَالَ
رَجُلٌ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ
خَيْرُكُمْ مَنْ يَرْجُو خَيْرًا وَيُؤْمِنُ شَرًّا وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا
يَرْجُو خَيْرًا وَلَا يُؤْمِنُ شَرًّا۔ (رواہ الترمذی و
البیہقی فی شعب الایمان و قَالَ الترمذی ہذا
حدیث حسن صحیح)

۴۴۵۵ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ
كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ
يُحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَمَنْ
أَعْطَاهُ اللَّهُ الدِّينَ فَقَدْ أَحَبَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا
يُسَلِّمُ عَبْدًا حَتَّى يُسَلِّمَ قَلْبَهُ وَلِسَانَهُ وَلَا يُؤْمِنُ حَتَّى يَأْمَنَ
جَارُهُ وَبَارِعُهُ۔ (رواہ احمد و البیہقی)

۴۴۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَا لَفَّ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ
وَلَا يُؤْلَفُ۔

(رواہ احمد و البیہقی فی شعب الایمان)

۴۴۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَى لِأَحَدٍ مِنْ أُمَّتِي حَاجَةً يَرِيدُ أَنْ
يَسَّرَ لَهَا فَقَدْ سَرَّيَ وَمَنْ سَرَّيَ فَقَدْ سَرَّ اللَّهُ وَمَنْ سَرَّ
اللَّهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ البیہقی)

۴۴۵۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَغَاتَ مَلْهُوًّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ
مَغْفِرَةً وَاحِدَةً فِيهَا صَلَاحُ أَمْرِهِ كُلِّهِ وَثَنَاتُ
وَسَبْعُونَ لَهُ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

(رواہ البیہقی)

۴۴۵۹ وَعَنْهُ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَاحْبَبْ لَخَلْقِ

إِلَى اللَّهِ مِنْ أَحْسَنِ إِلَى عِيَالِهِ - (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَعَادِيثَ
الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۷۸۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ جَارَانِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۷۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا شَكِيَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْرَةَ قَلْبِهِ قَالَ امْسَحْ رَأْسَ
الْيَتِيمِ وَأَطْعِمِ الْيَتِيمَ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۷۸۲ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ
أَبْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

گھرانہ ہے۔ پس مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ سب سے پیارا ہے جو اس کے گھرانے سے
اچھا سلوک کرے۔ ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: قیامت میں سب سے پہلے جھگڑا پیش کرنے والے دو ہمسائے
ہوں گے۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی قسارت قلب کی شکایت کی۔ فرمایا کہ یتیم کے سر پر
ہاتھ پھیرنا اور یتیم کو کھانا کھلاؤ۔

(احمد)

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برکیا میں تمہیں بہترین صدقہ نہ بتاؤں؟ تمہاری وہ بیٹی جو
تمہاری طرف لوٹا دی گئی ہو اور تمہارے سوا اس کے لیے کوئی گمانے والا نہ ہو۔
(ابن ماجہ)

بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ وَمِنَ اللَّهِ

اللہ سے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے محبت کرنا
پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ارواح کے جھنڈ کے جھنڈ تھے جن کا وہاں تعارف ہوا
اُن میں الفت ہو گئی اور جو وہاں انجان رہیں اُن میں جدائی رہی۔ روایت کیا
اسے بخاری نے اور مسلم نے اسے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلا
کر فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اُس سے محبت کرو پس جبریل
اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں ندا دی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اُس سے محبت کرو پس آسمان
والے اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اُس کی قبولیت رکھ دی جاتی ہے

۴۷۸۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَدَّةٌ فَمَا تَعَارَفَ
مِنْهَا اشْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَتْ مِنْهَا اخْتَلَفَ - (رَوَاهُ الْبَغَاوِيُّ
وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ)

۴۷۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَدْعَا جِبْرِيلَ
فَقَالَ إِنِّي أَحَبُّ فُلَانًا فَأَحْبَبَهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ
ثُمَّ يَأْتِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا
فَأَحْبَبُهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي
الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا أَدْعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغَضُ

فَلَا تَأْبِغْزُهُ قَالِ فَيُبْغِضُ جَبْرِئِيلُ ثُمَّ يَأْدِي فِي
 أَهْلِ السَّمَاوَاتِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَابْغِضُوهُ قَالَ
 فَيُبْغِضُونَ ثُمَّ يُرْضِعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ -

(رواه مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَيْنَ الْمُتَعَبُونَ
يَجْلِي الْيَوْمَ أَظْلُهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

٧٤٨٦ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
رَجُلًا زَارَ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْسَلَهُ اللَّهُ لَهُ عَلَى
مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ أَخًا لِي
فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ
تَرُدُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ إِنِّي أَحْبَبْتُ فِي اللَّهِ قَاتِلِي
رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْبَبَكَ كَمَا أَحْبَبْتَ
فِيهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(رواه مسلم)

٢٤٨٤ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٢٤٨٨ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَبِكَ وَمَا أَعَدَدْتُ لَهَا قَالَ مَا
أَعَدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ
مَعَ مَنْ أَحَبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ كَمَا رَأَيْتَ الْمُسْلِمِينَ
فَرِحُوا بِنَبِيِّهِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٤٨٩ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ
الْبُسْكِ وَنَافِخِ الْكَيْفِ فَحَامِلُ الْبُسْكِ إِمَّا أَنْ

اوجب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہونا ہے تو جبریل کو بُرا کر فرماتا ہے کہ میں نکال سکتا ہوں
 ہوئی لہذا تم بھی اُس سے ناراض ہو جاؤ پس جبریل اُس سے ناراض ہو جاتے ہیں پھر کائنات کی
 میں مٹا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نکال سے ناراض ہے لہذا تم بھی اُس سے ناراض ہو جاؤ پس وہ اُس سے
 ناراض ہو جاتے ہیں اور زمین میں بھی اُس کے لیے نبض و عدوت رکھ دی جاتی ہے (مسلم)۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا کہ میرے جلال کے باعث محبت کرنے والے کہاں ہیں کہ میں انھیں اپنے کرم کا سایہ دوں جبکہ آج میرے سایہ کرم کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔ (مسلم)۔

اُس سے یہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
ایک آدمی اپنے بھائی کو دیکھنے دوسرے گاؤں میں جانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے
اُس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھادیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ جواب دیا کہ اس
گاؤں میں اپنے بھائی کے پاس کہہ کیا تمہارا اُس پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ لینے
چلے ہو؟ کہا نہیں بلکہ میں تو اُس سے عدا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ کہا تو مجھے اللہ
تعالیٰ نے نہاری طرف بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے جیسے تم
اُس سے محبت رکھتے ہو۔ (مسلم)

اُس سے محبت رکھتے ہو۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! آپ اُس
شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو ایک قوم سے محبت رکھتا لیکن اُن
بنک پہنچ نہیں سکتا؟ فرمایا کہ آدمی اُس کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھے۔
(متفق علیہ)

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ
یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا تم پر افسوس! تم نے اُس کے لیے کیا
تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے تیار ہی تو نہیں کی لیکن اللہ اُرد اُسی کے
رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے
ہو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو اتنا کسی بات
پر خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ (متفق علیہ)

پرخوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اور بُرے صحابہ کی مثال مشک اٹھانے والے اور مٹی دھونکنے والی جیسی ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا نہیں دے گا، یا تم اس سے

خریدو گئے یا نہیں اُس کی عمدہ خوشبو آئے گی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تنہا رہے کپڑے
جلائے گا یا نہیں اُس کی ناگوار بدبو آئے گی۔
(متفق علیہ)

يُحْدِنُكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ
رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِعَةً لَكَ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا
أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت سہاذ بن جبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری
محبت اُن کے لیے واجب ہوگئی جو میرے لیے محبت کرتے ہیں میرے لیے ہل
سیٹھتے ہیں، میرے لیے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میرے لیے مال خرچ
کرتے ہیں (مالک) اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے
حلال کے باعث جو آپس میں محبت کرتے ہیں اُن کے لیے نور کے منبر ہوں
گئے اور اُن پر انبیاء و شہداء بھی غبطہ کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو انبیاء و شہداء
تو نہیں لیکن قیامت کے روز بارگاہِ خداوندی میں اُن کے مقام کو دیکھ کر انبیاء
و شہداء بھی اُن پر غبطہ کریں گے۔ لوگ عرض گزار سمجھے یا رسول اللہ! ہمیں
بتائیے کہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو رحم کے رشتوں اور مالی لین
دین کے علاوہ محض رضا کے الہی کے لیے آپس میں محبت رکھیں گے، خدا
کی قسم، اُن کے چہرے نورانی ہوں گے اور اُن کے اوپر نور ہوگا۔ وہ نہیں
ڈریں گے جب لوگوں کو خوف ہوگا۔ وہ غم نہیں کھائیں گے جبکہ لوگ غمگین ہوں
گے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی: مَنْ مَوَّاهُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنٍ فَهُوَ فِيهَا
سَاجِدٌ وَرُفُوعُهُ كَوْنِي غَمٍّ كَانَتْ هِيَ۔ (۴۲:۱۰) روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور
شرح السنہ میں ابومالک سے مصابیح کے لفظوں میں ہے کچھ اضافے کے ساتھ
جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے فرمایا: اے ابوذر! ایمان کا کوئی
حصہ زیادہ مضبوط ہے ہر مومن گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جاننے
ہیں۔ فرمایا کہ اللہ کے لیے تعلقات رکھنا یعنی اللہ کے لیے محبت کرنا اور

۴۶۰ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجِبَتْ
مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِي دَأْمَتِ الْجَالِسِينَ فِيهِ وَ
الْمُتَزَاوِرِينَ فِيهِ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيهِ رَوَاهُ
مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
الْمُتَحَابُّونَ فِي حَبْلٍ لِي لَهُمْ مَنَادِرٌ مِنْ نُورٍ يَغِطُّهُمْ
النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ۔

۴۶۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ لَا نَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ
وَلَا شُهَدَاءَ يَغِطُّهُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
بِمَكَارِنِهِمْ مِنَ اللَّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تُخْبِرُنَا
مَنْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللَّهِ عَلَى عَيْرِ
أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللَّهِ إِنَّ
وُجُوهُهُمْ لَنُورٌ وَلَا تَهْمُ لَعَلِّي نُورٌ لَا يَخْفُونَ إِذَا
خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزَنَ النَّاسُ وَ
قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ الْإِنِّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ
فِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَلْقُظُ الْمَصَابِيحَ مِمَّ
رَوَاتُهَا وَكَذَا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۶۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِي ذَرِيًّا أَبَا ذَرٍّ أَيْ عَرَى
الْإِيمَانِ أَوْ ثِقٌ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ لِمَوْلَاهُ
فِي اللَّهِ وَالْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبَعْضُ فِي اللَّهِ رَوَاهُ

الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۴۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى طَبْتُ وَطَابَ مَمَشَاكَ وَتَبَوَّاتٍ مِنَ الْجَنَّةِ مِثْلًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۴۹۴ وَعَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيَخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۴۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا نَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمْتُ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ لَبَّيْكَ فَأَعْلَمْتُ فَقَامَ إِلَيْهِ فَأَعْلَمْتُ فَقَالَ أَحَبُّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا أَحْسَبْتَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) وَفِي رَوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ -

۴۴۹۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۴۴۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالتَّبَهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَالَ السَّوَدِيُّ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ)

۴۴۹۸ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ كَيْسِيَّةٌ مَدَاوِنُ رُكْنًا - رَوَايَتُ كَيْسِيَّةٍ نَسَبُ الْإِيمَانِ فِي -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رجب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا یا اس سے ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بر تو اچھا، تیرا چلنا اچھا اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت مفقود بن سعد مجرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رجب کوئی شخص اپنے بھائی سے محبت رکھے تو اسے بنادے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس والوں میں سے ایک نے کہا کہ میں اللہ کے لیے اس سے محبت کرتا ہوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اسے بتا دیا ہے؟ عرض گزار ہوا نہیں۔ فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور اسے بتا دو۔ پس وہ کھڑا ہوا اور اسے جانتا ہوا۔ اس نے کہا کہ جس کی وجہ سے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ ذات آپ سے محبت کرے۔ پھر جب واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ اس نے بتا دیا جو کہنا تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو جس سے محبت کرتے ہو اور تمہارے لیے وہ ثواب ہے جس کے تم طالب ہو۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے اور اس کے لیے وہی جو کیا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوستی نہ رکھو مگر ایمان والے سے اور نہ کھانا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے جگری دوست کے دین پر ہے۔ پس آدمی کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنا جگری یا کس کو بنا رہا ہے۔ روایت کیا اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔ اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور نووی نے کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

حضرت یزید بن نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ مَعْنَى
اسْمِهِ وَاسْمَ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَإِنَّهُ أَوْصَلَ لِلْمَوَدَّةِ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک آدمی دوسرے سے بھائی چارہ قائم
کرے تو اس کا نام، اس کی ولایت اور اس کا خاندان پوچھ لینا چاہیے کیونکہ یہ
محبت کو جوڑنے والی بات ہے۔ (ترمذی)۔

تیسری فصل

۴۷۹۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّذَرُونَنَا أَيْ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى
اللَّهِ تَعَالَى قَالَ قَائِلُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَقَالَ قَائِلُ
الْجِهَادِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحَبَّ
الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبَعْضُ فِي
اللَّهِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلُ الْآخِي) -
۴۸۰۰ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ عَبْدٌ عَبْدًا اللَّهُ إِذَا أَكْرَمَ
رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو
سب سے زیادہ کونسا عمل پیارا ہے؟ کسی نے کہا کہ نماز اور زکوٰۃ۔ کسی نے کہا
کہ جہاد۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند
یہ عمل ہے کہ اللہ کے لیے محبت کی جائے اور اللہ کے لیے عداوت رکھی جائے۔
روایت کیا اسے احمد نے اور آخری جملے کو ابو داؤد نے روایت کیا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ محض اللہ کے لیے کسی بندے سے محبت
رکھے تو اس نے اللہ رب العزت کی تعظیم کی۔ (احمد)

حضرت اسامہ بنت بزرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں
بہترین آدمی کون ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کہیں نہیں۔ فرمایا تم میں
بہتر آدمی وہ ہیں کہ جب انھیں دیکھیں تو اللہ یاد آجائے۔ (ابن ماجہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو آدمی اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں تو خواہ
ان میں سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو مگر اللہ تعالیٰ انھیں قیامت
کے روز ملائے گا اور فرمائے گا کہ یہی وہ شخص ہے جس سے تم میری وجہ سے محبت کرتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس دین کی اصل نہ بتاؤں گا جس
کے باعث تم دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر لو؟ ذکر الہی کرنے والوں کی مجلسوں کو
اپنے اور لازم کر لو اور جب تم تنہائی میں ہو تو حسب استطاعت اپنی زبان کو ذکر الہی
کے ساتھ حرکت دیتے رہو نیز اللہ کے لیے دوستی کرو اور اللہ کے لیے عداوت
رکھو۔ اے ابوہریرہ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب آدمی اپنے گھر سے اپنے بھائی کو
ملنے کے لیے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے ہو جاتے ہیں اور سارے

۴۸۰۱ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَنْتُمْ كُمْ بِخِيَارِكُمْ
قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا رَأَوْا
مُحَمَّدًا اللَّهُ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۸۰۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَاتِ عَبْدٌ تَعَابًا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَاحِدًا فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرًا فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ يَقُولُ هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُحِبُّ فِيَّ -

۴۸۰۳ وَعَنْ أَبِي زُرَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى مَلَاكٍ هَذَا الْأَمْرَ الَّذِي
تُصِيبُ بِهِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ أَهْلِ
الذِّكْرِ وَإِذَا اخْلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ
اللَّهِ وَاحِبٍ فِي اللَّهِ وَابْغِضْ فِي اللَّهِ يَا أَبَا زُرَيْبٍ هَلْ
شَعَرْتَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَخْرَجَ مِنْ بَيْتِهِ زَائِدًا أَخَاهُ
شَيْعَةً سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ كُلُّهُمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ

اُس کے لیے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس نے تیری خاطر اُس سے رشتہ جوڑا ہے تو اس کے ساتھ جوڑ۔ اگر تم اپنے جسم سے کام لے سکتے ہو تو ایسا ہی کرو۔ (بیہقی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رہ جنت میں یا قوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرد کے بالا خانے ہیں اور اُن کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ روشن سناروں کی طرح چمکتے ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن میں کون رہیں گے؟ فرمایا کہ اللہ کے لیے محبت کرنے والے، اللہ کے لیے مل بیٹھنے والے اور اللہ کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے، ان نینوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

وَيَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا وَصَلَ فِيكَ فَصَلِّهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَعْمَلَ جَسَدَكَ فِي ذَلِكَ فَافْعَلْ - (رواہ البیہقی)

۴۸۰۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعَمَدًا مِّنْ يَّاقُوتٍ عَلَيْهَا عَرْقٌ مِّنْ زَبَرَجَدٍ لِّهَا أَبْوَابٌ مُّفْتَحَةٌ يُصْبِي كَمَا يُصْبِي الْكُوكَبُ النَّارِيُّ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ يَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَعَابِدُونَ فِي اللَّهِ وَالْمُتَجَالِسُونَ فِي اللَّهِ وَالْمُتَلَذِّثُونَ فِي اللَّهِ - (روى البيهقي في شعب الإيمان)

بَابُ مَا يَنْهَى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

تعلق قطع کرنے اور عیب ڈھونڈنے کی ممانعت کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابو یوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو منوانے میں دن سے زیادہ چھوڑے رہے کہ نہ ادھر کو منہ پھیرے اور نہ ادھر کو اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو، باتیں چھپ کر نہ سنو، نیزی نہ جفاؤ، حسد نہ کرو، عداوت نہ رکھو اور پیچھے پیچھے برائی نہ کرو اور اللہ کے بندوں آپس میں بھائی بن جاؤ ایک روایت میں ہے کہ فساد برپا نہ کرو۔ (متفق علیہ)

۴۸۰۵ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ - (متفق علیہ)

۴۸۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُفَّ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَعَاَسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ أَخَوَانًا وَفِي رَوَايَةٍ وَلَا تَنَافَسُوا (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جنت کے دروازے پر اور جمعرات کے روز کھولے جاتے ہیں۔ پس ہر ایک
آدمی کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ماسوائے اُس
شخص کے جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو
صلح کرنے تک رہنے دو۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو دفعہ پیش کیے جاتے ہیں، یعنی پر اور جمعرات
کے روز۔ پس ہر مومن بندے کو بخش دیا جاتا ہے ماسوائے اُس آدمی کے
جس کا اپنے بھائی کے ساتھ کینہ ہو۔ پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ
دو یہاں تک کہ مل جائیں۔

(مسلم)

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں
صلح کرانے والا کذاب نہیں ہے جبکہ وہ نیک بات کہے اور نیک نیت ہو۔
(متفق علیہ) اور مسلم نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس کی ذرا بھی اجازت دی ہو، جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر میں
مواقع پر لڑائی میں۔ لوگوں میں صلح کراتے ہوئے نیز مرد کا اپنی بیوی سے
اور بیوی کا اپنے خاوند سے گفتگو کرنا اور اَنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ
والی حدیث جابر بن عبد اللہ باب الوسوسہ میں مذکور ہو چکی۔

دوسری فصل

حضرت اسامہ بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ جائز نہیں مگر میں مواقع پر آدمی
کا اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لیے، لڑائی میں غلط بیانی کرنا اور لوگوں میں
صلح کراتے ہوئے غلط بیانی کرنا۔

(احمد، ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ تین دن

۴۸۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ
فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى
يَصْطَلِحَا۔ (رواه مسلم)

۴۸۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ يَوْمِ أَعْمَالِ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمِ
الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ
إِلَّا عَبْدًا أَبْيَنَ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ
حَتَّى يَفْتِلَا۔

(رواه مسلم)

۴۸۰۹ وَعَنْ أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ عَقْبَةَ ابْنِ أَبِي مَعِيْطٍ
قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ
خَيْرًا وَيَنْجِي خَيْرًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ
وَلَمَّا سَمِعَهُ تَغْنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَحِلُ
فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبًا إِلَّا فِي ثَلَاثٍ فِي الْحَرْبِ
وَالْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثِ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ وَ
حَدِيثِ الْمَرْءَةِ رَوْحَهَا وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرِ ابْنِ
الشَّيْطَانِ قَدْ آيَسَ فِي بَابِ الْوَسْوَسَةِ۔

۴۸۱۰ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ
كَذِبُ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ لِيَرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ
وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ۔

(رواه أحمد والترمذي)

۴۸۱۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ

سے زیادہ دوسرے مسلمان کو چھوڑے رہے۔ جب اُسے ملے تو نین دفعہ تک سلام کرے۔ اگر وہ ہر دفعہ جواب نہ دے تو گناہ لے کر لوٹا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے۔ جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مر گیا تو جہنم میں داخل ہوا۔ (احمد، ابوداؤد)

حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے رکھا تو یہ اُس کا خون بہانے کی طرح ہے۔

(احمد، ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مؤمن کے لیے جائز نہیں ہے کہ دوسرے مؤمن کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رہے۔ اگر تین دن گزر جائیں اور اُس سے ملاقات ہو تو سلام کرے۔ اگر وہ جواب دے تو ثواب میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہ دے تو وہ گناہ لے کر لوٹا اور یہ مسلمان چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو درجے میں روزے، صدقہ اور ناز سے بھی افضل ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ دو آدمیوں کے درمیان صلح کروادینا اور دو شخصوں کے درمیان فساد ڈالنا مونڈنے والی حرکت ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی امتوں کی بیماریوں سے حسد اور بغض کی بیماری تم میں بھی سراپت کر گئی ہے حالانکہ یہ مونڈنے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سر مونڈنے والی بلکہ دین کو مونڈنے والی۔

(احمد، ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد کی بیماریوں کو ایسے کھاتے

تِلْكَ فَإِذَا الْقِيَةُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِرَأْسِهِمْ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۸۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۸۱۳ وَعَنْ أَبِي خُرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكَ دَمِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۸۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ أَشْتَرَكَا فِي الْخَيْرِ وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۸۱۵ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلَاةِ قَالَ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَفْضَلُ ذَلِكَ الْبَيْنُ وَقَدْ ذَاتُ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۴۸۱۶ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأَمْرِ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَحْلِقُ الدِّينَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۸۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ

الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۸۱۸ عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۸۱۹ وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَنَّا ضَارَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۸۲۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مُكْرِبًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۸۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَحَّاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَفِضْ إِلَى يَمَانٍ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَعْبَرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوَارِثَهُمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۸۲۲ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا أَلَسْتَ طَالَةً فِي عَرْضِ الْمُسْلِمِ بَعِيرٍ حَقٍّ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۸۲۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَرَجَ فِي رَجِيٍّ مَرَّتْ بِقَوْمٍ لَمْ أَظْفَرْ مِنْ نَحَاسٍ يَخْمُسُونَ وَجُوهَهُمْ وَصُدُّوهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا حَبِيبُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ

جیسے آگ کھڑی کو -

(ابوداؤد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان بُرائی ڈالنے سے بچو کیونکہ یہ حرکت مونڈنے والی ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو صرمدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نقصان پہنچائے تو اللہ اُس سے نقصان پہنچائے گا اور جو شقت میں ڈالے تو اللہ اُسے مشقت میں ڈالے گا۔ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کو نقصان پہنچانے والا اور اُس کے ساتھ مکر کرنے والا ملعون ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر چلے اُترے اور بلند آواز سے فرمایا: اے گروہ! جو اپنی زبان سے اسلام لے آیا اور ایمان اُس کے دل تک نہیں پہنچا، تم مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ، نہ انھیں شرمسار کرو اور نہ اُن کے پوشیدہ عیب تلاش کرو۔ کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کے پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا اور جس کے اللہ تعالیٰ پوشیدہ عیب ڈھونڈے گا اُس کو ذلیل کر دے گا خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہو۔ (ترمذی)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین مسود مسلمان کی عزت پر ناحق ہاتھ ڈالنا ہے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میرے رب نے مجھے سراج کرائی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے تانبے کے ناخن تھے، جن سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے۔ میں نے کہا اے جبریل! یہ کون ہیں؟

لِحَوْمِ النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِيْ أَعْدَانِهِمْ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۲۸۲۳ وَعَنْ الْمُسْتَوْدِعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ أَكَلَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كَسَى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَّقَامَ سَمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ لَهُ مَقَامَ سَمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ -

حضرت مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دھوکے یا خوشامد سے کسی مسلمان کا مال کھایا تو اللہ تعالیٰ جہنم میں اسے اُسی کے مانند کھلائے گا اور جس نے کسی مسلمان کا اس طرح کپڑا پہنا تو جہنم میں اللہ تعالیٰ اُسی طرح کا کپڑا پہنائے گا اور جو سناٹے اور دکھانے کے لیے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے سناٹے اور دکھانے کی جگہ پر کھڑا کرے گا۔

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(ابوداؤد)

۲۸۲۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا گمان رکھنا اچھی عبادت کا ایک حصہ ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

۲۸۲۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَلَّ بَعِيرٌ لِّصَفِيَّةَ وَعَبْدُ زَيْنَبَ فَضَلُّ ظَهْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِّزَيْنَبَ اَعْطِيَهَا بَعِيرًا فَقَالَتْ اَنَا اَعْطِيَتْكَ اِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَبَعْضُ صَفَرٍ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدُرِّ حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مِنْ حَتَّى مُؤْمِنًا فِي بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ کا اونٹ بیمار ہو گیا اور حضرت زینب کے پاس زائد اونٹ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ انھیں اونٹ دے دو۔ عرض گزار ہوئیں کہ میں اس یہودیہ کو دے دوں؟ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور ذی الحجہ، محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے کناکش رہے (ابوداؤد) اور من حی مؤمننا والی حدیث معاذ بن انس پیچھے باب الشفقة والرحمة میں مذکور ہوئی۔

تیسری فصل

۲۸۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْقِي فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى اْمْنَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَبْتَ لِعِيسَى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت عیسیٰ بن مریم نے اُس سے فرمایا: تم نے چوری کی ہے۔ اُس نے کہا: ہرگز نہیں، اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ میں اللہ پر یقین رکھتا اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔ (مسلم)

۲۸۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا وَكَادَ الْخُدُّ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فقر قریب ہے کہ تنگ دستی کفر ہو جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے۔ (بیہقی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی سے مندرت کرے اور وہ اس کی مندرت نہ کرے یا قبول نہ کرے تو اس پر بیس لینے والوں جیسا گناہ ہوتا ہے ان دونوں حدیثوں کو بھی نے شنبہ بیان میں روایت کیا اور کہا کہ اَلْمَكَّاسُ بیس لینے والے کو کہتے ہیں۔

۲۸۲۹ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَدَ رَأِي اَخِيٍّ فَلَمْ يَعِزْهُ اَوْ لَمْ يَقْبَلْ عِزَّهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَةِ صَاحِبِ مَكَّسٍ - (رواهما البيهقي في شعب الايمان وقال المكاس العشار)

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّائِي فِي الْأُمُورِ

مخاطر رہنا اور کاموں میں دُور اندیشی سے کام لینا
پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دُور دفعہ تیس ڈسا جاتا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عبد القیس کے سردار سے فرمایا: غم میں دُور مانیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یعنی بردباری اور وقار۔ (مسلم)

۲۸۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَيْءَ عَبْدُ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ لَخَصَلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْإِنَاةُ - (رواه مسلم)

دوسری فصل

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اطمینان اللہ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور بعض محدثین نے عبد المسیم بن عباس کی یادداشت کے بارے میں کلام کیا ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بُرْدُ بَارِسٍ ہونا مگر گنہگاروں والا اور حکیم ہونا مگر تجربہ مند والا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم

۲۸۳۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِنَاةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ - (رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب وقد تكلم بعض أهل الحديث في عبد المسیم بن عباس الراوی من قبل حفظه)

۲۸۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عُرَّةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ - (رواه أحمد والترمذی وقال هذا حديث حسن غريب)

۲۸۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَوْصِيَنِي فَقَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّوْبَةِ فَإِنْ رَأَيْتَ
فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَاْمُضْ بِهِ وَإِنْ خِفْتَ عَيْنًا فَاْمْسِكْ -
(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

۴۸۳۵ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَأَكْفُرَنَّ
لَا أَعْلَمُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
النُّوْدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ -
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۸۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالنُّوْدَةُ وَ
الْإِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۸۳۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ
وَالْإِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا
مِّنَ النَّبُوَّةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۸۳۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ
ثُمَّ انْتَفَتَ فِيهِ أَمَانَةٌ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۴۸۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ ابْنِ الْيَمَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ
قَالَ لَا فَقَالَ فَرَأَا أَنَا سَجِيٌّ فَأَتَيْنَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْتُمَهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
اخْتَرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَشَارَ
مُؤْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَاتَى رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَأَسْتَوْصِي بِهِ
مَعْرُوفًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۸۴۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وصیت فرمائیے۔ فرمایا
کہ کام کو تدبیر سے اختیار کرو۔ اگر اُس کے انجام میں بھلائی نظر آئے تو کرتے
رہو اور اگر گراہی کا ڈر ہو تو اُس سے رک جاؤ۔ (شرح السنہ)

مُصْعَب بن سعد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے۔ انش کاتبین
ہے کہ میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً ہر چیز میں
اطمینان سے کام کرنا اچھا ہے سوائے آخرت کے کاموں کے۔
(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش خلقی، اطمینان اور میانہ روی نبوت
کا چوبیسواں حصہ ہے۔
(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک سیرت، خوش خلقی اور میانہ روی نبوت
کا پچیسواں حصہ ہے
(ابوداؤد)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی کوئی بات کرے، پھر ادھر ادھر
دیکھے تو وہ امانت ہے۔
(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوالہیثم بن تہمان سے فرمایا: کیا تمہارے
پاس خادم ہے؟ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا کہ جب ہمارے پاس قیدی
آئیں تو آنا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دو قیدی آئے تو
حضرت ابوالہیثم حاضر ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں
سے ایک چناؤ۔ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! آپ ہی چنیں دیجئے۔
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے مشورہ کیا جائے وہ
امانت دار ہے۔ اسے لے لو کیونکہ میں نے اسے ناز ٹپڑھتے ہوئے
دیکھا ہے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت قبول کر (ترمذی)
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجلسیں امانت ہیں سوائے تین مجلسوں کے حرام محرم
بہانے کی بھلام نرم گاہ کی اور ناحق کسی کا مال لینے کی (ابوداؤد) اور اِنَّ اَعْظَمَ
الْاَمَانَةِ والی حدیث البوسیدہ پیچھے باب المباشرة کی پہلی فصل میں پیش
کی جا چکی ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اُس سے فرمایا:۔
کھڑی ہو جلد وہ کھڑی ہو گئی۔ پھر اُس سے فرمایا: بیٹھ بھیر۔ اُس نے بیٹھ بھیر
لی۔ پھر اُس سے فرمایا: اِدھر منہ کر۔ اُس نے اُدھر منہ کر لیا۔ پھر اُس سے فرمایا:۔
بیٹھ جا۔ وہ بیٹھ گئی۔ پھر اُس سے فرمایا کہ میں نے کوئی مخلوق تجھ سے بہتر،
افضل اور خوبصورت پیدا نہیں کی۔ میں تیرے سبب دُلوں کا، تیرے سبب
دُلوں کا، تیرے سبب پہچانا جاؤں گا، تیرے سبب ناراض ہوں گا، تیرے سبب ثواب
ہو گا اور تجھ پر ہی غلاب ہو گا۔ بعض علماء نے اس میں کلام کیا ہے۔

(بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی نمازی، روزہ، زکوٰۃ دینے والا اور حج و عمرہ کرنے
والا ہوتا ہے، یہاں تک کہ آپ نے سارے نیک کام گناہے لیکن قیامت میں
اُسے اُس کی عقل کے مطابق ہی جزا دی جائے گی۔

(بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: اِسے ابو ذر! تیرا جیسی کوئی عقل نہیں، باز رہنے کے
برابر ورع نہیں اور خوش خلقی جیسا کوئی حسب و نسب نہیں۔

(بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب میں میانہ روی نصف میبشت ہے، لوگوں سے
محبت کرنا نصف عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا نصف علم ہے۔ ان چاروں
حدیثوں کو شنب الایمان میں روایت کیا ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثًا مَّجَالِسَ
سَفَكَ دِمَّ حَرَامٍ أَوْ فَرَجَ حَرَامٍ أَوْ اقْتَطَاعُ مَالٍ لِّغَيْرِ
حَقٍّ - (رواہ ابوداؤد) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ رَأَتْ
أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ فِي بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ

۴۸۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ فَمَ فَقَامَتْ ثُمَّ
قَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَتْ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَتْ ثُمَّ قَالَ
لَهُ اقْعُدْ فَقَعَدَتْ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرُ
مِّنْكَ وَلَا أَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا أَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اخْذُ
وَبِكَ أُعْطِيَ وَبِكَ أُعْرِفُ وَبِكَ أُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ
وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ نَكَتُ فِيهِ بَعْضُ
الْعُلَمَاءِ -

(رواہ البیہقی)

۴۸۲۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ
وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتَّى ذَكَرَ
سَهْمًا خَيْرَ كُلِّهَا وَمَا يُجْزَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَّا بِقَدَرِ
عَقْلِهِ -

(رواہ البیہقی)

۴۸۲۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالْتَدْيِيرِ وَلَا
دَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ -

(رواہ البیہقی)

۴۸۲۴ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ
وَالْتَوَدُّ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ
نِصْفُ الْعِلْمِ - (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ) الْاِحَادِيثُ الْارْبَعَةُ
فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ

بَابُ الرَّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، حیا اور خوش خلقی کا بیان

پہلی فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی پر دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا اور نہ نرمی کے سوا کسی اور بات پر دیتا ہے (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ سے فرمایا: نرمی لازم ہے اور سختی و خش گوئی سے بچو۔ نہیں ہوگی نرمی کسی چیز میں مگر اُسے دینت بخشے گی اور جس چیز سے اُسے دھڑک رہا جائے اُسے عیب ناک کر دیتی ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نرمی سے محروم رکھا گیا وہ بھلائی سے محروم رکھا گیا۔ (مسلم) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک انصاری آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کی نصیحت کر رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا نہیں لاتی مگر بھلائی۔ ایک اور روایت میں ہے: حیا ساری ہی بھلائی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی نبوت کی باتوں سے جو بات لوگوں کو ملی وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

(بخاری)

حضرت نواس بن سہمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اور گناہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا تو فرمایا: نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور لوگوں کا اُس پر مطلع ہونا تمہیں ناپسند ہو۔ (مسلم)

۴۸۴۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعَنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ وَآيَاكَ وَالْعَنْفِ وَالْفُحْشِ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا ذَانَهُ وَلَا يَنْزِعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

۴۸۴۶ وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْدِثُ الرِّفْقَ يُحْدِثُ الْخَيْرَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۴۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْظُمُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۸۴۸ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رَوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلِّهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۸۴۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْجُحْ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۸۵۰ وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ.

۴۸۵۰ وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا.

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک تمہاری سب سے پسندیدہ چیز تمہارا اچھا اخلاق ہے۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۵۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا.

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اخلاقی لحاظ سے اچھے ہیں۔

(متفق علیہ)

دوسری فصل

۲۸۵۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ حَقَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَقَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَقَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَقَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو نرمی سے کچھ حصہ دیا گیا اُسے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی سے محروم رکھا گیا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

(شرح السنہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رحیم ایمان سے ہے اور ایمان جنت سے ہے۔ بیش گوئی سنگ دلی سے ہے اور سنگ دلی جہنم سے ہے۔

(احمد، ترمذی)

مزنیہ کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے: بر انسان کو جو چیزیں دی گئی ہیں اُن میں سے بہتر کیا ہے؟ فرمایا کہ حسن اخلاق۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت ہے اور شرح السنہ میں حضرت اسامہ بن شریک سے ہے۔

(رَوَاهُ فِي تَرْجُومَتِ)

۲۸۵۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَيِّنَةُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۸۵۵ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مَزِينَةٍ قَالَ قَالَ لَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ.

(السُّنَّةُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ)

۲۸۵۶ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّازُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّازُ الْغُلِيظُ الْفَطْرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي سُنَنِهِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَمُصَاحِبُ جَامِعِ الْأُمُودِ فِي مَرْجِ حَارِثَةَ وَكَذَا فِي تَرْجُومَتِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَلَفْظُهُ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سخت دل اور سخت کلامی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ کہا کہ الجواز ظ سے مراد گندے لفظ بولنے والا ہے۔ روایت کیا اسے ابو داؤد نے اپنی سنن میں۔ بیہقی نے شعب الایمان میں، صاحب جامع الاصول نے اسی میں حضرت حارثہ سے جیسا کہ شرح السنہ میں ہے۔ اس کے الفاظ ہیں کہ سخت دل سخت کلامی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

الْفَقْتُ الْغَلِيظُ، کافظ مصابیح کے نسخوں میں حکمر بن وہب سے ہے اُس کے الفاظ میں: فرمایا کہ اَلْجَوَّاطُ وہ ہے جو جمع کرے اور روک رکھے جبکہ اَلْغَلِيظُ الْفَقْتُ گندے لفظ استعمال کرنے والا ہے۔

اَلْجَوَّاطُ الْجَعْفَرِيُّ يَقَالُ اَلْجَعْفَرِيُّ الْفَقْتُ الْغَلِيظُ دَفِي نُسْخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عَكْرِمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهُ قَالَ وَالْجَوَّاطُ الَّذِي جَمَعَهُ وَمَنَعَهُ وَالْجَعْفَرِيُّ الْغَلِيظُ الْفَقْتُ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز میں رکھی جائے گی وہ حسن اخلاق ہے اور اللہ تعالیٰ بخش کلامی کرنے والے بد اخلاق سے ناراض ہوتا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور پہلے حصے کو ابو داؤد نے بھی روایت کیا۔

۴۸۵۷ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَثْقَلَ شَيْءٌ يَوْضَعُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُلِقَ حَسَنٌ قَدَرَاتِ اللَّهِ يَبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَنِيَّ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک مومن اپنے حسن اخلاق سے راتوں کو قیام کرنے والے اور دنوں کو روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابو داؤد)

۴۸۵۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الْمُؤْمِنَ كَيْدَرِكَ بِحَسَنِ خُلِقَ دَرَجَةً قَاتِمًا لِلَّيْلِ وَصَائِمًا لِّلنَّهَارِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ سے درخواست نہ کی جائے کہ کسی جگہ ہو، بُرائی کے بند کی کرو جو اُسے مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ برتاؤ کرو۔ (احمد، ترمذی، دارمی)

۴۸۵۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّبِيحَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّمًا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو آگ پر حرام ہوتا ہے اور آگ اُس پر حرام ہوتی ہے وہ ہر نرم طبیعت، نرم زبان، گھل مل کر رہنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۸۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلَى كُلِّ هَيِّئٍ لِّئِنْ قَرِيبٌ سَهْلٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بھولا بھالا اور باعزت ہوتا ہے اور فاسق چالاک اور بخل ہوتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابو داؤد)

۴۸۶۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ غَرَّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبْلٌ لِّثِيمٌ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

مکمل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بھولے اُونٹ کی طرح نرم دل ہوتے ہیں۔ اگر اُسے کھینچا جائے تو کھینچ اُٹھے اور پتھر بد بھی بٹھا جائے تو پیٹھ جاتا ہے۔ اسے ترمذی نے مرسل روایت کیا ہے۔

۴۸۶۲ وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ لَيْسُونَ كَالْعَبِلِ الْأَيْفِ إِنْ قِيدَ الْفَادَ وَإِنْ أُنِيخَ عَلَى صَخْرَةٍ وَاسْتَنَاحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جو لوگوں سے بل جل کر رہتا ہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے اور یہ اس سے افضل ہے جو لوگوں سے نہ ملے اور ان کی تکلیفوں پر صبر نہ کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

سہل بن معاذ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غصے کو پی جائے حالانکہ وہ اس کے مطابق کرنے پر قدرت رکھتا ہو تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے سرداروں میں بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے (ترمذی، ابو داؤد) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابو داؤد کی ایک روایت سؤید بن وہب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے صاحبزادے نے اپنے والد ماجد سے روایت کی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا اور من ترک لیس ثوب جمال دال حدیث سؤید پیچھے کتاب اللباس میں مذکور ہوئی۔

تیسری فصل

زید بن طلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ روایت کیا اسے مالک نے مرسل اور روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس اور حضرت ابن عباس سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا اور ایمان دونوں کو ایک دوسرے سے بلا دیا گیا ہے۔ جب ان میں سے ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسری چیز بھی اٹھ جاتی ہے اور حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ جب ان میں سے ایک چیز چھین لی جاتی ہے تو دوسری بھی اس کے پھپھے چلی جاتی ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت جو فرمائی جبکہ میں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو فرمایا: اسے مساؤ لوگوں کے لیے اپنے خلق کو سنوار لینا۔ (مالک)

امام مالک کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اخلاق حسنہ کو مکمل کرنے کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہوں۔ روایت کیا اسے

۴۸۴۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ)

۴۸۴۴ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي آتِي الْحُورِ شَاوٍ۔ (رواه الترمذی و أبو داؤد) وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ دَاوُدَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَتْنَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَلَأَ اللَّهُ قَلْبَهُ آمَنًا وَإِيمَانًا وَذَكَرَ حَدِيثُ سُؤَيْدٍ مَّنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ فِي كِتَابِ اللَّبَاسِ۔

۴۸۴۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ دِينٍ خُلِقَ وَخُلِقَ الْإِسْلَامُ الْحَيَاءُ (رواه مالك مرسلاً ورواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الإيمان عن أنس وابن عباس)

۴۸۴۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قَرْنَانِ جَمِيعًا فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِذَا سَلِبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْآخَرُ۔

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

۴۸۴۷ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ آخِرَ مَا وَصَّانِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعْتُ رَجُلِي فِي الْغُرَرِ أَنْ قَالَ يَا مُعَاذُ احْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ (رواه مالك)

۴۸۴۸ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأَتَمُحْسِنَ الْأَخْلَاقِ۔ (رواه

فِي الْمَوَظَّاءِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۲۸۶۹ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرَاةِ

قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَسَنَ خَلْقِي وَزَانَ مَتْنِي مَا شَانَ

مِنْ غَيْرِي - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا)

۲۸۷۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ حَسَنْتَ خَلْقِي فَاحْسِنْ خَلْقِي -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۸۷۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أُتْبِعَكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى

قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ

أَخْلَاقًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۸۷۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ)

۲۸۷۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالتَّبَّيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا أَكْثَرَ

رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ فَعَضِبَ التَّبَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَشْتُمِي

وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ عَضِبْتَ

وَقَمْتُمْ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلِكٌ يُرَدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ

عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثُ كَلِمَاتٍ

حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظَلَمَ بِمِثْلِهِمَ فَيُعْصِي عَنْهَا لِلَّهِ

عَذْرٌ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللَّهُ بِهَا نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ

بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِدْقًا إِلَّا زَادَ اللَّهُ بِهَا كَثْرَةً

وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا

زَادَ اللَّهُ بِهَا قِلَّةً -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۸۷۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مُطَايِينِ اذْ رَوَيْتُ كَيْلَا سَ اَحْمَدُ نَ حَضْرَتِ الْبُؤِ بِرِهْ سَ -

جعفر بن محمد سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم جب آئینے میں نظر فرماتے تو کہتے: سب نافرین اللہ کے لیے ہیں جس نے

میری صورت اور سیرت اچھی بنائی اور میرے ساتھ زینت بخشی جس نے میرے غیر کو عیبی

کیا۔ اسے بہت ہی نے شُب الایمان میں مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! تو نے میری صورت خوب بنائی لہذا میری

سیرت بھی اور بہتر کر دے۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نہیں نہ تباؤں جو تم میں سے بہتر ہیں؟ لوگ عرض گزار

ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تم میں سے اچھے وہ ہیں جن کی عمر میں

بسی اور جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ (احمد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایمان کے لحاظ سے وہ کامل مومن ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے۔

(ابوداؤد، دارمی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر کو گالی دی اور نبی

کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متعجب بیٹھے مسکرا رہے تھے جب اُس نے زیادہ

دیں تو انہوں نے ایک کا جواب دے دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو کر

اٹھ کھڑے ہوئے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر جا ملے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول

اللہ! اجب وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا تو آپ بیٹھے رہے اور جب میں نے

اُس کی ایک بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے؟ فرمایا کہ تمہارا ساتھ

فرشتہ جو اُسے جواب دے رہا تھا جب تم نے جواب دیا تو شیطان بھی آکر دوا پھر فرمایا کہ

اے ابوبکر! میں باتیں بالکل سچی ہیں جس بندے پر صریحاً ظلم کیا جائے اور وہ اللہ کی رضا کے

لیے چشم پوشی کر جائے تو اس کے باعث اللہ تعالیٰ اُسے معزز و منور کرے گا جس

آدمی نے بخشش کا دروازہ کھولا، جس سے اُس کا ارادہ صلہ رحمی کرنے کے لیے تو اس

کے باعث اللہ تعالیٰ اُس کے مال کو اور بڑھائے گا اور جس آدمی نے سوال کا دروازہ

کھولا اللہ ارادہ مال کو بڑھانے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے مال میں قلت کو بڑھائے

گا۔ (احمد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ارادہ کرنا اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کے ساتھ نرمی کا مگر انھیں نفع دیتا ہے اور نہیں محروم کرنا کسی کو اس سے مگر انھیں نقصان دیتا ہے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيدُ اللَّهُ بِأَهْلِ بَيْتٍ رَفَقًا إِلَّا لِنَفْعِهِمْ وَلَا يَحْرِمُهُمْ آيَةً إِلَّا لَضَرَّتْهُمْ
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

غصّے اور تکبر کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وصیت فرمائیے فرمایا کہ غصّے میں نہ آیا کرو اور اسی کو بار بار دہرایا کہ غصّے میں نہ آیا کرو۔ (بخاری)

اُن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصّے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

(متفق علیہ)

حضرت حاذیہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور جس کو کمزور سمجھا جائے لیکن اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھائے تو وہ اُسے سچا کر دے کیا میں تمہیں جہنمیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر بزدلان، ہر کار اور متکبر (متفق علیہ) اور مسلم کی بددیشی بزدلان غلط نطق اور متکبر ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اور ایسا کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی چاہتا ہے کہ اُس کے کپڑے اچھے ہوں، اُس کے جوتے اچھے ہوں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور حسن و جمال کو پسند فرماتا ہے۔ فرمایا کہ تکبر تو حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔ (مسلم)۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبَرِ

۲۸۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدْتُ ذَلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۲۸۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۲۸۴۷ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ دَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتَلٍ جَوَّازٍ مُسْتَكْبِرٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّازٍ زَنِيمٍ مُسْتَكْبِرٍ -

۲۸۴۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدٍ مِنْ كِبَرٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۴۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ تَوْبَةً حَسَنًا وَلَعَلَّهُ حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبَرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَفِي رَوَايَةٍ وَلَا يُنْظَرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ الْيَمِّ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۲۸۸۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا فَهُمَا أَدْخَلْتُ النَّارَ وَفِي رَوَايَةٍ قَدْ قُتِيَ فِي النَّارِ.
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان کی طرف نظر نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یعنی بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور مغس متکبر۔ (مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے۔ جو ان میں سے کوئی چیز مجھ سے چھینے گا تو اُسے جہنم میں داخل کر دوں گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اُسے جہنم میں پھینک دوں گا۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر آدمی برابر اپنے نفس کے ساتھ جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے متکبرین میں لکھ لیا جاتا ہے اور پھر ان کے انجام تک پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی)

عمر بن شعیب، ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: متکبرین کو آدمیوں کی شکل میں جیوٹیل کی طرح قیامت کے روز جمع کیا جائے گا۔ ذلت ان پر ہر طرف سے چھا جائے گی اور انہیں جہنم کے بوس فید خانے کی طرف ہانکا جائے گا۔ ان کے اوپر آگ ہی آگ ہوگی۔ وہ طیبتہ الخبال نامی جہنیوں کی گندگیوں کا منچوڑ پلائے جائیں گے۔

(ترمذی)

حضرت عطیہ بن عروہ سدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور پانی ہی آگ کو بجھاتا ہے۔ لہذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کر لیا کرے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۲۸۸۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُ مَا أَصَابَهُمْ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۸۸۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالُ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي صُورِ الرِّجَالِ يَغْتَنِمُهُمُ النَّارُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سَجِّينَ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بَوْلَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْبِيَاءِ يُسْقَوْنَ مِنْ عَصَاةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۲۸۸۴ وَعَنْ عَطِيَّةِ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفِئُ النَّارَ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ.
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۲۸۸۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے۔ اگر غصہ چلا جائے تو فہما ورنہ لیٹ جائے۔

(احمد، ترمذی)

حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو اپنے آپ کو اُونچا سمجھے، اگر دکھائے اور خدائے بزرگ و بزر کو بھول جائے۔ بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو ظلم اور زیادتی کرے اور خدائے جبار و اعلیٰ کو بھول جائے، لہو و لب میں پھنسا رہے اور قبروں کو اور گل جانے کو بھول جائے۔ بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو غرور کرے اور حد سے بڑھ جائے اور اپنی ابتلا و انہما کو بھول جائے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو دنیا کو دین کے ذریعے دھوکا دے۔ بُرا بندہ وہ ہے جو دین کو شہوات سے بگاڑے۔ بُرا بندہ وہ ہے جس کو طمع کھینچتی پھرے۔ بُرا بندہ وہ ہے جس کو نفسانی خواہش گمراہ کرے۔ بُرا بندہ وہ ہے جس کو خواہشات ذلیل کر دیں۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا کہ اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔ ترمذی نے بھی ایسا ہی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصے کے گھونٹ سے افضل کوئی گھونٹ نہیں پیا جس کو وہ رضائے الہی کے لیے پیے۔ (احمد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد باری تعالیٰ: بُرا بُرائی کو بھلائی سے دفع کرو... (۹۴:۲۳) کے متعلق فرمایا: یہ غصے کے وقت صبر کرنا اور بُرائی کے وقت درگزر کرنا ہے۔ جب ایسا کریں تو انھیں اللہ تعالیٰ معفو فرمائے گا اور ان کے دشمنوں کو اتنا جھکا دیتا ہے کہ ان کے جگری اور قریبی دوست ہو جاتے ہیں۔ اسے بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

ہمز بن حکیم ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غصہ ایمان کو ایسے خراب کر دیتا ہے جیسے ابوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَالْأَفْئِدَةُ فَلْيَضْطَجِعْ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۲۸۸۴ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا تَحِيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا سَهِيَ وَلَهَى وَنَسِيَ الْمُقَابِرَ وَالْيَلَى يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا عَتَا وَطَغَى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهَى يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا يَخْتَلُ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا يَخْتَلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا طَمَعَ يَقْدِرُ يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا هَوَى يُضِلُّهُ يَبْسُ الْعَبْدُ عَبْدًا رَغِبَ يُذِلُّهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ لَيْسَ لِسَانُهُ بِالْقَوِي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ أَيْضًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۲۸۸۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غِطَّ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءً وَجَرَ اللَّهُ تَعَالَى۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۲۸۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الرِّسَاةِ فَإِذَا فَعَلُوا عَصَمَهُمُ اللَّهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوَّهُمْ كَأَنَّهُ وَلِيُّ حَمِيمٍ قَرِيبٌ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا)

۲۸۸۹ وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْإِيمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْحَسَلَ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۲۸۹۰ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى امْتِنَانٍ يَأْتِي النَّاسَ تَوَاضَعُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتَّى لَوْ أَنَّهُمْ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ آوْخَزٍ يَرِي-

۲۸۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَّرَ عَمَّا-

۲۸۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَكَّرَ اللَّهُ عَورَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ اعْتَدَلَ إِلَى اللَّهِ قِيلَ اللَّهُ عَذْرَاءٌ-

۲۸۹۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْخِثَاءِ وَالْفَقْرُ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهُوَ يُتَّبَعُ وَشَحْمُ مَطْعَمٍ وَالْعَجَابُ الْمُرَّ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّ هَنًّا (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جبکہ وہ منبر پر تھے: اے لوگو! تواضع اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنْبا کہ جو اللہ کے لیے تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے بلند فرمادیتا ہے۔ وہ اگر فی نفسہ چھوٹا ہو لیکن لوگوں کے گناہوں میں بڑا ہو جاتا ہے اور جو تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کو گرا دیتا ہے۔ وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہ بڑا ہو، یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نظر میں گتے اور خنزیر سے بھی ذلیل ہوتا ہے۔ (بیہقی)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام عرض گزار ہوئے: اے رب! تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک سب سے ممتاز کون ہے؟ فرمایا کہ جو قدرت رکھتے ہوئے بھی معاف کر دے۔ (بیہقی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے زبان کو روکا تو اللہ تعالیٰ اُس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا، جس نے غصہ کو روکا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جس نے اللہ کے لیے عذر قبول کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کا عذر قبول فرمائے گا۔ (بیہقی)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں نجات دلاؤ گی اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ نجات دلانے والی چیزیں سے جلالت و خلوت میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا، رخصندی اور ناخوشی میں حق بات کہنا اور امیری و غریبی میں میانداری اختیار کرنا ہے۔ ہلاک کرنے والی چیزیں سے خواہشات کی پیروی، طمع کی فرمانبرداری اور آدمی کا اپنے اوپر گھنڈ کرنا ہے اور یہ چیز سب سے سخت تر ہے۔ ان پانچوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ الظُّلْمِ

ظلم کا بیان

پہلی فصل

۲۸۹۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم ظلمات کے روز اندھیرا ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب کپڑا تباہ ہو تو چھوڑتا نہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: اور تمہارے رب کی کپڑا اسی طرح کی ہے جبکہ اُس نے بہتی والوں کو کپڑا اور وہ ظالم تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حجر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: نہ داخل ہونا تم ان لوگوں کے گھروں میں جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا مگر یہ کہ روتے ہوئے مبادا تمہیں بھی وہی سچے جو عذاب اُٹھیں پہنچا تھا۔ پھر آپ نے سر کو جھکا لیا، تیزی سے چلنے لگے اور وادی سے گزر گئے۔ (متفق)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو، اگر دریزی کر کے یا کسی اور طرح تو اُس روز پہلے اُس سے معاف کروالے جبکہ اُس کے پاس دنیا پر گناہ نہ درہم۔ اگر اُس کے پاس نیک اعمال ہوئے تو اُس ظلم کے برابر اُس سے لے لیے جائیں گے اور اگر اُس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ لے کر اُس پر ڈال دیے جائیں گے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم و دنیا اور مال و متاع نہ ہو۔ فرمایا کہ میری امت میں سے مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن اس کو کالی دی ہوگی، اُس پر تہمت لگائی ہوگی، اُس کا مال کھایا ہوگا، اُس کا خون بہایا ہوگا اور اُس کو پٹیا ہوگا۔ پس اُن کی نیکیوں میں سے اسے اور اُسے دی جائیں گی۔ اگر اُس کی نیکیاں سب کے حقوق پر رے ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں تو باقی لوگوں کے گناہ لے کر اُس پر ڈال دیے جائیں گے۔ پھر اُسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز حق داروں کو اُن کے حقوق دلانے جائیں گے یہاں تک کہ بنیر بیسگوں والی بکری کو سیسگوں والی بکری

۴۸۹۵ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ لِيُحْيِيَ الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقَرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ۔ الْآيَةُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۸۹۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحَجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الدِّينِ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ قَتَمَ رَأْسَهُ وَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى اجْتَاذَ الْوَادِي۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۸۹۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضٍ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدَرٍ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتٍ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۸۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّذَرُونَ مَا الْمَفْلِسُ قَالُوا الْمَفْلِسُ فَيَنَامُ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنْ الْمَفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا أَوْ قَذَفَ هَذَا أَوْ أَلَكَ مَالَهُ هَذَا أَوْ سَفَكَ دَمَهُ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا أَوْ بَغَضَ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَىٰ مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۸۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوقُ إِلَىٰ أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يُغَادَ لِلشَّاةِ الْجَدْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرَنَاءُ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثَ جَابِرٍ اتَّقُوا الظُّلْمَ فِي بَابِ الْإِتِّفَاقِ) سے بدلہ دلا یا جائیگا (مسلم) اور اتَّقُوا الظُّلْمَ والی حدیث جابر علیہ السلام باب الاتفاق میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ تعالٰی نہ بنو کہ کہنے لگو: اگر لوگوں نے یہی کی تو ہم بھی یہی کریں گے اور اگر انھوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفسوں کو اطمینان دلاؤ کہ لوگ یہی کریں تو تم بھی یہی کرو اور اگر لوگ برا کریں تو تم ظلم نہیں کرو گے۔ (ترمذی)۔

حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے لکھا کہ میرے لیے گرامی نامہ لکھیے اور اُس میں مجھے وصیت فرمائیے لیکن زیادہ الفاظ نہ ہوں۔ پس انھوں نے لکھا: آپ پر سلام، اُمّ ابیہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو لوگوں کو ناراض کر کے بھی رضا الہی تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کی دشمنی سے کفایت کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضامندی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کے پیہر و کر دینا ہے اور آپ پر سلام ہو۔ (ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت نازل ہوئی: جو ایمان لائے اور وہ اپنے ایمانوں میں ظلم کو نہیں ملاتے (۶: ۸۲) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب اس پر بہت شیشٹے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بات یوں نہیں ہے، کیا تم نفاق کا قول نہیں سنتے کہ اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کر، بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے (۱۳: ۳۱) اور اس روایت میں وہ بات نہیں جو تمنا یا خیال ہے بلکہ وہ بات ہے جو نفاق نے اپنے بیٹے سے کہی۔ (منقول)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مرتبہ کے لحاظ سے قیامت کے روز سب انسانوں سے بڑوہ بندہ ہوگا جس نے دوسرے کی ذیبا کی خاطر اپنی عاقبت برباد کر لی۔ (ابن ماجہ)۔

۴۹۰۰ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا أُمَّةً تَقُولُونَ إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ أَحْسَنًا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ وَطَنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلِمُوا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۹۰۱ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَيْتَ الْكُتُبِ إِلَى كِتَابٍ تُوَصِّينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَلْتَمَسَ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مَوْنَةَ النَّاسِ وَمَنْ أَلْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۹۰۲ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَيْءٌ ذَكَرَكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَتًا لَمْ يَظْلِمُوا نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشُّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لِقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشُّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لِقْمَانُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۹۰۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَبْدًا أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۰۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَيْنُ ثَلَاثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ إِلَّا شَرَّكَ بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَدِيْوَانٌ لَا يَتَرَكُهُ اللَّهُ ظُلْمَ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِ ظُلْمَ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَعَهُ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۹۰۵ وَعَنْ عِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاكَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللَّهُ حَقَّهُ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۹۰۶ وَعَنْ أُدَيْسِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ أَنَّ سَمْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيَقْوِيَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ ظَالِمًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۴۹۰۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَمْعَ رَجُلًا يَقُولُ إِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَلَى وَاللَّهِ حَتَّى الْحَبَارَى لَتَمُوتَ فِي وَكْرِهَا هَذَا لَظُلْمُ الظَّالِمِ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ

پہلی فصل

۴۹۰۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مَنَكْرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گناہوں کے دفتر تین قسم کے ہیں۔ ایک دفتر والوں کو نہیں بخشنے گا، وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بیشک اللہ تعالیٰ نہیں بخشنے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے (۴: ۴۸) دوسرے دفتر والوں کو اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا جنہوں نے بندوں پر ظلم کیا ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک کا دوسرے سے بدلہ لیا جائے گا تبیسرا وہ جس کی اللہ تعالیٰ کو پروا نہیں کہ وہ بندوں کا ظلم ہے اور وہ بندوں اور اللہ کے درمیان ہے پس یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے کہ چاہے اُسے عذاب دے اور چاہے تو اُس سے درگزر کرے۔ (بیہقی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اُس کا حق لینے سے نہیں روکتا۔ (بیہقی)

حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو ظالم کے ساتھ اُسے تقویت دینے کے لیے جلا اور یہ جاننے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو اسلام سے نکل گیا۔ (بیہقی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا: ظالم نہیں نقصان کرتا مگر اپنی جان کا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: کیوں نہیں خدا کی قسم ظالم کے ظلم کے باعث تو بیٹری بھی اپنے گھونسلوں میں ڈال ہو کر رہ جاتی ہیں۔ بیہقی نے ان چاروں حدیثوں کو شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

نیک باتوں کا حکم دینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ظلم میں سے بُرا کام دیکھے تو اُسے ہاتھ سے روک دے۔ اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے۔ اگر اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا تو دل سے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

۴۹۰۹ وَعَنِ الثُّعْلَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدَّهِينِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَارِقِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ لَاسْتِهِمْ أَسْفِينَةٌ فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يُمِرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأْذُوهُ فَإِذَا أَخَذَ قَاسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأْذِيْتُمْ بِي وَلَا بَدَلِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَيَّ يَدَيَّ أَنْجُوهُ وَنَجَا أَنْفُسُهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۹۱۰ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْتَدِلُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْمَعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانٌ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ أُمِرُّكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أُنَبِّئُ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَارْتِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی حدود میں کسب کرنے والوں اور ان میں گرنے والوں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قمری ڈالا۔ پس کچھ لوگ اُسکے نچلے حصے میں رہے اور کچھ اوپر والے میں نیچے والے پانی لے کر اوپر والوں کے پاس سے گزرے انہیں اس پر تکلیف دی جاتی تو انہوں نے کہماری لی اور کشتی کا نچلا حصہ توڑنا شروع کر دیا۔ فریق ثانی نے آکر کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور مجھے پانی کی ضرورت ہے، اگر وہ اُس کا ہاتھ پکڑ لیں تو اُسے بچالیں گے اور اپنی جانوں کو بھی اور اگر چھوڑ دیں تو اُسے ہلاک کر دیں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کر لیں گے۔

(بخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برقیامت کے روز ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اُسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اُس کی انٹریاں نکل پڑیں گی۔ وہ پھرے گا جیسے گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے۔ جہنمی اُس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے ہر اسے فلاں کیا بات ہے جبکہ آپ تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے اور بُرائی سے روکتے تھے؟ کہے گا کہ میں نہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ نہیں بُرائی سے روکتا تھا لیکن خود نہیں روکتا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور نیک کاموں کا حکم کرنا اور بُرے کاموں سے منع کرتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اُس سے دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔ (ترمذی)۔

حضرت عرس بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو دہاں موجود ہو اور وہ اُسے ناپسند کرے تو ایسا ہے جیسے وہاں موجود نہیں اور جو موجود

۴۹۱۱ عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۹۱۲ وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ مِنْ شَرِّهَا فَكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ

عَنْهَا فَرَضِيهَا كَانَ كَمَنْ شَرَّهَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۹۱۳ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ آيَةَ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُعَيِّرُوهُ يُوشِكُ أَنْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ وَفِي أُخْرَى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا شَيْئًا لَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ وَفِي أُخْرَى لَهُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مَنْ يَعْصِلُهُ)

۴۹۱۴ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۱۵ وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ اسْتَمَرُّوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شَعًا مَطَاعًا وَهُوَ مُتَّبِعًا وَدُنْيَا مُؤَثَّرَةً فَلَا عَجَابَ كُلِّ ذِي لَأِي كِبَرٍ أَيْمٍ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بَدَلَ لَكَ مِنْ فَعْلِكَ نَفْسَكَ وَدَعَّ أَمْرَ الْعَوَامِ فَإِنَّ دَرَاءَكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيهِمْ قَبِضَ

نہیں لیکن اُس سے راضی ہے تو وہ ایسا ہے جیسے موجود ہو۔

(ابو داؤد)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو! تم پر اپنی جانوں کو بچانا لازم ہے۔ مگر اہ ہونے والا نہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ جبکہ تم ہدایت پر ہو (۱۰۵: ۵) میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جب کوئی بُرا کام دیکھیں اور اُس سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا عذاب بھیج دے۔ روایت کیا ہے ابن ماجہ اور ترمذی نے اور اس کو صحیح کہا اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ اگر ظالم کو دیکھیں اور اُس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا عذاب بھیج دے اور اسی کی دوسری روایت میں ہے کہ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں اور لوگ اُنہیں روکنے پر تدرت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر عذاب بھیج دے اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں اور کرنے والوں سے دوسرے لوگ زیادہ ہوں۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی قوم کا کوئی آدمی اُن کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اُسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ اُن سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مریں۔

(ابو داؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشادِ باری تعالیٰ: تم پر اپنی جانوں کو بچانا لازم ہے۔ مگر اہ ہونے والا نہیں کوئی نقصان نہیں دے گا جبکہ تم ہدایت پر ہو (۱۰۵: ۵) کے متعلق فرمایا: یہ خدا کی قسم، میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا: تم نبی کا حکم کرتے رہو اور بُرے کاموں سے روکتے رہو۔ یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخل کی تابعداری کی جا رہی ہے خواہشات کی پیروی ہو رہی ہے، دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے، ہر ایک اپنی رائے پر نازاں ہو اور ایسا معاملہ دیکھو کہ چارہ کار کوئی نہ ہو تو تم پر خود کو بچانا لازم ہے اور عوام کو چھوڑ دو کیونکہ پیچھے صبر کے دن ہیں۔

جس نے اُن دنوں میں صبر کیا تو گویا چنگاری پکڑی۔ اُن دنوں میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر ثواب ہے۔ جو اُسی کی طرح عمل کرتے ہوں عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! اُن کے پچاس جتنا؟ فرمایا کہ تمہارے پچاس آدمیوں جتنا ثواب۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہمارے درمیان خطبہ دینے گھڑے ہوئے۔ پس آپ نے قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر اُس کا ذکر کر دیا۔ یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ اسی میں آپ نے فرمایا: بیشک دنیا بے گھمی اور سر سبز ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی تم کو خلافت دینے والا ہے۔ پس دیکھو کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور ذکر فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دعا باز کے لیے اُس کی دنیاوی دعا بازی کے مطابق جہنم ہوگا اور حاکم کی عام دعا بازی سے بڑھ کر کوئی دعا بازی نہیں۔ اُس کا جہنم اُس کے پاخانے کی جگہ کے پاس گاڑا جائے گا۔ فرمایا کہ تم میں سے کسی کو لوگوں کا خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جبکہ اُسے معلوم ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر جبراکام دیکھے تو اُس سے روکے۔ پس حضرت ابوسعید روپڑے اور فرمایا: ہم اُسے دیکھتے ہیں اور لوگوں کی ہیبت ہمیں اُس کے متعلق ہونے سے روکتی ہے۔ پھر فرمایا کہ آدمی مختلف درجوں کے پیدا کیے گئے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں، مومن ہی زندہ رہتے ہیں اور مومن مرتے ہیں اور اُن میں سے بعض کافر پیدا ہوتے، کافر زندہ رہتے اور کافر ہی مرتے ہیں اور اُن میں سے بعض مومن پیدا ہوتے، مومن زندہ رہتے اور کافر مرتے ہیں اور اُن میں سے بعض کافر پیدا ہوتے، کافر زندہ رہتے اور مومن مرتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے غصے کا ذکر فرمایا کہ اُن میں سے بعض کو جلد غصہ آتا اور جلد چلا جاتا ہے۔ پس ایک دوسرے کے ساتھ ہے۔ اُن میں سے بعض کو دیر سے غصہ آتا اور دیر سے جاتا ہے۔ پس ایک دوسرے کے ساتھ ہے۔ تم میں سے بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور تم میں سے بُرے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے اور دیر سے جاتے۔ فرمایا کہ غصے سے بچو کیونکہ یہ آدمی کے دل پر چنگاری ہے۔ کیا تم اُس کی رگوں کے پھوٹنے اور آنکھوں کے سرخ ہونے کو نہیں دیکھتے۔ جس کو غصہ محسوس ہوتا تو چاہیے کہ لیٹ جائے اور زمین سے چپٹ جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے قرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کوئی اچھی طرح ادا کر دینا ہے لیکن

عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ أَجْرُ خَمْسِينَ وَجَلَّ يَعْمَلُونَ
مِثْلَ عَمَلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ
قَالَ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ۔

(رداء الترمذی وابن ماجہ)

۲۹۱۶۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَامَ فِينَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ
يَدْعُ شَيْئًا تَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذِكْرَهُ حِفْظَهُ مَنْ
حَفِظَهُ وَنَسِيَهِ مَنْ نَسِيَهِ وَكَانَ فِيهِ فِيمَا قَالَ إِنَّ
الدُّنْيَا حُلُوهٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا
فَنَظَرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ إِلَّا فَاتَقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّاسَ
وَقَالَ ذَكَرْتُ أَنَّ لِكُلِّ عَادٍ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقْدَرُ غَدَنٌ
فِي الدُّنْيَا وَمَا عَدْرًا كَبُرَ مِنْ عَدْرٍ أَمِيرِ الْعَامَةِ يُعْرَزُ
لَوَاءُهُ عِنْدَ اسْتِمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَحَدًا مِنْكُمْ
هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولُ بِحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ وَفِي
رَوَايَةٍ أَنْ رَأَى مِنْكَ أَنَّ يُغَيَّرَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ
قَالَ قَدْ رَأَيْتَاهُ فَمَنْعَتُنَا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ نَتَكَلَّمَ
فِيهِ ثُمَّ قَالَ الْآلَاءُ بَنَى آدَمَ خَلْقًا عَلَى طَبَقَاتٍ
شَقَى فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيِي مُؤْمِنًا وَ
يَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَيَحْيِي كَافِرًا
وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيِي مُؤْمِنًا
وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَيَحْيِي كَافِرًا
وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ
يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْغَضَبِ فَاحْدَاهُمَا
بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِئَ الْغَضَبِ بَطِئَ
الْقَبِي فَاَحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ
بَطِئَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْغَضَبِ وَشَرُّكُمْ مَنْ يَكُونُ
سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِئَ الْغَضَبِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ
جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ لَا تَرُدُّنَ إِلَى انْتِفَاحِ
أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحْسَنَ بِشَيْءٍ مِنْ

جب اُس کا کسی پر ہو تو لینے میں سختی کرتا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے بالمقابل ہیں۔ اُن میں سے کوئی ادا کرنے میں بُرا ہے لیکن اگر اُس کا کسی پر ہو تو طلب میں اچھا ہے۔ یہ ایک عادت دوسری کے ساتھ ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہے کہ جب اُس پر کسی کا قرض ہو تو اچھی طرح ادا کرے اور اُس کا کسی پر ہو تو اچھی طرح طلب کرے اور تم میں سے بُرا وہ ہے کہ جب اُس پر کسی کا قرض ہو تو بُری طرح ادا کرے اور اُس کا کسی پر ہو تو سختی سے طلب کرے یہاں تک کہ سورج درختوں کی چوٹیوں اور دیواروں کے کناروں تک باقی رہ گیا نیز فرمایا کہ دنیا کی زندگی میں سے گزرے ہوئے وقت کے مقابلے میں نہیں باقی رہا مگر اتنا حصہ جتنا آج گزرے ہوئے وقت میں سے باقی رہ گیا ہے۔

(ترمذی)

ابو الجوزی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہلاک نہیں کیے جائیں گے یہاں تک کہ اپنے آپ کو معذور بنالیں۔

(ابوداؤد)

عدی بن عدی الکندی کا بیان ہے کہ ہمارے مولیٰ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ اُس نے میرے جدِ امجد سے سنا، فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عمل کے باعث عذاب نہیں دیتا یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان بُرے کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اُسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن نہ روکیں۔ اگر انھوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب دے گا۔ (شرح السنہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علمائے اُنھیں روکا لیکن وہ باز نہ آئے۔ پس علمائے اُن کی مجلسوں میں شامل ہوتے رہے اور اُن کے ساتھ کھاتے پیتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے بعض کے دلوں کو دوسرے بھن کے دلوں سے ہلا دیا۔ پس اُن پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت فرمائی۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے

ذَٰلِكَ فَلْيَصْطِرِعْ وَلَيْتَلَبَّدَ بِالْأَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدِّينَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشٌ فِي الطَّلَبِ فَأَحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ نِسِيَّ الْقَضَاءِ إِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلٌ فِي الطَّلَبِ فَأَحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدِّينُ أَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلٌ فِي الطَّلَبِ وَشَرَّارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدِّينُ أَسَاءَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشٌ فِي الطَّلَبِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُؤُسِ النَّحْلِ وَأَطْرَافِ الْخَيْطَانِ فَقَالَ مَا لَآئِكَ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۹۱۷ وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ جُلَيْلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعَذِّبُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۹۱۸ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْلَى كُنَّا أَنْتَ سَمِعَ حَدِيثِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانِهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ أَنْ يَنْكَرُوهُ فَلَا يَنْكَرُوا فَإِذَا فَعَلُوا ذَٰلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۴۹۱۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ فِي الْمَعَامِي نَهَتْهُمْ عَنْهَا ثُمَّ فَلَمَّ يَنْتَهُوْا تَجَاوَزَهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ تَجَلَّسَ

نافرمانی کی اور حد سے گزرتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ اُس ذات کی قسم، جس کے قبضے میں میری جان ہے، یہاں تک کہ تم انھیں ظلم سے پوری طرح روک لو۔ (ترمذی، ابوداؤد) اور ایک روایت میں فرمایا: خدا کی قسم، تم ضرور نیک کاموں کا حکم دو گے، برے کاموں سے منع کرو گے، ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اُسے حق کی طرف کھینچ لو گے اور اُسے مجبور کر دو گے کہ اپنے حق پر ہی رہے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بعض دلوں کو دوسرے بعض دلوں سے لادے گا چھ پرست کرے گا جیسے سردی پرست کی تھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حجاج کی رات میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے ہونٹ آگ کی فینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں لیکن اپنی جانوں کو بھلا دیتے ہیں۔ روایت کیا اسے سراج السنن نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔ دوسری روایت میں کہا: آپ کی امت کے خطیب جو دوسروں سے کہتے ہیں لیکن خود نہیں کرتے اور اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان سے روٹی اور گوشت والا دسترخوان نازل ہوا اور حکم دیا گیا کہ خیانت نہ کرنا اور کل کے لیے جمع نہ کرنا۔ پس انھوں نے خیانت کی اور اگلے روز کے لیے اٹھا کر رکھ لیتے۔ پس وہ بندروں اور خنزیریوں کی شکل میں تبدیل کر دیے گئے۔ (ترمذی)

تیسری فصل

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت کو اپنے حکمرانوں سے سخت تکلیفیں پہنچیں گی۔ اُن سے نجات نہیں پائے گا مگر وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اُس پر اپنی زبان، ہاتھ اور دل کے ساتھ جہاد کیا۔ یہ وہ شخص ہے جو پوری طرح سبقت لے گیا۔ دوسرا وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اُس کی تصدیق کی۔ تیسرا وہ آدمی جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اُس پر زماں رٹا۔ اگر کسی کو نیکی کرتے دیکھا تو اُس سے محبت کرنے کا اور اگر کسی کو غلط کام کرتے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ لَا دَالِّنَ لِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ أَطْرًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَلَّمَ وَاللَّهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لَتَأْخُذَنَّ عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ وَلَتَأْطُرَنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا وَلَتَقْضِيَنَّ عَلَى الْحَقِّ قَضًا أَوْ لِيَضِرَّ بَنَ اللَّهِ يَغْلُوبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ لِيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ

۴۹۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِي فِي رَجُلٍ لَا تُفْرَضُ شَهَامُهُمْ بِمَقَارِئِضٍ مِنْ تَارٍ قُلْتُ مَنْ هُوَ لَا يَا جَبْرِئِيلُ قَالَ هُوَ لَا خُطْبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا مُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ يَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ خُطْبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِينَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْرءُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَلَا يَعْمَلُونَ)

۴۹۲۱ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَتْ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَلَحْمًا وَأَمْرًا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا الْغَدَّ فَنَاقُوا وَادَّخَرُوا وَفَعَلُوا الْغَدَّ فَمُسَخَّرُوا قَرْدَةً وَخَنَازِيرَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۹۲۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ تَصِيبُ أُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شِدَّةٌ أَيْدٍ لَا يَنْجُوا مِنْهُ إِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهِ وَبِيَدِهِ وَقَلْبِهِ عِنْدَ ذَلِكَ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ فَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِينَ اللَّهِ فَكَتَبَ عَلَيْهِ فَإِنْ رَأَى مَنْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ أَحَبَّ عَلَيْهِ وَإِنْ رَأَى مَنْ

يَعْمَلُ بِمَا ظَلَمَ ابْغَضَهُ عَلَيْهِ فَاِنَّكَ يَنْجُو عَلَى ابْطَانٍ
كَلِمَةٍ -

۴۹۲۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِنَّ قَلْبَ مَدْيَنَةَ كَذَّاءُ كَذَّاءُ يَا هَلْهَلًا فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيهِمْ
عَبْدَكَ فَلَا تَأْلَمْ يَعْصُوكَ طَرَفَةً عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اَوَّلُهَا
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَاِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَحَرَّفْ فِي سَاعَةٍ قَطًّا -

۴۹۲۴ وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَا لَكَ اِذَا رَأَيْتَ الْمُسْكِرَ فَلَمْ تُسْكِرْهُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكْفِي حُجَّتَهُ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ -

(رَوَى ابْنُ مَهْزُومٍ فِي الْاَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)
۴۹۲۵ وَعَنْ ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
اِنَّ الْمَعْرُوفَ وَالْمُسْكِرَ خَلِيقَتَانِ نَتَصَبَّانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَاَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ اصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ
الْخَيْرَ وَاَمَّا الْمُسْكِرُ فَيَقُولُ لِيَكُمُ وَمَا لِي تَطِيعُونَ
لَهُ اِلَّا لَزُومًا -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَهْزُومٍ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

کتاب الرقاق

پہلی فصل

۴۹۲۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَتَانِ مَعْبُودَتَانِ فِيهِمَا كَيْتٌ يَرْتَدُّ
النَّاسُ الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دیکھا تو اُس سے نالا خوش رہا۔ یہ سب اپنی اندرونی حالت کے باعث نجات پا جائیں
گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ فلاں بستی کو اُس
کے باشندوں پر اٹھا دو عرض گزار ہوئے کہ اے رب اُس میں تو تیرا فلاں
بندہ بھی ہے جس نے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ فرمایا کہ اُس
پر اور دوسرے سب پر اٹھا دو کیونکہ میری خاطر اُس کا چہرہ ایک ساعت
کے لیے بھی متغیر نہیں ہوا تھا۔ (بہیقی)۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رقیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھتے
ہوئے فرمائے گا: تجھے کیا ہو گیا تھا کہ تو بُرائی کو دیکھتا تھا لیکن اُس سے
منع نہیں کرتا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حُجَّت سکھادی
جائے گی لہذا عرض کرے گا: اے رب! لوگوں سے ڈرتے ہوئے اور تجھ
سے امید رکھتے ہوئے۔ ان نینوں حدیثوں کو بہیقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد
کی جان ہے، یہ بیکسی اور بدی دونوں رقیامت کے روز لوگوں کے لیے کھڑی کی
جائیں گی۔ نیکی اپنے کرنے والوں کو خوشخبری سنائے گی اور اُن سے جھلائی
کا وعدہ کرے گی جبکہ بُرائی کے گئی کہ دُور ہو جاؤ اور تم میں طاقت نہیں ہوگی
مگر اُس کے ساتھ چھٹنے کی۔ اسے احمد اور بہیقی نے شعب الایمان میں روا
کیا ہے۔

دل کو نرم کرنے والی باتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدو نعمتوں کے لحاظ سے بہت سے آدمی
گھٹے میں ہیں یعنی صحت اور فراغت۔
(بخاری)

۴۹۲۷ وَعَنْ الْمُسْتَوْرِ بِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ رَاصِبَةً فِي السَّيْرِ فَلْيَنْظُرْ بِمَنْ يَرْجِعُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۲۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَدَىٰ أَسْكَ مَيِّتٍ قَالَ أَتَيْتُمْ يَحْيَىٰ أَنْ هَذَا إِلَهُ يَدْرَهُمْ فَقَالُوا مَا نَحِبُّ أَنْ لَنَا هَذَا إِلَهٌ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْلُونَ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا أَعْلَىٰكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزِي بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتٍ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ فِي الدُّنْيَا حَتَّىٰ إِذَا أَفْضَىٰ إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَىٰ بِهَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتْ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتْ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حَقَّتْ بِدَلِّ حُجِبَتْ -

۴۹۳۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدَّرَّهِمْ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعَسَّ وَأَنْتَكَسَ وَلَا ذَا شَيْكَ فَلَا أَنْتَفُسَ طَوْلِي لِعَبْدٍ إِخْدَ يُعَانِ قَرْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشَعَتْ رَأْسَهُ مُخَبَّرَةً قَدْ مَا هُوَ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَرَةِ كَانَ فِي السَّاقَرَةِ إِنْ أَتَا ذَنْ لَمْ

حضرت مسعود بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خدا کی قسم، آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی دریا میں اپنی انگلی ڈبوئے اور دیکھے کہ اُس کے ساتھ کتنا (پانی) آیا ہے۔ (مسلم)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کے مرے ہوئے چھوٹے کانوں والے ایک بچے کے پاس سے گزرے تو فرمایا: تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا چاہتا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ تم تو اسے کسی بھی چیز کے بدلے لینا نہیں چاہتے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، جتنا یہ تمہارا نزدیک بے قیمت ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی ذلیل (مسلم)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا جیل خانہ اور کافر کی جنت ہے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی ایمان والے کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا دنیا میں اُس کے باعث عطا فرماتا اور آخرت میں اُس کی جزا دیتا ہے اور کافر کو کھلایا جاتا ہے اُن اعمال کے سبب جو وہ دنیا میں اللہ کے لیے کرتا ہے یہاں تک کہ جب اگلے جہاں میں پہنچتا ہے تو اس کے پلے نیکیوں میں سے کچھ نہیں ہوتا جس کا بدلہ دیا جائے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو خواہشات سے اور جنت کو سختیوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (متفق علیہ) لیکن مسلم کے نزدیک حُجِبَتْ کی جگہ حَقَّتْ ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درہم و دینار اور چادر کا بندہ ہلاک ہوا اگر اُس سے دیا جائے تو راضی ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے۔ ہلاک اور غار ہوا اور جب اُس کے پیر میں کاٹا چھپے تو نہ کھلا جائے۔ اُس بندے کو مبارک ہو جس نے اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں پکڑی ہوئی ہے۔ سر کے بال پرانگندہ اور پاؤں گرد آلود ہیں اگر گھوڑا پر لگایا جائے تو گھوڑا کرتا ہے اور پھپھے ہتے پر کر دیا جائے تو پھپھے ہتے میں رہتا ہے۔ اگر کسی سے اجازت مانگے تو اُس سے اجازت نہیں دی جاتی

يُؤْذَنُ لَهُ وَلَئِنْ شَفَعَ لَوْ يَشْفَعُ -

اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اُس کی سفارش نہیں مانی جاتی۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(بخاری)

۴۹۳۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزَيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزِلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءُ وَقَالَ آيِنَ السَّائِلِ وَكَأَنَّهُ حَمْدُكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُبْنِي التَّرْبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبِطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا الْكَلَّةَ الْخَضِرَ أَكَلَتْ حَتَّى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَشَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ فَلَانَ هَذَا الْهَالِ خَضِرًا حُلُوًّا فَمِنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعِمَّ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَرِيمًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے میں اپنے بدتمیز سے متعلق ڈرتا ہوں یہ ہے کہ تم پر دنیا کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بُرائی کے ساتھ بھلائی آنے لگی۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے وحی نازل ہونے کا گمان کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا: سائل کہاں ہے؟ گویا آپ نے اُس کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ بھلائی بُرائی کو نہیں لاتی۔ فصل ربیع ایسی چیز کو بھی اُگائی ہے جو جانور کو مار دے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دے ماسوائے اُس کے جو جانور ہری گھاس کھائے یہاں تک کہ اُس کی کوکھ زن جائیں تو دھوپ میں بیٹھے، گوبر اور پشیاں کرے، پھر دوبارہ چرنے لگے۔ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق کے ساتھ رکھا تو اچھی مدد کرنے والا ہے اور جس نے اسے حق کے بغیر لیا تو اُس جیسا ہے جو کھاتا رہے اور میر نہ ہو۔ وہ قیامت کے روز اُس پر گواہ ہوگا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

۴۹۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا كَمَا بَسَطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُسُوهَا كَمَا تَنَّا فُسُوهَا وَتَهْلِكُ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ -

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، مجھے تم پر فقر کا ڈر نہیں بلکہ میں ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا فراخ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کر دی گئی تھی۔ پس تم اس سے محبت کرنے لگو گے جیسے تم سے پہلے لوگوں نے کی اور تمہیں ہلاک کر دے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا (متفق علیہ)۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! آلِ محمد کے رزق کو گزارے کے مطابق بنا۔ دوسری روایت میں بقدر کفایت ہے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کامیاب ہو گیا جو اسلام لے آیا اور بقدر کفایت رزق دیا گیا اور جو اللہ نے اُس سے دیا اُس پر قانع کر دیا۔

(مسلم)

۴۹۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْنًا وَفِي رِوَايَةٍ كَفَافًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۹۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرِزْقٌ كَفَافًا وَقَدْ أَحَبَّ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ میرا مال، میرا مال کتنا رہتا ہے حالانکہ اس کے مال کے تین حصے ہیں۔ ایک وہ جو کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پڑا کر دیا۔ دوسرا وہ جو باد خدا میں دے کر جمع کر دیا اور جو اس کے سوا ہے وہ جانے والا ہے اور اُسے لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ دُتو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اُس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ اُس کے ساتھ اُس کے اہل و عیال ہمال اور اعمال جاتے ہیں۔ اور اُس کے اہل و عیال مال تو لوٹ آتے ہیں اور اُس کے اعمال باقی رہ جاتے ہیں۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا کس کو ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کو اپنے مال سے اپنے وارث کا مال زیادہ پیارا ہو۔ فرمایا: اُس کا مال تو وہی ہے جو اُس نے آگے بھیجا اور وہ اُس کے وارث کا مال ہے جو اُس نے پیچھے چھوڑا۔ (بخاری)

مطرف سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سورہ التکاثر پڑھ رہے تھے۔ فرمایا کہ آدمی میرا مال، میرا مال کتنا ہے۔ حالانکہ اسے آدمی تیرے لیے دی ہے جو تم نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پڑا کر دیا تو نے صدقہ کیا اور بچا لیا۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نگرانی مال کی کثرت سے نہیں بلکہ تو نگرانی تو دل کی بے نیازی سے ہے۔

(متفق علیہ)

۴۹۳۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَا لِي مَالِي وَدَانَ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَيْسَ فَأَبْلَى أَوْ أُعْطِيَ فَأَفْتَنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكٌ لِلنَّاسِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۴۹۳۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِثْلُ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثٍ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثٌ مَا أَخَّرَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۹۴۰ وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ «الْهَلُمُّ التَّكَاثُرُ» قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَا لِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَيْسَتْ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْصَيْتَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کون ہے جو مجھ سے ان باتوں کو لے اور ان کے مطابق عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ چیزیں گنیں اور فرمایا: ہر عام چیزوں سے بچو، لوگوں سے بڑھ کر عبادت کرو، جو اللہ نے قسمت میں رکھا ہے اس پر راضی رہو، لوگوں سے مستغنی رہو، ہمسائے کے ساتھ نیکی کرو تو کامل مومن ہو جاؤ گے، لوگوں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تو کامل مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آدمی سے فرماتا ہے کہ تو میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا میں تیرے سینے کو استننا سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دُور کر دوں گا۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے ہاتھوں کو مشغول کر دوں گا اور تیری مفلسی دُور نہیں کرے گا۔ (احمد، ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک آدمی کی عبادت اور کوشش کا ذکر ہوا اور دوسرے کے درع کا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے درع کے برابر نہ کرو۔

(ترمذی)

عمر بن مہمون ادوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت شمار کرو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، تندرستی کو مفلسی سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔ اور زندگی کو موت سے پہلے۔ اسے ترمذی نے مرسل روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی انتظار نہیں کرتا مگر گنہگار رہنے والی تو نگری کا، یا جھلا دینے والی مفلسی کا، یا بگاڑ دینے والی بیماری کا، یا بے وقوف بنا دینے والے بڑھاپے کا، یا چھوڑ دینے والی موت کا یا دجال

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يَعْلَمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ عَبْدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ وَاحْبِسْ إِلَى حَبَارِكَ تَكُنْ مُؤَمِّنًا وَاحْبِسْ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الصَّحْحَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الصَّحْحِ تُبَيِّتُ الْقَلْبَ - (رواهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۹۴۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا صَدْرَكَ غَنَى وَأَسَدًا فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ بَيْتَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ -

(رواهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ إِحْدَى رَاحَتَيْهِمَا ذَكَرَ آخَرَ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْصِي الْوَرَعَ -

(رواهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۹۴۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَدَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْطُهُ اَعْتَمَتِ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ -

(رواهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

۴۹۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غَنَى مُطْعِمًا أَوْ فَقْرًا مُسْتَيْئًا أَوْ مَرَمًا مُقْبِدًا أَوْ هَرَمًا مُقْبِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوْ الدَّجَالَ فَالْجَلَّ شَرُّ غَايِبٍ يَنْتَظَرُ أَوَّ السَّاعَةِ وَالسَّاعَةُ أَدْحَى وَ

کی چھپی ہوئی بُرائی کا، یا قیامت کی جھلکیاں بڑا سخت ڈنڈا اور بڑی کڑی آفت ہے (ترمذی نسائی)
 اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ملعونہ ہے اور اس کی ہر چیز لعنت کی گئی ہے ماسوائے ذکرِ الہی کے اور جس کو وہ دوست رکھے اور عالمِ دین و علمِ دین سیکھنے والے کے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجھ کے پُر برابر بھی وقت رکھتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے جاگیر نہ بناؤ ورنہ تم دنیا سے محبت کرنے لگو گے۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا سے محبت کی اُس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا۔ تم باقی رہنے والی کو فانی پر ترجیح دو۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دینار اور درہم کے بندوں پر لعنت کی گئی ہے۔ (ترمذی)

کعب بن مالک نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جن دو بھوکے بھیڑیوں کو ریڑ میں چھوڑ دیا گیا ہو تو وہ اُس کا اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا آدمی مال کی حرص اور ناک بڑھانے میں اپنے دین کا نقصان کرتا ہے۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جو بھی خرچ کرتا ہے اُس پر اُسے اجر دیا جاتا ہے ماسوائے اس کے جو وہ مٹی پر خرچ کرے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کرنا سب ہی لئے خدا میں ہے ماسوائے عمارت

اُمّ - (رواہ الترمذی والنسائی)

۴۹۴۷ وَعَنْ أَنَسٍ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دُنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَّا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاةُ وَعَالِمٌ أَوْ مَتَعَلِّمٌ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۴۹۴۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِثْمَهَا شَرْبَةً۔

(رواہ أحمد والترمذی وابن ماجہ)

۴۹۴۹ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الصَّبِيْعَةَ فَتَرْعَبُوا فِي الدُّنْيَا (رواہ الترمذی والبيهقي في شعب الإيمان)

۴۹۵۰ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَا أَضْرَبَ بِأُخْرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ أُخْرَتَهُ أَضْرَبَ بِدُنْيَا فَارْتَدَّ وَمَا يَبْقَى عَلَى مَا يَبْقَى (رواہ أحمد والبيهقي في شعب الإيمان)

۴۹۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدَّرْهِمِ۔

(رواہ الترمذی)

۴۹۵۲ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذُنْبَانِ جَارِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَيْمٍ يَأْخُذُ لَهَا مِنْ حَرِّ مَلَكٍ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرِّ لِدَيْنٍ۔ (رواہ الترمذی والدارقطني)

۴۹۵۳ وَعَنْ خُبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا النَّفَقَ مُؤْمِنٌ مِّنْ نَّفَقَةٍ إِلَّا أُجِرَ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتَهُ فِي هَذَا التُّرَابِ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۴۹۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَّا الْبَيْتَ فَلَا

خَيْرَ فَيَّهِ -

بنانے کے کیونکہ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر نکلے اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک بلند قبۃ دیکھا تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب عرض گزار ہوئے کہ یہ فلاں انصاری آدمی کا ہے۔ آپ خاموش ہو گئے اور اسے دل میں رکھا۔ یہاں تک کہ جب اُس کا مالک حاضر بارگاہ ہوا اور لوگوں میں اُس نے آپ پر سلام عرض کیا تو آپ نے چہرہ انور پھیر لیا۔ ایسا کئی مرتبہ کیا یہاں تک کہ وہ آدمی غصے اور اعراض کو سمجھ گیا اور اپنے ساتھیوں سے اس کا ذکر کیا اور کہا: خدا کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناخوش دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ جب حضور باہر نکلے تو آپ کے قبۃ کو دیکھا تھا۔ وہ اپنے قبۃ کی طرف گیا اور اُسے مسما کر دیا، یہاں تک کہ زمین کے برابر کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز پھر باہر نکلے اور اُسے نہ دیکھا تو فرمایا: یہ قبۃ کا کیا بنا؟ لوگوں نے کہا کہ اس کے مالک نے ہم سے آپ کے اعراض فرمانے کا ذکر کیا تو ہم نے اُسے بتا دیا تھا۔ پس اُس نے اسے مسما کر دیا۔ فرمایا کہ ہر عمارت وہاں ہے سوائے اُس کے جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوباشم بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاکید کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا: تمام مال میں سے تمہیں ایک خادم اور ایک گھوڑا جہاد کے لیے کافی ہے (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں ابوباشم بن عتبہ ہے یعنی آخری نام کی جگہ وال اور یہ درست نہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی ضرورت میں ان کے سوا اور کچھ نہیں یعنی رہنے کے لیے گھر، ستر چھپانے کے لیے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لیے روٹی اور پانی۔ (ترمذی)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیے کہ جب میں اُسے کروں تو مجھے اللہ تعالیٰ بھی دوست رکھے اور لوگ بھی فرمایا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۴۹۵۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالَتْ أَمْعِبَةٌ هَذِهِ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى لَتَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ صَنَمَ ذَلِكَ صِرَاطًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ لَمْ تُكْرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّ يَرُهَا قَالَتْ مَا فَعَلْتَ الْقُبَّةُ قَالُوا شَكَى إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ فَأَخْبَرْنَاكَ فَهَدَمَهَا فَقَالَ أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالَ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا مَا لَا يَعْنِي إِلَّا مَا لَا يَدُمُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۹۵۶ وَعَنْ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْةَ قَالَ قَالَ عُمَدُ الْحَرِّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْدٍ بِالنَّوَالِ يَدُلُّ لَتَاءً وَهُوَ نَصِيحٌ)

۴۹۵۷ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْسَ لَابْنِ أَدَمَ حَقٌّ فِي سَوَى هَذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَتَوْبٌ يُعَارَى بِهِ عَوْرَتُهُ وَجِلْفٌ الْخَيْرِ وَالْمَاءُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۴۹۵۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ قَالَ أَهْدُ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ

وَاذْهَبْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُجِبَّكَ النَّاسُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۵۹ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَرُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالِدُنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ لِيَسْتَظِلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۴۹۶۰ وَكَانَ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَغْبِطُ أَوْلِيَاءِي عِنْدِي الْمُؤْمِنُ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حِطِّ مِنَ الصَّلَاةِ أَحْسَنُ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَأَطْلَعُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رَمَقُهُ كَقَفَا فَاصْبِرْ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَقَدَ سَيْدِهِ فَقَالَ مَحَلَّتْ مُنِيتُهُ قُلْتُ بَوَاكِيهِ قُلْتُ تَرَانَةُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
۴۹۶۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي طَعَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبِعْ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا فَإِنِ اجْتُمَعَتْ تَغَرُّعَتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا اشْبَعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۴۹۶۲ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْصِنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ أَمِنًا فِي سِرِّهِ مُعَافَاً فِي جَسَدِهِ عِنْدَ قَوْتِ يَوْمِهِ فَكَأَنَّ مَا حَبِطَ لَهُ الدُّنْيَا بَحْدًا وَفِيهَا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)
۴۹۶۳ وَكَانَ الْمُقْدَامِيُّ بْنُ مَعْدِي كَرَبٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وَِعَاءَ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكَلَاتُ يَفْسَمِنَ

کہ دنیا سے لاتعلق ہو جاؤ تمہیں اللہ دوست رکھگا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے لاتعلق ہو جاؤ تمہیں لوگ دوست رکھیں گے (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سوئے اٹھے تو جسم اطہر پر نشانات تھے۔ حضرت ابن مسعود عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہمیں حکم فرماتے تو ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیتے اور خدمت گزاری کرتے۔ فرمایا کہ میرا دنیا سے اور دنیا کا ٹھہ سے کیا تعلق؟ سوئے اٹنا جیسے سوار درخت کے نیچے سائے میں بیٹھا پھر چل دیا اور اسے چھوڑ گیا۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک میرے دوستوں میں قابلِ رشک وہ مومن ہے جو دوسروں سے سبکدوش، نماز سے دلچسپی رکھنے والا، اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرنے والا، خلوت میں بھی اُس کی اطاعت کرنے والا، لوگوں میں گناہ جس کی طرف انگلی سے اشارہ نہ کیا جائے اور اُس کا رزق بقدر کفایت ہو اور اس پر صبر کرے پھر آپ نے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا: اُس کی ثنا جلد پوری ہوتی ہے، اُس پر رونے والے کم ہوتے ہیں اور اُس کی میراث ٹھوڑی ہوتی ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے میرے لیے مکہ مکرمہ کی سنگستان کو سونا بنا دینے کے لیے فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے رب! البتہ کر، بلکہ میں ایک روز بھوکا رہوں اور ایک روز شکم سیر نہا کر جس روز بھوکا رہوں تو تبرے حضور عاجزی پیش کروں اور نیز اذکر کروں جس روز شکم سیر ہوں اور نیزی حمد و ثنا بیان کروں اور نیز انشکر ادا کروں۔ (احمد، ترمذی)

حضرت عبید اللہ بن مجہنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے اس حالت کے اندر صبح کرے کہ اپنی جان سے بے خون ہو، اُس کا جسم ٹھیک ٹھاک ہو اور ایک روز کی خوراک اُس کے پاس ہو تو لوگوں کو دنیا اُس کے ساز و سامان سمیت اُس کے پاس جمع کر دی گئی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت مقلام بن معکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آدمی نے پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں بھرا لاکر آدمی کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اُس کی پیٹھ کو

قائم رکھ سکیں۔ اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو تنہائی حصے میں کھانا تنہائی حصے میں پانی اور تنہائی حصے سانس کے لیے رکھے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ڈکار لیتے ہوئے سنا تو فرمایا: اپنی ڈکاروں کو کم کرو کیونکہ قیامت میں سب لوگوں سے بھوکے وہی ہوں گے جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتے رہے۔ اسے شرح السنہ میں روایت کیا اور ترمذی نے بھی اسی کے مانند روایت کی ہے۔

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر اُمت کے لیے آزمائش کی کوئی چیز ہوتی ہے اور میری اُمت کی آزمائش کی چیز مال ہے۔ (ترمذی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو قیامت کے روز کجی کے بچے کی طرح لایا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جائے گا اُس سے فرمائے گا کہ میں نے تجھ پر عطائیں کیں، احسانات کیے اور تجھے انعامات دیے تو اُن کا کیا بنایا؟ عرض کرے گا: یا رب! میں نے سب کو جمع کیا اور بڑھایا اور اُس میں سے زیادہ تر کو چھوڑ آیا۔ مجھے والہیں بھیج کہ اُس سارے کو لے آؤں۔ اُس سے فرمائے گا کہ دیکھ تو نے آگے کیا بھیجا تھا؟ عرض کرے گا کہ اے رب! سب کچھ جمع کیا اور بڑھایا اور جو کچھ تھا اس میں سے اکثر کو چھوڑ آیا ہوں۔ مجھے والہیں بھیج کہ اُس سارے کو لے آؤں۔ جب ظاہر ہو جائے گا کہ اس نے آگے کچھ نہیں بھیجا تو اُسے جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور ضعیف کہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا اور کہا جائے گا کہ کیا میں نے تیرے جسم کو درست نہیں رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا۔

(ترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز آدمی کے قدم آگے نہیں بڑھیں گے یہاں تک کہ اُس سے پانچ چیزوں کے متعلق پوچھ نہ لیا جائے۔

صَلْبُهُ فَإِنْ كَانَ لَا مُحَالَهَ فَتُلْتِكُ طَعَامًا وَتُلْتِكُ شَرَابًا وَتُلْتِكُ لِنَفْسِهِ - (رواہ الترمذی وابن ماجہ)
۴۹۴۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصَرُ مِنْ جَشَاءِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَطْوَلُهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا -

(رواہ فی شرح السنۃ وروی الترمذی نحوه)
۴۹۴۵ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ - (رواہ الترمذی)

۴۹۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ ابْنَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنَّهُ بَدَجٌ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتَكَ وَخَوَّلْتُكَ أُنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَشَرَرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِمِ كَلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَشَرَرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ فَارْجِعْنِي إِلَيْكَ بِمِ كَلِّهِ فَإِذَا عَبَدْتُ لَمْ يَقْدَمْ خَيْرًا فَيُضْطَرُّ بِمِ إِلَى النَّارِ -

(رواہ الترمذی وضعفہ)

۴۹۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ النَّعِيَّاتِ يُقَالُ لَهُ أَلَمْ نُصِمْ جِسْمَكَ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ -

(رواہ الترمذی)

۴۹۴۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرُدُّونَ قَدَمًا ابْنَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عَمَلِهِ فِيمَا أَفْنَاكَ وَعَنْ

کن کاموں میں غم کی۔ جو انی کن باتوں میں برباد کی۔ مال کہاں سے کیا اور کہاں خرچ کیا۔ جو جانتا تھا اُس پر کہاں تک عمل کیا۔ اسے نرندی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ قَالِهِ مِنْ آيِنِ الْكُتُبَةِ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

تیسری فصل

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم کسی گورے یا کالے سے بہتر نہیں ہو گے جبکہ تقویٰ میں بڑھ کر ہو۔

(احمد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بے رغبت ہوتا دنیا سے کوئی بندہ مگر اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ حکمت اُگھا دیتا ہے جس کے ساتھ اُس کی زبان بولتی ہے اور دنیا کے عیب دکھا دیتا ہے اور اُس کی بیماریاں اور اُس کے علاج اور اُس سے سلامتی کے گھر کی طرف صحیح سالم نکال لیتا ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کامیاب ہو جس نے اپنے دل کو ایمان کے لیے مخصوص کر دیا اور اپنے دل کو اطاعت والا بنایا اور اپنی زبان کو سچ بولنے والی اور اپنے نفس کو اطمینان والا اور اپنی طبیعت کو سیدھے راستے پر چلنے والی اور اپنے کانوں کو حق بات سننے والے اور اپنی آنکھ کو حق دیکھنے والی۔ کان قیف اور آنکھ راستہ اُس چیز کا ہیں جو دل نگاہ رکھتا ہے اور وہ کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو نگاہ رکھنے والا بنالیا۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں گنہگار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اُسے پسند ہیں تو یہ استدراج ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ جب وہ اُن چیزوں کو بھول گئے جن کی انھیں نصیحت فرمائی تھی تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ جب دیے گئے پر خوش ہو گئے تو ہم نے اچانک انھیں پکڑ لیا تو وہ اس ٹوٹے ہوئے رہ گئے۔ (۴۹: ۶ - احمد)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل صفہ میں

۴۹۹۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكَ أَتَلُكَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۹۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهَدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَتَيْتُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَائِهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ -
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۹۴۱ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبُهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنُهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنُهُ نَازِرَةً فَأَمَّا الْأُذُنُ فَفَقِيمَةٌ وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمُقَدَّرَةٌ لِمَا يُرَى الْقَلْبُ وَدَقْدَ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۹۴۲ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّهَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۴۹۴۳ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ

میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا اور اُس نے ایک دنیا رھوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک داغ ہے۔ پھر دوسرا فوت ہوا اور دوسرا چھوڑے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو داغ ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے مامون جان حضرت ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عبادت کے لیے گئے تو حضرت ابو ہاشم رو پڑے۔ کہا کہ مامون جان! آپ کو کس چیز نے ٹھلایا؟ تکلیف نے مضطرب کیا یا دنیا کے لالچ نے؟ فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے پکا بند لیا تھا مگر میں اُس پر قائم نہ رہ سکا۔ کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے حضور کو فرما ہوئے سنا کہ سارے مل سے تمہارے لیے ایک خادم اور ایک گھوڑا جماد کے لیے کافی ہے جبکہ میرے خیال میں اس سے میں نے زیادہ جمع کیا ہے۔

(احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

حضرت امّ درداء سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئی: کیا بات ہے کہ آپ اُس طرح مال تلاش نہیں کرتے جیسے فلاں تلاش کرتا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے، بھاری بوجھ والے اُس سے گزرنے سے گھٹنیں سکیں گے۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ اُس گھاٹی میں سے بچے گزرتے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ پانی پر چلے اور اُس کے قدم نہ نہ ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ اسی طرح دنیا دار گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔ ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

جبیر بن نفیر سے مسند روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ مال جمع کروں اور تاجروں میں شامل ہو جاؤں بلکہ میری طرف یہ وحی فرمائی گئی ہے: تو اپنے رب کی تعریف بیان کرتے ہوئے اُس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ اور آخری دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو (۱۵: ۹۸: ۹۹) روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور ابونعیم نے حلیہ میں ابومسلم سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

تُووِیَّ وَتَرَکْ دِیْنَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قَالَ ثُمَّ تُووِیَّ الْخَرَفَتُكَ دِیْنَارِیْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ۔

(رواہ احمد و البیہقی فی شعب الایمان)

۲۹۴۲ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُثْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُعِيبُكَ يَا خَالَ أَوْجَعُ يُشْزُكُ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا

قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَهُ الْيَتَامَ عَمَّا أَخَذَ بِهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ أُرَاقِي قَدْ جَمَعْتُ۔

(رواہ احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ)

۲۹۴۵ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فَلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَثُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُتَقَلِّوْنَ فَأُحِبُّ أَنْ خَفَفَ لِي لِكَ الْعَقَبَةِ۔ (رواہ البیہقی)

۲۹۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ لَا ابْتَلَّتْ

قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الدُّنُوبِ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

۲۹۴۷ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ

وَأَكُونُ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَيِّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاهِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ۔ (رواہ فی شروح السنّة و ابونعیم

فی الحلیۃ عن ابی مسلم)

۲۹۴۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا کو محلال طریقے سے تلاش کرے سوال سے بچے، اہل وعیال کی ضروریات پوری کرنے اور ہمسائے پر احسان کرنے کے لیے ترقیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے یوں ملے گا کہ اُس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا اور جو دنیا کو محلال طریقے سے تلاش کرے لیکن مال بٹھانے فخر کرنے اور دولت مندی دکھانے کے لیے تو اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ وہ ناراض ہوگا۔ رِوَاہُ کیا اسے بہیقی نے شعب الایمان میں ابو نعیم نے حلیمہ میں۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھلائی کے خزانے اُن خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ مبارک ہو اُس بندے کو جس کو اللہ تعالیٰ نے بھلائی کو کھولنے اور بڑائی کو بند کرنے کی کنجی بنایا۔

(ابن ماجہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے مال میں برکت نہ ڈالے تو وہ اُسے پانی اور مٹی میں صرف کرتا ہے۔ (بہیقی)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمارتوں میں حرام سے بچو کیونکہ یہ بڑائی کی جڑ ہے۔ اِن دونوں حدیثوں کو بہیقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اُسے وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو۔ روایت کیا اسے احمد اور بہیقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دورانِ خطبہ فرماتے ہوئے سنا: شراب گناہوں کو کثرت سے جمع کرنے والی اور عورتیں شیطان کا جال ہیں اور دنیا کی محبت ہر بڑائی کی جڑ ہے اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: عورتوں کو پیچھے رکھو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں پیچھے رکھا ہے۔ روایت کیا اسے رزین نے اور بہیقی نے شعب الایمان میں حسن بصری سے مسند روایت کی ہے کہ دنیا کی محبت ہر بڑائی کی جڑ ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا لَا اسْتِعْفَاءَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعِيًّا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لِقَى اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ كَيِّدَةُ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مَكَايِدًا مَثَفًا خِرًا مُرَاشِيًا لِقَى اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نَعِيمٍ فِي الْحَلِيمَةِ) ۲۹۷۹ وَعَنْ سَهِيلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْخَيْرَ خَزَائِنٌ لِبَيْتِكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبَى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مَغْلًا قَالًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مَغْلًا قَالًا لِلْخَيْرِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۲۹۸۰ وَعَنْ عَبِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْمَيَّارُكَ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْنِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ)

۲۹۸۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ آسَاسُ الْخَرَابِ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۹۸۲ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارٌ مِنْ دَارِكَلَهْ وَمَالٌ مِنْ لَمَالٍ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۲۹۸۳ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ الْخَمْرُ جِهَامُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ مَحَابِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ حَاطِيَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُ يَقُولُ اخْرُجُوا النِّسَاءَ حَيْثُ أَخْرَهُنَّ اللَّهُ - (رَوَاهُ رِزْوَانُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْحَسَنِ مَوْلَا حَبِيبِ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ حَاطِيَةٍ)

۴۹۸۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَوَفَ مَا اتَّخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي الْهَوَىٰ وَطُولُ الْأَمَلِ فَأَمَّا الْهَوَىٰ فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ وَهَذِهِ الدُّنْيَا مَرْتَجَلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهَذِهِ الْآخِرَةُ مَرْتَجَلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مَقْتَرُهَا بَنُونَ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَكُونُوا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوا فَإِنَّكُمْ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَأَنْتُمْ عَدَا فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَلَا عَمَلَ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۴۹۸۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مَدِيرَةً دَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مَقْتَرُهَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَعَدَا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ)

۴۹۸۶ وَعَنْ عُمَرَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرْضٌ خَافٍ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَالْآوَاتِ الْآخِرَةُ أَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضَىٰ فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا إِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ مِنْ آفِرِهِ فِي الْجَنَّةِ وَالْأَوَاتِ الشَّرَّ كُلَّهُ مِنْ آفِرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنْ اللَّهِ عَلَى حَدَرٍ دَاعِلُكُمْ أَنْتُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ)

۴۹۸۷ وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الدُّنْيَا عَرْضٌ خَافٍ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَالْآوَاتِ الْآخِرَةُ وَعَدَا صَادِقٌ يُحْكَمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحَقِّقُ فِيهَا الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أَوْثَنِ بَيْنَهُمَا وَلَدُهَا -

(رَوَاهُمَا أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کے متعلق دو چیزوں سے زیادہ ڈرتا ہوں۔ یعنی نفسانی خواہشات اور لمبی عمر کی آرزو کیونکہ نفسانی خواہشات تو حق سے روکتی ہیں اور لمبی عمر کی خواہش آخرت کو جھکا دیتی ہے۔ یہ دنیا کوچ کر جانے والی اور آخرت کوچ کر کے آنے والی ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹھے ہیں۔ اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ دنیا کے بیٹھے نہ بنو کیونکہ آج تم عمل کے گھر میں ہو اور حساب نہیں ہے اور کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے جہاں عمل نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ دنیا بیٹھ بھیر کر جا رہی ہے اور آخرت سامنے آرہی ہے۔ دونوں میں سے ہر ایک کے بیٹھے ہیں۔ تم آخرت کے بیٹھے نہ بنو کیونکہ آج عمل ہے اور حساب نہیں لیکن کل حساب ہوگا اور عمل نہیں ہوگا۔ اسے بخاری نے ترجمہ الباب میں روایت کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطرہ دیتے ہوئے ایک روز اپنے حلقے میں فرمایا: آگاہ رہو کہ دنیا حاضر مال ہے جس میں میں سے نیک اور بد کھاتے ہیں اور آخرت سچ ثابت ہونے والا زمانہ ہے جس میں قدرت والا حقیقی بادشاہ فیصلہ فرمائے گا۔ آگاہ رہو کہ بھلائی اپنی نسام شاخوں سمیت جنت میں ہے اور بُرائی اپنی تمام شاخوں سمیت جہنم میں ہے۔ آگاہ رہو کہ تمہاری خیر اللہ سے ڈرنے میں ہے۔ آگاہ رہو کہ تم اپنے اعمال کے سامنے پیش کیے جاؤ گے تو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی اُسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر بُرائی کی ہوگی اُسے دیکھے گا۔ روایت کیا ہے اسے شافعی نے۔

حضرت شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! یہ دنیا حاضر مال ہے اس سے نیک اور بد کھاتے ہیں اور آخرت سچا وعدہ ہے جس میں انصاف اور قدرت والا حقیقی بادشاہ فیصلہ فرمائے گا۔ اُس میں حق کو حق اور باطل کو باطل دکھا دیا جائے گا۔ تم آخرت کے بیٹھے بنو اور دنیا کے بیٹھے نہ بنو کیونکہ ہر ایک مال کے پیچھے اُس کی اولاد ہوتی ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو ابونعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج طلوع نہیں ہوتا مگر اُس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو جنوں اور انسانوں کے ہوا سب کو سنا کر منادی کرتے ہیں کہ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ جو غفور اور کفایت کرنے والا ہو وہ ہلاک کرنے والے زیادہ سے اچھا ہے۔ ان دونوں کو ابونعیم نے علیہ میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے حضور تک پہنچاتے کہ آپ نے فرمایا: جب کوئی مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اگے کیا بھیجا ہے اور انسان کہتے ہیں کہ پیچھے کیا چھوڑا ہے۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ امام مالک سے روایت ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! لوگوں سے جس قیامت کا وعدہ کیا گیا ہے وہ انھیں دُور معلوم ہوتی ہے جبکہ وہ آخرت کی طرف تیزی سے جا رہے ہیں۔ تم نے ابتدا سے ہی دنیا کی طرف بھیج لی اور آخرت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ بیشک جس گھر کی طرف تم جا رہے ہو وہ اس کی نسبت زیادہ نزدیک ہے جس سے نکل رہے ہو۔ (رزین)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: کو کونسا آدمی افضل ہے؟ فرمایا کہ ہر وہ آدمی جو صاف دل اور سچی زبان والا ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں لیکن مَحْمُومُ الْقَلْبِ کیا ہے؟ فرمایا وہ پاکیزہ دل اور پاکیزہ سیرت والا ہے۔ وہ گناہ، ظلم، نجاست اور حسد نہیں کرتا۔ اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں چار باتیں ہوں تو دنیا میں باقی چیزیں نہ ملنے کا کوئی مضائقہ نہیں۔ امانت کی حفاظت، بات کی سچائی، اخلاق کی خوبی اور خوراک کی پاکیزگی۔ اسے احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

امام مالک سے روایت ہے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ لقمان حکیم سے کہا گیا: ہم جو دیکھتے ہیں اس مقام پر آپ کو کس چیز نے پہنچایا؟ فرمایا کہ سچی بات کرنے، امانت ادا کرنے اور بیکار گفتگو چھوڑ دینے نے۔

(موطا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۴۹۸۸ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلَّا وَبِحَبْنَتَيْهَا مَلَكَانِ يُتَادِيَانِ يُسَمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ مَا قَلَّ وَكُفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَى - (رواهما أبو نعیم فی الحلیۃ)

۴۹۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُو آدَمَ مَا خَلَّفَ (رواه البیہقی فی شعب الایمان)

۴۹۹۰ وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَنَاطَوْا لِعَلِيهِمْ مَا يُوعَدُونَ وَهُمْ إِلَى الْآخِرَةِ سِرَاعًا يَدَّ هَبُونَ وَأَنْتَ قَدْ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْآخِرَةَ وَلَنْ تَذَارَا تَسِيرُ إِلَيْهَا أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا - (رواه رزین)

۴۹۹۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَحْمُومٍ الْقَلْبِ صَدُوقٍ اللِّسَانِ قَالُوا صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَحْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا آثَمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غَدَّ وَلَا حَسَدَ - (رواه ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان)

۴۹۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ أَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيثٍ وَحَسَنُ خَلِيقَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ - (رواه أحمد والبیہقی فی شعب الایمان)

۴۹۹۳ وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ قَيْلَ لِقْمَانَ الْحَكِيمِ مَا بَلَغَكَ مَا نَرَى يَعْزِي الْفَضْلُ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِي - (رواه فی الموطا)

۴۹۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال پیش کیے جائیں گے نماز پیش کی جائے گی وہ عرض کرے گی یا رب! میں نماز ہوں۔ فرمائے گا کہ تم بھلائی پر ہو۔ پھر صدقہ پیش کیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گی اے رب! میں صدقہ ہوں۔ فرمائے گا کہ تم بھی بھلائی پر ہو۔ پھر روزے عرض کرے گی اے رب! میں روزہ ہوں۔ فرمائے گا کہ تم بھی بھلائی پر ہو۔ پھر دیگر اعمال اسی طرح پیش کیے جائیں گے اور فرمائے گا کہ تم بھی بھلائی پر ہو۔ پھر اسلام پیش کیا جائے گا تو وہ عرض کرے گا کہ اے رب! تو اسلام ہے اور میں اسلام ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو بھلائی پر ہے آج میں تیرے باعث مواخذہ کر رہا ہوں اور تیرے سبب عطا کر دوں گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: **وَأُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ إِلَىٰ اللَّهِ فَأَسْرَعَ إِلَيْهِمْ وَجْهُهُمُ الْمُسْتَجِيبُ** (۸۵:۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس میں پرندوں کی تصویریں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اسے بدل دو کیونکہ جب میں نے اسے دیکھا تو مجھے دنیا یاد آگئی۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: مجھے مختصر نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو رخصت ہونے والے جیسی پڑھو اور ایسی بات نہ کہو جس پر مہذبت خواہ ہونا پڑے اور جو لوگوں کے قبضے میں ہے اس سے پوری طرح مایوس ہو جاؤ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مین کی طرف بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ وصیت کرتے ہوئے نکلے۔ حضرت معاذ سوار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی سواری کے ساتھ پیڈل چل رہے تھے جب فارغ ہو گئے تو فرمایا: اے معاذ! شاید اس سال کے ہندم مجھ سے ملاقات نہ کر سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو یا میری قبر کے پاس سے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراق میں حضرت معاذ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے پھر آپ مر کر مدینہ منورہ کی جانب متوجہ ہوئے اہم فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ میرا قرب حاصل کرنے والے متھے ہیں، وہ خواہ کوئی ہو!

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ الْأَعْمَالُ فَتَبَيَّنَ الصَّلَاةُ فَتَقُولُ يَا رَبِّ أَنَا الصَّلَاةُ فَيَقُولُ إِنَّكَ عَلَىٰ خَيْرٍ فَيَتَبَيَّنُ الصَّدَقَةُ فَتَقُولُ يَا رَبِّ أَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُولُ إِنَّكَ عَلَىٰ خَيْرٍ ثُمَّ تَبَيَّنَ الصَّيَامُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنَا الصَّيَامُ فَيَقُولُ إِنَّكَ عَلَىٰ خَيْرٍ ثُمَّ تَبَيَّنَ الْأَعْمَالُ عَلَىٰ ذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّكَ عَلَىٰ خَيْرٍ ثُمَّ تَبَيَّنَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ السَّلَامُ وَأَنَا الْإِسْلَامُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِنَّكَ عَلَىٰ خَيْرٍ لِّكَ الْيَوْمَ اخْذُوكَ أُعْطِيَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

۲۹۹۵ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سُرُوفٌ فِيهَا تَمَاشِيلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي إِذَا رَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا**

۲۹۹۶ **وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَبَّأَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَظُمَتِي وَأَوْجِرُ فَقَالَ إِذَا مِتُّ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُودِعٍ وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعَذُّرُ مِنْهُ عَدَاؤُكَ وَاجْتِمَاعُ الْإِنْيَاسِ مِمَّا فِي آيَةِ النَّاسِ**

۲۹۹۷ **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمِّدُهُ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَىٰ أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا أَوْ قَبْرِي فَبِكُنْ مُعَاذُ جُشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ التَفَتَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلِي النَّاسِ فِي الْمُتَقُونَ مَنْ كَانُوا وَحِيَّتُ كَانُوا**

(رَوَى الْاَحَادِيثُ الْاَرْبَعَةُ اَحْمَدُ)

۴۹۹۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّورَ إِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ مِنْ عِلْمٍ يَعْرِفُ بِهِ قَالَ لَعَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى فِي مَنْ دَارَ الْخُرُورَ وَالْإِتَابَ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ وَالْإِسْتِعْدَادَ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُولِهِ -

۴۹۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خَلَادٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَأَقْرَبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلْقَى الْحِكْمَةَ -

(رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فقر کی فضیلت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طرز زندگی

پہلی فصل

۵۰۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّ أَشْعَثَ مَدْحُورٍ بِأَلَا بُرَابٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۰۱ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدَانًا لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَنْصُرُونَ وَتَتَرَمَّزُونَ إِلَّا بِضَعْفَارٍ كُفٍّ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۰۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةً

یا کسی جگہ ہوں۔ ان چاروں حدیثوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاوت کی: جس کو اللہ ہدایت دینا چاہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے (۶: ۱۲۵) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور جب سینے میں داخل ہو تو سینہ کھلتا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا اس بات کو جاننے کی کوئی نشانی ہے؟ فرمایا: ہاں! برائیوں سے دور رہنا، ہمیشہ کے گھر کی جانب جھکے رہنا اور موت کے آنے سے پہلے اُس کے لیے تیار رہنا۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو خلدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اُسے دنیا میں زُہد اور کم گوئی عطا فرمائی گئی ہے تو اُس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ حکمت سکھایا گیا ہے۔ ان دونوں کو بیعتی نے شب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اللہ چاہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے (۶: ۱۲۵) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور جب سینے میں داخل ہو تو سینہ کھلتا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا اس بات کو جاننے کی کوئی نشانی ہے؟ فرمایا: ہاں! برائیوں سے دور رہنا، ہمیشہ کے گھر کی جانب جھکے رہنا اور موت کے آنے سے پہلے اُس کے لیے تیار رہنا۔

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ انھیں دوسروں پر فضیلت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ضعیف لوگوں کے باعث مدد کیے جاتے اور روزی دیے جاتے ہو۔ (بخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا

تو اس میں داخل ہونے والے میں نے زیادہ تر مسکین دیکھے اور دولت مند روکے ہوئے ہیں ماسوائے اُن کے جن جہنمیوں کو جہنم میں ڈالنے کا حکم فرمادیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر عورتیں تھیں۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو زیادہ تر اس میں مفلسوں کو دیکھا اور جہنم میں جھانک کر دیکھا تو زیادہ تر اس میں عورتوں کو دیکھا۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قیامت کے روز مہاجرین و دولت مندوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ (مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے فرمایا کہ اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اُس نے کہا کہ یہ ممتاز لوگوں میں سے ہے۔ خدا کی قسم، اس قابل ہے کہ پیغام دے تو نکاح کر دیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر دوسرا آدمی گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اس کے بارے میں تمہارا خیال ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ مفلس مسلمانوں میں سے ہے۔ اس قابل ہے کہ پیغام دے تو نکاح نہ کیا جائے اگر سفارش کرے تو قبول نہ ہو اور اگر کوئی بات کرے تو اس کی بات سنی نہ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے کہ اس جیسے لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو۔ (متفق علیہ)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ آل محمد نے کبھی متواتر دو روز جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ (متفق علیہ)

سید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے جن کے پاس بھنی ہوئی بکری رکھی تھی انھوں

مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَاصْحَابُ الْجَنَّةِ مَحْبُوسُونَ عَنَآتِ اصْحَابِ النَّارِ قَدْ اُمرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةٌ مِّنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔ (متفق علیہ)

۵۰۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔ (متفق علیہ)

۵۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَعْيَانُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا۔ (رواه مسلم)

۵۰۵ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٌ مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللَّهِ حَرِيٌّ إِنْ خُطِبَ أَنْ يَتَكَبَّرَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشْفَعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْكَ فِي هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خُطِبَ أَنْ لَا يَتَكَبَّرَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشْفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسَمَّ يَقُولُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا۔ (متفق علیہ)

۵۰۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزٍ الشَّعِيرِ يَوْمَئِذٍ مُّتَتَابِعِينَ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (متفق علیہ)

۵۰۷ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَّصْلِيَّةٌ فَدَعَا فَاَبَى

نے آپ کو کھانے کے لیے بلایا تو آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ نے شکم سیر ہو کر جو کی روٹی نہیں کھائی (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹیاں اقد بودار چربی لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں اپنی زیرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی اور اُس سے اپنے گھر والوں کے لیے جو لیے تھے اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آل محمد نے اس حالت میں شام نہیں کی کہ ان کے پاس ایک صاع گندم یا ایک صاع کوئی غلہ ہو جبکہ آپ کی نواز داج مطہرات تھیں (بخاری)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی بستر نہیں تھا، جس سے آپ کے پہلو پر نشانات پڑ گئے تھے۔ آپ نے چڑے کے تیکے سے ٹیک لگائی ہوئی تھی جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ آپ کی اُمت کے لیے دست فرمائے کیونکہ ایرانیوں اور رومیوں کے لیے وسعت فرمائی گئی ہے جبکہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ فرمایا کہ اے عمر! خطاب ایسی کافی ہے۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ انھیں دنیا کی زندگی میں ہی اُن کا حصہ جلدی سے دے دیا گیا۔ دوسری روایت میں ہے: کہ تم اس بات پر راضی نہیں کہ دنیا اُن کے لیے اور آخرت ہمارے لیے ہو۔ (متفق ہو)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب صفہ میں سے میں نے ستر افراد کو دیکھا جن میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہیں تھی بلکہ صرف ازاد تھی یا کمبل تھا جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے۔ اُن میں سے کسی کا کپڑا پنڈلیوں تک پہنچتا اور کسی کا ٹخنوں تک اور اُسے وہ اپنے ہاتھوں سے سمیٹے رکھتے تاکہ کسی کو اُن کا ستر نظر نہ آئے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور افراد میں تم سے بڑھ کر ہو تو اُسے بھی دیکھنا چاہیے جو تم سے کم تر ہو (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے:

أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَوَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ ذَاهَا لَتِ سِنْخَةٍ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُرْعَاكَ بِأَمْدَانِيَّةٍ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَآخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لَأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ بَرٌّ وَلَا صَاعٌ حَبٌّ وَلَا تَعْنَدُكَ لَتَسَعُ نَسْوَةٌ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۰۹ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُصْطَجِعٌ عَلَى رُمَالٍ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَرَّاشٌ قَدْ أَثَرُ الرِّمَالِ بِجَنَبِهِ مُتَكِبًا عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشَوَهَا لَيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وَسَّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَقَالَ أَوْفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَوَّلِيكَ قَوْمٌ مَجَلَّتْ لَهُمْ طَبِيبًا هُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي رَوَايَةٍ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ أَوْ مَتَا إِذَا رَوَّاهَا كَسَاءٌ قَدْ رِبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلَغُ نَصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلَغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُ كَرَاهِيَةً أَنْ تَرَى عَوْرَتَهُ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

فرمایا کہ اُسے دیکھو جو تم سے کم تر ہے اور اُسے نہ دیکھو جو تم سے بڑھ کر ہے۔ یہ
بائیں دہرہ بہتر ہے تاکہ جو اللہ کی تم پر نعمتیں ہیں انہیں حقیر نہ سمجھنے لگو۔

كَفَى رِوَايَةِ لِمُسْلِمٍ قَالَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ
وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَحَدُ رَأَى أَنْ لَا
تُزِدُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

دوسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فقیر لوگ جنت میں امیروں سے پانچ سو برس پہلے
داخل ہوں گے جو کہ نصف دن ہے۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے دعا کی: اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں وفات
دینا اور میرا حشر مسکینوں کے گروہ میں کرنا۔ حضرت عائشہ صدیقہ عرض گزار ہوئیں
کہ یا رسول اللہ! کیوں؟ فرمایا کہ وہ امیروں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل
ہوں گے۔ اے عائشہ! مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹانا خواہ کھجور کا ٹکڑا ہی میسر
آئے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کرنا اور انہیں نزدیک رکھنا تو اللہ تعالیٰ
قیامت میں تمہیں اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی اور بیہقی نے
شعب الایمان میں اور ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید سے زمرۃ المساکین
تک اسے روایت کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنے ضعیفوں میں تلاش کیا کرو کیونکہ تم اپنے ضعیفوں
کے سبب روزی اور مدد دیے جاتے ہو۔

(ابوداؤد)

حضرت امیہ بن خالد بن عبد اللہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقرائے مہاجرین کے وسیلے سے فتح مانگا کرتے
تھے۔ (شرح السنہ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رفاست پر نعمتوں کے باعث رشک نہ کرنا کیونکہ تمہیں
کیا معلوم کہ مرنے کے بعد اُسے کیا ملنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس
کے لیے نہ مرنے والا قاتل یعنی آگ ہے۔ (شرح السنہ)۔

۵۰۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ
الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ يُصَفُّ يَوْمَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۰۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مُسْكِينًا وَأَمْنِي مُسْكِينًا
وَأَحْشِرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِهِمْ
يَا رَبِّعَيْنِ خَرِيفَانِ يَا عَائِشَةُ لَا تُزِدِي الْمَسَاكِينَ وَلَوْ شِئْتُ
تَمْرَةً يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي الْمَسَاكِينَ وَقَرَّبِيهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ
يُقَرِّبُنِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ - وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى
قَوْلِهِ زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ -

۵۰۱۴ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ابْعُوثَنِي فِي ضَعْفَانِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ أَوْ
تُضْرَوْنَ بِضَعْفَاءٍ كُفٍّ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۰۱۵ وَعَنْ أُمِّئَةَ بِنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ
بِصَعَالِي الْمُهَاجِرِينَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۵۰۱۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَإِنَّكَ
لَا تَدْرِي مَا هُوَ لَكَ بَعْدَ مَوْتِهِ إِنْ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ
قَاتِلًا لَا يَمُوتُ يَعْنِي النَّارَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور قحط ہے جب وہ ذیبا سے جلا ہوتا ہے تو قید خانے اور قحط سے جلا ہوتا ہے۔

(شرح السنن)

حضرت قتادہ بن نومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرے تو اسے دنیا سے بچاتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کپانی سے بچاتا ہے۔ (احمد، ترمذی)۔

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ موت مومن کے لیے فتنہ سے بہتر ہے۔ دوسرے مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے جبکہ مال کی کمی میں حساب کی آسانی ہے۔

(احمد)

حضرت عبداللہ بن منفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: دیکھو تو سہی کہ تم کیا کہتے ہو۔ چنانچہ تین مرتبہ کہا کہ خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو فقر کے لیے پاکھریا کر لو کہ میری کھجور سے محبت کرنے والے کی طرف فقر اس سے جلدی پہنچتا ہے کہ سیلاب اپنے منہ تلے تک پہنچے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کما یہ حدیث مغریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کی وجہ سے انا ڈرایا گیا ہوں کہ کوئی دوسرا نہیں ڈرایا گیا اور میں اللہ کے باعث انہی اذیت دیا گیا ہوں کہ کوئی دوسرا نہیں دیا گیا مجھ پر تیس رات اور دن ایسے ہی گزرے ہیں جبکہ میرے اور بلال کے پاس کھانے کی کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے ماسوائے اس ٹھوڑی سی چیز کے جس کو بلال کی نل چھپائے رکھی تھی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سے نکلے تو آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے اور حضرت بلال کے پاس اتنا کھانا تھا جس کو وہ اپنی نل میں اٹھائے ہوئے تھے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۰۱۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ سَنَةٌ وَإِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السَّجْنَ وَالسَّنَةَ۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

۵۰۱۸ وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَحْمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظِلُّ أَحَدُكُمْ يَحْبِي سَقِيمُهُ الْمَاءُ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۰۱۹ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ مَيِّكَةُ الْمَوْتِ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةُ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۰۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ قَالَ أَنْظِرْ مَا تَقُولُ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاغْدِ لِلْفَقْرِ تَجْعَلُ فَا لِلْفَقْرِ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُجِيبُنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مَنْتَهَاهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۰۲۱ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَحْبَبْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ لَقَدْ أُودِيتُ فِي اللَّهِ وَمَا يُؤْذِي أَحَدًا وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَى ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَلِيْلًا لَطَعًا يَأْكُلُهُ ذُو كَيْدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُؤَارِبُ بَطْلًا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِنْ مَكَّةَ وَمَعَ بِلَالٍ إِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَعْمَلُ تَحْتَ إِبْطِهِ)

۵۰۲۲ وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ

علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے بیٹوں پر سے ایک ایک پتھر اٹھایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے دو پتھر اٹھائے اسے ترندی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت البرہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں بھوک پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایک ایک کھجور مرحمت فرمائی۔ (ترمذی)۔

عمر بن شعبہ، اُن کے والد ماجد، اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عاذیں جس کے اندر ہوں تو اللہ تعالیٰ اُسے شاکر و صابر رکھ لیتا ہے جو دینی لحاظ سے دیکھے جو اُس سے بڑھ کر ہو اور دنیاوی لحاظ سے اُسے دیکھے جو اُس سے کم تر ہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے اُس پر فضیلت دی تو اللہ تعالیٰ اُسے شاکر و صابر رکھ لیتا ہے اور جو دینی لحاظ سے اُس شخص کی طرف دیکھے جو اُس سے کم تر ہو اور دنیاوی لحاظ سے اُس شخص کی طرف دیکھے جو اُس سے بڑھ کر ہو اور اُس پر افسوس کرے جو اُسے حاصل نہیں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے شاکر و صابر نہیں رکھے گا۔ (ترمذی) اور ابیہرودۃ یا صعا لیک الہما جو یوت والی حدیث ابوسعید اُس باب میں مذکور ہوئی جو فضائل القرآن کے بعد ہے۔

تیسری فصل

ابو عبد الرحمن بن حبلی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ ایک آدمی نے اُن سے سوال کرتے ہوئے کہا: ہم فقرائے مہاجرین میں سے نہیں ہیں، حضرت عبداللہ نے اُن سے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم بٹھرسکو؟ کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہارے پاس گھر ہے جس میں تم رہ سکو؟ کہا ہاں۔ فرمایا تم تو امیروں میں سے ہو۔ اُس نے کہا کہ میرا ایک خادم بھی ہے۔ فرمایا کچھ تو تم بادشاہ ہو۔ عبدالرحمن کا بیان ہے کہ تین آدمی حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں اُن کے پاس تھا۔ عرض گزار ہوئے: اے ابو محمد! خدا کی قسم، ہم کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے، ہمارے پاس خرچ، سواری اور سامان میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع فرقعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطوننا عن حجرین۔

(رواہ الترمذی) وقال هذا حديث غریب

۵۰۲۳ وعن ابی ہریرۃ انہ اصابہم جوع فاعطاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرۃ تمرۃ۔ (رواہ الترمذی)

۵۰۲۴ وعن عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحصلتان من کانتا فیہ کتب اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من هو فوقہ فافتدای بہ ونظر فی دنیاہ الی من هو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ اللہ علیہ کتب اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من هو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من هو فوقہ فأسف علی ما فاتہ ومن لم یکتب اللہ شاکرا صابرا۔ (رواہ الترمذی) وذكر حدیث ابی سعید ابیہرودۃ یا معشر صعا لیک الہما جریئ فی باب بعد فضائل القرآن

۵۰۲۵ عن ابی عبد الرحمن الحبلی قال سمعت عبد اللہ بن عمر ورسالہ رجل قال السنا من فقراؤ المہاجرین فقال لہ عبد اللہ الک امرأۃ تأوی الیہما قال نعم قال الک مسکن تسکنہ قال نعم قال فانت من الاغنیاء قال فان لی خادمًا قال فانت من الملوک قال عبد الرحمن وجاء ثلث نفر الی عبد اللہ بن عمر ودان عندک فقالوا یا ابا محمد واللہ ما نقدر علی شیء لا نفقہ ولا ذاتہ ولا متاع فقال لہم ما شئتم ان شئتم

اُن سے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم ہماری طرف کو ٹٹنا چاہتے ہو تو جو اللہ تعالیٰ میسر فرمائے گا وہ ہم تمہیں دے دیں گے اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کر دیں گے اور اگر چاہو تو صبر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فقرائے مہاجرین قیامت کے روز اُن کے مالداروں پر چالیس سال پہلے جنت کی طرف سبقت لے جائیں گے۔ عرض گزار ہوئے کہ ہم صبر کرتے ہیں اور کسی چیز کا سوال نہیں کرتے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور فقرائے مہاجرین کا گروہ بھی بیٹھا ہوا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اُن میں بٹھ گئے۔ میں اٹھ کر اُن کے پاس چلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقرائے مہاجرین کو وہ چیز مبارک رہے جس سے اُن کے چہرے کھل جاتے ہیں کہ وہ جنت میں امیروں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ اُن حضرات کے رنگ نکھر گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ کاش! میں ان کے ساتھ ہوتا یا ان میں سے ہوتا۔

(دارمی)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے خلیل آقائے مجھے سات باتوں کا حکم فرمایا۔ مجھے مسکینوں سے محبت کرنے اور اُن کے قریب رہنے کا حکم فرمایا کہ اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف دیکھوں اور اپنے سے زیادہ حیثیت والے کی طرف نہ دیکھوں حکم فرمایا کہ صلہ رحمی کر دوں اگرچہ وہ پیٹھ دکھائیں حکم فرمایا کہ کسی سے کچھ نہ مانگوں حکم فرمایا کہ سچی بات کہوں اگرچہ کڑوی ہو حکم فرمایا کہ اللہ کے کاموں میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں اور حکم فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کثرت سے کہا کروں کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے والے خزانے سے ہیں۔ (احمد)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا کی تین چیزوں کو پسند فرماتے تھے یعنی کھانا، عورت اور خوشبو۔ چنانچہ وہ آپ کو میسر آئیں اور ایک میسر نہ آئی۔ عورتیں اور خوشبو تو ملیں لیکن کھانا نہ ملا۔

(احمد)

رَجَعْتُ لَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسِّرُ اللَّهُ لَكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلْسلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ يَا رَبْعِيْنَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا۔

(رواہ مسلم)

۵۰۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلَقَةٌ مِّنْ فَقْرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ قَعُودًا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْسُرَ فَقْرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا لَيْسَ دُجُوهُهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ يَا رَبْعِيْنَ عَامًّا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْوَأَهْمَ اسْفَرَّتْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو حَتَّى تَنْتَبِهُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ۔

(رواہ الدارمی)

۵۰۲۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي بِسَبْعِ أُمُورٍ يَحُبُّ الْمُسْكِينُ وَالِدُ تَوَمَّهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرْتُ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَتَوَلَّى بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُتَرَا وَا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ كَوْمَةً لِأَنَّهُ وَأَمَرَنِي أَنْ أَكْثَرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُمْ مِّنْ كَثَرَتِ الْعَرْشِ۔ (رواہ احمد)

۵۰۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجِبُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةَ الطَّعَامِ وَالنِّسَاءِ وَالطَّيِّبِ فَأَصَابَ اثْنَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ أَحَدًا أَصَابَ النِّسَاءِ وَالطَّيِّبِ وَلَمْ يُصِبِ الطَّعَامِ۔ (رواہ احمد)

۵۰۲۹. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ الطَّيِّبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قَرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ - (رواهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوَرِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا -

۵۰۳۰. وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَ الشُّعْرَ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيَسُرُّوهُ بِالْمُنْتَعِمِينَ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۰۳۱. وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللَّهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ -

۵۰۳۲. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ أَوْ أَحْتَاجَ فَكَمْهُ النَّاسُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْرُقَهُ رِزْقٌ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ - (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۵۰۳۳. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَقِّفَ أَبَا الْعَمَّالِ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۵۰۳۴. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ اسْتَسْقَى يَوْمًا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ مَنَافٍ قَدْ شَبِبَ بِعَسَلٍ فَقَالَ لَكَ طَيِّبٌ لَكِنِّي أَسْمَعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعَى عَلَى قَوْمٍ شَهَوْتَهُمْ فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَتَكُمْ فِي خَيْرِكُمْ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَأَخَافُ أَنْ تَكُونُوا حَسَنَاتُنَا عُجِلَتْ لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْ -

(رَوَاهُ رِزِينُ)

۵۰۳۵. وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتَّى فَتَمْنَا خَيْرًا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خوشبودار عورتوں کی محبت دی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ (احمد، نسائی) اور ابن جوزی نے حُبِّبَ إِلَيَّ کے بعد مِنْ الدُّنْيَا بھی کہا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب انھیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا۔ بیش پسندی سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے بیش پسند نہیں ہوا کرتے۔

(احمد)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کم رزق میں بھی اللہ سے راضی ہے تو اللہ تعالیٰ کم عمل میں بھی اُس سے راضی رہتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی بھوک یا احتیاج کو لوگوں سے چھپائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کم کرے گا کہ اُسے ایک سال کی حلال روزی عطا فرمائے۔ ان دونوں کو بہیقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس بندے کو پسند فرماتا ہے۔ جو مؤمن، انقیاد، سوال سے بچنے والا اور بال بچے دار ہو۔

(ابن ماجہ)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز پانی مانگا تو ان کی خدمت میں شہد بلا کر پانی پیش کیا گیا۔ فرمایا کہ یہ پانی ہے لیکن میں سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ان کی خواہشات پر عیب لگایا اور فرمایا کہ تم نے دنیاوی زندگی میں اپنی مرضی کی چیزوں سے فائدہ اٹھا لیا۔ مجھے ڈر ہے کہ ہماری نیکیوں کا جلد (دنیا میں) بدلہ نہ دے دیا جائے لہذا وہ پانی نہ پیا۔

(رزین)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خیبر فتح ہونے تک ہم نے پیٹ بھر کر کھجوریں نہیں کھائیں۔

(بخاری)

بَابُ الْأَمَلِ وَالْحَرَصِ

ہوا و حرص کا بیان

پہلی فصل

۵۰۳۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرْتَبَعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خَطًّا صَغِيرًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ فَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُجِيطٌ بِمِ هَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطُطُ الصَّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَ هَذَا نَهَسَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَ هَذَا نَهَسَهُ هَذَا -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۳۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشَيْبُ مِنْهُ اثْنَانِ الْحَرَصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحَرَصُ عَلَى الْعَمَلِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَاتِبًا فِي اثْنَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۴۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْدَدَ اللَّهُ إِلَى أَمْرِي آخِرَ أَجَلَةٍ حَتَّى بَلَغَتْ سِتِّينَ سَنَةً -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۴۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط سے مربع شکل بنائی اور اُس میں ایک خط کھینچا باہر نکلتا ہوا اور اس درمیانی خط تک چھوٹے خطوط کھینچے۔ فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اُس کی موت اُسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ باہر نکلتا ہوا خط اُس کی امید ہے اور یہ چھوٹے خطوط مصائب کے ہیں۔ اگر وہ اس مصیبت سے بچتا ہے تو اُس میں جا پھنستا ہے اور اُس سے بچتا ہے تو اس میں آ پھنستا ہے۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطوط کھینچے اور فرمایا: یہ امید ہے اور یہ اُس کی موت ہے۔ آدمی اسی حالت میں ہوتا ہے کہ اُسے قریب والا خط آ لیتا ہے۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور اُس کی دُوحیزیں جو ان رہتی ہیں، مال کی حرص اور عمر کی حرص۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے کا دل دُوحیزوں میں ہمیشہ جو ان رہتا ہے۔ دنیا کی محبت اور لمبی عمر میں۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُس کا عذر ختم کر دیا جس کی موت ہشادی یہاں تک کہ عمر ساٹھ سال تک پہنچ گئی۔

(بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے لیے مال سے بھری ہوئی دو دایاں ہوں تو تیسری تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو نہیں بھرتی مگر مٹی اور توبہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے جسم کا ایک حصہ کپڑ کر فرمایا: دنیا میں یوں رہو جیسے تم مسافر یا راہ گیر ہو اور اپنے آپ کو قبور والوں میں شمار کرو۔

(بخاری)

دوسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے جبکہ میں اور میری اتنی جان کسی چیز کو لبب رہے تھے۔ فرمایا کہ اے عبداللہ! یہ کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ ایک چیز کو درست کر رہے ہیں فرمایا کہ اصل معاملہ اس سے زیادہ جلدی میں ہے روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشاب کرتے تو مٹی سے تیمم کر لیا کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! پانی تو آپ کے قریب ہے۔ فرماتے مجھے کیا معلوم کہ میں اس تک نہ پہنچ سکوں۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور ابن جوزی نے کتاب الوضوء میں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی ہے اور یہ اس کی موت ہے اور دست مبارک اپنی گدھی کے پاس رکھا۔ پھر دراز کیا اور فرمایا یہ اس کی امید ہے۔

(ترمذی)

حضرت البرسید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سامنے ایک کڑی کاڑی اور دوسری کڑی اس کے پہلو میں اور تیسری بہت دور۔ فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ انسان کی موت ہے یا میرے خیال میں یہ امید ہے۔ وہ امید کی طرف

وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ دَرِيَانٌ مِنْ مَّالٍ لَأَبْتَغَى تَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۴۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ سَبِيلٍ وَعَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ۔ (رواه البخاری)

۵۰۴۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَأُمِّي نَظَّيْنِ شَيْئًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ قُلْتُ شَيْءٌ تَصْلَحُهُ قَالَ الْأَمْرُ اسْرِعْ مِنْ ذَلِكَ۔ (رواه أحمد و الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۰۴۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْرِيقُ الْمَاءَ فَيَتَيْمَمُ بِالتُّرَابِ فَاذْكُرْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيبٌ يَقُولُ مَا يُدْرِي نَبِيَّ لَعَلِّي لَا أَبْلُغُهُ۔ (رواه في شرح السنّة و ابن الجوزی فی کتاب الوضوء)

۵۰۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَعَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَتَمَّ أَمَلُهُ۔

(رواه الترمذی)

۵۰۴۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَّ عَوْدًا ابْنَيْنِ يَدَيَّ وَآخَرَ إِلَى جَنْبِهِمَا وَآخَرَ أَبْعَدَ فَقَالَ أَتَدَارُونَ مَا هَذَا أَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا الْأَجَلُ أَرَأَيْتُمْ قَالَ وَهَذَا الْأَمَلُ فَيَتَعَاظَى الْأَمَلُ

فَلَحَقَهُ الْأَجَلُ دُونَ الْأَمَلِ -

دوڑنا ہے لیکن امید سے پہلے موت پہنچی ہے۔

(شرح السنہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عمر ساٹھ سے ستر سال تک ہے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی عمریں ساٹھ سے ستر سال ہیں اور تھوڑے افراد ہیں جو اس سے تجاوز کریں گے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور حضرت عبد اللہ بن شخبیر کی حدیث باب عیادۃ المریض میں مذکور ہوئی۔

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۵۰۴۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِّينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۰۴۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى سَبْعِينَ أَقْلَمُوا مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَذَكَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ فِي بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ -

تیسری فصل

عمر بن شعبان کے والد ماجد اُن کے جدِ امجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کی پہلی اصلاح یقیناً اور زہد ہے اور اس کا پہلا فساد بخل اور لمبی امید ہے۔ روایت کیا اسے بہیقی نے شعب الایمان میں۔

امام سفیان ثوری نے فرمایا کہ زہد دنیا میں موٹا اور پھٹپھٹا پرانا کپڑا پہننے اور معمولی غذا کھانے کا نام نہیں بلکہ دنیا میں زہد امید کے اختصار سے ہے۔

(شرح السنہ)

زید بن حنین کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک سے سنا جبکہ پوچھا گیا کہ دنیا میں زہد کیا ہے؟ فرمایا کہ پاک درلید روزی اور مختصر امید۔ روایت کیا اسے بہیقی نے شعب الایمان میں۔

۵۰۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ صَلَاحٍ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْيَقِينُ وَالزُّهْدُ وَأَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْأَمَلُ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

۵۰۵۰ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيظِ وَالْخَشِنِ وَآكُلِ الْجَشَبِ إِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَصْرُ الْأَمَلِ -

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ)

۵۰۵۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسُئِلَ أَيُّ شَيْءٍ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا قَالَ طَيْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ الْأَمَلِ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعَمْرِ لِلطَّاعَةِ

اطاعت کی وجہ سے مال اور عمر سے محبت رکھنا

پہلی فصل

حضرت سدر بنی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پر مہیزگار، استغناء والے اور گناہ مند سے کو پسند فرماتا ہے۔ (مسلم) اور لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ والی حدیث ابن عمر پیچھے باب فضائل القرآن میں مذکور ہوئی۔

۵۰۵۲ عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ فِي بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ -

دوسری فصل

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کون سا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا کہ جس کی عمر لمبی اور اعمال اچھے ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ کونسا آدمی بُرا ہے؟ فرمایا کہ جس کی عمر لمبی اور اعمال بُرے ہوں۔ (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۰۵۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عبید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان اخوت قائم فرمائی۔ اُن میں سے ایک جہاد میں شہید کر دیے گئے اور اُس کے قریب ایک ہفتہ بعد دوسرے کا بھی انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے اُس پر ناز جنازہ پڑھی۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ عرض گزار ہوئے: ہم نے اللہ سے دعا کی ہے کہ اس کی مغفرت کرے، اس پر رحم فرمائے اور اسے اس کے ساتھی سے بلائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی غائز کے بعد اس کی غائز پر اور اُس کے اعمال کے بعد اس کے اعمال کہاں گئے؟ یا یہ بھی فرمایا کہ اُس کے روزِ ملک بعد اسکے روزے کہاں گئے جن میں زمین و آسمان کے درمیان فاصلے کے برابر دوری ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

۵۰۵۴ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ أَوْ نَحْوِهَا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا دَعَوْنَا اللَّهَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَيَرْحَمَهُ وَيَكْفِرَ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ بَعْدَ صَلَاتِهِ وَعَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ أَوْ قَالَ صِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ لَمَا بَيْنَهُمَا أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور بات تم سے کہتا ہوں اُسے یاد رکھنا۔ جن پر قسم اٹھاتا ہوں وہ یہ ہیں:۔ نہیں کم ہوتا کسی بندے کا مال صدقہ کرنے سے اور نہیں کسی بندے پر ظلم کیا جاتا

۵۰۵۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ الْأَعْمَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أَقْسِمُ عَلَيْكُمْ وَاحِدًا تَكُونُ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَمَا الَّذِي أَقْسِمُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهُ مَا تَقْصُ مَا لِعَبْدٍ مِّنْ صِدْقَةٍ وَلَا

ظَلِمَ عَبْدًا مَّظْلَمًا صَبَرَ عَلَيْهِ مَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا
عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدًا بَابَ مَسْئَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ
بَابَ فَقْرٍ وَمَا الَّذِي أَحَدُكُمْ فَاحْفَظُوا فَقَالَ إِنَّمَا
الدُّنْيَا لِارْتَبَعَتْ نَفَرُ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي
فِي رَّبِّهِ وَيَصِلُ رَحْمَةً وَيَعْمَلُ لِلَّهِ فِيهِ بِحَقِّ هَذَا
يَا فَضْلُ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَزِرْ رُزْقَهُ
مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النَّبِيِّ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ
بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاجَرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ
مَالًا وَلَمْ يَزِرْ رُزْقَهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِخَيْرٍ عِلْمًا
لَا يَتَّقِي فِي رَّبِّهِ وَلَا يَصِلُ فِي رَحْمَةٍ وَلَا يَعْمَلُ فِيهِ
بِحَقِّ هَذَا يَا خَبِيثَ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَزِرْ رُزْقَهُ اللَّهُ
مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ
بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نَيْتٌ وَوَرْدُهُمَا سَوَاءٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مَحَبِّهِ)

۵۰۵۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَرَادَ بَعْدُ خَيْرًا اسْتَعْلَمَ
فَقِيلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُؤَفِّقُ
لِعَمَلِ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۰۵۷ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَتْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ
هَوَاهَا وَتَمَتَّى عَلَى اللَّهِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اور وہ اُس پر صبر کرے مگر اللہ تعالیٰ اُس کے باعث اُس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور
نہیں کھوتا کوئی بندہ سوال کا دروازہ مگر اللہ اُس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے
جرات میں تم سے کتنا ہوں کہ اُسے یاد رکھنا، یہ ہے کہ یہ دنیا چار قسم کے لوگوں
کے لیے ہے۔ ایک وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا۔ پس اُس میں
وہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرتا اور اُس میں حق کے مطابق اللہ کے
لیے عمل کرتا ہے۔ یہ اعلیٰ مقام پر ہے۔ دوسرا بندہ جس کو اللہ نے علم دیا اور مال
نہیں دیا۔ وہ اچھی نیت والا ہے۔ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں
بھی فلاں کی طرح عمل کرتا۔ ان دونوں کا ثواب برابر ہے۔ تیسرا وہ بندہ جس کو اللہ
نے مال دیا اور علم نہ دیا۔ وہ علم نہ ہونے کے باعث مال میں بہودگی کرتا ہے اور
اُس میں اپنے رب کا تقویٰ اختیار نہیں کرتا اور اُس میں حق
کے مطابق عمل نہیں کرتا تو یہ سب مقام پر ہے۔ چوتھا وہ بندہ جس کو اللہ نے مال
اور علم نہیں دیا اور وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح
کرتا۔ اس نیت کے باعث گناہ میں یہ دونوں برابر ہیں۔ روایت کیا اسے نزدیکی
نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے
تو اُسے کام پر لگا دیتا ہے عزم کی گئی کہ یا رسول اللہ! اس طرح کام پر لگا دیتا
ہے؟ فرمایا کہ مرنے سے پہلے اُسے نیک کاموں کی توفیق دے دیتا ہے۔

(ترمذی)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں
رکھے اور موت کے بعد کام آنے والے عمل کرے اور نالائق وہ ہے جو
اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اللہ تعالیٰ سے تنہا کرے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

تیسری فصل

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے فرمایا
کہ ہم ایک مجلس میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے تشریف
لے آئے اور آپ کا سر مبارک تر تھا۔ ہم عزم گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم

۵۰۵۸ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَظَلَمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ أَكْثَرُ مَاؤٍ فَعَلْنَا يَا رَسُولَ

آپ کو خوش دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا، ہاں۔ پھر لوگ امیری کے ذکر میں مشغول ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُس کے لیے امیری کا ڈر نہیں جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ متقی کے لیے امیری سے صحت بہتر ہے اور دلی خوشی نعمتوں سے ہے۔

(احمد)

امام سفیان ثوری نے فرمایا کہ ماضی میں مال ناپسندیدہ تھا لیکن اب مؤمن کی ڈھال ہے اور فرمایا کہ اگر یہ دینار نہ ہوتے تو بادشاہ ہمیں ذلیل کر ڈالتے اور فرمایا کہ جس کے پاس ان میں سے کچھ ہو تو اُسے سنبھال کر رکھے کیونکہ اس زمانے میں اگر محتاج ہو گیا تو پہلی چیز جس کو خرچ کرے گا وہ اُس کا دین ہو گا اور فرمایا کہ حلال مال فغول خرچ کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اسے شرح السنہ میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تباہیت کے روز ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ کہاں ہیں ساٹھ سالہ لوگ۔ یہ وہ عمر ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: یکما ہم نے نہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا ہے جس نے سمجھا ہوتا ہے اور دُور سنا لے لانا تھا۔ روایت کیا اسے یحییٰ بن شعب الایمان میں۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی خدا کے میں افراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا بند و لبست کون کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اُن کے پاس تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو ایک اُن میں سے اُس کے ساتھ نکلا اور شہادت پائی۔ پھر دوسرا لشکر بھیجا تو اُس میں دوسرا نکلا اور شہادت پائی۔ پھر تیسرا اپنے بستر پر فوت ہو گیا۔ حضرت طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے تینوں کو جنت میں دیکھا اور بستر پر مرنے والا سب سے آگے تھا اور آخر میں شہید ہونے والا اُس کے نزدیک تھا اور پہلے شہید ہونے والا اُس کے نزدیک۔ یہ بات میرے دل کو کھلکی اور میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس میں کون سی بات ناپسند رہی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس سے افضل کوئی نہیں جس کو اسلام میں زیادہ عمر دی جائے، اُس کی تسبیح، تکبیر اور تہلیل کے باعث۔

اللَّهُ تَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَحَبُّ قَالَ ثُمَّ خَاصَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغَنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغَنَى لِمَنِ اتَّقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغَنَى وَطَيِّبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۰۵۹ وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يَكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تَرْتُسُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ لَوْلَاهُ هَذَا الدَّنَانِيرُ لَكُنْتُمْ دَلِيلَ هَؤُلَاءِ الْمُلُوكِ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هَذِهِ شَيْءٌ فَلْيَصِلْهُ فَإِنَّ زَمَانًا إِنْ أَحْتَا جَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ يَبْدُلُ دِينَهُ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّرُوحِ)

۵۰۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ابْنَ ابْنَاءِ السَّيِّئِينَ وَهُوَ الْعُمَرُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نُعْزِزْكُمْ مَا بَيْنَ كَرْفِيَةٍ مَنْ تَذَكَّرُوا وَجَاءَ كُمْ النَّذِيرُ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۵۰۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ لَاقَى نَفَرًا مِنْ بَنِي عَدْرَةَ ثَلَاثَةَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِيْنِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَكَانُوا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ أَحَدُهُمْ فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهِ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَقَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتَشْهَدَ إِخْرَاجًا بَلِيَّةً وَأَوَّلَهُمْ بَلِيَّةً فَذَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ فَقَالَ وَمَا أَكْرَمْتَ مِنْ ذَلِكَ لَيْسَ أَحَدٌ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَمِّرُ فِي الْإِسْلَامِ لِيَسْبِيحَهُ وَ

تَكْبِيرُهُ وَتَهْلِيلُهُ -

۵۰۴۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْتَ عَبْدٌ الْوَحْدَى عَلَى وَجْهِهِمْ مِنْ يَوْمٍ يُدْأَى إِلَى أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ لِحَقِّكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَوْ أَنَّكَ رَدَّ إِلَى الدُّنْيَا كَيْفَ يَزِدُّكَ مِنَ الْإِحْسَانِ وَالْثَوَابِ (رَوَاهُمَا أَحْمَدُ)

حضرت محمد بن ابوعمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ بندہ اگر پیدا ہونے کے روز منہ کے بل گر جائے اور بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے تو قیامت کے روز اسے بھی حقیر سمجھے گا اور چاہے گا کہ دنیا کی طرف واپس بھیجا جائے تاکہ اجر و ثواب کو زیادہ کرے۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔ (احمد)

توکل اور صبر کا بیان

پہلی فصل

۵۰۴۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے تترہزار افراد حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ نہ جالانہ جھاڑ پھونک کرتے ہوں گے اور نہ شگون لیتے ہوں گے بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوں گے (متفق علیہ)۔

۵۰۴۴ وَعَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيَّ دَمْعُ الرَّجُلِ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَادَ الْأَفُقَ فَرَحَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هَذَا مُوسَى فِي قَوْمِهِ ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظِرْ هَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَادَ الْأَفُقَ فَقِيلَ لِي أَنْظِرْ هَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَادَ الْأَفُقَ فَقِيلَ هَذَا أُمَّتُكَ وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قَدْ آمَنُوا بِدَاخِلِ الْجَنَّةِ بَغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُمَاثُ بْنُ مَحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَالِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز باہر نکلے اور فرمایا میری امتیں پیش کی گئیں تو میرے سامنے سے ایک نبی گزرے جن کے ساتھ ایک آدمی تھا دوسرے نبی کے ساتھ دو آدمی تھے ایک نبی کے ساتھ پوری جماعت تھی۔ ایک نبی کے ساتھ ایک بھی آدمی نہیں تھا۔ پھر ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جو حد نظر تک تھی۔ مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ اپنی قوم میں ہیں۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ دیکھیے۔ میں نے ایک بہت ہی بڑی جماعت دیکھی جو آسمان کے کناروں تک پھیلی ہوئی تھی۔ مجھ سے کہا گیا کہ ادھر بھی دیکھیے۔ میں نے آسمان کے کناروں تک بہت ہی بڑی جماعت دیکھی۔ کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ تترہزار افراد ہیں جو ان کے آگے آگے بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے، وہ شگون نہیں لیتے، جالانہ جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور دافع نہیں گواتے بلکہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محسن کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے مجھے ان میں شامل فرمائے۔ کہا اے اللہ!

مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عَكَشَةٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۰۶۵ وَعَنْ مُهَيَّبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لَأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ صَابَتْ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْ ضَرَاءٌ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۰۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ لِحِرْصٍ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِينَ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ لَكُنْ قَدْ تَدْرَأُ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اسے اُن میں شامل فرما لے۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی اُن میں شامل فرما لے۔ فرمایا کہ کاشتم تم پر سبقت لے گئے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت مہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کے کاموں پر تعجب ہے کہ اُس کے ہر کام میں بھلائی ہے اور یہ بات مؤمن کے ہر کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ اگر اُسے خوشی پہنچے اور شکر ادا کرے تو اُس کے لیے بھلائی ہے اور اگر اُس کو تکلیف پہنچے اور صبر کرے تو اُس کے لیے بھلائی ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقت ور مؤمن بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو ضعیف مؤمن سے زیادہ پسند ہے۔ اور ہر بھلائی میں حرص کر دو جنہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو اور عاجز نہ بنو۔ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ میں ایسا کرتا تو یوں ہو جاتا، بلکہ یوں کہو کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا اور جو اُس نے چاہا کیا کیونکہ اگر کا لفظ شیطان کے کام کو کھولتا ہے۔

(مسلم)

دوسری فصل

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم اللہ تعالیٰ پر اُسی طرح بھروسہ کرو جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں پرندوں کی طرح روزی دی جائے کہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرے مگر وہی چیز جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تمہیں دوزخ سے قریب اور جنت سے دور کرے مگر وہی چیز جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے۔ بیشک روح الامین اور دوسری روایت میں ہے کہ روح القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ کوئی شخص اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرنے والا گاہ ہو جاؤ کہ اللہ سے ڈرو اور تلاش رزق میں درمیانی راستہ اختیار کرو اور رزق کی تاخیر متیں اس بات پر آمادہ نہ کرو۔

۵۰۶۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِفَافًا وَتَرُدُّوهُ بَطَانًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۵۰۶۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا النَّاسُ كَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَكَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ وَفِي رَوَايَةٍ قُلْتُ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رُوحِي أَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا أَلَا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ

الرِّزْقِ أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَارِدَ الْقُدُسِ)

۵۰۶۹ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَدْنَىٰ بِمَا فِي يَدَيِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصَبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَمَرُو بْنُ دَاوُدَ الرَّادِيُّ مُتَكَرِّرُ الْحَدِيثِ)

۵۰۷۰ وَعَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظْ اللَّهُ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهُ تَجِدْهُ تَجَاهَكَ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ فَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ رُوِعَتْ أَلْقَامُ وَجُعَتِ الصُّحُفُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۰۷۱ وَعَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَعَادَةُ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَىٰ اللَّهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاؤِهِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ وَمِنْ شَقَاؤِهِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَىٰ اللَّهُ لَهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ)

اُس کو اللہ کی نافرمانی سے حاصل کرنے لگو کیونکہ جو اللہ کے پاس ہے وہ نہیں حاصل کیا جاسکتا مگر اُس کی اطاعت سے۔ روایت کیا اسے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور انھوں نے ذائقہ القدوس میں ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں زہد یہ نہیں کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کر لیا جائے اور نہ یہ کہ مال ضائع کیا جائے بلکہ دنیا میں زہد یہ ہے کہ جو تیرے قبضے میں ہے اُس پر اُس سے زیادہ بھروسہ نہ کر جو اللہ کے قبضے میں ہے اور تو مصیبت میں ثواب حاصل کر جبکہ وہ تجھے پہنچے اور ادھر راغب ہو کہ کاشش اودھیرے لیے باقی رکھی جاتی (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن واقد راوی منکر الحدیث ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ فرمایا: اسے لڑکے! اللہ کے حقوق کی حفاظت کر و کہ وہ تمہارے حقوق کی حفاظت کرے گا اور تم اُسے سانسے پاؤ گے اور جب کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگو اور جب مدد درکار ہو تو اللہ سے مدد لو اور جان لو کہ تمام اُمت اگر اس بات پر نزل جائے کہ کسی چیز کے ساتھ تمہیں نفع پہنچنا ہے تو نفع نہیں پہنچا سکیں مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے نہیں کسی چیز کے ساتھ نقصان پہنچانے پر تل جائیں تو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے تم اُنھیں لے گئے اور دفر خشک ہو چکے ہیں۔ (احمد ترمذی)۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی سادت اس میں ہے کہ اُس پر راضی رہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے مقرر فرمایا اور آدمی کی بد بختی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا چھوڑ دے اور اس میں آدمی کی بد بختی ہے کہ اُس پر راضی ہو جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے فیصلہ فرمایا ہے۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ

۵۰۷۲ عَنْ جَابِرِ أَنَّ غَزَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں نجد کی جانب جہاد کیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹے تو وہ بھی آپ کے ساتھ لوٹے تو ایسے جنگل میں دوپہر کا وقت ہو گیا جہاں کثرت سے کیکر کے درخت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتر گئے اور لوگ درختوں کے سایہ میں منتشر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک کیکر کے نیچے اترے اور اپنی تلوار اُس کے ساتھ رکھ دی اور ہم سو گئے۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا اور آپ کے پاس ایک اعرابی تھا۔ فرمایا کہ اس نے مجھ پر میری تلوار سونپی تھی اور میں سو رہا تھا۔ بیدار ہوا تو وہ اس کے ہاتھ میں تھی۔ کہا کہ مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا: اللہ۔ آپ نے اُسے کوئی سزا نہیں دی اور وہ بیٹھا تھا (متفق علیہ) اور ابو بکر بن اسماعیل کی صحیح میں ایک روایت ہے کہ اُس نے کہا: مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ فرمایا کہ تم اچھی طرح پکڑنے والے بنو اور گواہی دو کہ نہیں ہے کوئی محبوبہ مگر اللہ اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اُس نے کہا: نہیں لیکن میں عہد کرتا ہوں کہ آپ سے نہیں لڑوں گا اور نہ اُس قوم کا ساتھ دوں گا جو آپ سے لڑے۔ آپ نے اُسے چھوڑ دیا تو وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا: میں تمہارے پاس ہنتر بن آدمی کے پاس سے آیا ہوں۔ کتاب الحمیدی اور ریاض میں اسی طرح ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُس آیت کو بخوبی جانتا ہوں جس پر لوگ عمل کریں تو وہ انھیں کفایت کرے۔ وہ ہے: اور جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اُس کے لیے نہایت کی راہ نکال دے گا اور اُسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اُس کا گمان نہ ہو۔ (۳:۲۰۶۵) احمد، ابن ماجہ، دارمی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے آیت پڑھائی: بے شک میں بہت رزق دینے والا، طاقت والا اور قدرت والا ہوں (۵۸:۵) روایت کیا اسے ابو داؤد نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دو بھائی تھے۔ ایک ان میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذْرَكَهُمْ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعُضَاةِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَبَيْنَمَا نَوْمَةٌ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ دَاذًا عِنْدَكَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِي وَأَنَا كَارِئٌ فَأَسْتَيْقِظُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلُتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللَّهُ تِلْكَ وَلَمْ يَعَارِبْهُ وَجَلَسَ دُمُوقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى بَكْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي صَحِيحِهِ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ اللَّهُ نَسَقَطُ السَّيْفُ مِنْ يَدِي فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقَالَ كُنْ خَيْرٌ اخِذْ فَقَالَ تَشْرَهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا وَلِيكَتِي أَعَاهِدُكَ عَلَى أَنْ لَا أَقَاتِلَكَ وَلَا أَكُونُ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُونَكَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَتَى أَصْحَابَهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هَكَذَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ -

۵۰۴۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آيَةً لَأُؤَاخِذَ النَّاسَ بِهَا لَكَفَنَهُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

۵۰۴۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَنَا الرِّقَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

۵۰۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى

وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتا اور دوسرا دستکاری کرتا تھا۔ دستکاری کرنے والے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی آپ نے فرمایا: شبائتیں اُسی کی وجہ سے روزی دی جاتی ہو۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دل کی ہر ایک جھگل میں ایک شاخ ہے۔ جو اپنے دل کی کسی شاخ کے پیچھے لگا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرزواہ نہیں کہ وہ کسی بھی جھگل میں ہلاک ہو جائے اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو وہ تمام شاخوں کی طرف سے کفایت کرتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں رات کو ان پر بارش برسائوں اور دن میں ان پر سورج طلوع کرتا رہوں اور انھیں گرج کی آواز نہ سناؤں۔

(احمد)

انھوں نے ہی فرمایا کہ ایک آدمی اپنے گھر والوں کے پاس گیا جب ان کی احتیاج دیکھی تو لوگوں کی طرف باہر نکل گیا۔ جب اُس کی بیوی نے یہ بات دیکھی تو اُٹھی چلی رکھی اور تنور کو گرم کیا اور کہا: اے اللہ! ہمیں رزق دے۔ اُس نے دیکھا کہ چکی کا احاطہ آٹے سے بھرا ہوا ہے اور تنور کی طرف گئی تو وہ بھی بھرا ہوا تھا۔ خائفہ والپس آیا تو کہا: میرے بدتمیں کوئی چیز ملی ہے؟ عورت نے کہا: ہاں ہمارے رب کی طرف سے۔ وہ چکی کی طرف گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا: اگر وہ اُسے نہ اٹھاتا تو وہ قیامت تک گھومتی ہی رہتی۔

(احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رزق بندے کو اسی طرح تلاش کرتا ہے جیسے اُس کی موت اُسے تلاش کرتی ہے۔ روایت کیا اسے ابونعیم نے حلیہ میں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں

اللہ علیہ وسلم وَالْآخِرِ يَحْتَرِفُ فَشَكِيَ الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ - (رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ (۵۰۶۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٍ فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبَهُ الشَّعْبَ كُلُّهَا لَوِيَّ بِاللَّهِ يَأْتِي وَادٍ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشَّعْبَ -

(رواه ابن ماجہ)

۵۰۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوَاتِ عِبِيدِي أَطَاعُونِي لَأَسْقِيَهُمُ الْمَطَرُ بِاللَّيْلِ وَأَطْلَعَتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ بِالنَّهَارِ وَلَمْ أَسْمَعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ -

(رواه أحمد)

۵۰۶۸ وَعَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحْمَى فَوَضَعَتْهَا وَوَالَى التَّنَوُّرَ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنَوُّرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَهُ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبَتْهُ بَعْدِي شَيْئًا قَالَتْ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحْمَى فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَلَانِ لَوْلَمْ يَرْفَعَهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ -

(رواه أحمد)

۵۰۶۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُ أَجَلُهُ -

(رواه ابونعیم فی الحلیہ)

۵۰۸۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ

اب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں گویا آپ انبیائے کرام میں سے کسی نبی کا ذکر فرما رہے ہیں جن کی قوم نے مار مار کر انہیں لہو لہان کر دیا تھا۔ وہ اپنے چہرے سے خون پر نچھتے جاتے اور کہتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔ (متفق علیہ)۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى نَبِيًّا مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدَمَوْهُ وَهُوَ يَسْخَرُ الدَّامِ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّعَةِ

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

۵۰۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن کو شریک کیا جائے اور ایسے جہود شریک دیکھیں بے نیاز ہوں بلکہ جو اپنے عمل میں کسی کو میرے ساتھ شریک کرے تو میں اُسے اور جس کو شریک کیا دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں اُس سے لاتعلقی ہوں۔ وہ اُسی کے لیے ہے جس کے لیے کیا۔ (مسلم)

۵۰۸۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا غَنِي الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرِكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشُرَكَائِي فِي رِوَايَةٍ فَأَنَا مَنِّي بَرِيٌّ لِّلَّذِي عَمِلَهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سنانے کے لیے کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ سُنا واکرے گا اور جو دکھا واکرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ دکھا واکرے گا (متفق علیہ)۔

۵۰۸۳ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يَرَأَى يَرَأَى اللَّهُ بِهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: اُس کے متعلق کیا ارشاد ہے جو نیکی کا کام کرے اور اُس کے باعث لوگ اُس کی تعریف کریں؟ دوسری روایت میں ہے اُس کے باعث لوگ اُس سے محبت کریں۔ فرمایا کہ یہ مؤمن کی جلد ملنے والی خوشخبری ہے۔ (مسلم)

۵۰۸۴ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَيُحِبُّ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

دوسری فصل

حضرت ابو سعید بن ابوفضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ قیامت کے روز جمع ہوں گے،

۵۰۸۵ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بَنِ أَبِي فُضَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جُمِعَ اللَّهُ النَّاسُ

جس میں شک نہیں تو ایک منادی کرنے والا ندا کرے گا: جس نے شرک کیا کسی کام میں جو اُس نے اللہ کے لیے کیا ہو تو اُس کا ثواب خدا کے سوا اُسی سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرک کیے جانے والے تمام شرکاء سے بے نیاز ہے۔

(احمد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگوں کو مٹانے کے لیے کوئی کام کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو وہ سنا دے گا اور اُسے حقیر و ذلیل کر دے گا۔ روایت کیا اسے بہیقی نے شعب الایمان میں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی نیت آخرت طلب کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے دل میں استغناء پیدا فرمادیتا ہے اور اُس کے لیے پریشانیاں جمع کر دیتا ہے اور دنیا اُس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ جس کی نیت دنیا طلب کرنے کی ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھوں کے درمیان مغسی مقرر فرمادیتا ہے۔ اُس کے معاملات اُس پر مختلف ہو جاتے ہیں اور اُسے نہیں ملتا مگر جو اُس کے لیے لکھ دیا گیا ہے (ترمذی) اور روایت کیا اسے احمد اور دارمی نے ہان کے واسطے سے حضرت زبیر بن ثابت سے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں اپنے گھر میں نماز کی جگہ پر تھا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا۔ مجھے یہ اچھا لگا کہ جس حال میں اُس نے مجھے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، اے ابوہریرہ! تمہارے لیے دو اجر ہیں۔ ایک اجر پوشیدہ کا اور دوسرا اجر علانیہ کا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ نکلیں گے جو دین کے بدلے دنیا طلب کریں گے۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے نرمی کے باعث بھیڑ کی کھال پہن لیں گے۔ اُن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہوں گی اور اُن کے دل گویا بھیڑیوں کے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھے غرور دکھانے میں یا مجھ پر جرات کرتے ہیں؛ میں اپنی قسم یاد فرماتا ہوں کہ اُن پر قلم مسلط کر دوں گا جس سے اُن کا عقل منہادی بھی حیران رہ جائے گا۔

(ترمذی)

يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَيَوْمٍ لَا رَبَّ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَّنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا فَلَيْطَلِبْهُ شِرَاةً مِنْ عِنْدِ عِبَادِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشُّرْكِ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۰۸۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ سَمْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ النَّاسَ يَعْبُدُونَ سَمْعَ اللَّهِ بِمِ آسَامِعِ خَلْقِهِ وَحَقَّقَهُ دَصْعَكَةً (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۵۰۸۷ وَعَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلِبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللَّهُ غَنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلِبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللَّهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتْ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَلَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِيانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ)

۵۰۸۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا أَنَا فِي بَيْتِي فِي مَصَلَايَ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَأَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّذِي رَأَيْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٍ)

۵۰۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ حُلُودَ الصَّائِنِ مِنَ الْبَلِيِّ السِّنْتَهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْبَلِيَّانِ يَقُولُ اللَّهُ إِنِّي يَعْزُّوْنَ أَمْرًا عَلَى يَجْتَرِعُونَ فَيُحَلَفَتْ لَا بَعَثَنَّا عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدْعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانًا -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۰۹۰ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَسْنَهُمْ أَحْلَى مِنَ الشُّكْرِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ فَبِي خَلَفْتُ لَا تُبَيِّحُهُمْ فَنَنْتَ تَدْعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانٍ فَبِي يَخْتَرُونَ أَمْ عَلَى يَجْتَرُونَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۰۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ شَرٌّ ذَلِيلٌ شَرٌّ فَتَرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّ وَقَارِبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أَثِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۰۹۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْسِبُ أَمْرِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہیں اور ان کے دل ایلا مقبر سے زیادہ کڑوے ہیں۔ مجھے اپنی قسم ہے میں ان کے پاس ایسا فتنہ لاؤں گا کہ ان کا دانا بھی حیران رہ جائے گا۔ وہ مجھے غرور دکھانے ہیں یا مجھ پر جرات کرتے ہیں۔ اسے ترمذی نے روا کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کی ایک خوشی ہوتی ہے اور ہر ایک خوشی کی ایک کمزوری ہوتی ہے۔ اگر اُس کا صاحب سیدھا رہے اور قریب رہے تو اُس کی امید رکھو اور اگر اُس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جائیں تو اُسے کھاتے میں شمار نہ کرو۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی بُرائی کے لیے یہی کافی ہے کہ کسی پر دینی یا دنیاوی لحاظ سے انگشت نمائی کی جائے مگر جس کو اللہ تعالیٰ سچا لے۔ روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

تیسری فصل

ابو تمیمہ سے روایت ہے کہ میں صفوان اور ان کے ساتھیوں کے پاس موجود تھا کہ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں وصیت فرما رہے تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو سناے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے روز سناے گا اور جو خود کو مشقت میں پھنساے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اُسے مشقت میں ڈالے گا۔ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں وصیت فرمائیے۔ فرمایا کہ سب سے پہلے انسان کا پیٹ خراب ہوتا ہے جو کسکے کہ پاکیزہ روزی ہی کھائے تو یہی کرے اور جو یہ چاہے کہ اُس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خوں بھی حائل نہ ہو جسے وہ ہلے تو ایسا ہی کرے۔

(بخاری)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کی طرف نکلے تو حضرت مساذ بن جبل انھیں ملے جو نبی کریم

۵۰۹۳ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَاصْحَابَهُ وَجُنْدُبَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْزَلُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مَلَأُ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۰۹۴ وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ

بَنَ جَبَلٍ قَاعًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ قَالَ يُبْكِيْنِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ لَبِثَ الرَّيَّاوُ شُرَكَاءُ وَمَنْ عَادَى اللَّهَ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْحَارِبَةِ إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ الْأَبْدَارَ الْأَتَقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ لَا ذَاغَابُوا لَمْ يَتَفَقَّدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يَدْعُوا وَلَمْ يُقَرَّبُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ عِبَادٍ مُظْلِمَةٍ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۵۰۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْعَبْدُ إِذَا صَلَّيَ فِي الْعَلَانِيَةِ فَاحْسَنَ وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَاحْسَنَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا عَبْدِي حَقًّا -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۵۰۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ لِخَوَانِ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السِّرِّ يَرْتَدُّونَ يَارَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ بِرَغْبَةٍ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةٍ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۰۹۷ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى بِرَأْيِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ بِرَأْيِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِرَأْيِي فَقَدْ أَشْرَكَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۰۹۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ مَا يَبْكِيكَ قَالَ شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَنَ كَرْتُمْ فَأَبْكَا فِي سَمْعَتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّخَوْنُ عَلَى أُمَّتِي الشُّرَكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشْرِكُ أُمَّتَكَ مِنْ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کے پاس بیٹھے ہوئے دو رہے تھے۔ کہا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا؟ فرمایا کہ مجھے اس چیز نے رولایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیشک غفوسی سی ریابھی شرک ہے اور جس نے اللہ کے دلی سے دشمنی رکھی تو وہ اللہ تعالیٰ کو جنگ کے لیے چیلنج کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں، پرہیزگاروں اور گم نام لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں اور حاضر ہوں تو انھیں بلایا نہ جائے نہ قریب کیا جائے۔ اُن کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اور گرد و غبار اور تاریکی سے نکلنے رہتے ہیں۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شطب الایمان میں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک بندہ جب لوگوں کے سامنے اچھی طرح نماز پڑھے اور خلوت میں اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا سچا بندہ ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو ظاہر میں بجا اور باطن میں دشمن ہوں گے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ بعض سے طمع اور بعض سے خوف رکھنے کے باعث۔ (احمد)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھانے کے لیے نماز پڑھی اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لیے روزہ رکھا اُس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لیے صدقہ دیا اُس نے شرک کیا۔ (احمد)

اُن سے ہی روایت ہے کہ وہ روئے تو اُن سے کہا گیا کہ کیوں روئے؟ فرمایا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ وہ مجھے یاد آگئی تو اُس نے مجھے رولایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں اپنی اُمت پر شرک اور خفیہ شہوت سے ڈرتا ہوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی اُمت شرک کرے گی؟ فرمایا،

أَعْبَدَكَ قَالَ نَعَمْ أَمَا إِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَيْئًا وَلَا
قَمَرًا وَلَا أَحْبَرًا وَلَا وَثَنًا وَلَكِنْ يُشْرِكُونَ بِإِلَهِهِمْ
وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةِ أَنْ يُصْبِحَ أَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَقَرَّضَ
لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

۵۹۹. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ
فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَقُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الشُّرُكُ
الْخَفِيُّ أَنْ يَغُورَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيَ فَيَزِيدُ صَلَاتَهُ لِمَا
يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ -

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

۵۱۰. وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
الشُّرُكَ الْأَصْغَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشُّرُكُ الْأَصْغَرُ
قَالَ الْبِرِّيَاءُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ) وَزَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
يَقُولُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازَى الْعِبَادَ بِأَعْمَالِهِمْ أَدْهَبُوا
إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاءَوْنَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ
تَعْبُدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً أَوْ خَيْرًا -

۵۱۱. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي
صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوفَةَ خَرَجَ عَمَلُهُ إِلَى النَّاسِ
كَأَنَّهُمَا كَانَ -

۵۱۲. وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيَّةٌ صَالِحَةٌ
أَوْ سَيِّئَةٌ أَطَهَّرَ اللَّهُ مِنْهَا رِداءَهُ يُعْرِفُ بِهِ -

۵۱۳. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ كُلِّ
مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ - (رَوَى

ہاں لیکن وہ سورج یا چاند یا پتھروں یا بتوں کو نہیں پڑھیں گے بلکہ اپنے اعمال کو دکھائیں
گے اور خفیہ شہوت پر ہے کہ تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے گا -
لیکن اپنی شہوت کے باعث روزہ توڑ دے گا - روایت کیا اسے احمد اور بیہقی
نے شعب الایمان میں -

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے -
فرمایا کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کا تم پر مجھے دجال سے بھی زیادہ ڈر ہے -
ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں - فرمایا کہ وہ مشرک خفی ہے
کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوا اور دیکھنے والے کو اپنی نماز دکھانا چاہے -

(ابن ماجہ)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑا بدھٹہ جس سے میں تم پر ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر
ہے - لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! شرک اصغر کیا ہے؟ فرمایا کہ ریاکاری
(احمد) بیہقی نے شعب الایمان میں یہ بھی کہا: جس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو
ان کے اعمال کا بدلہ دے گا تو ریاکاروں سے فرمائے گا: ان لوگوں کے پاس
بازوئیں تم دنیا میں دکھاتے تھے اور دیکھو کہ ان کے پاس کوئی جزا یا بدلہ
ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کسی پتھر کے اندر بھی کوئی کام کرے جس
کا کوئی دروازہ اور روشن دان نہ ہو، تب بھی جو اس نے کیا ہے وہ لوگوں کی طرف
نکل آئے گا -

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی سیرت اچھی یا بُری ہو تو اللہ تعالیٰ نشانی
ظاہر فرمادیتا ہے جس کے باعث اُسے پہچان لیا جاتا ہے -

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس امت پر ہر منافق سے ڈرتا ہوں جو بات حکمت کے
ساتھ کرے گا لیکن عملِ ظلم کے ساتھ کرے - ان تینوں حدیثوں کو بیہقی نے

نشب الایمان میں روایت کیلئے ہے۔

حضرت مہاجر بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں حکمت واسے کے بہکام کو قبول نہیں فرماتا بلکہ میں اُس کے ارادے اور خواہش کو قبول فرماتا ہوں اگر اُس کا ارادہ اور خواہش میری اطاعت میں ہے تو میں اُس کی خاموشی کو اپنی حمد و ثنا اور وقار شمار کر لیتا ہوں اگرچہ وہ کلام نہ کرے۔

(دارمی)

الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
۵۱۰۴ وَعَنْ الْمُتَاخِرِينَ حَبِيبٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي كَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيمِ اتَّقِبَلُ وَلِكِنِّي اتَّقِبَلُ هَمًّا وَهَوَاهُ فَإِنْ كَانَ هَمًّا وَهَوَاهُ فِي طَاعَتِي جَعَلْتُ صَمْتَهُ حَمْدًا لِي وَوَقَارًا لِدَانٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ -
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

رونے اور خوف کا بیان

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

(بخاری)

۵۱۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت امّ العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر خدا کی قسم میں نہیں جانتا، خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

(بخاری)

۵۱۰۶ وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر روز پنج پیش کی گئی تو میں نے اُس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت دیکھی جس کو اُس کی بلی کے باعث عذاب دیا جا رہا تھا جس کو باندھا ہوا تھا، نہ کھانا کھلاتی اور نہ چھوڑتی کہ زمین کے کیڑوں میں سے کھاتی، یہاں تک کہ وہ مجھ کوں مر گئی اور میں نے عمرو بن عامر بنی اسرائیلی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی آنتوں کو گھسیٹ رہا ہے۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے سانڈ چھوڑا تھا۔

(مسلم)

۵۱۰۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذِّبُ فِي هَرَّةٍ لَهَا رِطَطُهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَوْنَ عَامِرَ الْخَزَائِمِ يَجْرُ قَصَبٌ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَابِ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس گھبرائے ہوئے تشریف لائے فرماتے تھے لا اله الا الله، عرب کی خرابی اُس پرانی سے ہے جو نزدیک آپہنچی کج باجوج و باجوج

۵۱۰۸ وَعَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرَعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلْعَرِبُ مِنْ شَرِّ قِدِّ الْتَرَبِ فَرَفَعَ الْيَوْمَ

کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنایا حضرت زینب کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہم میں نیک افراد بھی ہیں؟ فرمایا: ہاں جبکہ گناہوں کی گندگی بڑھ جائے گی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو موٹے ریشم، باریک ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھ لیں گے اور کچھ لوگ پہاڑی کے دامن میں اتریں گے۔ شام کے وقت ان کے مویشی ان کے پاس آیا کریں گے کسی کام سے ایک آدمی ان کے پاس آئے گا تو کہیں گے کہ کل ہمارے پاس آنا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کر دے گا اور پہاڑ کو گرا کر دے گا اور دوسرے قیامت تک کے لیے بندروں اور خنزیروں کی صورت میں تبدیل کر دیے جائیں گے (بخاری) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں انحر کے ساتھ انحر اور راہ حملہ ہے، حالانکہ یہ غلط ہے، بلکہ یہ غلط اور زائد مجملہ سے ہے جیسا کہ اس حدیث میں حمیدی اور ابن اثیر نے وضاحت کی ہے۔ اور یہی حمیدی کی کتاب میں بخاری سے ہے، اور اسی طرح اس کی خطابی والی شرح میں تو دھ علیہم سارحۃ تھم یا تہم لہا حۃ ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو عذاب ساری قوم پر پڑتا ہے۔ پھر اپنے اپنے اعمال پر اٹھائے جائیں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بندے کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ فوت ہوا۔ (مسلم)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ جہنم جیسی چیز سے بھاگنے والا سوئے اور نہ یہ کہ جنت جیسی چیز کا طالب سوئے۔ (ترمذی)

مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَخَلَقَ بِأَصْبَعِيهِ الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ دَفِينًا الصَّارِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۰۹ وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ لَيَسْتَحِلُُّونَ الْخَوَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَارِفَ وَلَيَكُنَّ لَكَ أَقْوَامٌ إِلَى جَنِّبِ عِلْمٍ يَرُدُّوهُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةً تَهُمُّ بِإِيْتَانِهِمْ رَجُلًا لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُجِيبُهُمْ اللَّهُ وَيَضَعُ الْعِلْمَ وَيَمْسَخُ الْخَرِيقَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ الْخَرَّ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْغِيفٌ وَلَا تَمَّا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمَجْمُوعَتَيْنِ نَصْرًا عَلَيْهِ الْحَمِيدِيُّ وَابْنُ الْأَثِيرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ عَنِ الْبُخَارِيِّ وَكَذَا فِي شَرْحِهِ لِلْخَطِّابِيِّ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ سَارِحَةً تَهُمُّ بِإِيْتَانِهِمْ لِحَاجَةٍ -

۵۱۱۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ يَقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يُعْتَدُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۱۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۱۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۱۱۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَلَّ السَّمَاءُ وَحَقَّقَ لَهَا أَنْ تَأْخُذَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعٌ أَرْبَعُ أَصَابِعٍ إِلَّا وَمَلَكٌ دَاخِعٌ جِهَتُهُ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَكَيْتُمْ كَثِيرًا دَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارِدُونَ إِلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجِرَةً تُعْصِدُ -

(رواه أحمد والترمذي وابن ماجه)

۵۱۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَّغَ الْمَنْزِلَ الْأَلَا تَسْلَعَةُ اللَّهِ عَالِيَةَ الْأَلَا تَسْلَعَةُ اللَّهِ الْجَنَّةِ - (رواه الترمذي)

۵۱۱۵ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ -

(رواه الترمذي والبيهقي في كتاب البعث والشعور)

۵۱۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ آيَةِ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَسْتُرُونَ الْحَقْمَ وَيَسِرُّونَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيقِ ذَلِكَ هُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيَصَلُّونَ وَيَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخْفُونَ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ (رواه الترمذي وابن ماجه)

۵۱۱۷ وَعَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثَلَاثًا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَذْكُرُوا اللَّهَ أَذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتِ الرِّقِيقَةُ مِنْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فَيَرَجَاءُ الْمَوْتُ بِمَا فَيَرَجَاءُ - (رواه الترمذي)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچا رہا ہے اور اُس کا حق ہے کہ چرچا رہے۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُس پر چار انگلی جگہ نہیں مگر اُس پر کسی فرشتے نے اپنی پیشانی اللہ کے لیے سجے میں رکھی ہوئی ہے۔ اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور عورتوں سے بستر پر کم لذت یاب ہوتے اور اللہ کی پناہ ڈھونڈنے جنگلوں میں نکل جاتے حضرت ابو ذر نے کہا بزرگاشیں! میں ایک کٹا ہوا درخت ہوتا۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ڈرنا ہے وہ صبح سویرے اٹھنا ہے اور جو صبح سویرے اٹھتا ہے وہ منزل پر جا پہنچتا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کا سودا منہنگا ہے۔ آگاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ (ترمذی)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمائے گا کہ اُسے جہنم سے نکال لو جس نے مجھے ایک روز بھی یاد کیا یا ایک جگہ بھی مجھ سے ڈرا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت: وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ اُولَئِكَ الَّذِينَ يَسْتُرُونَ الْحَقْمَ دیکھا اور ان کے دل ڈرے ہوئے ہیں (۲۳: ۶۰) کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے اور چوری کرتے ہیں؟ فرمایا نہیں اسے بنتِ صدیق! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روز سے رکھتے، نماز پڑھتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ وہ اپنے مال کی قبولیت کے بارے میں ڈرنے ہیں اور وہ یکبیلوں میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تنہائی رات گزر گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کو یاد کرو۔ بلا دینے والی آگئی اور پیچھا کرنے والی اُس کے پیچھے آرہی ہے۔ موت اپنی حقیقت کے ساتھ آگئی، موت اپنی حقیقت کے ساتھ آگئی۔ (ترمذی)

۵۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتُمُونَ قَالُوا أَمَا أَنْتَ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَا دِمْرُ اللَّذَاتِ لَشَغَلَكُمْ عَنْهَا أَرَى الْمَوْتَ قَالُوا ذِكْرُهَا دِمْرُ اللَّذَاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّ لَهَا كَلِمَاتٍ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمًا لَا تَكَلَّمُ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرَبَاءِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ الثَّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَ أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمُوتُ عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَادٍ وَلَيْتُكَ الْيَوْمَ صِرْتَ إِلَى فَسْتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَنْتَسِعُ لَهُ مَدًا بَصَرُهُ وَيَفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمُوتُ عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَادٍ وَلَيْتُكَ الْيَوْمَ وَ صِرْتَ إِلَى فَسْتَرَى صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَيَكْتُمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَادْخُلْ بَعْضُهَا فِي جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيِّضُ لَهُ سَبْعُونَ تَبِيَّتًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا لَنَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَتَبَتَتْ شَيْئًا مَا يَقْبِلُ الدُّنْيَا فَيَهْمَسَتْ وَيَخْدُسَتْ حَتَّى يُعْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُمَا الْقَبْرَ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةً مِنْ حُفْرِ النَّارِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۱۹ وَعَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبَّتَ قَالَ شَبَبْتُ سُورَةَ هُودٍ وَأَخَوَاتِهَا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبَّتَ قَالَ شَبَبْتُ هُودَ وَالْوَارِقَةَ وَالْمَرْسَلَةَ وَدَعْمَ يَسَاءَ لَوْ أَنَّ الشَّمْسُ كُورَتْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ گویا وہ منہس رہے ہیں۔ فرمایا کہ اگر تم لذتوں کو ختم کرنے والی (موت) کو کثرت سے یاد رکھو تو اس کام میں مشغول نہ ہوتے جو میں دیکھ رہا ہوں۔ پس لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ قبر پر ایک دن بھی ایسا نہیں آتا مگر وہ کلام کرتے ہوئے کہتی ہے: میں پرہیزی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُس سے کہتی ہے: ہر جا خوش آمدید، تم مجھے اُن لوگوں سے پیار سے ہو جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں۔ آج میں تم پر حاکم بنائی گئی ہوں اور تمہیں میرے سپرد کر دیا گیا ہے۔ پس تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں۔ پس اُسے قدر نظر تک کھول دیا جائے گا اور اُس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھولا جائے گا۔ جب فاسق آدمی کو دفن کیا جاتا ہے یا کافر کو تو قبر اُس سے کہتی ہے: ہر نہ تجھے مر جا اور نہ خوش آمدید۔ تو مجھے اُن سب سے زیادہ مبغوض ہے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں۔ آج مجھے تیرے اوپر حاکم بنایا گیا ہے اور تجھے میرے سپرد کیا گیا ہے۔ تو دیکھ لے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ پس وہ مل جاتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسبیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکلیوں کو آپس میں پیوست کر کے فرمایا کہ یوں اور ستر اڑھے اُس کے لیے مقرر کر دیے جاتے ہیں۔ اگر اُن میں سے ایک بھی زمین پر پھینکا مارے نورہنی دنیا تک کوئی چیز نہ اُگے۔ وہ اُسے نوچنے اور کاٹتے ہیں اور یہ روزِ حساب تک ہوتا رہے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبرِ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھ ہے۔

(ترمذی)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے۔ فرمایا کہ مجھے سورہ ہود اور اس جیسی سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو بوڑھے ہو گئے۔ فرمایا مجھے سورہ ہود، سورہ الواقعة، المرسلات، تم تیساروں اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا ہے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا اور لَا يَلْبِغُ النَّارَ والی حدیث البرہریرہ پیچھے کتاب الجہاد میں مذکور ہوئی۔

وَدُكُوْحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَلْبِغُ النَّارَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جن اعمال کو تم اپنی نظر میں ہال سے بھی باریک جانتے ہو انہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہلاک کرنے والی چیزیں شمار کرتے تھے۔

(بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اخفارت والے گناہوں سے دور رہنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کا طلب کرنے والا ہے۔ روایت کیا اسے ابن ماجہ، دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

ابو بردہ بن ابوسبی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے آبا جان نے تمہارے آبا جان سے کیا کہا تھا میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ میرے آبا جان نے تمہارے آبا جان سے کہا تھا: اے ابوسبی! کیا یہ بات آپ کو خوش کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں ہمارا مسلمان ہونا، ہجرت کرنا، کجا کرنا اور دیگر سارے اعمال بجالانا باقی رکھا جائے اور جتنے عمل ہم نے حضور کے بد کیے ہیں اُن میں بلبرہی پر چھوڑ دیا جائے۔ آپ کے والد ماجد نے میرے والد ماجد سے کہا: رضاکہ قسم نہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جہاد کیا، غازیں پڑھیں، روزے رکھے، بھلائی کے کتنے ہی کام کیے اور بکثرت لوگوں نے ہمارے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا۔ ہم ان پر بھی امید رکھتے ہیں میرے والد محترم نے کہا: لیکن قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے وہی بزرگ رکھے جائیں اور جتنے کام بھی ہم نے حضور کے بد کیے ہیں اُن میں بلبرہی کی سطح پر نہج پاجائیں۔ میں نے کہا: آپ کے والد ماجد کا انداز فکر میرے والد محترم سے بہتر تھا۔

(بخاری)

حضرت البرہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم فرمایا ہے۔ چھپے اور علانیہ اللہ سے ڈرنا۔ نالغی اور رضا مندی میں انصاف کی بات کرنا۔

۵۱۲۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَاكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ اَدْقُ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمَهْلَكَاتِ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۱۲۲ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكَ وَمَحَقَّرَاتِ الذُّنُوْدِ فَانْ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَلَبًا - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْإِسْبَاقِي)

۵۱۲۳ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوسَى قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ رَبِيْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَانْ اَبِيْ قَالَ رَبِّيْكَ يَا اَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ اَنْ اِسْلَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَجَرْنَا مَعَهُ وَجِهَا دَنَا مَعَهُ وَعَمَلْنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدْنَا وَانْ كُلَّ عَمَلٍ عَمَلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَا قَارًا سَابِرًا اَسْ فَقَالَ اَبُوْكَ لَرِيْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا وَصُمْنَا وَعَمَلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيِّدِنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْا ذٰلِكَ قَالَ اَبِيْ وَلِيَكُنِّيْ اَنَا وَالدِّيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيْده لَوَدِدْتُ اَنْ ذٰلِكَ بَرَدْنَا وَانْ كُلُّ شَيْءٍ عَمَلْنَا بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَا قَارًا سَابِرًا يَرَأْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهُ كَانَ خَيْرًا مِّنْ اَبِيْ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۱۲۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرِيْ رَبِّيْ يَتَسَعُ خَشِيَّةَ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَ

غریبی اور امیری میں میانہ روی اختیار کرنا، اُس سے بھی صلہ رحمی کروں جو مجھ سے توڑے، اُسے بھی دوں جو مجھے محروم رکھے، اُسے معاف کر دوں جو مجھ پر ظلم کرے، میری خاموشی نکمر ہو، میرا بولنا ذکر ہو، میرا دیکھنا عبرت اور نیکی کا حکم دینا ہو۔

(درزین)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مؤمن بندہ ایسا نہیں جس کی آنکھوں سے اللہ کے ڈر کے باعث آنسو نکلیں خواہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں۔ پھر اُس کے چہرے کی ظاہری سطح پر بہیں مگر اللہ تعالیٰ اُسے آگ پر حرام فرمادیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

الرِّمَاءُ وَالْقَصْدُ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَنْ أَصِلَ مَنْزِلَ قَطْعَتِي وَأَعْطَى مَنْ حَرَمَتِي وَأَعْفُو عَنْ مَنْ ظَلَمَنِي وَ أَنْ يَكُونَ صَمَتِي ذِكْرًا وَ نَظَرِي عِبْرَةً وَ أَمْرِي بِالْحَرَفِ وَ قِيلَ بِالْمَعْرُوفِ -

(رَوَاهُ رَزِينٌ)

۵۱۲۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ فَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ يُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرِّ وَجْهِهِ الْأَحْرَمَةَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

لوگوں کے بدل جانے کا بیان

پہلی فصل

بَابُ تَغْيِيرِ النَّاسِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اُن سواؤں جیسے ہیں جن میں سے شاید تم ایک کو بھی سواری کے قابل نہ پاؤ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر ضرور چلو گے بالشت کے ساتھ بالشت، اور ماتھے کے ساتھ ماتھ۔ یہاں تک کہ اگر وہ گورہ کے پل میں داخل ہوں تو نب بھی تم اُن کی پیروی کر دے گے۔ بعض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہود و نصاریٰ کی؟ فرمایا: اور کس کی؟ (متفق علیہ)

حضرت مرداس اسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیک لوگ چلے جائیں گے اور پہلے پھر پہلے ہیں۔ باقی بھوسی رہ جائے گی جیسے جو یا کھجور کی بھوسی۔ اُن کی اللہ تعالیٰ کو مطلقاً پروا نہیں ہوگی۔ (بخاری)

۵۱۲۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّاسُ كَالْأَيْلِ الْمَاءَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرَ الشَّيْرِ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جَحْرَ صَيْبٍ تَبِعْتَهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَتْ قَمَنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۲۸ وَعَنْ مَرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ لِأَوَّلِ مَا لَوْ وَ تَبْقَى حِفَالُهُ كَحَفَالَةِ الشَّعْبِ أَوِ الثَّمَرِ لَا يَبْقَى لَهُمْ اللَّهُ بَالَةً - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

دوسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

۵۱۲۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطِيطِيَاءُ وَحَدَّ مَتْنَهُمْ
أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالزُّومِ سَلَطَ اللَّهُ شُرَارَهَا
عَلَى خِيَارَهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۱۳۰ وَعَنْ حَدِيثَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقْتُلُوا أَمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا
بِأَسْيَافِكُمْ وَكَيْتُ دُنْيَاكُمْ شُرَارَكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۱۳۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْأَنْبِيَاءِ
لَكُمْ بَنُ لَكُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۵۱۳۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي
مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِذَا جُلُوسٌ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُطْلِعَ
عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْفُوعَةٌ
يَفْرُو فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى
لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ
إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوَضَعَتْ
بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةً وَرَفَعَتْ أُخْرَى وَسَيَّرْتُمْ كَمَا
تُسَيَّرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ
خَيْرٌ مِمَّا الْيَوْمَ تَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَتُكْفَى الْمَوْتَةُ
قَالَ لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۱۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُونَ فِيهِمْ عَلَى
دِينِهِمْ كَأَقْمَابِضٍ عَلَى الْجَمْرِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

نہا لے علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت اکثر کمر چلے گی اور شہزادے بلکہ ایران
اور روم کے بادشاہ زادے اُن کے خدمت گزار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے
شریروں کو ان کے نیکیوں پر مسلط کر دے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے
اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اپنے
امام کو قتل نہ کر بیٹھو گے اور آپس میں نیچ زنی دکھاؤ گے اور نہار سے
دنیاوی حکام شرمیر ہوں گے۔ (ترمذی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ
قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دنیاوی لحاظ سے احمق بن احمق
لوگوں کو معزز شمار نہ کیا جائے لگے۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور بیہقی نے
دلائل النبوة میں۔

محمد بن کعب قرظی کا بیان ہے کہ مجھ سے اُس شخص نے حدیث بیان کی
جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ میں مسجد میں رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا تھا تو حضرت مصعب بن عمیر آتے ہوئے دکھائی
دیے، جن کے اوپر صرف پیوندوں والی چادر تھی جب رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو رونے لگے کہ ایسے ناز و نعمت کا دلدادہ آج
کس حالت میں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس
وقت تمہارا کہا حال ہوگا جب تم ایک جوڑا صحیح کو پہنو گے اور شام کو دوسرا جوڑا
پہنو گے۔ اُس کے سامنے ایک نکالی رکھی جائے گی اور دوسری اٹھالی جائے
گی۔ گھر والوں کو یوں کپڑے پہناؤ گے جیسے کعبہ کو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا
رسول اللہ! کیا ہم اُن دنوں آجکل سے اچھے ہوں گے کہ عبادت کے لیے فارغ
ہوں گے اور محنت سے بچ جائیں گے؟ فرمایا: نہیں آج تم اُس روز سے
بہتر ہو۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا جس میں اپنے دین
پر قائم رہنے والا مٹھی میں چنگاری لینے والے کی طرح ہوگا۔ اسے ترمذی
نے روایت کیا اور اس حدیث کی اسناد غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تمہارے حکام نیک، تمہارے مال دمیجی اور تمہارے کام باہمی مشورے سے ہوں اور زمین کی پیٹھ تمہارے لیے اُس کے پیٹ سے بہتر ہے اور جب تمہارے حکام شریر لوگ ہوں، تمہارے مال دار کھیل ہو جائیں اور تمہارے کام غارتوں کی تحویل میں ہوں تو زمین کا پیٹ تمہارے لیے اُس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ دیگر امتیں تم پر چڑھنے کے لیے ایسے ایک دوسری کو بلائیں جیسے کھانے والا پیالے کی طرف۔ کوئی عرض گزار ہوا کہ کیا اُن دنوں ہم کم ہوں گے؟ فرمایا بلکہ اُن دنوں تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگی لیکن سیلاب کی جھگ کی طرح ہوگے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈال دے گا۔ کوئی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اَلْوَهْنُ کیا ہے؟ فرمایا کہ ذیبا کی محبت اور موت سے نفرت۔ روایت کیا اسے ابو داؤد اور بیہقی نے دلائل النبوة میں۔

۵۱۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَمْرًا لَكُمْ خَيْرًا لَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ سَمْعَاءُكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُرَى بَيْنَكُمْ فَظَهَرُوا الْأَرْضَ خَيْرًا لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أَمْرًا لَكُمْ شَرًّا لَكُمْ وَأَغْنِيَاءُكُمْ بَخْلَاءُكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَاءٍ لَكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۱۳۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاخِي عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاخِي الْأَكَلَةُ إِلَى تَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ تَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غَنَاءٌ كَغَنَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِكُمْ أَلْمَهَامَةَ مِنْكُمْ وَكَيْفَ تَنْزِعُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَدَاهِيَةُ الْمَوْتِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ فِي دَلَائِلِ

النَّبُوَّةِ)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس قوم میں خیانت ظاہر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے اور انہیں پھینتا کسی قوم میں زنا مگر اُس میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے اور انہیں کوئی کوئی قوم ناپ تول میں کمی مگر اُس کا رزق منقطع کر دیا جاتا ہے اور انہیں کوئی قوم حق کے خلاف فیصلے مگر اُس میں خونریزی پھیل جاتی ہے اور انہیں توڑتی کوئی قوم اپنا معاہدہ مگر اُن پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔

(مالک)

۵۱۳۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُوفُ فِي قَوْمٍ إِلَّا اتَّقَى اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ لَا فَتَا الزَّيْنِ فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ مِنْ كَيْفَالِ وَالْمِيزَانِ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمْ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بَغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَتَا فِيهِمُ الدَّمَ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ -

(رَوَاهُ مَالِكٌ)

بَابُ الْإِنذَارِ وَالْتَحْدِيرِ

ڈرانے اور بچانے کا بیان

پہلی فصل

۵۱۳۷ عَنْ عِيَاذِ بْنِ حِمَلٍ الْجَمْعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ الْإِلَاحَاتِ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَعْلِمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِنِّي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُ عَبْدًا أَحْلَانِ ذَاتِي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَرَأَتْهُمْ أَتَهُمُ الشَّيْطَانُ فَلَجْنَا لَهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرْتُمْ أَنْ يُشِيرَ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَرَأَتْ اللَّهُ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَّهَ عَرَبِيَهُمْ دَعَبَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لَا بَتْلَبِكَ وَابْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَخْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَأُهُ نَارِيًا وَدَيَقْطَانًا وَرَأَتْ اللَّهُ أَمْرِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَعَلْتُ بِبِ إِذَا يَشْعُرُونَ رَأْسِي فَيَدْعُوهُ خَبْرَةٌ قَالَ اسْتَخَرَجَهُمْ كَمَا أَخْرَجُوكَ وَأَعَزَّهُمْ لُغْرِكَ وَانْفَقَ فَسَنَفَقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ حَبِيشًا تَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْ عَصَاكَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۱۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَتْ وَأَنْذَرَتْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَصَوَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فَهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبَطْرُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ كَسْرَ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا يَا لَوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُخَيِّرَ عَلَيْكُمْ أَكْثَرَكُمْ مُصَدِّقًا قَالُوا نَعَمْ مَا جَزَيْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ وَقَالَ أَبُو كَهَبٍ تَبَّالَكَ سَلَّطَ الْيَوْمَ الْهَذَا

حضرت عیاض بن حمال جمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز اپنے خطبے میں فرمایا: آگاہ رہو کہ تمہارے رب نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں وہ باتیں سکھاؤں جو تمہیں معلوم نہیں، جن میں سے آج مجھے یہ تعلیم دی ہے: ہر وہ مال جو میں نے بندے کو دیا حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو خدا کی طرف رجوع کرنے والا بنایا ہے۔ بندوں کے پاس شیطان آتے ہیں اور انہیں اُن کے دین سے پھیر دیتے ہیں اور وہ چیزیں اُن پر حرام کر دیتے ہیں جو میں نے اُن پر حلال کی ہیں اور انہیں حکم دیتے ہیں کہ میرے ساتھ شرک کریں، جس کے لیے کوئی دلیل نہیں اتاری گئی اور اللہ نے زمین والوں کی طرف دیکھا تو عرب و عجم والوں کو مبغوض رکھا سو انہیں باقی اہل کتاب کے۔ اور فرمایا کہ میں نے تمہیں بھیجا ہے کہ تمہارا انکسار اُن کو اور تمہارے ذریعے انکسار اُن کو اور تمہارے ساتھ میں نے کتاب اتاری ہے جس کو پانی نہیں دھو تا، جس کو نفخ سونے اور جاگتے پڑھتے ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ قریش کو جلا دوں۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر تو وہ میرا سر کھل دیں گے اور اُسے روٹی بنا چھوڑیں گے۔ فرمایا کہ تم انہیں دطن سے نکال دو جیسے نہیں نکالا تھا، اُن سے جہاد کرو ہم جہاد کی طاقت دیں گے، خرچ کر دو کہ ہم تمہارے اوپر خرچ کریں گے۔ تم ایک لشکر بھیجو تو ہم اُسی کے برابر پانچ بھیجیں گے اور فرماں برداروں کو لے کر نافرمانوں کو قتل کر دو۔ (مسلم)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت: اِنَّا بَنِي فَهْرٍ کے رشتہ داروں کو ڈراؤ (۲۶۷: ۲۱۶) نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارنے لگے: اے بنی فہر! اے بنی عدی! یعنی قریش کی شاخوں، تمام اکٹھے ہو گئے تو فرمایا: بتاؤ اگر میں تمہیں بینہاؤں کہ وادی میں ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم مجھے سچا مانو گے؟ سب نے کہا: ہاں ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے۔ فرمایا: تو میں تمہیں پیش آنے والے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا: سارا دن تیری بربادی ہو، کیا اسی لیے ہمیں اکٹھے کیا تھا؟۔ اُس پر

جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

سورۃ لہب نازل ہوئی

(متفق علیہ)

ایک روایت میں ہے کہ نذیر مائی برا سے بنی عبد مناف امیری اور تنہا رسی شمال اُس آدمی جیسی ہے جس نے دشمن کو دیکھا تو اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے جیلا پھر ڈاکہ مبادا دہ پہلے ہی پہنچ جائے اسیلے یا صبا جاہ کہہ کر چلائے لگا۔

رَفِي رَوَايَةٍ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مُنَافٍ إِنَّمَا مَشَى فَمَنْكُمُ
 كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ فَأَنْطَلَقَ يَرِيأُ أَهْلَهُ فَخَشِيَ
 أَنْ يَسْبِقُوهُ فَجَعَلَ يَهْتَفُ يَا صَبَاحَاهُ-

٥١٣٩ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي لَكُمْ رَحِمًا سَابِقًا بِهَا بِبَدَلِهَا -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

اور متفق علیہ روایت میں فرمایا: اسے گروہ قریش! اپنی جانوں کو خرید لو کیونکہ میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کام نہیں آ سکتا۔ اے بنی عبد مناف! میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کوئی کام نہیں آ سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کوئی کام نہیں آ سکتا۔ اے صفیہ، اللہ کے رسول کی پھوپھی! میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کام نہیں آ سکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال سے جو چاہو مانگ لو لیکن میں اللہ کے مقابلے پر تمہارے کوئی کام نہیں آ سکتا۔

وَفِي الْمُتَّفِقِ عَلَيْهِ قَالِ يَا مَحْسَرُ قُرَيْشٍ اِسْتَدُوا
اَنْفُسَكُمْ لَا اُعْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا بَنِي عَبْدِ
مَنَاةٍ لَا اُعْنِي عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ ابْنَ
الْمُطَّلِبِ لَا اُعْنِي عَنْكَ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ
عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ لَا اُعْنِي عَنْكَ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا
فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِّينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِي لَا
اُعْنِي عَنْكَ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا.

دوسری فصل

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ اُمت رحم فرمائی گئی اُمت ہے۔ اسے
آخرت میں عذاب نہیں ہوگا۔ اس کا عذاب دنیا میں نقتلے، زلزلے اور
قتل ہے۔ (ابوداؤد)

٥١٠ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِمْ عَذَابٌ
فِي الْآخِرَةِ عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا الْفِتْنُ وَالزَّلَازِلُ وَ
الْقَتْلُ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۱۴۱ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ بَدَأُ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ مُلْكًا عَصُوفًا ثُمَّ كَاتِنٌ جَبَرِيَّةٌ وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ وَالْفُرُوجَ وَالْخُمُورَ يَزْرِقُونَ عَلَى ذَلِكَ وَيُنْصَرُونَ حَتَّى يَلْقُوا اللَّهَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَيْبِ الْإِيمَانِ)

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کام نبوت و رحمت سے شروع ہوا، پھر خلافت و رحمت ہوگی، پھر بادشاہی کاٹ کھانے والی، پھر ظلم و جور، سرکشی اور زمین میں فساد ہوگا لوگ ریشم، شراب گاہوں اور شرابوں کو حلال ٹھہرائیں گے، اس کے باوجود درزق دیے جائیں گے اور اور مرد دیکھے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ملیں۔ روایت کیا اس نے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۱۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يُعْيَى الْمَرَادِيُّ يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ فِيهَا مَا بَيَّنَّ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلے جس کو اٹکایا جائے گا۔ زید بن کحی راوی نے کہا کہ اسلام کو جیسے شراب کے برتن کو اٹکایا جاتا ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا واضح حکم فرمادیا ہے۔ فرمایا کہ اس کا کوئی اور نام رکھ کر حلال ٹھہرائیں گے۔ (دارمی)

تیسری فصل

۵۱۴۳ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النَّبُوءَةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِمَّا هِيَ النَّبُوءَةُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاصِمًا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِمَّا هِيَ النَّبُوءَةُ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَتْ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَذْكُرُهُ إِيَّاهُ وَ قُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمَلِكِ الْعَاصِمِ وَالْجَبَرِيَّةِ فَسَرَّيْهِمْ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النَّبُوءَةِ)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت تم میں رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی اور رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے بھی اٹھالے گا۔ پھر ہوگی بادشاہی کاٹ کھانے والی ہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا۔ پھر ہوگی بادشاہی کاٹ کھانے والی ہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر نبوت کے طریقے پر خلافت ہوگی۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ حبیب راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ بنائے گئے تو میں نے یاد کر دانے کے لیے یہ حدیث انھیں کھ بھیجی اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ آپ کاٹ کھانے والے بادشاہوں اور جابرین کے بعد امیر المؤمنین میں حضرت عمر بن عبد العزیز خوش ہوئے اور انھیں یہ بات بہت پسند آئی۔ روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل النبوة میں۔

(ختم شد مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم)

جَدْوَل

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - جلد دوم)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل البواب	میزان البواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب البیوع	۱۲۵ تا ۱۴۴	۲۰	۲۶۳۹ تا ۲۹۴۵	۳۰۷
۲	کتاب النکاح	۱۴۵ تا ۱۶۲	۱۸	۲۹۴۶ تا ۳۲۳۴	۲۸۹
۳	کتاب العتق	۱۶۳ تا ۱۶۶	۴	۳۲۳۵ تا ۳۲۹۷	۶۳
۴	کتاب القصاص	۱۶۷ تا ۱۷۰	۴	۳۲۹۸ تا ۳۳۹۷	۱۰۰
۵	کتاب الحدود	۱۷۱ تا ۱۷۶	۶	۳۳۹۸ تا ۳۴۹۰	۹۳
۶	کتاب الامارۃ والقضاء	۱۷۷ تا ۱۸۰	۴	۳۴۹۱ تا ۳۶۱۰	۱۲۰
۷	کتاب الجہاد	۱۸۱ تا ۱۸۱	۱	۳۶۱۱ تا ۳۷۱۳	۱۰۳
۸	کتاب آداب السفر	۱۸۲ تا ۱۹۰	۹	۳۷۱۴ تا ۳۸۸۴	۱۷۱
۹	کتاب الصيد والذبايح	۱۹۱ تا ۱۹۳	۳	۳۸۸۵ تا ۳۹۷۷	۹۳
۱۰	کتاب الاطعمہ	۱۹۴ تا ۱۹۸	۵	۳۹۷۸ تا ۴۱۱۲	۱۳۵
۱۱	کتاب اللباس	۱۹۹ تا ۲۰۲	۴	۴۱۱۳ تا ۴۲۱۲	۲۰۰
۱۲	کتاب الطب والرقی	۲۰۳ تا ۲۰۴	۲	۴۲۱۳ تا ۴۴۰۰	۸۸
۱۳	کتاب الرؤیا	۲۰۵ تا ۲۰۵	۱	۴۴۰۱ تا ۴۴۲۰	۲۰
۱۴	کتاب الآداب	۲۰۶ تا ۲۲۶	۲۲	۴۴۲۱ تا ۴۹۲۵	۵۰۵
۱۵	کتاب الرقاق	۲۲۷ تا ۲۳۴	۸	۴۹۲۶ تا ۵۱۴۳	۲۱۸
	میزان	۲۵۰۵	۱۱۰	۲۵۰۵	۲۵۰۵

گدائے در اولیاء :- عبدالحکیم خان اختر
 نقی مدنی مظہری شاہجہان پوری
 لاہور چھاؤنی



March 2019

اہلسنت وجماعت کا قرآن و سنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

شعبہ حفظ: 145 شعبہ ناظرہ: 240

شعبہ درس نظامی: 105 شعبہ تجوید: 10

طلبہ:

اور انہیں شعبہ جات میں 400 سے زائد طلباء اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم و بیش 100 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام و قیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ شعبہ درس نظامی و تجوید 10 اساتذہ

شعبہ عصری علوم یعنی اسکول 11 اساتذہ باورچی 2 خادم 4 چوکیدار 2

مدرسہ کا
اسٹاف

کل طلبہ کم و بیش پانچ سو اور پورہ اسٹاف 43 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

HABIB BANK LTD. BARNES STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050

DONATION



www.facebook.com/markazuloom



<https://www.waseemziyai.com>



<https://www.youtube.com/waseemziyai>

